

157
134
121
105

ضمان خوشحال کر دیم کہ پندارم نثر ابدیم

کتب

UNIVERSITY OF KASHMIR

Acc. No. 19753

زینبی حافظ جلالی
رقعات

19753

UNIVERSITY OF KASHMIR
LIBRARY



IQBAL LIBRARY
THE UNIVERSITY OF JAMSHEDPUR

Call No. _____

Acc No. 19753

27 DEC 2007

04.11.02

~~21/4/8~~

13/1/02

01 NOV 2004

5

18/10/06

1. This book should be returned on or before the date stamped above.
2. Overdue charges will be levied under rules for each day if the book is kept beyond the date stamped above.

M.R.D.S.

907
24
1911

مکتبہ قادیان

رقعات ابوالفضل

دفتراول و دوم

معہ مقدمہ و فرہنگ

از

بہنایہ لوی حافظ جلال الدین احمد عفری زینبی

ایم۔ آر۔ اے۔ ایس (الندن)

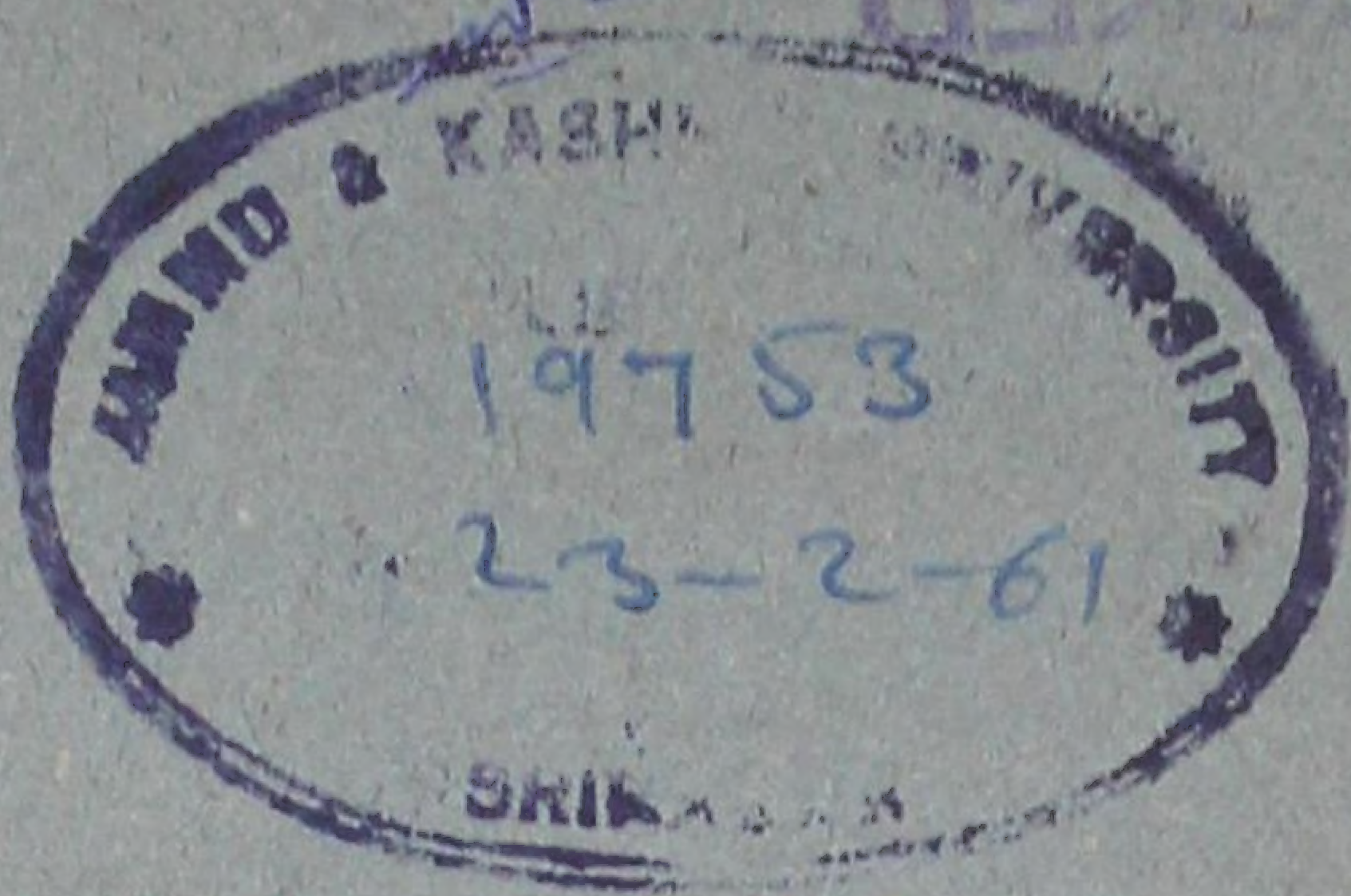
شیخ غلام محمد اریز زینبی ایران پکت

پتہ انارک کراچی

P6

911

CHECKED



87-28



ALLAMA IQBAL LIBRARY



19753

تھے اور ہر
 میں دھر کتاب بنا کر بے یاد لڑائے تھے۔ اگرچہ وہ بڑے بڑے
 تھے۔ لیکن دبستان علم سے کوئی بات میرے دلنشین نہیں ہوتی تھی۔ کسی تو بالکل
 سمجھ میں نہیں آتا تھا کبھی طرح طرح کے شبہ پیدا ہوتے تھے۔ زبان یاری
 نہ دیتی تھی کہ میں انکو بیان کروں۔ باوجودیکہ میں قوت تقریر رکھتا تھا لیکن میں
 ان شبہات کو ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس زمانہ میں مجھے ایک لڑکے سے تعلق خاطر
 پیدا ہو گیا۔ اس پر چند روز نہ گزرے تھے کہ اس کی ہمنشینی اور ہمنریابی نے
 مجھے مدرسہ کا جو یا بنا دیا۔ جو طبیعت مدرسہ سے جھاگتی تھی۔ اسکو پھر مدرسہ میں
 لائے۔ نیرنگی تقدیر یکبارگی مجھے لے آئی اور دوسرے کو لے آئی (یعنی میری حالت
 بالکل بدل گئی) اب مدرسہ میں حقائق حکمی اور دقائق دبستانی مجھ پر ظاہر ہونے
 لگے۔ جو کتاب میں نے دیکھی بھی نہ تھی وہ پڑھی ہوئی سے زیادہ سمجھ میں آنے لگا۔
 اگرچہ یہ ایک خاص بخشش تھی جس نے پاک عرش سے نزول صعودی فرشتہ
 تھا۔ لیکن پدربزرگوار کی باتوں۔ اور ہر علم کی مختصر کتابوں کے یاد کرانے۔ اور اس سلسلہ
 کے منقطع نہ ہونے نے بہت بڑی مدد دی۔ اور وہی چیزیں کشادگی کی بہت بڑی
 سبب بنیں۔ بالآخر میں اور دس برس تک دس و تدریس اور افادہ خلق میں
 اس درجہ مشغول رہا کہ مجھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ دن کہاں ہے؟ رات کہاں
 ہے؟ بھوک کیسی ہے؟ سیری کیسی؟ خلوت کس کو کہتے ہیں اور صحبت کس کو
 غم کیا ہے؟ اور خوشی کیا ہے؟۔ سوائے رجوع الی اللہ اور رابطہ علی کے اور
 ت میرے سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ بہت کئے سننے کی وجہ سے اکثر درسی کتابیں

ہو گئی تھیں۔ اس سے پہلے کہ میں علمی ترقی کروں اور معرفت کے مرتبہ پر پہنچوں۔ قدما کی
تصانیف پر مجھے اعترافات سرایتے تھے، لیکن لوگ مجھے کچھ سمجھ کر ان کو نہیں مانتے تھے
اس سے میری طبیعت سخت پریشان ہوتی تھی۔ ایک مرتبہ میں نے ملا سعد الدین نقاشانی
مصنف مطول اور اس کے محشی ملا شریف پر کچھ اعتراف کیا۔ بعض دوستوں نے
اس اعتراف کو لکھ لیا جب مطول کا حاشیہ مصنفہ خواجہ ابوالقاسم لائے تو وہ اعتراف
انہیں موجود تھا۔ لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی۔ اور انکار کرنا چھوڑ دیا غرض جب قدر
ولی نسبت اور علمی قابلیت بڑھتی جاتی تھی۔ باطن میں کچھ اور ہی نور پیدا ہوتا
جاتا تھا۔ میں بس کی عمر میں مشاغل علمی سے آزادی حاصل ہو گئی۔ اسی زمانہ میں
مجھ کو بادشاہ نے یاد فرمایا۔ (انتہی)

۱۱ اکبر کے آغاز سلطنت میں مخدوم الملک اور عبدالعزیز دو متعصب عالم تھے۔ ان کا
شاہی دربار میں بہت رسوخ تھا۔ ابوالفضل کے والد اور مخدوم الملک اور عبدالعزیز کے
مابین بعض فقہی مسائل میں اختلاف ہوا اس پر مخدوم الملک اور عبدالعزیز نے بادشاہ
کو اس بات پر آمادہ کیا کہ شیخ مبارک کے قتل کرنے کا حکم دیا جائے۔ شیخ مبارک کو
جب یہ خبر ملی تو راتوں رات ابوالفضل اور فیضی کو ساتھ لیکر اپنی قیام گاہ سے چل کھڑے
ہوئے۔ عرصہ تک قینوں باپ بیٹے نہایت پریشانی میں جان کے خوف سے
آوارہ خراب حال پھرے رہے جہاں کسی کے پاس جا کر ٹھہرنا چاہتے تھے
وہ شاہی خوف کے باعث اپنے یہاں ٹھہرنے نہیں دیتا تھا۔

بالآخر میرزا عزیز کو کہ لا سفارش کی۔ مسکندہ میں اکبر بادشاہ نے شیخ
مبارک کو بڑے احترام سے بلایا۔ ابوالفضل کی طبیعت عزت پسند واقع ہوئی

تھی۔ وہ نہیں گیا۔ فیصلی شیخ مبارک کے ہمراہ دربار میں گیا اور اس نے شاہی ملازمت اختیار کر لی۔

ابو الفضل خود لکھتا ہے کہ نصیب نے یاور کی حضور بادشاہی میں علم و فضل کا تذکرہ ہوا۔ ادھر سے طلب ہوئی۔ مگر میرا دل نہیں چاہتا تھا کہ میں وہاں جاؤں۔ برادران گرامی اور دوستان خیر اندیش بہر بان ہوئے۔ کہ بادشاہ صورت و معنی کا دریا ہے۔ حضور حاضر ہونا چاہئے۔ والد بزرگوار نے بھی یہی راہی دی۔ آیۃ الکرسی کی تفسیر لکھی۔ بادشاہ آگرہ میں آئے ہوئے تھے۔ وہیں کورنش کی سعادت حاصل کی۔ اور اوراق مذکور نے تہید سنی کا عذر ادا کیا۔ وہ حسن قبول سے منظور ہوا۔ بنگالہ کی مہم و پیش تھی۔ بادشاہ روانہ ہو گئے۔ میں رہ گیا۔ وہاں سے بھی بھائی کے خطوں میں لکھا آتا تھا کہ بادشاہ مجھے یاد کیا کرتے ہیں۔ میں سورہ فتح کی تفسیر لکھنی شروع کی۔ جب پٹنہ فتح کر کے لوٹے تو معلوم ہوا کہ وہاں بھی یاد فرمایا۔ جب فتحپور آئے۔ تو میں نے پدر بزرگوار سے نصحت لی۔ فتحپور گیا۔ بھائی کے پاس قیام کیا۔ دوسرے دن مسجد جامع میں جو شہنشاہی عمارت ہے حاضر ہوا۔ جب بادشاہ تشریف لائے تو میں دور سے کورنش بجا لایا۔ شہریار جو مرشناس نے خود نظر دور میں سے دیکھا اور مجھے بلایا۔ بادشاہ سے کچھ دیر تک گفتگو ہوئی۔ سورہ فتح کی تفسیر نذر گزرائی۔

ملا بدوائی نے اس واقعہ کی نسبت لکھا ہے۔ بادشاہ اجیر سے لوٹے ۹۱۲ھ میں بمقام فتحپور مقیم تھے۔ کہ خانقاہ کے پاس بادشاہ نے عبادت خانہ مرتب کیا جو چار ایوان پر مشتمل تھا۔ ابو الفضل نے تفسیر آیۃ الکرسی گزرائی۔

غرض ابوالفضل حاضر و بار ہوئے تو مزاج شناسی۔ آداب خدمت۔ اطاعت فرمان۔ علم و لیاقت اور ہامت انت ظرافت سے ان دونوں بھائیوں نے اکبر کا دل اس طرح بھایا کہ ہر وقت روئے سخن ان ہی دونوں بھائیوں کی طرف رہتا تھا۔ ابوالفضل انشا پر دازی کا بادشاہ تھا۔ اکبر نے بھی اندازہ کر لیا تھا کہ اس کا دماغ بہ نسبت ہاتھوں کے بہت خوب لڑیگا۔ بلکہ اسکا ہاتھ قلم سے تلاوار سے زیادہ کاٹ کر یگا۔ اُس نے ابوالفضل کو دارالانشا کی خدمت سپرد کی۔ تیز مہمات سلطنت کی تاریخ بھی اس کے ہاتھ میں تھی۔

۹۹۳ھ میں ابوالفضل کو ہزاری منصب عطا ہوا۔

۹۹۹ھ میں جہانگیر کے بیٹے خسرو کی بسم اللہ کی رسم ادا ہوئی۔ ابوالفضل کو اُس کے پڑھانے کی خدمت سپرد کی گئی۔ چند روز بعد یہ کام ابوالفضل کے چھوٹے بھائی شیخ ابوالخیر کے سپرد کر دیا گیا۔

۱۰۰۰ھ میں دو ہزاری منصب مرحمت ہوا۔ پھر دو ہزار پانچویں کے منصب پر سرفراز ہوئے۔

۱۰۰۱ھ میں اکبر نے ابوالفضل کو شاہزادہ مراد کے محاذ و کن کے محکم پر روانہ کیا اور چار ہزاری منصب سے سرفراز کیا۔

۱۰۰۹ھ میں قلعہ اسیر فتح کیا۔ بادشاہ نے ۲۰ ہاتھی معہ تیمال اور ۱۰۰ گھوڑے انعام دئے۔ نیز اسی سہ میں چار ہزار روپیہ شیخ کو انعام کے پھر پنجہزاری منصب عطا ہوا۔

۱۰۰۸ھ میں بادشاہ نے ابوالفضل کو دکن سے واپس بلا لیا چونکہ ابوالفضل

نے اکبر کو جہانگیر کی طرف سے تحفہ کر دیا تھا۔ اس لئے جہانگیر نے راجہ نرسنگ دیو کو لکھا تھا کہ ابوالفضل کا سر کاٹ کر بھیج دے۔

سال ۱۵۷۰ء میں ربیع الاول کی پہلی تاریخ جمعہ کا دن صبح کا وقت تھا۔ شیخ منزل سے روانہ ہوا۔ دو تین آدمی ساتھ۔ پاک ڈالے۔ جنگل کی سیر کرتا ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کھاتا۔ باتیں کرتا۔ آگے چلا جاتا تھا۔ سرائے سرائے آدھ کوں رہا تھا اور قصبہ اتتری میں کوں کہ راجہ نرسنگ دیو نے دفعۃً حملہ کیا۔ شیخ بھی بڑی بہادری سے لڑا۔ مگر ایک برچی کا زخم ایسا لگا کہ گھوڑے سے گر پڑا۔ راجہ نے سر کاٹ لیا اور شاہزادے کے پاس بھیجوا دیا۔ اس وقت شیخ کی ۵۲۔۵۳ برس کی عمر تھی۔

ذخیرۃ الجواہر میں لکھا ہے کہ ابوالفضل رات کو فقرا کی خدمت میں جاتا تھا۔ مشریناں نذر دیتا تھا۔ اور کہتا تھا کہ ابوالفضل کی ایمان کی سلامتی کی دعا کرو۔ ابوالفضل اکبر کا مصاحب۔ مشورہ کار۔ صاحب اختیار۔ مسید شہسوی۔ وقائع نگار اور واضح قوانین تھا۔ یہ نہایت تیز طبع۔ بیدار مغز۔ محقق۔ مدبر اور شاعر تھا۔ اس کی تصانیف فارسی۔ علم ادب کا بہترین نمونہ سمجھی جاتی ہیں۔ ۱۳

انشائے ابوالفضل پر نقد و تبصرہ

ابوالفضل کے بھانجے اور داماد عبدالصمد بن فضل محمد نے ۱۱۱۵ھ میں انشائے ابوالفضل کو مدون اور مرتب کیا۔ ترتیب و تدوین کی تاریخ

مکاتبات علامی ہے۔ انشاء ابو الفضل کے تین دفتر ہیں۔
 پہلے دفتر میں وہ مکاتبات اور فرامین ہیں جو اکبر اعظم شہنشاہ ہندوستان
 کی طرف سے ایمان توران اور کاشغر وغیرہ کے بادشاہوں اور عالیشان
 امرا کے نام لکھے گئے ہیں۔

دوسرے دفتر میں وہ عراقی و خطوط ہیں جو ابو الفضل نے بادشاہ
 کی درگاہ میں گزارنے اور بلند مکان خواہیں اور امرا کے نام لکھے ہیں۔
 تیسرے دفتر میں ان کتابوں اور بیاضوں کے دیباچے خطیہ اور خطیہ
 ہیں جن کو ابو الفضل نے لکھا ہے ان کتابوں پر ریویو ہیں جن کے ابو الفضل
 نے انتخابات لکھے ہیں۔ حالانکہ اس وقت تک فارسی زبان میں ریویو لکھنے کا
 رواج نہ تھا۔ وہ حسب ذیل کتابیں ہیں جن کا ابو الفضل نے انتخاب کیا اور
 ان پر ریویو لکھا ہے۔

شرح آداب المریدین۔ مکتوبات شیخ شرف الدین بکیمیری تحفۃ العراقیین
 خاقانی۔ مجموعہ مستطیر نظم و نثر شیخ فیضی۔ منتخب دیوان خاقانی۔ منتخب دیوان لوری
 منتخب دیوان ظہیر فاریابی۔ منتخب دیوان کمال السہیل۔ منتخب حدیقہ حکیم
 سنائی۔ اوصاف الاشراف خواجہ نصیر الدین طوسی مرکز ادوار فیضی۔ مرقع
 شاہی۔ بخیار دانش۔ منتخب سنوی مولوی معنوی۔ کیمیائے سعادت۔
 کجکول۔ رکشکول، یعنی گدا و مجازاً کاسہ گدا، چونکہ فقیر کے پیالہ میں طرح
 طرح کے ٹکڑے ہوتے ہیں اس مناسبت سے کجکول اس مجموعہ اور کتاب
 کو کہتے ہیں جس میں ہر جنس کے مختلف کلام کو جمع کیا ہو۔

ابو الفضل نے کئی کجاوہیں جمع کی ہیں۔ ہر کجاوہ کے آغاز میں ایک پیاجہ لکھا ہے۔ اللہ اکبر کے عنوان سے بعض موقوفوں پر تصوف کے اسرار و فلسفہ و کلیات اور حکمت اشراق کے مسائل۔ اور علم اخلاق وغیرہ کے مقاصد کو درج کیا ہے۔

ابو الفضل باوجودیکہ علوم و فنون میں یکتا ہے روزگار تھا۔ لیکن عالم انشا میں جو عام مشہرت اور پورا پورا افتیاز اسکو حاصل ہوا وہ اسی کا حصہ تھا۔ اگرچہ ہندی نژاد تھا لیکن سیدان انشا میں یکہ تازاں فارس کے سمجھیاں چلتا ہے بلکہ اُن سے بھی گونے سبقت لیجاتا ہے۔ فصحاے فارس بھی اُس کی انشا پر دازی کے سامنے سر تسلیم خم کرتے اور اُس کے توصیف کمال سے رطب اللسان ہوتے ہیں۔ امین احمد رازی باوجودیکہ ایرانی ہے اپنے تذکرہ ہفت قلیم میں ابو الفضل کی نسبت لکھتا ہے: "وورانشاید بیضا دار و چہ نو اور حکایات یہ عبارت نماز و رسالت خمسہ بر می کشد و از مکلفات فشیانہ و تصنیفات مترسلانہ اجتناب واجب دانند"۔

اس سے قبل کہ انشا کے ابو الفضل پر کچھ لکھا جائے۔ یہ ظاہر کرنا زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عصر میں انشا پر دازی کا کیا رنگ تھا۔ اُس زمانہ میں عام طور پر فقہی مسیح رنگین تحریریں پسند کی جاتی تھیں جن میں مرادف الفاظ کثرت سے لاتے تھے۔ مرادف فقروں کی بھی بھرمار ہوتی تھی۔ ایک مطلب کو جتنے زیادہ طریقوں سے ادا کیا جاتا تھا۔ اتنا ہی کلام زیادہ مقبول ہوتا تھا۔ آیات۔ احادیث۔ کلمات۔ فضائل۔ ائمہ وغیرہ کے اقوال۔ اور عربی

اشعار و نوا اور و امتثال وغیرہ جایجا استعمال کرنے کا عام رواج تھا۔ انشا کی خصوصیات سے تشرکوزیت و یجانی تھی۔ انوار سہیلی مصنفہ ملاحسین و عظمیٰ اور انشائے مولانا حالی وغیرہ سے یہ طرز صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔ انشائے ابوالفضل کے قین و فقر ہیں۔ ہر ایک فقر کی عبارت کی روش بیان کا انداز اور ادائے مطالب کا طرز جدا جدا ہے۔ ہر فقر اپنے رنگ میں دلچسپ ہے۔ اور فارسی انشا پر دازی کا بہترین نمونہ ہے۔ ابوالفضل کی طبیعت جدت کی طرف مائل۔ تحقیق کی شیدا اور تقلید سے گریزاں تھی۔ جب اُسکو مذہب ہی کی شاہراہ میں گوارا نہ تھا کہ وہ اپنے باپ دادا کے قدم پر چلے تو یہ کب ممکن تھا کہ وہ عالم انشا میں عام رنگ کے قبیح کو پسند کرتا۔ لہذا اُس نے رنگینی اور غشیانہ تکلفات سے منہ موڑا۔ اور سادگی اور سلاست کو اپنی انشا پر دازی کا جوہر قرار دیا۔ ابوالفضل کی تشر اگرچہ سادہ اور عاری ہے مگر روانی میں بحر موج کے مانند ہے۔ مولوی محمد حسین آزاد نے خوب لکھا ہے شیخ کی انشا پر دازی اور مطلب نگاری کی تعریف نہیں ہو سکتی۔ یہ نعمت حسد ادا ہے کہ خدا کے ہاں سے وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ ہر ایک مطلب کو اس خوبصورتی سے ادا کرتا ہے کہ سمجھنے والا دیکھتا رہ جاتا ہے اور انشا پر داز جہاں عبارت میں لطافت اور کلام میں زور پیدا کرنا چاہتے ہیں تو کلام کو رنگین اور نمکین بناتے ہیں یہ قادر الکلام اپنے پاک نصیبات اور سادہ الفاظ میں اصلی مطلب اس طرح ادا کرتا ہے کہ ہر آدمی دنیاں اُن پر شربان ہوتی ہیں۔ اُس کی سادگی

کے بارے میں رنگ آمیزی کا مصوٰر آ کر قلم لگائے تو ہاتھ قلم ہو جائیں
 وہ انشا پر دازی کا خدا ہے اپنے لطف خیالات سے جیسی مخلوق چاہتا ہے الفاظ
 کے قالب میں ڈھال دیتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ جس عالم میں لکھتا ہے نبی اور ہنگام
 اور بتنا لکھتا جاتا ہے عبارت کا زور بڑھتا چلا جاتا ہے ممکن نہیں کہ طبیعت
 میں ٹھکن معلوم ہوئے

۱۔ انشائے ابوالفضل و فرائد میں شاہی مکاتبات ہیں۔ انکو کہیں حد و
 سے شروع کیا ہے۔ کہیں ابتدا ہی سے مطلب کی باتیں لکھنے لگتا ہے۔ اس
 فقر میں مقفی فقرات طولانی زیادہ لکھے ہیں اور ان کے اجزا کو ایک دوسرے
 کا پشت و پناہ بنایا ہے۔ جن سے کہیں فصاحت آشکار ہوتی ہے اور کہیں
 بلاغت نمودار ہوتی ہے۔ عبارت کو وسعت دینے کے لئے اول تو مرادف
 الفاظ کثرت سے لاتا ہے دوسرے فقروں کے درمیان جملہ مترعینے لکھتا جاتا ہے
 ان جملہ مترعینوں سے کہیں ضمنی مطالب کی تصریح ہوتی ہے کہیں کسی شخص یا چیز
 کی تعریف و توصیف ظاہر ہوتی ہے اگرچہ اس صورت میں بعض مقام پر مستدا
 و خیر کے مابین زیادہ فاصلہ ہونے کی وجہ سے عبارت کا مطلب سمجھنے میں وقت
 پیدا ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ بات لکھنے والے کی وسعت نظر کی ہمہ گیری کا پتہ دیتی
 ہے کہ اسکا بلند فکر اور رسا ذہن اس غضب کا ہے کہ وہ اپنے مطالب کے متعلقات
 میں سے کسی کو اپنے احاطہ سے خارج نہیں ہونے دیتا۔ الفاظ کے شان و شکوہ سے
 کہیں اپنے اقلے و لی نعمت کے تقوق کا سکہ جاتا ہے کہیں اسکے عباد و جلال کی
 شان دکھاتا ہے۔ کہیں اسکے رعب اور ہیبت کو ظاہر کر کے مکتوب الیہ کا دل

ہلاتا ہے۔ کہیں اسکی نوازی اور قدردانی کی داستان لکھتا اور لوگوں کو شاہی کرم عظیم کا امیدوار بناتا ہے۔ غرض الفاظ کی شان و شکوہ۔ معانی کا انبوه۔ بیان کا جوش۔ کلام کی صفائی۔ زبان کا زور و ریل کا شور ہے کہ طوفان کی طرح امٹا اچلا آتا ہے۔ سلطنت کے مطالب۔ ملکی مقاصد۔ اُن کے فلسفی دلائل۔ آئندہ نتائج کی تمام دلیلیں گویا ایک عالم ہے کہ بادشاہ طبع کے سامنے سر جھکا لئے کھڑا ہے کہ مطالب کو جن الفاظ سے جن پہلو سے جہاں چاہتا ہے باندھ لیتا ہے۔ عبداللہ خاں ادراک کہا کرتا تھا کہ اکبر کی تلوار تو نہیں دیکھی مگر ابوالفضل کا قلم ڈرا ہے دیتا ہے۔ ملا طہرا ابوالفضل کی انشا پر دازی کے متعلق کہتے تھے کہ اسکندر شاہ کو تر کر دیا ہے۔

دفعہ دوم میں طولانی فقرات کم ہیں۔ البتہ بعض خطوط جو خاستخاں یا کوکلتا میں خان وغیرہ کے نام ہیں اُن کا رنگ پہلے دفعہ کا سا ہے اکثر مطالب کو چھوٹے چھوٹے فقرات میں ادا کیا ہے۔ تیسرے دفعہ میں بھی اکثر چھوٹے چھوٹے فقروں میں مطالب کو بیان کیا ہے۔ قیتوں و فقروں میں برجستگی اور بے ساختگی کا یہ عالم ہے کہ بات میں سے بات نکلتی چلی آتی ہے۔ گویا بحر متلاطم کی موجوں میں سے موجیں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ لکھنے والا حکم اکٹھا کرتا ہے۔ لکھتا چلا جاتا ہے غور و فکر کرنے کے لئے کہیں نہیں رکھتا۔ پہلے دفعہ میں عربی الفاظ کی کثرت ہے۔ لیکن خال خال خالص فارسی کے چیدہ چیدہ الفاظ بھی پائے

جاتے ہیں۔ دوسرے اور تیسرے دفتر میں خالص فارسی کے مرکبات کو زیادہ استعمال کیا ہے اور بڑی خوبی سے اس بات کو ثابت کر دکھایا ہے کہ ایک قادر الکلام انشا پرداز خالص فارسی میں بھی اخلاقی فلسفی وغیرہ ہر قسم کے مضامین اور مطالب کو حصر چاہتا ہے و لکھش اور موثر پیرایہ میں ادا کر سکتا ہے۔

جدت ترکیب۔ تینوں دفاتر میں فارسی و عربی اور خالص فارسی کی بے شمار جدید ترکیبیں پائی جاتی ہیں۔ جتنا کہ صرف نفس مضمون پر اثر پڑتا ہے بلکہ صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بدون ان الفاظ کے یہ مضمون اور الفاظ سے ادا نہیں ہو سکتا۔ ملاحظہ ہوں چند ترکیبیں۔ خموش کج خرد۔ آفریں گر۔ کنشاک جو صلیکی۔ دل بچ مضرب۔ استقصا شمار تراوش بے اختیاری وغیرہ

قوت تخیل۔ اس میں شک نہیں ہے کہ ابو الفضل نے کمال قوت تخیل سے ترکیب پر آگندگی کو لطافت نظم اور نزاکت شعر کی جمعیت بخشی ہے۔

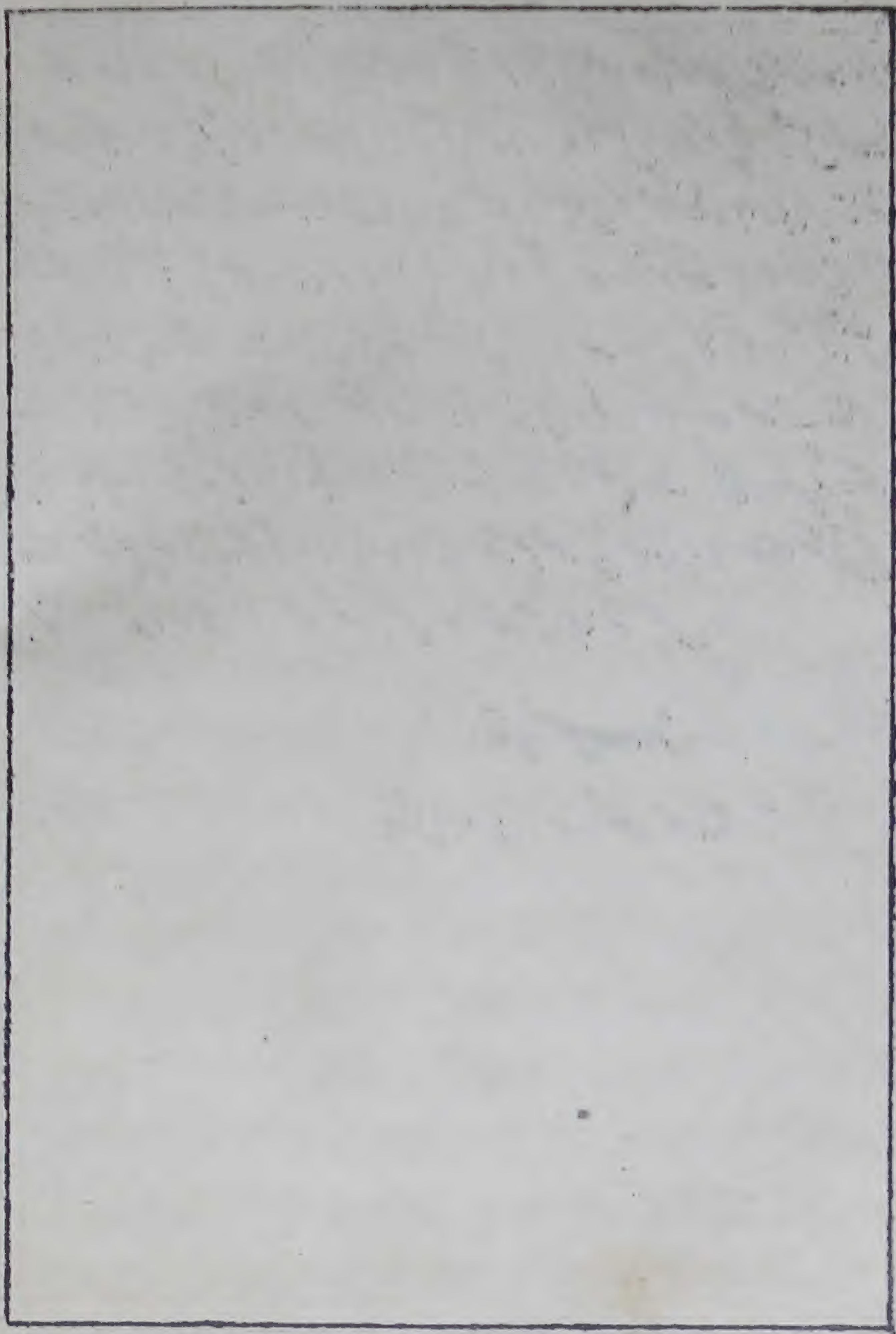
جوش بیان اور زور کلام۔ ابو الفضل نے دوستانہ معاملات بیانی امور صوفیانہ معارف۔ عالمانہ مسائل۔ فلسفیانہ مضامین غرض ہر قسم کے مطالب کو بڑی خوبی اور لطافت سے جوش بیان اور زور کلام کے ساتھ ادا کیا ہے۔ انکی عبارات سنجیدہ۔ اور اس کے خیالات برگزیدہ ہیں۔

۸۔ فلسفہ۔ تصوف اور اخلاق۔ ابو الفضل کے والد شیخ مبارک علوم حقیقی عقلی میں مولانا جلال الدین دوانی کے شاگرد تھے۔ صوفی منش عزت پسند تھے۔ شیخ فیاضی بخاری کے ایمان سے خواجہ عبید اللہ احرار کے مرید ہوئے تھے۔ اگرچہ مذہباً حنفی تھے۔ لیکن مذاہب اربعہ میں مرتبہ اجتہاد

رکھتے تھے۔ انھوں نے عمر کا پڑا حصہ شیخ عمر متوی اور علاء الدین مجذوب وغیرہ
 جیسے اکابر اولیاء کی خدمت میں بسر کیا تھا۔ ابو الفضل نے جو کچھ حاصل کیا
 اپنے والد سے کیا۔ رات دن باپ کی تعلیم و تلقین کا سلسلہ جاری رہتا تھا
 اُسکا ابو الفضل کی طبیعت پر یہ اثر پڑا کہ وہ فلسفہ، تصوف اور اخلاق وغیرہ
 کی کتابوں کے مطالعہ میں ہمیشہ مشغول رہتا تھا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ ابو الفضل
 کے انتہا میں جا بجا فلسفہ، تصوف اور اخلاق وغیرہ کا رنگ صاف ظاہر
 ہو رہا ہے۔ تیسرا دفتر انہی مطالب کے لئے خاص ہے۔ اُن کے پڑھنے
 سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک عالی مقام صوفی اور زیر دست اخلاقی حکیم
 تھا۔ اسکو دہری اور ملحد کہنا کسی حالت میں جائز نہیں۔

ناچیس

جلال جعفری۔ ۳۰ اکتوبر ۱۹۲۷ء



دفتر اول انشاء ابوالفضل

بسم الله الرحمن الرحيم

گو تا گون نیایش مرداوری را که وجود بشر را از کارخانه عنایت خود گسوت حیات
پوشانید و تیره و روان کوی ضلالت را چراغ هدایت براه افروخت رباعی
نامش بزبان گفتیم از بهیچر و نیست و نقش بدیان گفتیم از بهیچر و نیست
فی الجمله چنانست که دائم گفتن انصاف چنان گفتیم از بهیچر و نیست
و جهان جهان ستایش مرشح سفارت را که سر فرزان انجمن خرد و یقین را فروغ ایمان
و نور دین بخشیده و جانبازان بساط سعادت و کمال را پروانه جمال جهان آراے
خود گردانیده رباعی

آن سرور کائنات و آن فخر بشر جبریل امین ز قرب او دست بسر
خاک کف پاش سرمه دیده و حم خاشاک سراسش افسر اسکندر
بر دوشوران و شجوار پسند و ژرف نگهان پایه بلند پوشیده مانند که چون از بوقلمونی
روزگار و غیرگی زمانه نامانجا و واقعه شهادت او رنگ نشین بارگاه شکوه و تکین
وره نور و شاهراه علم و یقین قطع

عالم و عامل و علامه عصر عارف کامل و قیاض زمان
آصف عهد و قلاطون زمین شیخ ابوالفضل وزیر خاقان
هو شرپایه زمان و زمانیان شد و تیغ قضا زندگانی گسار آن برگزیده انفس و

اتفاق گشت عالم در چشم جهانیان تیره نمود و قباے حیات در بر اهل معنی تنگ آمد

بیت

شهنشاه جهانزاد در وفاتش دیده پریم شد سکندر اشک حسرت رنجت کا فاطون عالم شد
مفاوضات آن صدر نشین جاربایش فضل و کمال که کارنامه قضا و قدر و ستوار عمل
دار رخ کمالست پراگنده افتاده بود و منکد عبدالصمد افضل محمد ام و در و لا و دید
آن ارسطوے سکندر منش و اسے رابطہ ہمیشہ زادگی نسبت فقر زندے داشتیم
و منظور نظر تربیت بودیم این گلدسته فرہنگ را دست آورے شکر و بخت
اوراک سعادت خود دانسته در فراہم آوردن آن کمر سعی بر بستیم و در نظام آن نظر
ہمست برگماشتیم اگر چه من ہیچ نہ شناس را چه یار کہ جویم قمر را پیرا من از کتان روزم
و بہشت را بگل خرز ہرہ آرایش و ہم و خورشید را بہ مشعل افرورم و نمایش ماہ
بہ سجیل کنم لیکن این پردگیان خیال و ابکار اوکار را از کمال صباحت و ملاححت
بیش ازین طاقت مستورے ندیدیم خواستم کہ جمال جہان آراے آنہا را بر جہا جہا
سخن و طالبان این فن جلوہ گر سازم و این عروس زیبا و خریدہ رعنا را مشاطی
نمودہ بہر دان معنی و انما یم لاجرم ہزار تگاپوے و جستجوے فقرہ فقرہ از ہر جا
بہم رسانیدم و بنوشتن آن دست را نگار بستیم و دیدہ نکتہ بین را کہ خو کردہ تماش
عراس معنویت جلاے وافر بخشیدیم و عنوان ہر یک را بقدر در یافت
خود نگاشته سہ قسم ساختیم ۔

نختین ۔ مکاتبات و فرامین کہ از زبان حضرت شاہنشاهی بلوک ایران
و توران و امراے عالیشان رقمزدہ کلک معانی سچ گردانیدہ اند ۔

ووم - عرایض و خطوط که خود بحضرت خاقان زمان و خوائین بلند مکان نگارش فرمودند
 سوم - خطب و اختتام و انتخاب کتب و بیاضها و نشرها و دیگر بعضی مطالب و
 مقاصد که در حین عبارت در آورده اند و نگارنده را در فرصت اندک انتظام داد و هم و
 فراوان بهره فرا اند و ختم و تاریخ انعامش بدینگونه از کشور عدم بشهرستان و جلود
 گر ساختم و از نهانخانه ضمیر بر فراز پیدائی آوردم - رباعی

این نسخه کزو علم و ادب نامی شد / یک موج ز بحر طبع فهامی شد
 در ساعت نیک چون سرانجام گرفت / تاریخ مکاتبات علّامی شد
 سبحان الله این چه نازنینان هوش افرا اند که بر منصفه شهو و جلوه گری را مستعد
 اند و دلقری را چالاک اما بلند نظر را باید که از نظاره اینها دل را که خلوت کند
 پروگیان قدس است پیرایه نورانی پوشاند و چشم را که تابان کاخ و ماغست
 از آفتاب جمال شان بر تورنگین رساند امید که همواره این نو پاوه های گلشن
 دانش و نو نهالان چمن بنیش در همیشه بهار انصاف پرورش یافته بسر سبزی
 و شادابی فائز گردند -

خطاب گیهان خدیو حق پژوه عدالت گرای کوه شکوه نیر سپهر

ظل الهی گوهر معدن شاهنشاهی جلال الدین محمد اکبر بادشاه

غازی به عبد الله خان اوزبک سپه دار ملک توران

سپاس قدسی اساس مبدعی را سزد که عالم گوناگون را به چندین شیون و فنون

که عبارت از ظهور علمیه اوست به نیروی قدرت ابدی از بنیاد خانه بطلون به بارگاه
 ظهور آورده طوائف انام را گاه در قهرمان فرمانروایان می آنفوس قدسیه انبیاء
 رسل علی نبینا وعلیهم الصلوٰۃ والسلام اند در وحدت ارادی منخرط ساخته انتظام و
 التیام بخشید و گاه در سطوت جلال مستند آرایان صورت که اساطین بارگاه جبروت
 اند السلاک داده بوحشت قهری نظام کارگاه ظاهری را آرایش داد پس جهان جهان
 نیایش بر روان قافله سالاران شاهراه مقصود که سالکان مراحل معانی و ناسکان
 مشاعر صورت را از بامون ضلالت و بیابان اختلاف پدارالملک اهتدا و تیلان
 آورده محمود العافیه و مسعود العاقبه تخلصخانه بقاشتا فته اند باد و عالم عالم تائیدات
 علوی و توفیقات سماوی قرن روزگار بزرگان والا تراود که زمان حال را از
 شورش فتن و آشوب حوادث زمن نگاه داشته بنگی هست علیا مصروف آن
 دارند که جمهور انام را از متفق و مختلف در بساط امن و بسید طعافیت داشته
 در محموری خراب آباد عالم صورت میکوشند گرداد در هنگام و فور نشاط و شمول
 انبساط که زمانه را سعادت بود و خاطر را بهجت در نزهت آباد
 کابل بمشاهده و مطالعیه توجه صفوت و صفا و دیباجه قربت و اصطفا
 که کارنامه نگارستان بیکتادلی بود مسرور و منشرح شد و بشمام
 نورانی خلعت و ولا و رواج روحانی بسطت و ضیا از شقائق
 حدائق عبائے و ریاضین مضامین و معانی آن مشام فیض
 ابتسام روح طراوت تازه گرفت و دماغ فردوس ابتسام
 ضمیر نصارت بے اندازه پذیرفت و ریاض محبت و قرابت

قدیمی سرسبز گشت و اساس خلوص و وفات همی استحکام یافت این بحیه رضیه
 که در حقیقت ملاقات روحانی و مرکالمه زبانیست مسرت افزای دل مشتاق
 و طرب پیرایه صمیمی همان تواند بود و مجالست خلوری و مصاحبت ظاهری
 را بدل عذیم البدل توان شمر و آنکه رقم پذیر خامه مواخات شمامه گردیده بود که در
 توکید مبانی صلح و تصقیه مناهل و فاق از چابکین اهتمام رود و هند و کوه فیما بین باشد
 بر منظر استخوان جلوه نموده پیدا است که امری شریف تر در عالم کون و فساد و
 نثار تعلق غیر از تو دور و توافق نشان نداده اند که انتظام سلسله کائنات بآن منوط
 و مربوط است و هرگاه این معنی در طبقه سلاطین که اساطین بارگاه جبروت اند
 بطور آید هر آینه مشربکات و منتج حسنات حال و مال خواهد بود و الوت نفوس
 و مصروف ذی حیات در مهل و عافیت آرام خواهند یافت در اظهار مرام مصاحبت
 و ابراز لوازم مصداقت مآرا با ایستی باوی شد که بکلی هست حق طوبیت با از مبادی
 انکشاف صبح سعادت برخلاف اکثری از فرمانروایان گذشته با صناعات بی نوع
 بهواره بر منج ایستاد و ارتباط بوده و هرگاه که باوی این و الهی آن و الا قدر
 شده باشند درین مرتبه چند از چند بر دست هست ماهرانیت این نسبت و
 مراعات این را بط لازم مست لهند و درین ایام حاکم ایران نظر بر سوابق معرفت
 و سوانح حقوق آشنائی داشته یادگار سلطان شالور افرستاده استعانت
 نموده بود بموقت قبول غرضید و شیر شاه مرخ مرزا آرزو سے آن داشت که در کابل
 یادگشتییر باور سواد بکورد و پیراه که از ولایت سرزمین است جاگیر داشته یا سهند
 ملاحظه قریب و جوار فرموده متمسک او با و ابست مقرون نشاید در علویه مالوده جاگیر

دادیم و نیز میرزایان قندهار را بدرگاه والا طلبیداشته حراست آن دیار که از قدیم
 داخل ممالک محروسه است بکلا زمان بابر سے تفویض یافت که بمبادا جنود توران آن
 حدود را از منسوبیات ایران اندیشیده قصد نمایند و نیز خلط عظیم در میان ولایت
 آن والا شکوه و ممالک محروسه واقع شود و نیز یکی از او پاش بدلیست در کویت
 بدخشان سرشورش برداشته مدعی آن شد که فرزند شاه رخ مرزا اعم و زمینداران
 آن ناحیه پاوپوستند هر چند عراقی فرستاده استمداد نمود و توجه لغزو و یکم تا آنکه
 آواره دشت او پار شد از خاکه پاس سخن ناگزیر هست والا است چون نخستین
 حروف صلح در میان آمده دل چنان میخوبد به صورت این سمان چنان بمعنی گرا بد که
 شایان بزرگ کرد با ایزدی باشد فی الواقع اگر تحقیق آن سخنان دلاویز که
 قاصد و نامه گزارش نماید صورت بند و ازین چه بهتر والا جانی مقرر باید ساخت
 تا در آن قرارگاه بزم یکجہتی آراسته شود و بے میابانی و غیرے مقاصد دینی و
 دنیوی و مطالب صوری و معنوی به بیان تنقیح و طراز تحقیق روشن گردد و
 چنان بسمع همایون رسید که جمعی از نگس طینتان بودن مارا در حدود پنجاب
 دست آویز سخن ساخته آئینی که مخالف مبنای دوستی باشد مذکور کرده اند حاشا
 امری که در خلوت سرا دل نباشد به پیشگاه زبان ظهور یابد و آنچه بطراز تقریر
 و تحریر پیوند و عمل برخلاف آن رود با آنکه آب و هوا و سیر و شکار این دیار
 خوش آمده بود چنان بخاطر میرسد که بصوب دار الخلافه اگر نهضت فرمایم
 تا زبان تراژ خایان بسته آید و آنکه تحریری رفته بود که به نسبت شاه رخ مرزا
 بهمان غبار و در خاطر است موجب تامل شد که هرگاه در بواطن قدسیه فرمانروایان

والاشکوه که مطلع الوارثی و مظاہر اطوار صفوت و صفایند غبار اکفاد و ہجران
الطبلع و استقرار فی پذیر و از سایر طبقات چگونه قرار گیرد علی الخصوص کہ منشأ آن
خرد سالی و نادانی باشد چرا بنیر لال عقود صنفی چون گرد و دوا و از خود کامی کہ مورد تقصیرات
نسبت باین دودمان و الا شدہ بمکافات آن سرگشته باد یہ نسبت شد
چون پناہ این جانب آورد نقوش ندامت از ناصیہ حال او ظهور داشت
در گذر ایستہ شد و آنکہ ایمانی رفتہ بود کہ التماس نمودن شاہرخ مرزا و فرزندان
محمد حکیم مرزا باین آستان دولت از آثار محبت آن نقادہ دودمان مجدد و
اعتلاست چگونه در و این منتہیان خاص باین جانب آچنان تصور نمودہ
آید و آنکہ بمقتضای محبت و یگانگی تفصیل فتوحات رقم پذیر خامہ اتحاد
شدہ بود آنرا از سناج حسن نیست آن والا نژاد شمرده خوشوقت شدیم و آنکہ
بمحبوب مولانا حسین نگاشتنہ کلک محبت بود کہ فرزند عزیز یو جب
خرد سالی خواہشی چند کہ نہ در خور او باشد نمود است دل نگرانی دارد کہ مبادا
غبار سے بروا من محبت نشسته باشد و در استعدا ر آن تفصیلی رفتہ بود قاصد
پیشتر از و در و در اثنای راہ در آب فرو رفت و مضمون معلوم نشد خاطر
حق گزین ما از سناج این واقعہ تاسف داشت ردای طمراست قدیم باطلو بطا
محبت جدید بدانگونه انتظام و التیام نیافتہ است کہ اگر بالفرض چیز سے
میل و غبار ملال بروا من مصادقت نشیند فرزندان را باید ان حقیقی از انگونه
میباشد خصوصاً بآن والا دستگاہ اگر باید ران مجازی نیز این معنی بطور آید
چہ دور است سعادت مند فرزندی کہ رضا جوی پدر و جہ ہست او بودہ در نگہانی

این سر رشته نگارنده نماید همان جلالت عمود و شرافت موافقت که
 بذریعہ ایلچیان کاروان مره بعد از خرمی قرار یافته در خاطر حق پسند
 هر قسم و تنقش است و در تمام اسلام و آیین کرام از برای ابقای ارکان
 دوستی و محبتی عامه حقیقت گزینیان فتوت منش را عشر شیران وانی و کایت
 و آنکه مرقوم بود که بعضی پادشاهان احمد علی اقبال موقوفست بوضوح پیوست
 حقیقت پدر و درون او همان گذرانرا بسمع شریف رسیده باشد که بعد از
 رخصت این امر ناگزیر پیش آمد نیکذاتی و آگاه دلی بود اگر بحفل قدسی رسیدی
 بسا اصرار در صداقت و غوامض مواظقت از زبان راستگو و معلوم آن والا
 گوهر میشد هر اراده که مکنون ضمیر صواب اندیش باشد از مسکامن قوه بفعل
 آورد و هر گونه معاوضتی که لازم نشاء دوستی بخاطر حقیقت طراز رسد ابلاغ نمایند
 که در آن مساعی مشکوره لواحق ظهور و هدایت که از عنفوان جلوس برآورنگ
 فرمانروائی تا حال که سنه عاشره است از قرن ثانی و اوایل انکشاف صبح اقبال
 و مبداء اقسام بهار اجدال است **نیت** حق اساس این نیازمند درگاه الهی
 است که اغراض خود منظورند از مشقه همواره در التیام و انتظام جهانیان کوشند
 و از میان این کردار سعادت پر تو علمت وسیع هندوستان که بر چندین
 فرمانروایان و الا شکوه انقسام یافته بود و در حیطه تصرف و احاطه اقتدارند
 و در طبقات اناهم که در جبال مرثیه و قلاع حصینه و محال مشکه تارک استکبار
 و استعبار بر زمین اطاعت نیاروده راه مخالفت پیروند بمقتضای دوستی
 نیت راه اطاعت و ارادت سلوک میدارند و طوائف اناس را با یکدیگر

من
 ۱۹۶۴

پا و چو بتاین اوضاع و تخالف اطوار و رابط پیوند پدیدار شد چون سخنان دلاویز
 از تن گنج درستی نیست و راستی گفتار و حسن اعمال تا باینجا کشید تا گزیرند که برخی
 از نعم الهی نیایش ایند و ستایش دادار تقدیم رسانیده بزم یکجستی را شادی
 آموذ میگرواند بر مرآت ضمیر که الطباع پذیرا شرافات عالم قدسیست محفی و
 محتجب نماید که در نیولار و رود و موکب و الا بلطوب ممالک پنجاب اتفاق افتاد
 اگر چه نخستین نظر بسیر و شکار اینچود و بود اما استخیر ولایت و لکشای کشمیر که تا
 این زمان قدم سلاطین روزگار دران سرزمین که در استحکام و استحسان بهم
 و عدل ندارد و در نزد هست و لطافت ضرب المثل نظار گیان و شخوار پسندست
 نرفته بود نیز مر کوز باطن بود که همواره بیدار می حکام آن دیار بمسابع قدسیه
 میرسید بتائیدات سماء بهادران نیرو کیش و غازیان شهامت اندیش
 در اندک فرصتی آن ملک را در احاطه تصرف در آورند اگر چه حکام آنجا در جنگ
 و جدال تقصیر نکردند اما چون نیست حق اساس محض خیر بود با حسن و جود مفتوح
 شد و خود بهم دران سرزمین خجسته آئین که از عطیات مجدوده الهی بود رسیده شکر
 پرور و کار بجا آورده و نیز چون سیر و شکار کابل و گلگشت آن عشرت سرب
 مانوس طبعی بود تا اقصای کوهستان کشمیر و تربت سیر نموده و نوادر آن نگارستان
 صنع الهی را بچشم عبرت بین نظاره کرده از راه ولایت پکلی و دستور که از تصادم
 جبال و تراکم گریوه و مغاک بحدیست که افکار آسمان سیر و او هام بلند
 پیما به عبور از ان طرق هائله دشوار میداند جریده بعرضه و نشین کابل رسیده
 شد و نیز از مکتوبات خاطر حق پرست آن بود که حاکم مظهر را که غریب مملکت

روز افزون بر ساعل دریا به شورست و پیر وستان آن مرز بوم راه سعادت
 نمی سپرد نخستین نصلح هوش افزا فرموده بشما همراه فرمان بردار سزایم نمود
 اگر از نامساعدی بخت گمش نصیحت هوش نداشته باشد آن ولایت را که
 مملکت است وسیع و ولایت است آبادان بیک از وادگران فرمان پذیر سپرده آید
 چون عقل صلاح اندیش و دیده دور بین و گوش شنوا نداشت داستان عظمت
 را افسانه انگاشته از باوه خود کامی سر رشته هوشمندی گسخت لشکری شایسته
 بدان ناحیت فرستادیم و تا قریب دو سال بهادران اخلاص مند در هر گونه قطره
 و تر و داه تمام نموده چه در دریا و چه در صحرا اقسام جنگ و بدل کردند چون همگی
 شست حق پذیر بر فاهیت عالمیان بود همه جانفروست و فیروزمندی قهرمان حال
 فرخنده مال آن گروه عقیدت بخش گشت و از آنجا که زمین قایم است که کار
 معامله شناسان کوتاه بین تباه گردد و حاکم آنجا را شکست بر شکست افتاد چون
 در نهاد او نای سعادت بود برینهار و پیمان اولیای دولت در آمد و گاهی آن
 مملکت وسیع و قلاع آن دیار داخل ممالک محروسه شد و با آنکه چندین جنگ
 و بدل کرده بود و بعد از آنکه بخدمت مشرف شد از ناحیه احوال او تقویش
 سعادت مندی فرا گرفته باز آن ملک را که بجناب عظیم بدست آمده بود با و مکرمت
 نمودیم و نیز از سطویات حمیر عوایب اندیش تنبیه و تادیب افغانان و حوش
 سیرت بهایم سریرت که از مور و طخ بیش بودند در جبال خمینه سواد بجور و
 تیراه مساکن ساخته همواره متعرض قوافل راه توران میشدند آن نیز مقتضای
 عدالت صورت شایسته پذیرفت اکثر حلقه اطاعت و انقیاد بگوش هوش

کشیدند و گروپی از ان قطع الطریق که بخار شقاوت و انحراف در دماغ آنها پیچیده
 بود پامال پیلان کوه نهیب شدند و بسیار ببحال سطوت قهرآکی اسیر شده
 بقروخت رفتند و نیز از مکنونات بطون حقیقت شیون اصلاح و اصلاح
 بلوچان بد نهاد بود که پیوسته در خوف و رجاء انحراف و اطاعت مانده بر بادیم
 پیلان ایران راه میگردید و یغمارا تمغانام نهاده اکثر بندگان خدا را
 بے برگ و بے مایه می ساختند آن هم بدستور و لپشت نقش بست و هر گونه عورت
 و لپدی که در سجنل ضمیمه می بود خوشتر از ان بر منصفه ظهور جلوه نما شد و از برکات
 نیک نیتی با آنکه رایات اقبال در پنجاب بود سلطان مظفر گجراتی که با چهل
 هزار کس دم نخوت میزد و بستی مجاهدان نصر کنند گرفتار آمد و جمیع سرکشان و گردن
 فرازان آن دیار زنهار خواسته غالبه خراج پرورش کشیدند و از بدائع سوانح
 آنکه در هنگام آوردن او بجهت خلافت خود را خود کشت و همانان مصالحت
 چنان بود که خاطر مهرگزین برکشتن آدمی و بدم بینان ربانی ملاحظه تمام دارد و
 غالب آن بود که چون در پیشگاه نظری آوردند بسلامت میماند و نیز با تمام
 مبارزان پیکار طلب سومنات مشهور بچوپنه گدھے و سائر ولایت سورت
 که جنوب رویه بر ساحل دریای عمان است در تصرف درآمد و نیز
 برهان الملک برادر نظام الملک که معظم ولایت دکن داشت و از حوادث
 روزگار پناه باینجا نیل آورده بود و دادا میگه خبر معدلت آن بلاد پسامع حق
 نبوش می رسید اورا بعواطف جلیله مستمال فرموده تشخیر کن را موقوف داشته بودیم
 چون خبر طغیان و ستم رسیدگی رعایا رسید امر اسے ولایت مالوه و خاندیس حکم

والا کار نیک شده برهان الملک را حکومت آن ولایت داده معاودت نمودند
چون کوتاه حوصله بود تا بپاوه مروم آزمائی نیاورده و مستقلال زو از انجا که
بر مسلک ناسپاسی شتافتن استیصال خویش نمودن ست در اندک زمانی اثری
از و از فرزندان او نماند و سرال آن دیار یکی از منسوبان آن سلسله را بر داشته
نخوت آراست شدند بتائیدات ایزدی عساکر ظفر لبهر کردگی غره ناصیه اقبال قمره
پا صره دولت و اجلال فرزند سعادت مند سلطان مرا و رارخصت فرمودیم بسیار
آن ملک وسیع را که هندوستان دیگر ست در حوضه تصرف و راورند و نیک
تیر و آزمایان حقیقت مند و راقصا که بلاد شرقیه ولایت وسیع او دیسه که متصل
بدریای شور ست تسخیر نمودند و چندین هزار سپاهی امان یافته در ملک طرازمان
عقبه خلافت و رآمدند چون تعداد لغما که ایزدی داستانی دراز ست برای
انبساط خاطر آن عظمت دستگاه بهمین قدر بسند نموده بر دیباجه اعلان می نگارد
که چون مولانا حسین بیلازمت استسعاد یافت دران نزدیکی بکار پروزان
اشغال سلطنت اشارت شد که بزودی رخصت ارزانی دارند درین آشنا
چندس از و از گونی بخت در عرصه و لکشین کشمیر آغاز فتنه و فساد نموده با دولت
خدا و آدم مخالفت و منازعت زدند و کسب اقبال با جمعی از مقربان بساط
عشرت برسم شکار برآمده بر مظاهر قدرت ایزدی چشم عبرت بین گشوده بود
که آن شورش مسموع شد با وجود طغیان با و باران بطریق ایلخار متوجه شدیم
بیشتر از آنکه غازیان نصر مند قطع کر یوه ها نموده بآن ملک و رانیدند بعضی از
سعادت اندوزان حقیقت مند که بحسب ضرورت دران طوفان پیمیزی

افتاده بودند قابو یافته سر سر گروه آنها آوردند چون سواکب اجلال نزدیک شده بود
 مجد و آبان با غستان بجزان عبور افتاده و بران گل زمین فیض بخش استلذا و صوری
 و معنوی نمود فرستادن ایچی در تعویق ماند چون رایات همایون مراجعت نمود در
 اثنای راه خبر واقعه مولانا حسینی رسید که با بتلائے امتلا در گذشت موجب
 مزید تاسف گشت بنابراین بعضی سخنان محبت افرا بسلاطین الاولیاء العظام
 و خلاصه الاصفیاء الکرام خواجه اشرف که از قدیمان این دودمان والا است گفته
 فرستاده شد تا همه حقیقت حال را مشهور و ضمیر انور گردانند و ما هم همین روایط نمود
 و موافق که بوسائل رسل و رسائل تنصیص و ترصیص یافته بود گرد و ترصد از جلال
 مآثر محبت و یگانگی آنکه پیوسته بهر زده های مسرت افرا حدیقه باطن را
 طراوت بخشند.

بعید اند خان اوزبک رقیه از دیاد اتحاد مرقوم شد

رابطه خلعت و صفاء و اسطر محبت و ولا یعنی کلام مصافات پیام موالات التیام
 که در مطاوی رقیه کریمه و فحای نمیقه اینقه عالی مرتبت و معالی منقبت سلطنت
 و ابست پناه رفعت و شوکت دستگاه فارس مضار شهامت و ایالت ترقی
 مدارج نصفت و عدالت نقاده دودمان عز و علا عضاده خاندان مجد و اعتلا
 مطرح اشعبه بوارق الکی محلی انوار شوارق آگاهی مشیدار کان شجاعت و حشمت
 موسین بنیان بسلاطین و عظمت مسند نشین محفل عز و اقبال صدر آرای بارگاه
 جاه و جلال الفائز من مبادی الفطرة بمعالی الهم المختص بپیامن الفوز بجلال النعم

قطعه

گوهر افرازے نگین و تیغ عبداللہ خان
 آشوب اور ابیدان تہور کار شیر
 آنکہ تیغش برودہ از آئینہ امید رنگ
 اوہم اورا بدریائے دغا کام نہنگ
 لازالت ارکان محبت مشیدۃ بالدوام و دعائیم دولتہ موسستہ بحسن الانتظام مندرج
 و مندرج بود و نسبت قرابت و محبت سابقہ را تاکید و تشدید و قواعد صدق
 صمیمی را تمہیدی رفتہ بود و بطور پیوستہ صورت صفای خاطر و مقرر تجلیات باطن و
 ظاہر شد مبانی یکجہتی و یگانگی استحکام پذیرفت و توأم دوستی و یکتادلی انتظام
 گرفت بر مرآت ضمیر انور و خاطر ضیا گستر کہ از اشراقات عالم قدس و الہامات
 معالم انس الطہارعی پذیرد مخفی و محتجب نہاند کہ از ابتدا کے جلوس برادر رنگ
 جہان بینی تا حال کہ مبادی قرن ثانی ست بمساعدت توفیق ازلی و مساعدت
 تائید سماوی در خاطر حق پرست چنان جلوہ نمائش دادہ کہ مقصود از سلطنت
 و فرمانروائی و آبست و کشور کشائی تقدیم مراسم شبانی و اقدام بر لوازم پاسبانی
 ست نہ جمع مال و منال کردن و در حفظ نفسائے مستلذات جسمانی فرو رفتن
 لہذا طریق سلوک و سلوک طریق این نیاز مند در گاہ آبی بادوست و دشمن
 و خویش و بیگانہ بغیر از مدارات و مواسات و معاطفت و مہاسات امری دیگر
 بنودہ و ہموارہ خاطر و ترقیہ احوال و آسودگی اوضاع عموم خلایق و جمہور انام
 مصروف ست و عنان توجہ باطن باین مقصد بلند و مطلب ارجمند معطوف
 حق جل و علی شاہد است و کفی باند شہید کہ تسخیر و تفتیح ممالک ہندوستان
 کہ مساحان ربع مسکون و سیاحان کوہ و ہامون سواد اعظم و چہار دانگ عالم

تشخیص کرده اند و از سه طرف بدریای محیط اتصال دارد بمقتضای هوا و هوای
 نبوده است بل پیش نهاد هست غیر از رعایت مله و فان و حمایت مظلومان امری
 دیگر مخطور نگشته و ازین است که روسیست همایون بهر جا که آورد دولت و اقبال
 بحر هم استقبال پیش آمد و عنان عزیمت مبارک بهر جا که معطوف داشت فتح
 و نصرت بطریق استعجال اقبال نمود هر گاه که شیمه قوییه و سحیه مرضیه بابا سائر
 عباد الله چنین باشند بآن سلطنت دستگاه که از عمده تائید یافتگان درگاه
 کبریائی الهی اند و معتمدان و ایلط آشنائی جانیین و ضوابط محبت فیما بین متحقق
 و ممکن است و قرابت قریبه سابقه ضمیمه نسبت لاحق شده باشد و برهمنان
 حق شناس ظاهر است که یکی ازین روابط در التیام محبت و ولا کافیست
 فکیف که این همه داعی جمع شده باشد غیر از دوستی و یحیی منطور نظر حق بین
 حقیقت آئین نخواهد بود و پیدا است که میامن برکات این موافقت و
 موالات وسیله انتظام احوال عالم و عالمیان و نظام اوضاع جهان و جهانیان
 خواهد شد ایمانیکه در وادی موانع ارسال رسل و رسائل مرقوم شده بود هر چند
 در نظر عقل دور بین سخن در آن باب ناکردن ترجیح بر سخن کردن داشت اما
 اغماض از آن وادی در رنگ تطویل کلام در آن مقام نا ملائم پیدا شده باین
 قطع که از اجله اکابر دین مشغول است اکتفا نمود و قطعه

قِيلَ إِنَّ إِلَهًا ذُو وَدٍّ ۖ قِيلَ إِنَّ الرَّسُولَ قَدْ كُنَّا
 مَا نَجَاءُ اللَّهُ وَالرَّسُولُ مَعَا ۖ مِنْ لِسَانِ الْوَرَى فَكَيْفَ أَنَا

الحمد لله که از بدو انکشاف صبح ایجاد و تکوین و ظهور شعشه نیر سلطنت سعادت

قرن همواره مطمح نظر منج قویم ملت و دین و مسالک مستقیم حق و یقین بوده لا جرم
 بموجب الملک و الدین تو امان ارتقاے مدارج سلطنت همایون و اعتلاے
 اعلام دولت روز افزون کمال دینداری مارا دلیلی قاطع و حجتی ساطع است الهی
 همگنانرا در مرضیات خویش راسخ دم و ثابت قدم دارا و چون جوامع هم سلاطین
 عدالت است که صدر نشینان ارانک اعتلا اند آئینست که کافه خلایق و جمهور بایا
 که بدایع و دایع حضرت صمدیت اند و در هما و امن و امان بوده و در لوازم عبادت الهی
 و مراسم معاش خیر خواهی جهد بلیغ نمایند بنا بر آن درین مدت در تنسیق و انتظام
 این ممالک وسیع و فیح که مقرر حیدین سلاطین عالی مقدار و حکام ذوی الاقدار
 بود سعی مینمود و بعنایت ایزدی که شامل حال این نیازمند درگاه الهی بوده از
 سرانجام مهام این ممالک فراغ کلی دست دادا مکنه و محال که از زمان طلوع نیر
 اسلام الی هذه الایام حوا فرخیول سلاطین کشور کشا و لمعات سیوف و خاقین
 فرمانروا پیرامون آن نگر و دیده بود و مساکن و موطن اهل ایمان شد و کنایس و
 معابد اهل کفر و خذلان مساجد طاعت و مشاعر عبادت از باب ایقان گردید
 المنه بعد تقدس و تعالی چنان که دل میخواست انتظام و التیام یافت و حسب
 المدعا سامان و سرانجام پذیرفت جمیع سرداران و گردن کشان از جنود و غیرهم
 حلقه اطاعت بگوش اعتقاد کشیده داخل عساکر نصرت ما تر شدند و طوائف
 انام بایا هم ارتباط و انضباط تمام دست داد و مانیز بمصداق احسن کما احسن
 الیک همگی توجه به تمهید قواعد رافت و تاسیس میانی نصفت و انشاعت
 انوار عاطفت مبدول داشته خلایق امانی و آمال ایشان را از شجای سحاب

مکرمت و احسان و قطرات مطرات فضل و امتنان تازه و سرسبز میدانیم پیش نهاد
 هست خاطر فیاض آن بوده است که چون ازین مهمات فراغ کلی دست و پدیده
 عنایت الکی و هدایت ازلی کفار فرنگ که جزا در پای شور آمده سر بشور
 انگیزی بر آورده اند و دست تعدی بر ذرات ان حرین شریفین زاد بهما الله شرفا
 در از کرده و جمعی کثیرا بنوه گشته سنگ راه را از خود و تاجر شده اند خود بتوفیق ایزدی
 متوجه شده آغراه را از خار و خس پاک ساز و لیکن چون شنیده میشود که بعضی از
 امرای عراق نسبت بوالی خود در مقام بی اخلاصی شده از عرو و ثقات
 حسن عقیدت که باعث ارتقا و ایشان به مراتب علیه بود و حمید دل نموده بعضی
 بے اندامیها کرده اند در خاطر حق شناس می گذاشت که یکی از فرزندان کامگار نادا
 که بارقه سعادت از ناصیه حال ایشان روشن و آثار رشدا از زانچه طالع اقبال
 شان میرین است بدان جانب تعیین فرمایم و تا خاطر از معاخذت آنها جمع
 نشود بامری دیگر متوجه نشویم الحال که سلطان روم محمود و موافق جد و پدر خود را
 کان لم یکن انکاشه نظر بر ضعف صوری و الی عراق کرده بدینسان افواج فرستاده اند
 قطع نظر از آنکه از شاهراه سنت و جماعت انحراف ورزیده اند بعضی حساب
 بکنند این نبوت خود متوجه شده معاونت فرمایم بیها که تعارض اسلاف
 منظور باشد علی الخصوص درین وقت که مسموع میشود که فرمانروای ایران
 علی قلی سلطان بهمان او غلی را با تحف و هدایا بالتماس کمک و مدد روانه
 کرده است بهیست عالی نعمت و واجب و لازم است که عنان عزیمت
 بطوب عراق و خراسان منعطف شود بخاطر چنان میرسد که چون رابطه محکم

و نسبت قرابت بآن سلطنت دستگاه از قدیم الایام است و تجدید از فرستادن
مکتوب محبت اسلوب مصحوب سیادت و تقابلی پناه میر قزلباش خواجه و داد
و اعدا اتحاد استحکام گرفته است در آن زمان که حدود خراسان مخیم سر اوقات اقبال
و مضرب پیام عز و جلال گرد آن سلطنت پناه نیز از ولایت خود متوجه
شده بآن حدود تشریف شریف ارزانی دارند تا آن سرزمین مجمع البحرین عز و علا
و مطلع السعدین مجد و بهما گردد و بالمشافه بیوساطت فاصد و پیغام اساس محبت
و یگانگی مستحکم تر ساخته بعضی سخنان دلاویز و اسرار حقیقت آمیز که مخزون و
مکنون خاطر است و شرح خدا شناسی و حق پرستی که بقدر استعداد با مفاصحت
نیاض علی الاطلاق دریافته است مذکور مجلس انس سازد و از نقایس حقایق
الهی و شرافت و قائل آگهی که بر خاطر خاطر آن اوست دستگاه پرتوانداخته باشد نیز
استماع نماید که خلاصه زندگانی وزیده کامرانی صحبت اشباح انسانی و موافقت
اجسام روحانی است فلیت که این معنی در میان دو برگزیده خدا و دو نظر کرده
بارگاه کبریا متحقق شود هر آینه این معنی باعث شمول فیض عموم فضل خواهد بود
و در آن زمان که بعنایت الهی این آرزو بوقوع آید چون همّت منظور آن الهی
و سرفراز گردد بای خدا بر تحصیل رضای حق تعالی است نه استحصال نام و تسلط
بر افراد نام بنا بر آن مرکوز خاطر حق جو آن است و امید که مطلب و مقصد
ایشان نیز آن باشد که در یکے که حق شناسی و حق طلبی بیشتر باشد آن دلیک
است رضای خاطر او را لازم دانسته و در مقام کمال میبختی بوده از صلاح دور
نیز گذرد و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر و آشکارا شده است

در باره امداد و کمک حاکم عراق و خراسان آنچه صلاح زید ما و شما خواهد بود از کمن
 بطون بعالم ظهور خواهد آمد و معلوم است که در باب قضیه فرزند شاه رخ مرزا قزوه
 ملک محبت نگار شده بود و تحسن خاطر انصاف گزین افتاد الحق که مشارالیه
 بواسطه خرد سالیها و خود پسند پیا از به گذر کم فطرتی و بد مصاحبتی منشار چندین
 امور نالائق گردیده بود که هر کدام از آنها با افراد مستدعی آن بوده که کار او
 باین درجه رسیده اولاً بواسطه خواهی بعضی کوهت بینان از لوازم اطاعت و
 مراسم عبودیت ما بسیار تساهل نمود و ثانیاً بآن عظمت دستگاه که قطع نظر از مواد
 مودت و قرابت که میان ما و آن رفعت دستگاه واقع است از روی حالت
 در تبیت طرف نسبت نمی تواند شد بے ادبانه پیش آمد ثالثاً بجد بزرگوار خود که چندین
 حقوق دینی و دنیوی بر ذمه او داشت آنچنان سلوک نمود هر تنبیهی که نسبت
 باد واقع شد از قسم القای ربانی و الهام پر دانی بود الحال چون شاه رخ
 مرزا از خواب غفلت بیدار و از مستی غرور هشیار شده التجا و اعتصام بعموده
 و تقای عاقلقت مامود غیر از آن که تیفقات و تلطفات عزائم از چشم امری
 دیگر منظور نمیکرد و مامول از مراسم مودت و قرابت آن عظمت دستگاه نیز
 آنست که از زلات اقدام او اغراض غماینده بجهت تشدید مبانی محبت و
 استحکام قواعد مودت افادت و حکمت پناه زیده مقربان اوست خواه و عمده
 محران کار آگاه حکیم بهام را که مخلص راست گفتار و مرید درست کردار است
 و از ابتدای ملازمت ملازم بساطت قرب بوده دوری او را هیچ وجه تجویز نکرد و
 بودیم بر رسم رسالت فرستادیم چون در ملازمت ما و او آن نسبت متحقق است

محدث ۱۹

تحریر کمر راز
 دارین
 دین

که مدعیات بی واسطه دیگری بموقف عرض میرساند اگر در مجلس شریف ایشان
 هم این اسلوب مرعی باشد گویا فیما بین مکالمه بیواسطه خواهد بود و بحجت پرستی
 واقع غفران پناه رخسار و سنگاه اسکندر خاں انار ارد برهانه سیادت مآب
 نقابت نصاب میر صدر جهان را که از اعظم سادات کبار و اچله آلقیاس این
 دیارست مقرر کرده بودیم و بواسطه بعضی امور در خیز تراخی افتاده بود و درین
 بر قانت حکمت پناه مشیار ایله فرستادیم و انمودیم ^{بجای} از تحف و هدایا بتحویل
 عمده انخواص محمد علی بموجب تفصیل علیجده ارسال نمودیم باید که بمقتضای غرض
 تماد و تحالو اعمل فرموده همواره از طریقین طریق ارسال رسل و اتحاف تحف
 مسلوک باشد و از فرغانه طلب داشتین و فرستادن کیو تران پری پرواز و آمدن
 حبیب عشق از طائر ذی بال شوق در انتعاش و اهتر از آمده است شمام
 شاکم یکجستی و داد نمود اگر چه توجه باین مشتی پرند ها که در نظر اولی از لهو و لعب
 بیش نمی نماید و لیکن در نظر ثانوی چرخ و بازیه آتیا و از نسبت شوقی و
 مناسبت ذوقی ارباب وجد میدهد و موجب توجه بمیدار میشود و اگر حضرت
 واجب تعالی بر سر ضار آگاه است که اشتغال صوری احیاناً با مثال این
 امور بر کمال توجه بمیدار جلبابی بیش نیست و بجز وبال و پر ظاهری اکتفا
 خاطر حق اندیش نه امید که همواره بار سال شرافت صحائف محبت و جلال لال
 مودت تحریک سلاسل اخلاص و تاسیس مبانی اختصاص نمایند شعر
 نامه بر حرف اختصاص تمام
 کرده شد والسلام والا کرام

رعایت
 دانا

انوار
 دانه

و احد

به عبد الله خان اوزبك سپهسالار ملک تواران در جواب

استشام گلسته بهارستان یکتا دلی و یگانگی و استطلاع کارنامه نگارستان دور
 یعنی وفردانگی که آراسته نخلبندان بوستان سرای آشنائی و نگاشته نقش پیوندان
 نگارخانه دل افروزی و دلکشائی آن والا و دومان نجسته خاندان گوهرافزای
 افسر و اورنگ پرده کشای چهره دانش و فرہنگ صدر نشین ایوان شہریاری
 چابک خرام پیشگاه سپهسالاری سپهسالار بزرگناه دلاوری و دلیری شہسوار
 جولانگاه شیرمردی و شیر خدیو کامگار کشور واد گستری نو آیین نامدار جهان دانش
 پروری فروزنده چراغ خانی فرازنده چتر کیانی بود در خوشترین هنگامیکه کوس
 نوروزی آوازه جهان افروزی در گنبد نیلگون بلند ساخته و غیر عظم عطیه شریف عالم
 یعنی آفتاب جهان تاب که سلطان چهار بالش ایام و قهرمان بهفت اقلیم
 عناصر و اجرام ست سایه فرخی دفر خندگی بر تارک جزو کل انداخته بود و
 باد بهاری روح نباتی در کالبد نورسان شهرستان آب و گل دمیده و ابر
 آوار سے پاسے نورسیدگان لشکر بهار را از گرد راه شست و شوداده پیرایه
 خوشدلی و خرمی و سرمایہ دلکشائی و شادمانی شد بنیاد دوستی از سر نو بلندی
 گرفت و آیین یکتا دلی تازه از جندی یافت سخنان دلاویز از دوستی و
 خویشی و یگانگی و شک اندیشی که بخامه عنبرین شامه گارش یافت بود و به
 فلک گوهرین سلک گزارش پذیرفته بود عنون پیوسته بر دل دانش پسند
 و دیده آسمان پیوند که نجیسه را از خداوندی و آینه چهره بهوشمندی است پوشید

نخواهد بود که این نیازمند درگاه بے نیاز درین شئی سال که از نیروی آسمانے تخت
 کامرانی رسیده همیشه پیش و پیدانش و بنیش آن داشته که این همه جهانگیر
 و غمناک و الوائی و تیغ گزاری و کشور کشائی برآی بجای آوردن گیر و دار شبانی و سر کردن
 کار و بار پاسبانی ست نه گرد آوردن گنجهای زر و سیم و آراستن تخت و ویسم
 و پابگل ماندن در خواهشهای ناپایدار و سه فروردن در گریبان آرزوهای
 تا استوار چنانچه همیشه با دوست و دشمن و خویش و بیگانه جز نیکی و نیکیخواهی
 چیزی دیگر در دل نبوده و همواره در آسودگی جهانیاں از خرد و بزرگ و
 مهربانی با مردم روزگار از نزد یک و دور کوشش مینمود خدا آگاه است که
 پاک ساختن چهار دانگ هندوستان و خس و خاشاک رفتن ازین بوستان
 که از سه پهلوی پیاپی شور پیوسته است از سر خود خواهی و خود کاسی نبوده و
 پیش نهاد آرزو جز نوازش خاکساران و گدازش ستمگاران نه شده و ازین
 نیست بهر سو که رو آورده کارهای دشوار باسانی کشایش یافته و چهره آرزو
 از پرده امید بخوبی نمایان پذیرفته هرگاه که شیوه فرخنده با پاویگر بنده های
 خدا چنین باشند بآن والا و دومان که از بزرگ بار یافتگان درگاه خداوندی
 اند و باین معنی چون دوستی قدیمی و خویشی نزدیکی در میان باشند بر دشمنان
 خرویه بین هویدا است که یک ازینها در یگانگی و یکدلی بسند است هرگاه این
 همه یکجا شده باشند پیداست که جز یگانگی در میان نخواهد بود و این یگانگی و
 یکدلی سرمایہ آبادانی جهان و پیوند جانیان خواهد شد و آنکه در دیر فرستادن
 نامه های گرامی و عدم اظهار لوازم دوستی ایمانی از خواص غریبه رفته بود

همچنان در پرده کتمان پوشیده و پنهان ماند چه دل نگرانی ایشان از دشمنان و گریه و
 جزع و بلا سرکشان روزگار چون برین خواهد داشت و گفتگوهای چند
 از سخن سازان بسیار و بته کاران کج نهاد - نظم

ببخردی چند ز خود بخبر عیب پسند بر غم هنر
 دو دشویدار بد ما غی رسند بادشوندار بچراغی رسند
 که از تیرگی درون و کوتاهی دریافت درینجا ساخته بودند و گریه ای از ساده دلا
 نه چندان راز و گردان کرده سخنان ناشایسته بقدر اک این کس بسته اند خود چه گنجایش
 این معنی داشته باشد چه دروغ بر فروغ این گروه بے سرانجام بر مودی که اندک
 بر تو دریافت دارند پیدا است آن والاد و دمان که برگزیده درگاه خداوندی
 اند و دور اندیشی و باریک بینی ایشان بر همه روشن چه گنجایش داشته باشد که گوش
 بهوش برین سخنان ناسرانداخته از نامه و پیغام دوستی باز ایستند و اگر چندی
 از رانده های درگاه دور مانده های گمراه از هندوستان آزرده دل رفته باشند
 بر راه رسالوی درآمده دروغ را راست و انموده خواهند که راه سخن یا بند و خواهش
 دم زدنی کنند و بران شوند که گردی بر دامن دوستی نشیند و سر شپه یگانگی بخاشاک
 بیگانگی آینه آشته شود سزاوار دوستی آن بود که اینچنان دانا فرستاده مغر سخن
 میشکافتند و از به کار آگاه میشدند خدا نخواسته باشد اگر بوی از سخنان دور
 از کار می یافتند روش دوستی آن بود که دانشوران سنجیده را فرستاده از چگونگی
 آن می پرسیدند باره گذشته گذشته اکنون چون لاله زار دوستی
 بتازگی خرم و سرسبز شده دل بهیش بران شد که اندک از سرگذشت های پیشین

نگاشته خاور از ساز و پوشیده نماند که از نیرین کتاب و سنت بر ساختن تیر آگاهان
تافته و به شهادت نظر دقیق و اشارت ارباب کشف و تحقیق اعتقاد یافته و
بالجمله با اتفاق اهل مل و نخل مقرر شده آن است که عمده در موجبات شرف
رتبت و رفعت منزلت نوع گرامی انسان که مثال اقبالش به قیاس و قیاس فضلنا
هم علی کثیر من خلقنا مزین است گوهر شجر ابرغ عقلست که شناخت خداوندی
با و وابسته است و دریافت کارگاه آفرینش با و باز پیوسته و با اتفاق اصحاب
نقل دار باب عقل نورانیت این گوهر شب تاب را با و شاهان بزرگ منش
و شهنشاهان و الانبیا و از همه روشن تر دارند و دانشوری تا جداران بحبت
بلند و بختیاران دانش پسند از همه بیشتر است چه هرگاه که در کارخانه آفرینش
هر کس را فراخور احتیاج و استعداد دانش میداده باشند هر آینه این طائفه
عالیه بزمید فهم و ذکا موصوف خواهند بود اکنون دانش پناه و بنیش دستگاه
مولانا مرزا جان سرآمد دانشمندان نامدار و یگانه استادان روزگار و از اکابر
علمای دین و اعظم اصحاب یقین است هر چند بادشاهان دانشور را همیشه
باین نوع مردم بیاید اما پیدا است جای که نزدیک و دور بین و دانش خدا آفرین
آن عظمت دستگاه خواهد رسید فهم افادت پناه مذکور با و نخواهد رسید و چون
بر فطرت صاحبان این دُر یکتا لازم است که این یاقوت بے بها و فیروزه
خاتم کبریا را معطل نگذارند و همواره در مسالک معاش و معاد استقامت
و استمداد از وظایف مخصوصه بدهند و وقت محبت با خوانند های سیاه دل و
سیه کاران تیره درون که از براسه خواهش جاه و زبردستی و خودی و خود پرستی

چشم بر کاغذ دوخته اند و فرمان آسمانی و نامه جاودانی که فرستاده خدا و رسانیده
 پیغمبر است از شاه راه گردانیده برنگ دیگر دانی نمایند و مجملات نصوص را تاویل
 و تسویلات نموده می خواهند که در فرمانروائی و کارگزاری مشربک پادشاهی
 باشند ازین رهگذر دل دانش گزین همواره در تحصیل مرضیات الهی میباشد
 چون اختلافات بسیار در هر باب بسمع همایون میرسد در مطالب علمی و علمی
 طلب دلائل و براین می نماید و همواره استکشاف غوامض مسائل دین
 و تنقیح مقاصد مجتهدین و مستنباط عقاید سلف و ماخذ اقاویل خلف و تفحص
 موارد خلاف و تصحیح مواقع اختلاف و منشاء خلائی که درین یک هر فرد
 سال بیان علمای امت متنازع فیہ بود چنانچه کتب متداوله
 مبسوط بر تفصیل آن مشتملست مینماید و در بسا دایره احوال گفتگو
 این معنی باعث پیروفتی و کساد بازاری نادانان که به تبلیس و تزویر لباس
 از باب دانش درآمده اعتبار تمام پیدا کرده بودند نمی شود و موجب پیش
 آمدن جمعی از ارباب دانش و اعتبار گرفتن آنها که بواسطه بد نفسی طائفه
 اولی در زوایای خمول بودند میگردد و این نادانان دانا ناما موجب قبح
 سرکیت و سوء سیرت خود تر شده و از طریق گشته بعضی مقدمات نالائق را
 شهرت داده موجب مزید اغواء چند دایره از امرای بنگال که در اقصای
 ممالک شرقیه هندوستان تعیین بودند و بموجب بد طینت و کم فطرتی اراده غبی
 جوهر و ملغ ایشان را خاسد داشت و مدتی مدید از در خانه دور بوده دست
 آویزگی براسی نه آمدن در خانه و باغی شدن میخواستند اندیشوند چنانچه

این بے سوادان گاهے نسبت ادعائے اولوئیت و گاهے نسبت دعوی نبوت
 باین جانب نموده خود را در گرداب بلا و موج خیز عنان زده رسوائے خاص و عام
 شدند و خاک مذلت و گردنچالت بر فرق روزگار خود انداخته بدار البوار شتافتند
 فی الواقع مساحت قدس مساحت جناب کبریاے الہی را با نخس و خاشاک
 امکان چه نسبت و در سیر پرده عصمت نبوت پایے بنده ان عقال ہوا ہوس
 را چه مناسبت باعث تعجب میشود کہ در مجالس ارباب دولت کہ از تائید
 یافتگان الہی اندامثال این مقدمات بر سبیل احتمال ہم چرا بگذرد و مفسہان
 بی صرفہ گویا بر اسے چه اجازت این مقدمات باشد حق تعالی شاید است کہ
 چون ہمگی ہمت مصروف بر تحصیل رضاے الہی است از سخنان مذکورہ ارباب
 نقات غباری در مشرب عذب خاطر راہ نمی یافت چه ہر گاہ حضرت واجب تعالی
 از دست طعن کوتہ دستان کم بین خلاص نشدہ باشد و حضرت انبیا از سرزنش
 بیخروان بد آئین نجات نیافتہ باشند سائر بندہ ہائے خدا را از ان چه اندیشہ
 و از بدنامی چه ملاحظہ الحمد للہ و الحمد للہ کہ ہمیشہ پیش دید دانش و بندش فرمود
 خدا و پیغمبر اولوہ و روز افزونی بخت ہمایون گوارہ حال بس است اللہ تعالی
 ہمکنان را در مضیعات خود را سخ دم و ثابت قدم و اراد و چون ہمگی ہمت
 سلاطین عدالت انتہا آنست کہ در رضاے خالق و آسودگی خلایق بودہ
 نبوی و ملوک نمایند کہ خلق خدا از آسیب ارباب شرارت درامن بودہ در
 لوازم عبادت الہی و مراسم معاش خیر خواہی خود فارغ البال باشند بنابر
 آن مجلس از برائے رفاہیت کافہ رعایا و عامہ بر ایا کہ بدایع و دایع الہی

اندرین نئی سال وریاک کردن زمین هندوستان چندان کوشش بجا آورده که جاهاے
 و شوار از چندین راجهائے فرمانروا و سرکشان ناسزا بدست آمد و بگی سرانجام
 آن بدانگونه که بالستی شد چنانچه تاجانهاے هندوان بدکیش خالقاه درویشان
 خدا اندیش گروید و بجائے آواز ناقوس بت پرستان بانگ نماز بلند می
 گرفت و همه کارهاے اینچنانچه دل میخواست همچنان شد آرزوے
 خواهش سامان و سرانجام پذیرفت و همه سرداران و گردن کشان کمربندی بر میان
 جان بسته و گوشواره فرمانبرداری در گوش فروتنی کشیده به بیشکوفی و زی اثر
 دهند و این همه مردم گوناگون را با هم پیوند دست داد و مایه سر نیازی بر زمین
 خاکساری و تارک امید بدرگاه خداوند گاری نهاده بوستان آرزوے این
 مردم را بسر چشمه داد و دیش سرسبز و شاداب ساختیم و پیش نهاد خاطر آن بود
 که چون این کار و بار سامان و سرانجام یابد شوریده بختان فرنگ که در دریای
 شور در آمده سر بشورانگیزی بر آورده اند و سنگ راه دریا نوردان هفت کشور
 شده. سیما بر دران حرین شریفین نداد و هم اندر شرفا از بسیار میرسانند
 خود پورش نموده آنرا راه را ازین غار و خاشاک پاک سازیم لیکن چون شنیده
 میشود که او با ش قمر لباش از جاده عقیدت و اخلاص بیرون آمده بوالی
 خود بی ادبها کرده اند بخاطر حق جوے میرسد که یکے از فرزندان کامگار را
 بدان جانب تعیین فرماییم قطع نظر از آنکه از شاهراه است و جماعت
 انحراف دارند رعایت خاندان نبوت بر فست همت مال لازم است
 علی الخصوص که حقوق اسلاف سابقه در میان باشد و تا خاطر اذین ریزد

جمع نشود و نهضت بجای دیگر نکنیم و الحال که سلطان روم نمود و پدر بزرگوار خود
 را کان لم یکن انگاشته نظر بر ضعف صوری و الی عراق انداخته بدفعات افواج
 فرستاده اند و مسموع میشود که والی عراق سلطان علی قلی بهمان ادغله را به جست
 طلب کمک باینجا نوب فرستاده اند بخاطر چنان میرسد که عثمان عزیمت بصوب
 عراق و خراسان منعطف سازیم و اعلائے اعلام امداد و اعانت بوجه اقم و
 احسن بنمایم و در دل چنان میگذرد که چون آئین یگانگی و یکدلی بآن والاد و و ما
 سالهاست که هست و بتجدید مراسم محبت و لوازم قرابت از فرستادن مکتوب
 محبت اسلوب بصحوب سیادت پناه سعادت دستگاه میر قمریش استحکام یافته
 است میخواهم که چون نزدیک خراسان رسیده شود آن والاد و و مان نیز از انجا از
 راه دوستی آمده در آن سرزمین سپهر آئین بیدار گرامی شاد کام سازند و بکفایت
 و شنود و لایزال پرده کشای چهره یگانگی گردند امید که سخنان خدا و الی درازهای
 پنهانی که در دل ما جا گرفته یک یک گفته شود و آنچه از دور بینی و خدا پرستی در
 دل آن والاد و و مان بر تواند انداخته باشد شنیده آید خوشا فرخنده حالی که اینچنین
 دو برگزیده خدا بر اے خدا فرما هم آمده زبان راز بکشایند و سخنان و لنوار
 با هم بگویند و چون پیشدید سر فر از کرده های خدا خواهش بر آوردن نام
 بلند و سرفرازی نمودن بر بنده های دیگر نیست دل چنان میخواهد و امید که
 ایشان همچنین میخواسته باشند که در هر یک که خدا شناسی و خدا اندیشی بیشتر
 باشد آن دیگری پیروی و دجوتی او خواهد و در یکدلی و یکروئی او فرو گذاشت
 نماید و الحال که نسبت یگانگی و اتفاق بر عالمیان ظاهر شده در باره امداد و

ملک اہل عراق و خراسان موافق صلاح دید آن حشمت و ستگاہ بعمل خواهد آمد
 دیگر آنچه از قمر زند شاہ رخ مرزا نوشته اند بسیار خوب نوشته اند سخن آنست کہ
 از اینجا کہ خرد سالیہا و خوب پسند بہاے او بود باینہمہ کوتاہ بینی ہمنشینان بد
 داشت سزاوار چندین ناسا ننگی شدہ بود کہ ہر کدام از اہل باین پایہ میرساند
 چہ از ان بے پرواہیہا کہ از بندگی ماکرودہ و چہ از ان گستاخیہا کہ بآن والاد و دومان
 نمودہ ہر چند از دوستی و خویشی کہ بجا دارند چشم پوشیدہ شود اورا چہ پایہ آن بود
 کہ بے ادبیانہ پیش آید و چہ از بداندیشیہا کہ بہ پدر کلان بزرگ دار خود نمودہ ہر چہ
 باور سید از خدا رسید و بیگانان شالستہ این ہمہ آوار گیرما بود اکنون چون شامرخ
 مرزا از خواب پریشان بیدار شدہ و از سرگرائی مستی ہشیار گشتہ باینجا نہ
 رسیدہ است جز مہربانی نمودن و از کار ہاے او فراموش کردن چیزے دیگر
 و در دل نمی گذرد و امید از دوستی و خویشی آن والاد و دومان نیز چنانست کہ از
 گستاخی او چشم پوشند و بجهت تشدید میانی محبت و استحکام قواعد مودت افاد
 و حکمت پناہ زبیدہ مقربان ہوا خواہ عمدہ محرمان کار آگاہ حکیم ہمام کہ مخلص
 راست گفتار و مرید درست کردارست و از ابتداے ملازمت ملازم بساط
 قرب بودہ دورے اورا ہیج وجہ تجویز نکرودہ بودیم برسم رسالت فرستادیم چون
 در ملازمت ما اورا آن نسبت محقق است کہ مدعیات را بواسطہ دیگرے
 بموقع عرض میرساند اگر در مجلس اشریف ایشان ہم چنین اسلوب مرعی
 باشد گو یا مکالمہ فیما بین بواسطہ خواهد بود و بجهت پرسش واقعہ غفران
 پناہ رضوان و ستگاہ اسکندر خان اتار احمد برہانہ سیادت مآب نقابت

نصاب صدر جهان را که از اعظم سادات کبار و اجله القباے این دیار است مقرر
 کرده بودیم و بواسطه بعضی امور در خیر تراخی افتاده بود در نیولا بر فاقست حکمت
 پناه مشارالیه فرستادیم و انمودی از سوغات تجوید عمده الخواص خواجہ محمد علی بنو
 تفصیل علحدہ ارسال نمودیم ترقیب آنکه بمقتضای عزای تہاد و اتجاہ اعل
 فرمودہ ہموارہ از طرفین طریق ارسال رسل و اتحاف تحف مسلوک باشد دیگر
 از فرستادن کیوتران پری پرواز و آمدن حدیب عشقباہ شہیر مرغان شوق
 در جنبش آمد و گلزار خواہش گلگل شکفت اگرچہ بحسب نمود جز بازی پیش
 نمی نماید اما در مستی یاد از مواجیدار باب زوق میدہد معہذا اشتغال صدور کی
 باین مستی پرندہ چون بدیدہ خروہ بین بازی نگرد جز پردہ بر چہرہ راز نیست
 و بر ہمین بال و پر چشم امید باز نہ امید کہ ہموارہ ہمیرین آئین بنامہ و پیغام
 خوشدل و شاد کام میساختہ باشند **پست**
 چون قلم آمد بلفظ شاد کام ختم شد خط محبت و السلام

خطاب حضرت شاہنشاہی بہ شاہ عباس تخت نشین کشور ایران

ستایش و نیایش عجبہ کبریاے احدیت جل جلالہ و تقدس اسماء ہمشاہد الیست
 کہ اگر جمیع نقاط عقول و جداول فہوم با جنود مد رکات و عساکر علوم فراہم
 آیند از عمدہ حرفے ازان کتاب یا پرتوی ازان آفتاب نتوانند برآمد اگرچہ
 در ویدہ تحقیق جمیع ذرات مکنونات سرچشمہ جدا نزدیکی اند کہ از زبان ہیرانی
 برآمدہ تشہ لبان و تفسیدہ زبانان بیدارے تا پیداے حمد حققی اتم زبان

و سیراب دارند پس همان بهتر که کنند اندیشه از کنگره جلال صمدیت که جانها را پاک
 آویخته اوست کوتاه داشته در جلال نعوت گروه قدسی شکوه حضرت انبیا و ائمه
 علی نبینا وعلیهم السالوة والسلام در آمده اولاً شرافت حالات و ثانیاً ثبوت عطاات
 که جمهور انام را از گروه ضلالت و غوایت بشاهراه عنایت و هدایت آورده اند
 اینجاست منابر بقیان ادا نموده شرح معانی احوال و مکارم اخلاق طائفة مقدسه
 الهییت که رازداران اسرار کبریا و پرده کشایان سرای انبیا اند بران افروخته
 از ذرّه عزت استدعای رحمتی تازه باید کرد لیکن چون بدیده انصاف ملاحظه
 میکند مدارج این مظاهر کوئی والهی و معالی این مجامع نفس و آفاقی را که ستمگر
 در حقیقت حق و وفائی در بقای مطلق اند ظل محمّد کبریا را عداوتی و پر تو
 صفات علیا را ایزدی بیاید شائسته آنست که از ان داعیه نیز دست باز
 داشته نکته چند از مقاصد متعارفه ارباب دانش و بینش که بموجب حکمت
 علمی انتظام سلسله امکانی بآن منوط است در ویجاچه اظهار نهند که هر آینه
 درین صورت روان گرم روان مسالک دین و سیراب دلائل مناهل یقین که
 که اروا را در حد اول ظهور و بطون پیش نهاد هست قدسی اساس داشته اند باین
 دست آوین نیاز مستفیض سعادت خاص میگردد البته مدد تعالی و تقدس که مشاهد
 صفوت نامه گرامی که بمصحوب یادگار سلطان حسین شاملومرسل شده بود در
 اوسط ایام بهار و مناظر اعتدال لیل و نهار ابراز بخش باطن مهر آگین شد
 و باد طرب آمیز شقایق وریا حین در و ماغ روزگار پیچیده بود که این گلبدسته
 محبت و ولایت است رسان مشام یکانگی گشت و آنچه در توقف تسلیم تامل

قلت و داد رقم پذیر کاک ظهور شده بود بغایت در موقع خود جلوه استحسان داد
 فی الواقع روابط معنوی چنان اقتضا میکرد که این همه در یک نیکشده لیکن از صا و ر و وار
 مسموع شده باشد که چگونه مشاغل عظیم و محاربات قویم بسلاطین ممالک هندوستان
 و اساطین این مرز بوم که مساحان جداول آسمانی چهار دانگ بهفت اقلیم گفته اند
 با تفکرات افتاده بود درین مدت مدید این سواد عظم با همه وسعت و فسحت که
 در میان چندین رایان خود را و فرمانروایان سپه آرا و انقسام یافته بود و
 همواره بر سر ترو و تجربه بوده باعث تفرقه و خوار خلق اند میشدند به پیروی توفیقات
 آسمانی به شجر اولیا و دولت قاهره در آمد و از گریوه هند و کوه تا اقصای
 دریای مشور از سه طرف جمیع سرکشان و گرون فرمانان و فرمانروایان زیر دست
 و راجه ها و رایان بدست و افغانان کوه نشین کوتاه بین و بلوچان با و پیای
 با ویر گزین و سایر قلع نشینان و زمینداران شمولاً و استقلالاً و در ظل اطاعت و
 انقیاد و در آمدند و در التیام صدور و ایلاف قلوب طبقات انام شریف مسلمان
 میزدول شد و بمیان توفیقات غیبی آنچه در پیشگاه ضمیر حق گزین می یافت بروج
 اتم ظهور داد و اکنون که صوبه پنجاب مستقر ایات منصوره شده مکنون خاطر
 حقیقت مناظر بود که یک از طرز دانان بساط عزت روانه شد درین اثنا همی
 چند سباحت شد اعظم آنها استخلاص عموم رعایا و کافه سکنه ولایت دلی پذیر کشمیر
 از ایاد و فرمان تسلط او باش بود با وجود غایت استحکام و انسداد طرق و ارتفاع
 جبال و تراکم اشجار و دوفور گریوه و منخاک که عبور مواکب او بام بے ارتکاب
 مصاعب از آنجا صعب تواند بود با شتیاق عروه توفیقات الهی و استمداد

ارواح طیبه حضرت ائمه معصومین سلام الله علیهم اجمعین باین شکر و حکم برور
 عسا که عالیه فرموده شد چند هزار خارا تراش چابک دست منزل بمنزل پیش می رفتند
 و در قلع احوار و قطع اشجار و طولی نموده در تفتیح و توسیع طرق و مسالک میگوشتند
 چنانچه در اندک فرصتی آن ولایت دلگشا مفتوح شد و عموم رعایا از الویه مستل
 استظلال نمودند و چون آن عشرت آباد که مدوح جمهور نظام گیان حسن پسند
 است از عنایات مجده آبی بود و خود نیز در آن گل زمین رسیده سجدات شکر
 پرور و کار بجا آوردیم و تابه کوستان ثبت سیر کرده از راه ولایت چکله و دمتور
 که راهیست در نهایت صعوبت عبور نموده عرصه کابل و غزنین منجم عسا که
 اقبال شد و بتنبیه افغانان سباع سیرت و قطار عسیریت که در ولایت سواد بچور
 و تیراه و نیکش سنگ راه مترددان توران می بودند و تا دیب بلوچان بد نهاد و
 دیگر صحرائشینان بهائیم طبیعت ثعالب خدایت که خار راه مسافران ایران
 میشدند نیز بطریق استظراد و روی داد و اصل در توقف بعد از سنوح واقع
 ناگزیر حضرت شاه علیسین مکان انار آمد بر هانه عدم انضباط احوال ایران
 و مرجع آن دیار بود که بقضای سبحانی وقوع یافت درینولا که انجی حجت
 پیغام رسید معلوم شد که آن اختلال روی در کمی نهاد هر آینه از اشمل این
 خبر خاطر نگران رو باطمینان آورد و در باطن حقیقت تاسیس میرحیت که درین
 وقت محض رسیدن شایان آئین مروت و فتوت نباشد درین هنگام چنان
 پرستش بظهور رسد که هرگونه کمک و امداد که مطلوب باشد بوقوع آید لیکن
 چون هم قند بار در میان بود و مرزایان آنجا در لوازم معاونت و معاشرت آن

و دو مان عالی تکامل و تقاعدی نمودند و در موقع حوادث مکاره که محل استطلاع
 عیار جوهر وفاق است قطعاً آثار کجی و یگانگی بطور نیاورده اند و نیز بهامن
 ارفع ماکه موطن صاحبان ناز و نیم است که شایسته تقدیم نمیرسانند مخطور
 حواشی باطن بود که اولاً قنند بار را بکسان خود بسیاریم و مرزایان اگر تشنه دولت
 روز افزون نداشته باشند و از ماجرا سس سوالف ایام نادم گشته اعانت و خدمت
 آن جانشین نقاده طبعین و طاہرین را ملتزم شوند در نیصورت افواج قاهره
 با ایشان بوده هر گونه امداد که مرکز خاطر آن قره العین باشد بجا آورند لیکن
 چون مرزایان از منتسبان این خاندان قدسی بودند بے آنکه استفسار شود
 فرستادن حیوش منصوره در نظر عوام کوتاه بین مشتبہ بعد مارتباط میشد ازین
 اراده منصرف گشت درین اثناء رستم مرزا و دو سعادت نمود و صوبہ ملتان
 که بچندین مرتبه زیاده از قنند بار بود با و اختصاص یافت و مظفر حسین مرزا اتمول
 عواطف و روابط را شنیده والده و پسر کلان خود را اینجا فرستاده عزیمت آمدن
 وار و بعد از آمدن او عساکر فیروز مند و قنند بار بوده هر گونه امداد و معاضدت
 باسانی خواهد نمود و چون در آئین سلطنت و کیش مروت اتفاق مقدم
 بر اختلاف و صلح صلح از حربست علی الخصوص نیست حق طویت ماکه از مبادی
 انکشاف صبح شعور تا این زمان همواره اختلاف مذاہب و افتراق مشارب
 منظور نداشته و طبقات انام را عباد امد و دانسته در انتظام احوال عموم خلایق
 کوشش نموده ایم و برکات این نیت علیا که مقتضای طلیت ^{عظمت} است
 مره بعد آخری مشاہد و ملحوظ گشته در نیولا که ممالک پنجاب مجسم ^{کرم} و جلال

گشت مکرر عازم جازم شده بود که انتماس الویه عالییه بجانب ماوراءالنهر که ملک
مورونی است اتفاق افتد تا هم آن بلاد در تصرف اولیای دولت در آید و هم
معاونت خاندان بنوت بطرز دلخواه سمت ظهور یابد درین اثنا بتواتر و
توالی ابست یناه و شوکت و ایالت دستگاه عبداللہ خان والی توران مکتب
محبت طراز که مذکور است سابق و ممد محبت لاحق باشد بواسطت ایلیچیان
کاروان فرستاده محرک سلسلہ صلح و صلاح و موکس مباسی و داد و وفاق گشت
چون در جنگ زدن پاکسی که در صلح زندہ در ناموس اکبر شریعت غرّاد قسطاس اعظم
عقل بیضانا پسندیده و تاجخیز است خاطر ازین اندیشه باز آورده شد و غریب
تر آنکه هنوز از واردان آنصوب اخبار تدارک احتمال ایران و ایرانیان
که موجب اطمینان تمام گرد و شنوده نمی شود و قرار داد خاطر دولت اساس آن
صفوت نژاد انکشاف صریح نمی یابد ماسول آنکه خاطر مهرگزین ما را متوجه هر گونه
مطلب و مقصد خود دانسته و طایق و آئین مراسلات را مسلوک داشته مخالف
احوال یومیہ را ابلاغ نمایند و امروز که ایران زمین از دانا یان کار و دیده و عاقبت
بین بسیار کم شده است آن نقادہ اصلا بکرام را در انتظام ملک و التیام
احوال جمهوران نام جدید بلیغ باید نمود و در هر کار سے مراتب حزم و مال اندیشی
یکار باید برد و تقوی است از باب انقباض و کاذیب سخن آریان مفسد خاطر خود را
مشوش نباید ساخت و پروبار سے و اغراض نظر از زلات اقدام ملازمان مورونی
و بندگان جدیدی شمر که می خود نموده از باب اخلاص را پیش باید آورد و محاب
تفاق را بتور مهربانی رنگ زد و اسے طلبت باید شد و قتل آدمی دہم بنیان

ربانی احتیاط تمام بتقدیم رسانند که بسیار دوستان جانی بجد سازی و دشمنان خود کام از
 بساط قرب دور شده خواب اجل نوشیده اند و بسا دشمنان دوست نمایی با اس
 عقیدت پوشیده در تحریب اساس دولت کوشیده اند در مراقبه ضما و سران این
 مروج توجه موفور میزدول باید داشت و دولت مستعار این نشاء فانیه را بمضیات
 انکی معاصد و معاون گردانید و طبقات خلایق را که بدائع و دایع و خزاین این دوا
 اند بنظر اشتقاق منظور داشته در تالیف قلوب کوشش باید فرمود و رحمت عامه
 انکی را شامل حال جمیع مل و نخل دانسته به سعی هر چه تمامتر خود را به گلشن همیشه
 بهار صلح گل در آورده همواره نصب العین مطالعه کتب دولت افزائی خود باید
 داشت که این دوا نا بر خلایق مختلف المشارب متلون الاحوال در فیض گشوده
 پرورش نماید پس بر ذمت بهمت و الاس سلاطین که ظلال ربوبیت اند لازم
 است که این طرز را از دست ندهند که دوا در جهان آفرین این گروه عالی را
 برای انتظام نشاء ظاهری و پاسبانی جمهور عالم آورده است که نگاہبانی عرض
 و ناموس طبقات انام نمایند آدمی زاده در کار دنیا که گذران و ناپایدار است
 دیده و دانسته خطا نکند و در کار دین و دهر پ که باقی و مستدام است چگونه
 تساهل نماید پس حال هر طائفه از روشنی بیرون نیست یا حق بجانب اوست
 در آن صورت خود مستر بخدا ان انصاف مندر اجز تبعیت گزیر نتواند بود و اگر
 در اختیار روش خاص سهوی و خطائی رفته است و بهنجار پیامے نادانی است
 محل ترحم و شفقت است نه جای شورش و سرزنش و در فراخی حوصله در اهتمام
 باید زد که بپایان آن وسعت صورت و معنی و فسحت عمر و دولت پرده کشاست

و از محتاج این شمه دولت افرا آئینست که در هنگام کم فرحی و استیلاست قوت
 غضبی دوستان با شتباه دشمنان پائمال نشوند و دشمنان دوست شمارار وائی
 مکر و فریب نماید و در پاس قول خود بزمندست باید نشست که ستون بنیان فرمان
 رو نیست و تکل و بر دباری را مصاحب وائی خود گردانید که اساس دولت
 پایدار در ضمن این منظومست بر ضمیر و لید ریختنی نماید که اراده چنان بود که یک
 از مختصان حریم عزت را مصحوب یا و کار سلطان فرستاده شود تا او خلع ایران
 از قرار واقع دیده بعرض مقدس رساند و برین اثنا در ولایت کشمیر جمعی از مشوره
 بختان لغی و طغیان در زیدند و ما جریده یا معدومست از ملایران رکاب سعادت
 اعتصام در شکارگاه بودیم که این خبر رسید با اشاره ملهم اقبال خود بطریق بیخار
 پان ناحیت روان شدیم هنوز را پات منصوره به کشمیر در نیامده بود که بهادران
 نصرت منش که بحسب ضرورت همراه این فرقه طاغیه گردیده بودند قابو یافته بر آن
 سرایه فساد را بدرگاه والا آوردند چون این ممالک بمیان برکات قدوم
 عالی همیطان و امان گشت معاودت فرموده بهادر الممالک لا هور عزول ابلال
 شد درین هنگام حاکم سیوستان و ٹٹھ و نواحی سندھ که سر راه ایران است باشکر
 نصرت قرین از بخت برگشتگی و برپیکار بود و راه عراق مسدود و فرستادن ایچی در
 توقف افتاد اکنون که خاطر اقدس از همه امور فراغ یافت و سیوستان و
 ٹٹھ و رسلک ممالک محروسه در آمد و عزرا جانی بیگ حاکم آنجا باستان بوسی
 استسعا و یافت چون نقوش ندانست گذشته و حروف عقیدت آئینده از لوح پیشانی
 او ظاهر بود آن ملک بجنب گرفته را باز با و مرجمست فرمودیم و راه عراق و

خراسان نزدیک تر و این تر از سابق پدید آمد مشنار الیه را رخصت فرمودیم و
 سلاله الکرام مخلص معتد ضیاء الملک را فرستادیم و چندی از مقدمات محبت اسما
 و کلمات خیریت اقتباس بزبان او تفویض یافت که در وحدت سراسر خلوت ابلاغ
 نماید و نیز حقیقت احوال ایمان را از قرار واقع فهمیده معروض دارد و برخی از
 سوغات این دیار تجویل خواجه ابونا صر فرستاده شد که تفصیل علیحدہ بگذازند
 مرجو آنکه این دو تنخانه را خانه خود دانسته بر خلافت ایام گذشته سلوک نمایند و
 ارسال رسل و رسائل را که ملاقات روحانی و مجالست معنوی است همواره از
 شمل کیمیتی و یگانگی شمارند حق سبحانه و تعالی آن نقاوه خاندان اصطفاء و ارتضا و
 خلاصه دودمان اجتناب و اعتلای از مکاره و مکائد آخر الزمان محفوظ و مصئون داشته
 بتائیدات غیب الغیب موید و مشید و اراد -

نامه حضرت شاهنشاهی بوالی ولایت کاشغر

ایزد جهان آراے راستایش و آفرین که نزهتگاه عالم را به فروغ آگهی مردم بند را
 نور گردانید و این شکر انجمن را بلوامع داد و ہی فرمان روایان و الاشکوه اسودگی
 کرامت فرمود آئین آگاه دالان بیدار بخت آن تواند بود که شناساے مهین
 بخششهاے آگهی شده بحد و نیایش بدرگاه و اوار بیهال نمایند و به گزیدگی اندیش
 و سنجیدگی کردار سپاس گزاری را اساس ننند و سرآمد کارهاے شایسته آنکه
 چراغ قدر وانی افر و خسته باندازد آن دوستی و خیر سگالی بجا آورند بنا بر آن
 چشمداشت از آن نقاوه دودمان عز و علا و عضاده خاندان مجید و اعتلا آست

که نظر بر وفور عنایت ایزدی که در باره این نیازمند عتبه کبریاست و سلاطین
 روزگار و اورنگ نشینان زمان سلسله جذبان مصداقت و کجیته شده همواره -
 بار سال رسل و رسائل بخت پیرایه خاطر مقدس میگرداند آن گوهر اکیل سعادت
 با وجود چندین روابط بیشتر از همه طریق مراسلت کشاده چهره آرای خوب
 کردارے شوند خصوصاً گلستان همیشه بهار کشمیر در حوزه تصرف اولیای دولت
 قاهره در آمده و قرب مسافت دست داده باشد راه صفو تکیده محبت و یگانگی
 کشوده از نفائس هندوستان که مجمع هفت اقلیم است هر چه خواهش باشد
 بیجا بانه امتدعات نمایند و مارا استظهار سترگ دانسته جو بار بختی را سیراب سازند
 و درین هنگام که عرصه دلپذیر کشمیر مورد رایات گیتی کشا شد چنان بمسامع اقدس
 رسانیدند که در پیشین زمان سعادت غشی و هو شمندی شاه محمد را برسم رسالت
 فرستاده بودند باعث مزید عاطفت ضمیر آسمان پیوند شد چون درینو لا ا و
 حوادث زده از راه حجاز بدرگاه مقدس آمد نوازش کرده روانه فرمودیم تا جلال
 مکارم و جزائل عاطفت مادر نشین آن قره العین سلطنت گردانند و دیگر چنان
 به پیشگاه باطن قدسی پر تو میدید که یکے از طرز دانان محفل همایون را باطنی گریه
 خوارخصت فرمایم آنچه مصلحت دید آن دو حود و دمان اجلال باشند
 بموقف ابلاغ رسانند و از آنجا که وقوف بر احوال زمانیان شمع افروز دیده
 در لیسیت همواره جو یاسه سونخ اقلیم بوده از ان نیشخندانش افزاد است
 نیشخواتم مدته است که از ختا خبر منقح در میان نیست آنچه از اوضاع آن
 ناحیه معلوم شده باشد به تفصیل رتزو ده کلک اختصاص گردانند که فرمانروا

کیست و با که آویزش دارد و روش پاسبانی و معدلت پنهانی بر چه حال است و از
 دانایان حکمت اندوز تجربه کار و جنگجویان نفس و وفنون که امروز در آن ولایت
 بزم افاضت گرم دارند چه کسانی و بر چه کیش اند و از نادره کاران هنر پروانه
 و صنعتهای غرابت بخش کدام غازه شهرت بر روی دارد و بخت آنکه بر تخت از تخت
 دل آویز رازبانی نیز گزارش نماید مستنداً لخواص ابراهیم رافرتا و یم وقتا حاکم از
 بزرگانان جهان نوروست و به این عقبه اقبال بازگشت دارد و اراده سیرختا
 میکند زیاده چه تولید و السلام.

نامه حضرت شاهنشاهی به شرفای کرام مکرمه معطره منوره عصا نهاده

تعالی عن ذمائم الانفس والآفاق

الحمد لله وكفى وسلام على المجتبی المصطفی وعلى عباده الذین اصطفی سیما علی معشر الشرفاء
 المحققین چون همگی توجه اشرف اقدس مصروف بر آنست که طوائف انام از
 خواص و عوام و كافة بر ایا و سایر رعایا که و دایع بدایع حضرت منعم اند جلالت
 لعباده مرفه الحال و مشفح الیمال بوده و را دایع هر اسم عبادت و لو از م طاعت
 مواظبت نمایند و بوجه من الوجوه دست تسلط و تعدی انبای روزگار بحال
 خلق الله خصوصاً عجزه و فقر او را از نگر و دو خلافت بقدر میسر بوسیله جمیله یا
 از موانع نعم وافر که بعنایت الهی تقسیم آن مفوض باشد مخطوط و متلذذ
 باشند سیاسیا کنان آن خیر البلاء و مستوطنان آن احسن البقاع علی الخصوص
 زمره منتسبان خاصه آن موقف مقدس که محل ورود جنود ملائک و غایت

مقصد و مقصود صدر نشینان متکین فیها علی الاراک است مشمول فیوض و
 عواطف ما باشند بنابر علی هذا قرار یافته که هر سال یکے از طایمان درگاه خلایق
 پناه را که بزرگوار حسن ظن منتصف بوده باشد میرحاج ساخته ادرار است و انعامات از
 نقود و اجناس بقدر تفاوت درجات و متناسب طبقات میفرستاده باشیم
 چون در سنه تسع و ثمانین و تسعمائة بعضی نمکرا مان قدم از جاوه اطاعت بیرون
 نهاده طریق بغی پیموده بودند و باعث تفرقه خاطر عباد و اندک گشته بنابران بحبت
 دفع و رفع فیه باغی و تخلص عجزه از مسکانه استرار متوجه صوبه ممالک پنجاب
 و کابل شده بودیم بتائیدات الکی و توفیقات نائنهاهی با عساکر بسیار و قبل
 بیشمار تا کابل سیر واقع شد و روزی چند کابل مخیم سر اوقات عز و جلال گشت
 الحمد لله که تادیب و تنبیه مخالفان با حسن طریق کرده شد و هر کس هر جا که بخت
 باطن و قبح سریت خود خیال فتنه کرده بود بکتم عدم رفت مجدداً بمقتضای
 مراجع ذاتیه و مراسم جلیه عفو چرا که محمد حکیم مرزا نموده کابل را با و عنایت فرمودیم
 بشرطیکه در اینجا مراسم شریعت غرامساعی جمیل نماید و در ترفیه احوال
 عباد الله نهایت جد و جهد بجا آورد و از انجام مراجعت فرموده دارا خلافت العالی
 مستقر ایات ظفر ایات شد و بواسطه کعوبت و شامتت این طائفه با غیبه
 در سال مذکور از ارسال خیرات مبرات حرمان دست داد و امید که من بعد قضای
 این معنی نشود و دیگر مصحوب شیخ عبداللہی و محمد دوم الملک و حکیم الملک جدا
 جدا اسوائے مبلغی که در طومار مرقوم شده بود که بشرفای عظام و قضات کرام
 و بعضی مصارف شریفه دیگر بے مشارکت احدی با اسر و اکتان رسانند باید

که تفصیل آن مبلغ بکفایتی که مشارالیهم رسانیده باشند بمهر شرفا و قضات نویسانیده
فرستند که ملاحظه نموده شود و چون حکم شده بود که بعضی از اشیای غریبه و نفیسه که
در نظر آید و مبلغ و قاتکند بعضی مبلغ معهود را صرف آن کرده ا بتیلع خواهند نمود
بنابران تعیین آن مبلغ نشده دیگر چنان بمسامع علیه رسید که بعضی اشرار مخیار
به نسبت فضائل مآب کمالات الکتاب شیخ معین الدین محمد هاشمی شیرازی
بمقتضای بغض و عداوت و حسد تممتی کرده در مقام ایذا و اهانته مشارالیه
شده بودند و در آن اشنا مذکور نموده بودند که در رساله که بنام نامی ماموش ساخته
فرستاده بود بعضی سخنان که موافق شریعت اظهر و موافق ملت اظهر نبوده مندرج
بود مخفی و محتجب نباشد که آن محض افراد بهتان و عین کذب و طعنان بودند و
باند من شرور انفسهم اصلا و قطعاً از مشارالیه امری و حرفی که مخالفت معقول
و منقول بوده باشد بسمع اشرف اقدس نرسیده و از آن باز که بعقبه بوسی مشرف
شده بغیر از صلاح و تقوی و اتباع شریعت محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم
امری دیگر معلوم خاطر اقدس نشده باید که آن شرره فحیره و حسده مرده را تنبیه و
تادیب نمایند و مشارالیه را از دست ظلم و ستم اهل فتنه و فساد نجات بخشند و
عجب از بعضی ناقصان که این افتراهای صریح که بلبه و صبیان تصدیق نه نمایند
اصحاً نموده در صدد آزار این نوع مردم می شوند باید که امثال این مردم
را از آن اکنه شریفه بیرون آورده راه ندهند و خاطر اشرف ما را متوجه
انتظام احوال ستوده مال خود دانسته در آن بقتله قدسیه باو عیبه ماثوره اشتغال
نموده تا هنگام ملاقات حقایق احوال و سوانح ایام را مینوشته باشند که هر آینه

باعث مزید توجه عالی خواهد بود و السلام -

مفاوضه حضرت شاهنشاهی بدایان فرنگ

سپاس بقیاس نثار بارگاه بادشاه حقیقی که مملکتش مصنون از صدمه زوال است
و سلطنتش مامون از لطمه انتقال فضا که بدیع تمامی زمین و آسمان گوشتا نیست
از اقطع ابداع او و پیدای ناپیدای لامکان قطعه ایست از جهان اخترع او و بدی
که انتظام عالم و نظام نبی آدم بدستیار عقل بادشاهان عدالت پیشه و پایداری
عدل شهریاران نصفت اندیشه منوط و مربوط ساخته مقدری که برابطه محبت
و ضابطه مروت طنطنه ایست و التیام و ودیده استسراج و استیناس و رافرا و کائنات
و انواع مکنونات انداخته و درود و نامحدود هدیه ارواح طیبه معاشر انبیاء و رسل
علی نبینا و علیهم الصلوٰۃ و السلام که سالکان اصوب طرق و بادیان اصلح سبل اند
عموماً و خصوصاً و بعد برضای باب بصائر که مقتبس از انوار ولایت و تجلی از
اشعه حکمت و درایت اند مخفی و محتجب نیست که درین عالم ناسوت که مرآت
عالم لاهوت است هیچ چیز بر محبت فائق نیست و هیچ امری چون مروت
لائق نه چه در صلاح عالم و نظام کون را بر تود و و تالف نهاده اند و در هر
که آفتاب محبت بر تو اندازد جهان جان و عالم روح روان را از ظلمت بشری
می پروازد و فکیف و قتی که در سلاطین که صلاح این طائفه صلاح عالم و عالمیان است
متحقق شود بنار علی بذا همگی هست عالی نهست بآن مصروف است که روابط
محبت و داد و وضو و ارتباط و اتحاد میان عباد الله مود و مشید باشد و سیما

در طائفه علیه ملوک که بزرگ عنایات الهی شرف اختصاص دارند خصوصاً بآن سلطنت
آب خلافت قباب مورد تجلیات معنوی محی مرآسم عیسوی الغنی عن التعریف
والتوصیف که تقوی نسبت بوساطت همسایگی متحقق است و رعایت حقوق
جوار و محبت بآن عمده سلاطین نامدار محقق و موکد و اثر شرف مقتضیات محبت
جانی و اکمل موجبات مودت روحانی تالیف صوری و تانس ظاهری است چون
بواسطه موانع عظمی و بواجب کبرئ احراز مشاهده جسمانی در پرده توقف می ماند
امرے که خلف آن شرف تواند شد ارسال رسل و رسائل است که ارباب فطنت و
ذکا آنرا قائم مقام مکالمه و ناسب مناب مجاوب میدانند امید که علی التواتر و التوالی
ارباب رسل و رسائل از جانبین مفتوح باشد و سوانح احوال و لطائف آمال از
طرفین مبین و تشریح گردد و بر همین سیر واضح خواهد بود که باتفاق جمیع ارباب مل و کل
و احباب دین و دول نشاءرتین دین و دنیوی و عالم صوری و معنوی مشخص و عین
و مدلل و مبرهن است که نشاءرتین در برابر نشاءرتین اخروی چه قدر
دارد و عقلاے روزگار و کبرای هر دیار و تکمیل این حالت فانیه ظاهریه چه قدر
مساعی جمیل و دوائی جزئی باقدام میرسانند و خلاصه اعمار و زبده اوقات را در
استحصال مقاصد صوریه بجه طریق صرف می سازند و در مستلذات سریع الزوال
و مشتیات قریب الانتقال چگونه مضحک و منهک اند الله تعالی ما را بحض عنایت
ازلی و هدایت لم یزلی خود یا چندین مشاغل و عوائق و روابط و علائق ظاهری و در طلب
خود کرامت فرموده و با آنکه ممالک چندین سلاطین عالی مقدار را در حوزه تصرف
ماوراء و بمقتضای عقل و انتظام و التیام این ممالک برنجی که جمیع زبای

و کافه برای امر و الحال و منشرح البال باشند سعی باید نمود و توجه برین باید داشت اما
الحمد لله که استر ضایه ای و شوق ما هو الحق سر همه مطالب و فاتحه همه مآرب است
و چون اکثر اینها را روزگار اسیر بقعه تقلید اند هر که طریقه آبا و اجداد و اقارب و
معارف مشاهده می نماید بے آنکه تامل در ولایت و برایین نماید آن کیش که در اهل
آن نشو و نما یافته اختیار میکنند و از شرف تحقیق که علت غائی ایجاد عقل است
محروم میمانند بنا بران در اوقات طیبه با و انایان جمیع ادیان صحبت داشته از
کلمات نفیسه و مقاصد عالییه هر کدام مستفید و مستفیض می شویم چون بتائین است
و تغایر لغات در میان است لائق آنکه بار سال این طور کیسکه آن مطالب
عالیه با حسن عبارت خاطر نشان کند مسرور سازند و بسمع همایون رسیده که کتب
سماوی مثل تورات و انجیل و زبور و زبان عربی و فارسی و را آورده اند اگر آن کتب
مترجم یا غیر آن که نفع آن عام و فائده آن تام باشد در این ولایت بوده باشد
فرستند درینولا بجست تاکید مراسم و داد و تشدید مبانی اتحاد سیادت مآب
فضائل اکتساب صاوق العقیده و الاخلاص سید متظفر که بفرید التفات و
عنایت سرفراز و مخصوص بوده فرستادیم سخنی چند بامشافه خواهد گفت اعتماد
نمایند و همواره ابواب مکاتبات و مراسلات را مفتوح دارند و السلام علی
من اتبع الهدی ۲۰ شهر ربیع الاول سنه نهصد و نود و نگاشته شد.

نشان حضرت شاهنشاهی بجوان بخت والا نزد شاهزاده مراد
در وقت مراجعت از کشمیر

فرزند سعادتمند بر خور و ارقه پامره دولت و اقبال غره ناصیه عظمت و جلال
درة التاج فرخی و فیروز مندی واسطه العقد سعادتمندی و حق پسندی صاحب السند
والرشاد شاهزاده مراد بجو اطفت روز افزون شاهنشاهی و مراحم از حد بیرون
طل الکی اختصاص یافته بداند شکر ایزد جهان آرائی را که یورش و کاشانی کشمیر
خاطر خواه با انجام رسید و مخالفان دولت قاهره بجزای خود رسیدند و آن گستاخ
همیشه بهار از نخس و خاشاک ابل فتنه و فساد پاک شد از آغاز و رنگ آرائی
هستی و عنقوان تخت نشینی و معدلت روای ما هو شمنان آگاه دل اندکی
بقلاوزی بخت بیدار توانند پی برو که حضرت دادار جان بخش خرد آفرین
چگونه محبت های بزرگ و لطف های شگرت که در حوصله روزگار و دنیا پی
بما عنایت فرموده است و مجدداً آنچه از جلال عنایات الکی و جزا اکل عطا یا
نامتناهی که درین یورش نسبت باین نیازمند درگاه الکی بظهور آمد شکر آن
بکدام زبان گفته آید که شرح شمه از آن در وسعت آبادی نگنجد و هرگاه چنین باشد
اندک از بسیار آن در دفترها کجا گنجایش داشته باشد لیکن رسمی ست سنجیده
و روشی ست پسندیده که بزرگان خدا اندک از عطا یا س الکی براس
مخلصان درگاه و هواخواهان دولت میگویند تا اولاً بقدر خود با شکرانه
این مواهب والا نمایند و ثانیاً چراغی در راه تاریک سرگردان باور فضیلت

افروخته بشاهپناه عقیدت و اخلاص رهبری فرمایند از آنجمله آنکه در دوازدهم ماه
 مرداد الکی سندی و هفت که عین اشتداد برسات و طغیان باران بود
 برنجی که کهن سالان ولایت پنجاب کمتر ازین قسم باران درین حدود نشان
 میدادند بحضرت القاسم ربانی و الهام یزدانی عزیمت کشمیر بخاطر جهان کشا
 افتاده نهضت فرمودیم با وجود آنکه جمیع اولیای دولت را مرضی بنود و آنها
 که بزرگترین عنایت اختصاص داشته رخصت سخن کردن در بارگاه اعلی خاقانی
 ما داشتند بروشنی که سخن سرایان مزاجدان بعضی رسانند نا ملائی هوا و
 قراوانی باران بعضی میسرسانند چون رهنمای این کار شکر و ایزد جهان آرا
 بود بمساع قبول نیفتاد و بتاریخ مذکور توجه فرمودیم و از بدایع عجیبه آنکه در همین
 روز دولت افروز که رایات اقبال از لاهور نهضت فرمود در همان تاریخ کل سخت
 برگشته مراد از یادگار بنا بکار قرابت میرزا یوسف خان به بعضی از او باش
 کشمیر اتفاق نموده یعنی در زیدیه مایه فتنه و فساد شد و از غرائب عظیمه آنکه در
 همان روز به کشتی نشسته از دریای لاهور عبور میفرمودیم ملهم غلبه بزبان گوهر بار
 ما و او که از بار یافتن مجلس معلی ناگهان پرسیده شد که این بیت از
 کیست و در حق کدام کل بهیمن گفته شده است شعر
 کلاه خسروی و تلج شاهی بهر کل که رسد حاشا و کلا
 رایات اقبال چند منزل رفته بود که خیر طغیان آن کل سرگشته رسید و دانسته شد
 که مشیت ایزدی درین برآمدن آنست که منراے آن بدکردار داده شکر
 الکی بجا آورده شود درین کار اهتمام رفت مخلصان را پایۀ اخلاص افروزد و

و گرامان بے اخلاص را اخلاص پدید آمد و از امور عجیبه آنکه درین هنگام که خبرشورش
کشمیر و سیرا هی آن بید و لتان مخدول العاقبه رسید ایندو بیچون بزبان ما آورده
که او را از همان لشکر او جمعی وقت یافته بکنم آباد خواهند فرستاد و غریب تر
آنکه فرمودیم که ظهور این توفیق شایسته در بر آمدن نیز نورانی سهیل یانی خواهد
بود و این بیت بر زبان مقدس آمد - فرد

ولد الزناست حاسد منم آنکه طالع من ولد الزنا کش آمد چو ستاره یکانی
مکر فرمودیم همین که سهیل یانی طلوع نماید آن کم اصل را سرالیش داده خواهد شد
ما و او چون از لولیان ست در اصل خطائی رفته است که چنین نابالشیها
سر میزند و نزدیک بر آمدن آن ستاره اقبال بعضی افغانان اخلاص اندیش
که در سلاک مخالفان مسلک بودند با اتفاق بعضی ترکمان حقیقت کیش که هم
از ان گروه بودند و ش آن مخدول را از بارگران سرکل بمیختر او نجات دادند
و از عطیات آبی آنکه چنان بر زبان داده بودیم که از آغاز فساد تا بگو عدم فرو
رفتن او کمتر از دو ماه و زیاده از چهل روز نخواهد کشید چون اهل محاسبه حساب
کردند پنجاه و یکروز مدت فتنه او گشته چه در و از دهم مرداد آبی سنه سی و هفت
روز آغاز بدو لته او بود و سه شنبه سی و یکم شهر پور زمان فرو رفتن او بهاویه سی
و چون کشمیر مستقر ایات دولت گشت آغاز اشتداد از مستان بود قریب
یکماه براس آسودگی رعایا که آن دیار توقف واقع شد درین اثناء بر زبان
الهام ترجمان می گذشت که چه خوش باشد که در هنگام نهضت بجانب هندوستان
چون عساکر گردون مآثر از پگلی بگذرد و در آنوقت برون بار دتا هندوستانیان

که داخل معسکر اقبال اند و باریدن برف ندیده اند مخطوط و مسرور گردند و هم آسید
 از کثرت برودت بآن گرم سیران نرسد چه گذشت بگی جائیست که هم روی بکشمیر
 دارد و هم جانبی به هندوستان بنام لطف پرور و گار خور که چگونه عنایتها میکند
 همان زمان که مابعد دولت بعد از یکماه ازین سخن از بگی گذشت بودیم که در اثنای
 راه برف باریدن گرفت دوران روز و دوش و دفعه برف بارید و سرمه بینیانی اهل
 غوایت شایم سراسر آبی را چگونه توانم ادا کرد و بعد از مورد چندین الطاف
 آبی بیدرت اقبال ایندی نوزدهم دی ماه آبی بلا هو و نزول اجلال واقع شد
 چون مهات این حد و عنایت آبی انجام یافته بخاطر اقدس چنان میرسد که چون
 کافه خلایق هندوستان که خورده و دیدار نور بخش ما بودند مدتیست که محروم اند برآید
 خرسندی آنها پیشتر از نوروز عالم افروز که دو ماه و چیزی مانده بود بموفق ایندی
 متوجه هندوستان شویم و گاهی بخاطر العام پرور چنان میرسد که بعد از فرغ جشن
 نوروزی اندیشه ممالک کشا از من بطون بمنصه ظهور آید باید که شکرانه این موجب
 عظمی بجا آورده مسرت پیرایه خاطر گردد و مشهور حضرت شاهنشاهی بجا آید
 سپه سالار و لدر محمد پیرم خاں در واقع راجه پیر بر اعتقاد خلافت و فرمان بر ولی
 اعتماد سلطنت و کشور کشائی نص خاتم شجاعت و بختیاری آب گوهر حقیقت
 و جالبیاری سیف مسلول بازوای شاهنشاهی روح مصقول معرکه دشمن کاپ
 طراز آستین ابست و اجلال گوهر سریر دولت و اقبال مخزن اسرار خلیفه الهی مجمع
 اطوار خدا دانی و هوا خواهی مقدمه الجیش معمارک جهان ستانی تقدیم العیش
 محافل کام بخشی و کامرانی سونس و حریت سراسر حضور محرم خاص الخاص ملوثر

سرور رفیق طریق دارالملک دانائی حریف رحیق بیت المهور و لکشتائی خلف الصدق
اعظم و اعالی واسطه العقد مفاخره معالی مطرح انظار عنایت مورو اعطاف
قدسی سرایت قدوه خوانین بلند مکان عمده مریدان سعادت نشان یار وفادار
فخر زنده بر خور دار مبارز الدین خا ن خانان سپه سالار به شمول شراف عواطف
سلطانی و وفور جلال مراحم بهائیان عز افتخار و شرف استظهار یافته بدانند که درین
ایام عیش و نشاط و هنگام جشن و انبساط که اسباب خرمی آماده و ابواب بزمی
کشاده از هر طرف نوید فتح و نصرت بگوش الهام نیوش میرسید بحسب تقدیر
چشم زخمی به لشکر فیروزی اثر که بجست تسخیر ولایت سواد بجور تحلین شده بود رسید
با وجود آنکه تمام ولایت مذکور در حوضه تصرف درآمده بود و افغانه ملا عنده و خلال
جبال مخفی و متواری بودند و روس لشکر بے ملاحظه هجوم و تدبیر تعاقب میکنند
و اکثر آن مخدولان را به قتل و غنیمت رسانیده متوجه آستان بوسی میشوند چون امر
از پرده غیب ظاهر شدنی بود تمام احتیاط از دست دانایان لشکر رفته در
شعاب صعب بوقت گران بار روان میشوند و تونک از انتظام می افتد و
از اطراف کتل آن ناعاقبت اندیشان به قدر دست درازی میکنند مردم سرکیم
شده راه را از دست داده جمعی کثیر از کوه می افتند و زمین اشنا عمده محرمان را از
زنده مصاحبان و مساز صاحب فطرت عالی عنوان مثال بهشتی تقاوه مقربان
در گاه خلاصه ملازمان هوا خواه انجمن آرایه حریم پاوشاهی بار یک بین
و قالق آگاهی بهدم و لکشتای مجلس خاص محرم خلوت شرایه و فاداخلص رنگ
امیر موز عشق و محبت نخلبند صدائق خلوص صدق و عقیدت طالب بقرار

راه حقیقت طلبی و حق جوئی عاشق اطوار حق گزاری و حق گوئی نقشه بند طراز معنی
 آفرینی نکته پیوند بساط همزیانی و بمنشین و قیقه یاب سران سلطانی رمز شناس
 عالم مزاجدانی گره کشائی خاطر مشکل پسند صیقل نمائی ضمیر آسمان پیوند سر حلقه
 دایره نکته سازان سر دفتر انجمن سخن پردازان مجلس مجلس انس انیس خلوت
 قدس مصاحب دانشور راجه میر برکه خود را در محبت مادر باخته بود و پیش از
 خدا شدن در راه اخلاص مافدا ساخته با وجود تعلق دنیوی کمال بی تعلقی
 داشت و با گرفتاری ظاهری سر اسرار رقم آزادی می نگاشت ناگهان ازین جهان
 فانی و خاکدان ظلمانی رخت اقامت بر بست و قالب عنصری او در هم شکست
 و ملوک بر آبی که همه را ناگزیر است اختیار نمود و بچلیاب اختفا و نقاب عدم
 مخفی و محجب گردید ازین واقعه جان فرسائی و حادثه اندوه افراز عیش محفل
 پسر مشاکل منقصر و مکر شد و خاطر دریا مقاطر غبار آلوده گردید اگر چه مستراح
 گرم روان شاه پناه و فاد و فاق آنست که در کار قبله گاه خود جان نشاری و
 جان سپاری نمایند لیکن چشم داشت آن بود که در خدمات بلند و ترویات ارجمند
 این معنی بطور رسد از حدوت این مصیبت اتفاقی ملائمت تمام روی داد و
 اقسام خون فاندوه پیرامون خاطر اقدس گشت افسوس هزار افسوس که باورده
 این خجانه در آلودست و نبات این شکرستان لابل اندود عالم سرالی است
 تشنه قریب و منزیلیست پرفراز و نشیب مستی این بزم را در سپه خناری است
 و عاقبت این سودا را در سر بخاری بواسطه بعضی موانع که آمدن ایچی و مرد هم
 بیگانه باشد نگذاشت که خود متوجه شده نعلش او را بچشم عبور است بهم میزدیم

و آن عطف و مهر باینها که ما را با بود ظاهر میفرمودیم تا ارباب ظاهر را حالت
 عنایت و التفات ما ظاهر میشد که تا کسی که ویراده ما با خلاص و عقیدت رفته ما و را
 چه قدر میخواهیم اگر چه بیدیه بصیرت این منظور شده خاطر نشان ارباب معنی شده
 است اما چون بعوام کار داریم این گره در دل ماند ~~شعر~~
 کدام دل که ازین واقعه جگر خون نیست کدام دیده که زین حادثه جگرگون نیست
 این توده خاک گذشتنی و گذاشتنی است و این تیره منگاک پر کردنی و انباشتنی
 پیوند با همه بریدنی است و خونا بها همه کشیدنی اگر چه همیشه خیال آن مسافر راه
 عدم در پیش نظر والا حاضر است و بدائع شامل آن مجاور عالم قدم بخند و اقدار
 ظاهر و از شکستن کالبد خاکی و پنهان شدن شیخ سیمانی معلوم که در نظر دور بین
 و خرو حقیقت گزین چه تفاوت خواهد بود اما نظر بعالم بشریت که اقتضای ترکیب
 عناصر و موالی دست از جدائی ظاهری آن عدیم المثال آثار تالم و تحسیر عظیم در
 شهرستان باطن راه یافته که عبارت در تعبیر آن حالت کوتاه است و اشارت
 نیز بصدد کوتاهی عذر خواهد لیکن بیدیه سریت و با صوره بصیرت مشهود است که آنچه
 از کتم عدم بوجودی آید و از طار وجود باز بعدم میرود باراده متکفل نظام کل است
 خموشیدن به از خرو شیدن است و آرمیدن به از جو شیدن درین صورت بخیر از
 رضا بقضای الهی و تسلیم بقدر ازل و مسکله قویم و منجی مستقیم نیست باید که
 آن رکن السلطنته نیز راه مصابرت پیش گرفته از اراده خود گذشته باراده الهی
 سازد و بقیه انقاس نفیسه صرف مرضیات واجب تعالی نماید و لمح به فکر
 حق شناسی و ذکر حق جوئی نباشد خود میداند جمعی که از قید تقلید نجات یافته

بسمر منزل تحقیق پے میسر بند و رہز مائے کیاب و عزیز الوجود اندر من وقت آنکه
 یاد اسے وظائف شکر این عطیہ عظمیٰ کہ از مشرب عذب تحقیق بہرہ وافی دار و اشتغال
 نموده وجود باوجود مارا غنیمت کبریٰ شمر و خیال کند کہ در ان زمان کہ آن پیشتر و
 قافلہ فنا محل اقامت ازین سراسر عنا بر بند و آن یار و فادار قدوسہ مکرمان راز
 یوده است و اورا در ان وقت از جلالت غنائیم الٰہی میدانشیم الحال خود ملاحظہ
 نمایند کہ غنیمت بودن او در چہ در چہ خواهد بود حق سبحانہ و تعالیٰ اورا در سایہ دست
 ابد پیوند ما بر خور و اگر دانا و مارا بر تارک سعادت او کامگار با جملہ بعد از سنج
 این نائبہ غریبہ بخت تدارک و تلافی عمدۃ الملک راجہ ٹوڈر مل را با جنود ملائک
 و قود تعین فرمودیم مشار الیہ از روی کمال تدبیر و تہور در اندک فرصت تہلیہ
 بر اصل نموده آن ملک را در حوزہ تسخیر در آور دالمتہ بعد کہ خاطر از مهام این حدود
 بالکل فارغ شد انشاء اللہ تعالیٰ درین نزدیکے دار الخلافۃ العالیہ منجم سہر اوقات
 اقبال خواهد شد ورنیوالا کہ خاطر اشرف متوزع بود عرضداشت آن رکن السلطنۃ
 رسید چون از مطاوی آن شما کم ارادت و صفافاح و از فحاکم آن نسائم عبودیت
 و وفالک بودنی الجملہ استغفاسے آن باعث اطمینان و اطفاسے نواہر ضمیر انور
 شد آنچه در باب تسخیر دکن بخاطر آورده تبفصیل نوشتہ بود بوضوح پیوست و ہمہ
 بشرف تحسین و عز استخوان رسید از وفور دانش و کمال شجاعت و عنقریب
 ست کہ خاطر از علویہ گجرات بطوریکہ نوشتہ بود جمع نموده تسخیر دکن با حسن وجہ
 نماید و باسع اوقات تمام فیلان و نفائس آن ملک را خود بنظر اشرف اقدس
 گذرانند و آرزوے مرکز خاطر او بر آید و آنکہ در باب استغفاسے جہانم گنگاو

استدعا سے قربان عنایت نشان بنام او و چکناک و شاهنما خان و غیر ہم بطرز مسکولی
نوشته بود بدین ترتیبی متعلق گریه و دید و مناسبت شیر عالیہ مطابق استدعا عزا صدرا یافت
و یقین کہ محالی کہ بحیث گنگا تعین خواهد نمود و فرار خرد متگاری و صلاح وقت
خواهد بود و آنکه در باب فرزندان امین خان و جام بیگ و گنگا خیال نموده است
اگر خودهای آمدند اولی و انسب بود بهر حال آنچه مقتضای حال باشد بعمل
آورد و آنکه در باب فرستادن قلیانان اعتمادی التماس نموده بود بمسامع قبول رسید و
آنکه در وادی فرستادن سیخ ابراهیم سکر یوال بصلوبہ کجرات استدعا نموده بود
معلوم آن اعتضاد الملک است کہ در وقتیکہ مابدولت و اقبال بدرا الخلافہ
العالیہ نزول اجلال داریم تجہیز مہمات زمینداران آن حوالی باور جوع میشود
و از رفتن او باخذ و آنقدر فائدہ کہ این خدمات را معطل توان ماند نیست
و آنکہ از فرزندان خود نوشته بود کہ ہر گاہ آن اعتماد الخلافہ متوجہ فتح و کن شود
ایشان را کجنگا ہدار و یا بلازمست فرستد نسبت او و فرزندان و لہندگان او در
دوران مصلی بچنان نیست کہ اگر بخدمات حضور مشرف نباشند یک لمحہ از
پیش نظر دور ماند بے تکلف خاطر اشرف آن میخواہد کہ او و فرزندان او ہمیشہ
در پیش نظر ما باشند گوش بہ اخبار نصرت را یا نصرت آیات داشته باشند
اگر درین زود کی معاودت بمستقر سریر خلافت واقع شود احسن شقوق ملت
کہ فرزندان را بخدمت فرستد و اگر معلوم شود کہ چند گاہ بسیر و شکار پنجاب
مشغولیم چون بعد مسافت در میان است در کجرات و ہر جا کہ خاطر جمع توان
داشت از آنجا نگاہداشتہ متوجہ خدمات شود۔

منشور حضرت شاهنشاهی بخانان سپه سالار

اعتقاد الملک المعظمی اعتماد و خلافت اکبرئے رکن السلطنة القاهرة عضد الدولة
 بساهرة ذی الخصال الرضیة و الشاکل المرضیة صاحب الکمالات الصوریة
 و المعنویة قدوة و خوافین بلند مکان یار و فادار فرزند بر خور و ار مبارز الدین
 بخانان سپه سالار بشمول موافقت شاهنشاهی و وفود مراحم کلل الکی مبتج و ممتاز
 بوده بدانکه درین هنگام نجسته آغاز فرخنده انجام کرد و اخراجات و ادائل بهار
 ست و زمان اعتدال لیل و نهار خاطر فیض مآثر را مورد عنون مسرات تازه
 و مصدر انواع لطائف بے اندازه بیاید طراوت و نوازش آب و هوا بهار
 رسیده و اقبسام و اهتزاز بهارستان نشو و نما بکمال پیوسته کوس نوروزی طنطن
 عالم آرائی و جهان افروزی در گنبد و وار انداخته آفتاب عالم تاب فیض رسان
 مزاج عناصر و موالید گشته جنبش صبا جانهاے آرمیده را سلسله جنبان
 شوق آمده طراوت هوا تازگی بخش و لهاے ارباب ذوق شده باد بهاری
 روح نباتی در قالب حیات نو باوه باے عالم آب و گل و مید و ابر آذری پائے
 نور سیدگان لشکر بهار از گرد و دانه شست و شودا و صدای آب هزار
 معنی آبدار بگوش هوش آشنایان در یاد دل رسانیده آسمانیان را باز مینیان
 نظار رحمت و آثار تربیت تجدید یافته آباے علوی با مہات سفلی آفاق
 انتظام تازہ گرفته اجسام ارضی با اجرام سماوی ارتباط و التیام جدید پذیرفته
 فرد

هزار نقش فریخته میسند ابداع قوای نامیده در کار خانه و تکه‌ها
 زبان سبز کورس بصومعه داران حلقه زرق دریا بزبان حال خطاب میکنند با همی
 زاهد بشکفت گل تو پشمرده هنوز شد پادروان تو پاس افشوده هنوز
 از تابش آفتاب در سینه کوه صد چشمه بجوشید و تو افشوده هنوز
 لب برگ درختان دلکش لغفلت گذاران زاویه تعب و عنا بلسان وقت
 این ترانه موزون بیرون داده - رباعی

خورشید که فیضش گل مقصود دهد از شاخ طرب میوه . هب و دهد
 در میوه نگاه کن که چون اغضانش حلوائی تر از آتش بے دود دهد
 مشهور و محسوس ارباب دانش و نبیست ست که درین وقت که هنگام رسیدن
 نیز اعظم ست بنقطه اعتدال ربی مقدسان عالم بالا را باعتبار آلودگان خطه خاک
 چه قدر نظرافت و رحمت زیاده میگردد و متضرعان درگاه صمدیت را کدام سجده
 نیاز که وادای شکر این مواهب گوناگون قبول افتد و کدام بسیج خضوع که
 در موقف کبریا بشرف اصغار رسد - بیت

نه تنها سجده سر و میدم پا و که هر مو بر تنم در سجده خم باد
 و در چنین فصل خوش و روزگار آسوده و دلکش که دماغ عالمیان از رواج سعادت
 خسر وانه معطر و مشام جهانیان از فواح عدالت پادشاهان معتبرست و اسباب
 خرمی آماده و ابواب بستی بروی دولت ماکشاده زمانه هر دم مژده فتحی بگوش
 بشارت نبوتش میسرساند و سپهر از روسی هر ساعبت نوید نصرتی بمساع مجامع
 جهانیان می افکند ایچی سلطنت پناه عبدالعنان بدرگاه آسمان جاه رسید

و اقسام نفائس بدایا و اصناف تخت بنظر اشرف گذرانید و ارسال انواع کبوتران
 دیوان بیگی و نسل و نژاد کبوتران سلطان حسین مرزائی را عنیمه اسباب
 یگانگی و یکجبهتی ساخت و الحق که مشاهده کبوتران پرمی پرواز و آمدن جوانان
 عشقباز باعث مسرت خاطر اشرف شد خصوصاً حبیب که سرخیل عشقبازان
 ماوراءالنهر بلکه سر و فخر پسر پادشاهان و هرست عشقبازان است که پیش از آنکه
 زرده بهینه با سفیده پیوند و در پیاید که این کبوتر چند چرخ خواهد زد و قبل از آنکه
 مربی طبیعت روح حیوانی در بینه بے مددگاری روزان در قالب کبوتر
 در آرد و میداند که پروازش تا کجا است چالینوسی است و در تشریح کبوتر و افعال او
 و در ادراک پسر نبهاسه شاخ و رشاخ کبوتران را بیشتر از آن میداند
 که نقیب خان الشهاب طوائف اناام به قل علی چه نسبت توان کرد که در
 فن خود بوعلی است عبدالمعدن از اند جان و آن حدود طلب نموده بالکل
 کبوتران دیوان بیگی و غیره مصحوب میر قمریش فرستاده معلوم نیست که در
 ماوراءالنهر دیگر کبوتران مانده باشند همه به سلامت رسیدند تعریف و توصیف
 آنها از آن دور تر است که حماسه خامه در بهواس آن بال کشاید و طاووس
 نگارین زبان و رفصه آن به جلوه در آید.

هر پری بیکری بجلوه ناز	راست چون مرغ شوق در پرواز
گرم خورشید چو مشرق بر نایان	دور و درو چو غمتل و انایان
ره نور و ان آسمان و زمین	وانه چنان خوشه پیوین
همه گرم بلند پروازی	از فلک گوسه بروی و ریازی

الحق تا مرغان اولی اجنحه از آشیانه عرش در طیرانند مثل این کبوتران از کبوترخانه
 هیچ عشقنازی پیریده و کبوتران نامی روزگار دور بود اے برابری این کبوتران
 چرخ کنان و معلق زنان بال مساوات نمی تواند کشود اگر چه آن یار وفادار کسب
 ظاهری از شرف مجالست و دولت خدمت مجبور و محروم ست اما همیشه در
 همه حال تجصیع زمان فرح و اندیسا ط منظور نظر خورشید مآثر بوده یاد آن رکن
 السلطنه پیش میفرمایم و در روز یک کبوتران مذکور از نظر اشرف میگذشت
 و خاطر ملکوت ناظر از مشاهده آنها منبسط و فرحناک شده بود آن اختصاصاً و
 الممالک العظمی و همزبانها اے اورادین کار بسیار یاد میفرمودیم در خلال این
 حال توهمی بخاطر پری نژادان زیرک نهاد مذکور رسید زبان بیزبانی التماس
 گزارش پیغامهاے خود نمودند ایجاباً ملتمساتهم رقمزده کلام جوا هر سلاک میشود
 که جمیع سرداران کبوتر خیل خیل سلامها و پیغامها میرسانند - پلیت
 هر که منظور شد سلیمان را چون نداند زبان مرغان را
 خصوصاً آن پیر سال جوان عمل یعنی پرنگار پرکار بے بدل سلامیکه دلهاست
 ارباب عشق را بخرج آرد بل آرمیده خاطر آن آسوده دل را در حرکت و بازی
 آورده میرساند و ابلاغ مینماید که چون قائم دولت و اقبال مقتضای خلوص
 عقیدت و صفائی طویت بوسیله و نایاب سحری ترجم بر حوال مانموده
 بمساعدت تائید آسمانی بدرگاه گیتی پناه جهانمائی که خدا اساس و قدرشناس
 ست رسانیده غلغل شوق جوانی در کلخ و بلغ این آرزو مند انداخته زندگانی
 تازه و کامرانی بے اندازه مرحمت فرموده است ملتمس از هوایان و درگاه

و دو تن جوانان بارگاه خصوصاً از آن عشق اندیش خدا گیش که از عده مریدان و زبده
 معتقدان این پادشاه عالم پناذ است آنست که بر مزوایا حسن طلبی در باب
 منتسبان خاندان ماکند و سنگ تفرقه در جمعیت قبیل و جمیل مانیند از و که فائده
 آرزو جماعت ما آنست که بتوفیق الهی در ملازمت حضرت ظل الهی با طهار
 شرافت و لطافت و ابر از انواع همز و صفا و شجده تدارک و تلافی عمر گذشته
 خود نمایم و بگر سلاله خاندان لطافت و تقاوه و دو دمان دولت رافع طلال و
 اندوهی یعنی پیر صورت جوان سیرت سبز گئی که دختر بیوا سطره مشهور فی الاکناف
 و الاطراف المستغنی عن الاوصاف سر سبز است سلام عشق التیام میرساند و میگوید
 که بعد از آرزو بسیار و رازی روزگار بسعادت آستان بوسی مستسود شده
 زلیخا و ارمیوای جوانی در سر افتاده است بخوابد که با فرزند آن و انبیا و ملازمست
 بوده خدمات پسندیده که مورت الشراح خاطر و ارتیلح باطن و ظاهر گردد و بظهور
 آرد اگر چه عمر بمعشوقی نام بر آورده بود اما الحمد لله که آخر بجاشقی این چنین
 معشوقی نمر فراز گشت چشم داشت از سائر عاشقان و طالبان درگاه خصوصاً
 از آن پیشوا که از باب طلب آنست که سر ارادت و در و امن صبوری بپاییده
 اجازت بود و بوس که در مجلس بساطا و تبساطا با غفل پذیر یا مشدق و پیمان
 ماستر که بسوز چهر بسازد و باحوال مانیر و از و دیگر سرخیل نامور یعنی کلمه پیر اگر چه
 نام ما و را را انهر یانه دارد اما خراسان نژاد است و سرخیل معتبر که پیرا اگر چه بنام
 کم پرست اما سر فر از بلند پرواز است زبان عالی او باین بیت مقرر گشت
 هر که سبکبار سبک خیز تر
 مرغ سبک پر پرویز تر

و سر نامداران مشعل کلان که در بالاروس از شعله کم نیست و بشوق آستان بوسی
 سر گرم است و آن بسیرت مروم یعنی سیه و هم مکر و دول عشقبازان است که در
 پله اوست و آن عیبتی پر نگار یعنی ماده کناره دار که زره پایش یا دوازده خال سیلی
 میدهد و زنجیر جنون در پاس عشقبازان می اندازد و سائر کبوتران نامدار خوش
 سخن نیک رخسار که با صالت نسب و شرافت حسب انصاف دارند و رنگی
 از آنها یا پر نگار اتفاق دارند و طائفه با سبزه گوی متفوق اند و با جمله چون هر چه
 زبان حال کبوتران فارغ بال است تمام این کهن سالان نور سیده هزار
 زبان توقع از انصاف آن اعتقاد و المالک دارند که مادام که ما با پناه و عشاق
 و تمام قبائل خود و پیرانه سر باستان ملک آستیان که با هم دولت و کاخ رفعت
 ماست مشرف شدیم هر باس خود نمایم و شوقها را در پرواز نیاریم جمعیت
 ما را متفرق نسازند و پروین ما را ثبات انخس نمانند و قبائل کبوتران تمام
 استدعای نمایند که اگر کسی به نیت حج میرفته باشد دعای ما را بکبوتران حرم
 که برگرد و کعبه پرواز دارند نویسند و بگویند چون آن اعتماد و اختلاف را همان نو
 در راه است باید که در آن باب کمال اهتمام بقدر کیم رساند که انشاء الله
 بیجا نه درین صورت کبوتران خوب باد و مرحمت خواهد شد و حصه آن همان
 نواز جوانهاست نور سیده عنایت خواهیم فرمود و اگر در آن باب تاخیر نماید
 آنچه آن اعتقاد و سلطنت در باب خود خیال کرده باشد از آن کمتر باد و مرحمت
 خواهیم فرمود.

منشور حضرت شاهنشاهی حکیم بهام در واقعه جالینوس الزمان

حکیم ابوالفتح گیلانی برادر او

حکمت مآب فطانت ایاب حق شناس حقیقت اساس واقف موافق معارف
و معانی سالک مسالک دور بینی و کار و دانی پرده کشای غوامض حکمت الهی نکته دان
موز سفیدی و سیاهی ایش مجلس خاص مجلس نهانخانه اخلاص نقاد
افاضل انام سلاطین اکابر کرام جالینوس زمان حکیم بهام بجلائل توجهات ظلالی
و شرائف تفکرات شاهنشاهی مستظهر و متبشیر بوده بداند که درینو لاکه منصف
زایات آسمان سالک و جولان مواکب زمین پیاسه بسیر و شکار و گلگشت
ولایت و لیدیر کشمیر که از عطیات مجده حضرت حدیث است باین نیاز ممد
درگاه کبریا شده بود و بعزیمت آنکه دران گلستان همیشه بهار که کارنامه قدرت
پرور و گارست نفسی چند کجور باطن بر آورده صبحی چند جبین نیاز بسجود
مسیح و حقیقی و در آن سرزمین بگذارد المنة بعد که در زمان خود بهیاسه آن ولایت
که از گلها سه رنگارنگ و میوه هاسه گوناگون مملو و مشحون بود با شاهزادگان
کا مگذار به غور و اندوختن عساکر نصرت شعار از راه شواخ جبال که طبر
با وجود بال و پر بشکل از انجا عبور تواند کرد و توجه اشرف تصمیم یافت حکم فرمودیم
که چندین هزار سنگ تراشان کوه کن و غار اشکافان فرهاد کن بسکند و منزل
پیش پیش میرفتند و در تنگنا کوه و کمر راهها پهناء و میساختند و قریب یک هزار
فیل کوه تمیل بفرار بال و وسعت حال میگذاشت و دیگر خیل و حشم و

سروقات و تخیم از دار الخلافت لاهور تا قریب نیلاب جایجا و شهر بشهر گذاشته بودیم
 چون خاطر اشرف از التذاذ روحانی و جسمانی و سیر و سلوک عشرت و کامرانی خط
 وافر برداشت عنان یکران عزیمت براه پگلی و دمتور منعطف شد که بسایه
 فلک پایه خود را بر مفارق ساکنان دیار کابل اندازیم و روزی چند بسیر و
 شکار آن حد و پرویزیم از آنجا که باوه عیش این خمخانه را بخونابه نعم آمیخته
 اند و بنای بقای نگارخانه بنیه انسانی را با آب و گل فنا نمیکند و در چنین
 وقتی بناگاه غریب واقعه جانگاہ روی نمود که همه عیش را منقص ساخت و
 عشرت را تلخ گردانید شر حش آنکه مو اکب عالمی در حوالی و متور تا بابا حسن
 ابدالی رسیده بود که بتاریخ روز مرد او بمقام شهر لوی ماه انبی سنه سی و چهار موافق
 شب پنجشنبه نوزدهم شهر شوال سنه نهصد و نود و هفت بحسب سرنوشت ازل
 حکیم نامی و مخلص گرانی قدوه محرمات اسرار زبده همتهای حقیقت گزار دقیقه
 شناس حقائق معانی حدیقه پیرایه بهارستان نکته دانی نمک ریز مجلس انس
 ساتی بزمگاه قدس طالب دوام آگاهای محور ضایع بادشاهی بیدار دل
 شبستان ضحاکر بهشتیار مغز انجمن سرایر مستشار دولت ابد مقرون موطن سلطنت
 روز افزون مقرب الحضره السلطانی حکیم ابوالفتح گیلانی ازین سرای عالی
 و تنگناهای ظلمانی بر من اسماالار تحال نمود و حسرت فراوان از فراق صوری
 خود و دل اقدس گذاشت هر چند میبکلی عنصری و قالب خاکی اواز نظر
 نهان شده اما شاکل روحانی و لطائف ذاتی تجسسه ترین حورانی پیش دید
 خاطر جعفر است باریک بنیان عالم تقدس مردن نشانی راز لول عالم بانی

گفته اند و الحق حقیقت نماے جو هر نفس الامر شده اند و پیدا است که روح پاک
را از گذاشتن ظلمت خانه خاک چه تفاوت و در واقع بغیر از تغیر مغزلی و تبدیل
مکانی نیست و نظر بعالم اسباب بهم غایت امید حقیقت شناسان و نهایت
آرزو و فاکیشان همین است که در قدم قبله دین و دنیاے خود جان سپاری
کنند آن بوجه اتم وقوع یافت که بحدود اقدس ما وصیت نمود و سپارش آن
حکمت مآب کرد و تا نفس و ابدین هشیار بود و حیات مستعار را با آگاه ولی
و خبر داری و در قدم ماسپرد باید که آن هوشمند سعادتمند از استماع این واقعه جمع
و فرج که از عادات عوام الناس و دواب و لبتگان عالم صورت و لباس
نمایند و نظر مستقیم را بلند داشته وقوع آنرا از تقدیرات خداوندی پذیرا داشته رضا
بقضا و روبرو که همه را همین شاهپراه در پیش است و تحقیق هر کارے و ایسته
بهنگام خویش و ماغم آن غفران پناه را پیش از و خورده ایم اکنون استدعاے
طول حیات ما از حضرت و اہلباطن اعطایا بر همه چیز تقدیم نماید و از اعظم متاع
و شاداید مصائب آن که پیش ازین قصه پر غصه به پانزده روز و روز دین بست
و پهارم مرد و ادماه الکی مطابق سه شنبه سوم شوال اخلاصت و افاضت پناه معارف و
حقائق و ستگاہ علامت الزمانی فہامت الدوری تذکرہ اعظم حکماے مشایخ تہجد
اکابر قدماے ببحرین مجموعہ جامعہ شرائف النسانی فہرست جرائد جلال ملکات
نفسانی مورد بدائع و وفنونی منظر کمالات افلاطونی کشف معارف علوم نقاد
جواہر محسوس و مفہوم عضد الدولہ امیر فتح الد شیرازی بہان مرض ازین ظلمتگاہ
فنا رحلت نمود این تحسرت و تاسف بر چہنان تازہ بود کہ واقعه حکیم متفکر پیش

آنگاه چنانچه آن حادثه فراموش شد اما چون همیشه پیش دید خاطر قدسی متناظر مشیت
ازلی و مظاهر ارادت لم یزلی است در مقام ارتضا و اعتبار آمد آن حکمت مآب
که در جمیع امور تابع رخصای ماست درین واقعیه هم کمال تبعیت اقدس نماید و
خاطر اشرف را متوجه انتظام احوال خود و اندک درین نزدیک عرصه کابل مخیم
سراوقات جاه و جلال خواهد شد چون لبشرف استلام عقبه عرش مقام مشرف گردد
بأنواع تملقات شاهنشاهی و تقدمات پادشاهی امتیاز خواهد یافت بلبیت و
هشتم شوال سده نصد و نو و هفت کنار سند ساگر نزدیک اٹاک بنارس
نگارش یافت -

فرمان حضرت شاهنشاهی با عظم خان کوکلتاشش ولد
شمس الدین محمد خان

در هنگامیکه خاطر مقدس منتظر آن بود که بزودترین اوقات و خوشترین ساعات آمده
احراز دولت ملازمت که اکسیر سعادت است نماید و مشمول اقسام عواطف
شاهنشاهی و مورد انواع تقدمات اعلی خاقانی گردد خبر رسید که او متوجه زیارت
حرمین شریفین زاهدانه شرفا شده است و اهل و عیال و فرزندان را در آن
دریاچه خو خوار همراه برده است باعث تعجب شد که مثل او بنده با اخلاص محسن
الخدمه چندین حقوق را منظور نداشته بے رخصت و چگونه متوجه این مطلب
میشود و مثل او عاقلی بر خفا مندی و والده شریفه خویش که جمیع اهل الدار در همه احوال
خصوصاً عبادات و شایطاعات چنین بے استرخاسه او کاری نکرده اند و عبادات

و طاعات را مقرر ثواب ندانسته اند او که طلبگار ثواب شده با چنین بیرضاینها چه بخاطر
 رسانیده است و در بنیاب چه اندیشه نموده هر چند بنظر تعمق تا ابل می رود امری که
 باعث چنین بیراهه رفتن و یکبارگی راه بیوفائی را که در جمیع اتمام نگویند ترین صفات
 است گردیدن باشد بخاطر هیچ یک از دور بینان بارگاه عزت نمیرسد او که اراده
 این مطلب کرد که با قبول شمس او لغز نمودیم فی الواقع اگر شوق آن مکان مقدس
 و انگیزه است شده بود با نستی رخصت طلبید تا مشقت او و اختیار چندین اختار
 این را دور از هیچ گشتی و مشروبات آخری را آماده شدی چه بخاطر او رسید که در ملک
 بیرضائی ما و والدۀ خود رفته اسباب خسران دنیا و آخرت سرانجام داد و رسید به پادشاه
 که مغلوب و اہمہ خویش گشته خیال باطل بخود راه داده بے مشورت خرو و در بین
 خود که در زمان تسلط و اہمہ معزول بوده در کنج خمول میباشد مرکب چنین امری
 کہ عقلاً و نقلاً مستحسن نیست شده است و اگر بارقه جذبه الهی در رسیده بود و تار
 حاصل کردن موسم و وقت میگذشت خود متوجه این سفر شده بایستی کہ اہل و عیال
 خویش و فرزندان را ہمراہ نمی برد و عرضداشت میکرد کہ مرا شوق و انگیزه شده بود
 و فرصت اندک است و از اہمہ علیاے شما نموده متوجه شدم و اہل و عیال و
 فرزندان خود را و کثرت عاطفت کبرایے شما سپردم اگر تا آمدن من از سفر محال جایز
 من بحال دارند کہ فرزندان قابل اند و میتوانند کہ در ایام غیبت من سامان و
 سرانجام ولایت و مملکت نمایند ہر آئینہ از آنجا کہ او را در درگاه ما اعتبار است
 و خاطر او میخواہم شمس او بعز قبول میرسد و اگر از نشناختگی مدارج علیاے عظمت
 شما ہنشاہی این راے رزین را بخود قرار نمیداد بایستی کہ فرزندان و اہل و عیال

را بدرگاه فرستاده معروض داشته که چون آرزوست طواف آن جاس شریف طغیان نمود
 بود و فرزندان را بکلازمست فرستاده و باره هر یک خود التماس میکرد یا برافست کبرای
 تا میگذاشت که این خانه را وادان را بکلازمست فرستادیم بدو آنچه را که بهمان گاه
 اقتضا فرماید هر کدام را بنوازش خسروانی عزراقتیاز بخشند که هر آینه صورت سخن
 خواهد داشت چه بلا پیش آمد و چه در دل گذشت که همه طرق خیر را گذاشت و
 از آنجا که خدمات مستحسن خاندان آنها علی الخصوص جمعی بخاطر اشرف مرکزست
 با وجود چنین اعمال اگر بخاطر آزاری رسید آن هم زمانی بنشین نیست اما بیزار
 هیچ وجه نیست و نمی خواهد که او آواره و شست عزبت گردد و اگر از هزاران عذاب
 و عافیت مایکت حصه میداد نیست هرگز این اندیشه را بخود راه نمیداد و مطلوب
 خاص و عام نمیشد اکنون هم هیچ زفته است هیچ چیز مقید نشده عزیمت
 است سلام عقیده علیه نماید و از آمدن خویش باز اسرار سازد و هیچ را که از
 فرقت او حالتی دارد که گس بیند و هر می بخاطر آزرده او نهد و خود را از وبال و
 نکال صوری و معنوی نجات بخشد و چون همواره بخاطر اقدس بود که ایلی کاروان
 پیش سلطان روم فرستاده بهائی محبت را استوگام دهد اکنون مصمم شده است
 که متعاقب این منشور و الا که عافیت محبوب یکبار همراهی بکین شخص
 که این نخل دولت را میبرد تعیین فرمایم و همگی است معروض آنست که
 او او را که ملازمست نماید چه خوش باشد که پیش از رسیدن ایلی او متوجه
 استان بوی گردد.

دستور العمل حضرت شاهنشاهی بهمال ممالک محروسه و متصرفیات

مهمات مروجیه

این دستورالادب نقل الهی و دستورات العمل کار آگاهی از منبع عاقلیت و معدن رافت
 شاهنشاهی صدر دنیا فیه که تنظیم کار آگاه سلطنت و کار پردازان بارگاه
 خلافت از غیر زندان اقبال مند و نوینان اخلاص منش و امرای عالی قدر و
 سایر منصوبان و عاملان و کوتوالان باین روش عمل نموده در انتظام امضا
 و قریات و سایر کثرات فرمان پذیر باشند اول بطریق اجمال آنکه در جمیع کارها
 از عادات و عبادات رضای الهی را بجویان باشند و نیازمند درگاه بزرگی
 بوده خود را و غیر را منظور نداشته شروع در آن کار کنند و بیکر آنکه خلوت دوست
 نباشد که آن طرز و بایشان محو اگرین است و پیوسته با هم نشستن و در کثرت
 بودن عادت نکند که طریق اولی بازار است و با بجمعه در ماند و بود توسط و میان روی
 بکار بر دو سر رشته اعتدال از دست ندید یعنی نه کثرت کثرت گزیده و حدت
 وحدت و بزرگ گروه با سه ایند و چون را عزیز دارد و بیداری صبح و شام و نیم
 شب و روز عادت کند و در هنگامیکه کار خلق خدا نباشد مطالعه کتب ارباب
 صفوت و صفات مثل کتب علم اخلاق که طلب روحانی است و خلاصه جمیع علوم است
 چون اخلاق ناصری و مبینات و مملکات احیاء و کیمیا و سعادت و مشغولی
 مولوی روم مشغولی کند تا از غایت مراتب و بیداری آگاه شده در تشویلات ارباب
 تزویر و خدای از جاسی نزد که بهترین عبادت الهی در شمار تعلق سر انجام مهم

خلایق است که دوستی و دشمنی و خویشی و بیگانگی را منظور نداشته یکشاده پیشانی
 بتقدیم رساند و فقیران و مسکینان تخصیص گوشه نشینان و مجردان که در خروج
 و دخول بسته زبان بجوابش نمی کشایند بقدر طاقت خیر کند و بصحبت گوشه نشینان
 خدا جوے رسیده التماس همت نماید و تقصیر و زلات و جرایم مردم را بپیران عدا
 بنجیده پایه هر یک را بجای خود وارد و باین میزان دانش اساس پاداش هر یک
 نماید و بدل و قیقه شناس در یابد که درین گروه کدام تقصیر پوشیدی و گذشتنی
 است و کدام گناه پر سپیدی و زبان آوردنی و سزا دانی است که بسا تقصیر
 اندک سزاوار جنازه بسیار است و بسا تقصیر بسیار سزاوار گزینی است و
 متروان را بنصیحت و طاعت و بددستی و زنی بر تفاوت مراتب را بنمونی کند و
 چون کار از نصیحت گذرد به بستن و زدن و پریدن عضو و کشتن بر تپان مدارج
 عمل نماید و در کشتن دلیر نکند و تامل فراوان بجای آورد.

مصع

که نتوان سرگشته پیو مد کرد

و تا تواند آن قابل کشتن را بدرگاه فرستد و حقیقت آنرا معروض دارد و اگر در نگاه
 داشت آن مترو یا فرستادن موجب فساد می باشد در آن صورت او را از هم
 گذرانند و از پوست کندن و در ته فیل انداختن و امثال آن که سلاطین کبار کنند
 احتراز نماید و سزای هر یک از طبقات مردم فراخور حالت او باشد که عالی مقام
 را نگاه تند بر کشتن است و پست همت را الت سوزمند و هر کس را که عقل
 و دیانت او اعتماد داشته باشد رخصت دهد که آنچه ناشائسته بر عزم خود بنید و خلوت

بگوید و اگر حیوانا گوینده غلط کرده باشد او را سرزنش نه نماید که سرزنش سزاگاه گفتن است و کسی را که
 اینگونه چون آن توفیق داده باشد که حق بگوید عزیز دارد که مردم در گفتن حق بغایت
 عاجز اند چنانچه که بد ذات و شریر اند میل حق گفتن ندارند و میخواهند که بهاطور و در بلا
 باشند و آنکه نیک ذات است ملاحظه مند میباشد که مبادا در گفتن من صاحب
 مستمع برنجد و من در بلیه افتم و نیک اندیشی که زیان خود را براسای قلع دیگران گویند
 حکم کبر است اگر دو دو خوشامد دوست نباشد که بسا کار از خوش آمدگوییان ساخته
 میباشد و یکبارگی با ایشان بد نباشد که ملازم را خوش آمد گفتن هم ضرورت و در
 پرسیدن داد خواه بنفس خود بقدر وسع اهتمام نماید ایست

بدیوان میداند از سر یاد او که شاید ز دیوان بود داد او
 بخود پرس فریاد مظلوم را برون سازد از نگین موم را
 و اسامی داد طلبان را بر تزیب آمد نوشته می پرسیده باشد تا پیش آمده محنت
 انتظار نکشد و پیش وستان خدمت را یارای تقدیم و تاخیر نماند و بر که بدی از
 کس نقل کند در منزل آن شتاب زدگی نماید و تفحص کند که سخن ساز مغتری
 بسیار است و راست گوئی نیک اندیش کیاب و در هنگام غضب سر رشته عقل
 از دست ندهد و با هستگی و بردباری کار کند و چندی از آشنایان و ملازمان خود را
 که بفرزونی خرد و اخلاص ممتاز باشند مختار گرداند که در زمان هجوم غم و غصه که عتلا
 دست از سخن باز میدارند از کلمه الحق صمت نوزند و سوگو کنند خور نباشد که سوگو کنند
 خوردن خود را بدو غمگونی متهم داشتند است و مخاطب را بیدگانی نسبت دادن
 و بدشنام دادن عادت نکند که شیوه اجلاف است و در افزونی ذراعت و

استقامت رعایا و تقاوی و ادا نمودن اتمام نماید که سال بسال امصار و قریات و قصبیات
افزون می شده باشد و چنان آسان گیرد که زمین قابل زراعت همه آبادان شود
پس ازان در افزایش عیش کامل کوشش کند و دستور العمل حاصل یابد که جدا
نگاه داشته پیش نهاد خاطر حق گزین خود سازد و با جمله جمیع رعایای آن سره و قریه قریه
و ارسد و از قرار هیچ اکم و رسم برنگرد و سعی نماید که سپاهی و غیر آن در خانه معلوم
بے رضا و ایشان فرو دنیا بند و در کارها بر عقل خود اعتماد نکند و مشورت با
داناتری از خود نماید و اگر نیابد هم مشورت را از دست ندهد که بسیار باشد که از نادانی
ساده حق را بند چنانچه گفته اند قطعه

گاه باشد ز بیم و دشمنی بر نیاید درست تدبیر

گاه باشد که گوید که نادان بخلط بر بدت زند تیر

و نیز بسیار کس مشورت نماید که عقل درست و معامله دانا و ادا خدا نیست نه بخواند
دست دهد و نه برون کار گذرانند و بیسر شود و بسیار جمعی نادان در امر مخالفت
نمایند و ترا در آن کار خود ک شود و از عقل خود و درست کاران که همیشه کمتر
باشند باز و آیند و هر کاریکه از طاعتان ادا شود بغیر زندان نفرمایند و هر چه از فرزندان
شود خود متکفل آن نشود که آنچه از دیگران فوت شود تو تدارک آن توانی کرد و
آنچه از تو فوت شود تلافی آن مشکل باشد و عذر نویشی و اغماض از نظر تقصیرات
خود او باشد که آدمی بیگناه و بے تقصیر نیست گاه از تنبیه و لطمه بیشتر میشود
و گاه بغیرت آوارگی اختیار می کنند آدمی باشد که بیک گناه
تنبیه او باید کرد و آدمی باشد که هزار گناه از او باید گذرانید غرض که کار سیاست

نازکترین مهات سلطنت است با هستگی و فهمیدگی بتقدیم رساند و راه بهار را بمردم
 خدا ترس و دلاور سپارد و نیک و بد آنها را از آنها پرسید و همواره خبر گیران باشد که
 که پادشاهی و سروراری عبارت از پاسبانی است و بکیش و دین خلق خدا مشغول
 نشود که خود و مندر کار و دنیا که فنا پذیر است زیان خود نگزیند و در معامله دین که پابنده
 است چگونه دانسته زیان مندی اختیار خواهد کرد که اگر حق با او است خود با حق
 سر مخالفت و تعرض داری و اگر حق با اوست و او نادانسته خلافت آن گزیده است
 خود بیچاره بیمار نادانی است کل ترحم و اعانت است نه جاس تعرض و انکار و
 نکوکاران و خیر اندیشان هر گروه را دوستدار باشد و خواب و خورش از اندازده
 نگذارند و از مقدار ضرورت تجاوز نکنند تا از پایه حیوانات فراترک شده بر تبه
 انسانیست اختصاص یابد و تا تواند کار و روز شب نیندازد و با مردم شدید العداوة
 نباید بود و سینه را از دندان کینه نباید ساخت اگر از بشریت گرانی بهم رسد زود بر طرف
 سازد که در نفس الامر فاعل حقیقی این و بچو نیست این خر خسته بار ابرای نظام
 ظاهر تجویز فرموده اند و خنده و هزل کمتر کنند و پیوسته از جاسوسان خبردار باشد
 و بخشن یک جاسوس اعتماد نکند که راستی و بے طعنی پس کیاب است پس در
 هر امری چند جاسوس و خبردار تعیین کند که از یکدیگر خبردار نباشند و تقریر است
 هر کدام جدا جدا نویسند و از آن پے بقتضو و برود جاسوسان شهرت گزین را
 معزول ساخته از نظر اندازد و بد ذاتان و شیرین را بخود راه ندهد اگر چه این
 جماعت بر اے بدکاران دیگر خوب اند اما سر رشته حساب از دست ندهد و
 آن گروه را و ردول خود همیشه متمم دارد که مبادا در لباس دوستی قصد نیکان کنند

و از نزد یگان و خدمتکاران خبردار باشد که بوسیله نزدیکه کستم نکنند و از چرب زبانان
 نادرست که در لباس دوستی کار دشمنی میکنند خبردار باشد که فسادها ازین رهگذر
 پدید نی آید بزرگان را بواسطه افترونی مشغله فرصت کم و این گروه بدکار فراوان
 و از اطراف و جوانب خود خبر گیران باشد و از کفشی را کوتاه ساخته لائق عرض را
 محروم دارد و در ترویج دانش و کسب کمال اهتمام نماید که عاقلان استعداد
 از طبقات محروم ضائع نشوند و در تربیت خاندانهاست عذریم هست گمارد و
 از سامان سپاهی و یراق غافل نباشد و خرج را کمتر از دخل کند که سرانجام معاطله
 در گرو آنست که گفته اند هر که خرج او زیاده از دخل باشد احمق است و هر که خرج را
 با دخل برابر سازد چنانچه عاقل نیست احمق هم نیست و طرح اقامت نیندازد
 و همواره مستعد ملازمت و منتظر طلب باشد و در وعده تخلف نورد و دوست قول
 باشد خصوصاً با مستعدریان اشغال سلطنت و همواره در مشق تیر اندازی و پیروزی
 اندازی باشد و سپاهیان را ورزش فرماید و بشکار مشغول نباشد و بخت و بدش
 سپاهگری و نشاط خاطر که ناگزیر نشاء تعلق است گاه گاهی بآن پرواز و ویکبار
 غله را بکنس از رعایا گرفته به نیت گرانی انبار سازد و نقاره را وقت طلوع تیر
 نور بخش عالم و نیم شب که در معنی آغاز طلوع از انجاست می نواخته باشند و در وقت
 تحویل تیر اعظم از برجی برجی بنده و چیان و تو بچیان توپ را سر و هند تا جمهورانام
 آگاهی یافته اشکرا نه بجا آورند و یک کس بدرگاه گذارد که عراقی اهدا بنظر
 اشرف می آورده باشد و اگر کوتوال نباشد فصول قانون او را نیک نگا داشته
 در ترویج آن کوشد و در دستایان این اندیشه بخود راه نهد که کار کوتوالی را

چون پردازم بلکه عبادت عظمی دانسته اهتمام نماید بدین تفصیل نخستین باید که
 کوتوال هر شهر و قصبه و ده با اتفاق اهل قلم خانها و عمارات آن را نویسد و ساکنان
 هر محله را خانه بخانه در قید کتابت در آورده که چه قسم مردم اند و خانه بخانه ضامن
 گرفته باید بگر اتصال بخش و محلات قرار داده در هر محله میر محله مقرر سازد که نیک
 و بد آن بصواب بدید او شود و جاسوس هر محله قرار دهد که وقایع شبار و زس
 آمد و رفت محله را می نویسانیده باشد و مقرر سازد که هرگاه وزوے آید یا آ
 افتد یا دیگر هر س ناخوش سرزند همسایه آن در ساعت معاونت او نماید همچنین
 صاحب محله و خیرداران اعانت نمایند و اگر بضرورت حاضر نشوند گنگار
 باشند و بخیر همسایه و میر محله و خیرداران بچکس مسافرت نگریند و کس را در محله
 نگذارند که فرود آید و جمعی که ضامن نداشته باشند آنهارا در سراسر علاقه آبادان
 سازد و میر محله و خیرداران سراسر نیز تعیین نماید و پیوسته احوال دخل و خرج
 هر کدام از دور بینی دریافته ملاحظه نماید چه هر کس که دخل او کمتر است و خرج او
 بسیار تعیین که بے بلائی نیست پیروی نماید و نیک ذاتی و خیر اندیشی را از
 دست ندهد و این کاوش را پیرایه انتظام دادند و سرمایه اخذ و جرو باید که
 دلالان هر قسم را ضامن گرفته در بازارها تعیین کنند که هر چه خرید و فروخت شود
 اعلام می نموده باشند و مقرر سازد که هر که بے اعلام خرید و فروخت نماید
 جرمانه بدهد و نام مشتری و بایع در روزنامه می نوشته باشد و هر چیز که در بازار
 خرید و فروخت شود با اتفاق میر محله و خیردار محله واقع شود دیگر آنکه چند کس
 محله به محله و کوچ بکوچه و لواحق شهر بکست محافظت چو کی شب تعیین نمایند

وسی کند که در محله و بانا و کوچ بیکانه نباشد و تحقیق و پیروی و دزدان از گره بر و
 و چنانکه پیغمبر آن بواقعی نماید و اخراج از آنها نگذار و هر چه اسباب کم شود یا بتاریج
 رود آنرا یا و زوالش پیدا سازد و الا از عهده آن برآید و اموال فاسد و مستونی
 تحقیق نماید اگر وارث باشد یا آنها نگذار و و گرنه باین سپاند و شرح آنرا بدگاه
 نویسد تا هرگاه که صاحب حق پیدا شود با و وصول یابد و درین معامله نیز خیر اندیشی
 و نیک ذاتی بکار برود که مبادا چنانکه در بوم و موم شایع است بظهور آید و نهایت
 پیروی نماید که اثرش از شراب نباشد و خورنده و فروشنده و کشته آن را
 باتفاق حاکم آنچنان تنبیه نماید که مردم عبرت گیرند و اگر کسی از حکمت و هوش
 افزائی چون دوا بکار بر و تعرض احوال او بنپاید کرد و در ارزانی ترخما اهتمام نماید
 و نگذار که مالداران بسیار خریده و تخمیره نمایند و بمرور بفر و شوند و در لوازم جشن
 نوروزی و عیدها اهتمام نماید عید بزرگ نوروز است که ابتداء آن در وقت
 تحویل نیز نور بخش عالم در برج حمل است و آغاز ماه فروردین است عید دیگر
 نوروز هم ماه مذکور که روز شرف است و عید دیگر سوم ماه اردیبهشت است و عید
 دیگر ششم ماه خرداد و عید دیگر سیزدهم ماه تیر است عید دیگر هفتم ماه امرداد است
 عید دیگر چهارم ماه شهریور است عید دیگر شام و هم ماه مهر است عید دیگر و هم ماه
 آبان است عید دیگر نهم ماه آذر است و در ده ماه سه عید است ششم و یازدهم
 و بیست و سوم عید دیگر دوم ماه بهمن است عید دیگر پنجم ماه اسفند است و
 عید هاس متعارف برآید ستور میکرده باشد و شب نوروز و شب شرف بطریق
 شب برات چراغان کند و در اول شب که صبح آن عید باشد نقاره نوازند

و روزهای عید بر سر شهر نقاره نوازند و زن بسبب ضرورت بر اسب سوار نشود و گذرگاه
آب دریا را براسه غسل مروان و آب بر دوشستن جدا سازد و براسه زنان گذرگاه
دیگر مقرر گرداند.

فرمان حضرت شاهنشاهی بشهبازخان کتبو

بمعن پیش نهاد هست اعتمادالکرین و نیت سعادت آئین این نیازمند درگاه
بے نیاز از ابتداء جلوس برادرنگ شاهنشاهی و استظلال بچرخ والاشی
ظل الکی آنست که جمیع سکنه در عایا و سائر خلایق و برایا که بدائع و دائع ازلی و
شرایط امانات ایزدی اند جل جباب کبریا یه در ظلال عدل و افضال آزاده
خاطر و آسوده حال بوده و وظایف شکر گذاری خدا که موجب از دیا و نعمت و
استقامت سعادت است رطب اللسان و عذب البیان باشد البته بعد که روز
بروز ضرورت این معنی از مکان من قوت بواطن فعل بر حسب و نحوه ظهور نمود و
همواره امرای اخلاص شش و حکام عدالت نژاد که نقد معاملات ایشان بر محک
قبول اشرف رسیده در جمیع اطراف و اقطار ممالک محروسه بر شاهراه اعتماد
سلوک نموده داد و گستره میسر دهند و بیامان خدمات پسندیده منظور نظرات
تر بیت و ترقی گشته بدارج عالییه و مراتب سائیه ارتقا و اعتلا بینمایند و چون
بطقت عبودیت و خدمتگاری و نسبت دولتخواهی و جانپاری عمده الملک
رکن السلطنه العلییه موتمن الدوله البهیة مستشار المملکه الخاقانیة مقرب
الحضرة السلطانیة و افرال اعتماد کامل الاعتقاد و مورد العنایة والاحسان

نظام الدین شهباز خان که مزا جلدان بساط اقدس و پرورده نظرهای خاص الخاص
 ست و از مبادی ملاومت تا غایت هر خدشی که بدو تفویض فرمودیم بنوعیکه مرضی
 خاطر شریف ارفع بوده تقدیم رسانیده از محض راستی و درستی بسجاده تها که روزی
 محتاج است درینولا بموجب فرط عنایت و کمال التفات حکم فرمودیم که حکومت
 و حراست و اختیار رفق و متق و قبیض و بسط تمامی کار و بار ملکی و مالی صوبه بالو
 که خلاصه عمالک و کشاست از مهمام خالصات و مهمات جاگیر داران و زمینداران
 تمام و کمال بطریق استقلال بعد از الملک مشارالیه مقرر و مفوض باشد که در
 معموری آن بلاد و امصار و تکثیر زراعت و محصول و تعمیر مواصلات و مزاج و محاسن
 سپاهیان و مرمت قلوب شکسته و رعایت خواطر رعایا و قلع مفسدان و استیصال
 متمردان و تقویت ضعیفان و تنبیه ظالمین و تائید مظلومان و جبر متکبران
 مساعی جمیله بر وجه اکل و اتم نماید و چنان کند که غلوفه سپاهیان و امر او تا بنیان ارباب
 مناصب بنوعیکه نام بنام بدر گاه و الاقرار یافته موافق حال حاصل بلا قصور
 و اصل میشده باشد باید که امرای عظام و سائر جاگیر داران و کرد وریان و زمینداران
 آن صوبه عمده الملک مشارالیه را صاحب صوبه بالا استقلال دانسته از صلاح
 و صواب بدید او که هر آئینه موافق حساب و مطابق قانون ابد مقرون خواهد بود
 بیرون نروند و هر گاه طلب نماید جبار و تجار بی شائبه تاخیر و اہمال حاضر شوند
 و نیز حکم جهان مطاع شرف نفاذ یافت که هر کس که بصلاح و استصواب آن
 عمده الملک عمل نکند محال جاگیر او را تغییر داده بدر گاه نعلی عرضداشت نماید تا
 دیگرست از مخلصان علیه بجای او نصب فرماییم که انتظام سلسله جهانجات

و استحکام و رابطہ عالم آرائی باین امور مذکور منسلک و منجمست و همچنین در جمیع
 ضوابط و قوانین پادشاهی و اوامر و احکام هماننداری که هر یک اساس بنیان
 سلطنت و رکن قهر خلافت است ثابت قدم بوده در اشاعت و اعلای
 آن بایستی کمال اهتمام لازم داند و خاطر السام موار و را متوجه احوال سعادت
 قرین خود دانسته همیشه امیدوار الطاف گوناگون و عنایات روز افزون باشد
 چون مواجب انجم ثواب شاهنشاهی و دین نزدیک به تسخیر و کن متوجه است
 چه و ایان آنجا سالک مسالک غفلت بوده دست تعدی ارباب ستم کشاده
 اند و نیز قدر عنایت پادشاهی نداشته در لوازم اطاعت اهتمام ندارند باید
 که آن رکن السلطنت بنودی بآن عصبه رفته سر انجام آن لشکر بنوعی نماید که موجب
 تحسین و آفرین گردد چون رایات اقبال بشکار گواهیار نهضت فرماید آن
 رکن السلطنت را با جمیع جاگیر داران عصبه مالوه حکم قضا و امضا خواهد شد که پیشتر
 در ملک و کن رفته غنمخواری آن ملک نماید و در آسودگی و رفاهیت جمهر سکنه
 و یار و کن از سپاهی و رعیت مساعی جمیله بظهور آرد و هر کس از روس عقیقت
 پیش از اضطرار روس نیاز بدرگاه آورد و اربعواطف ظل الهی امیدوار
 سازد که ذات مقدس مامنظر عفو و لطف است۔

فرمان حضرت شاهنشاهی در منع زکوٰۃ

مقصدیان حال و استقبال و کار فرمایان کل و جزو ممالک محروسه بدانند که
 درین هنگام سعادت انظام که از ابتدا اے جلوس بر اورنگ جهانبانی که سنه

سابع است از قرن ثانی و آغاز اقباسم بهار دولت اقبال و زمان انکشاف صبح
 جلال و جمال است فرمان عدالت عنوان و منشور افاضت بنیان بارقه بروز
 و ششبه ظهور یافت که چون ناموس اکبر و قانون اعظم سلطنت ابد پیوند آگهی حل
 جلال قدس بمقتضای حکمت بالغه ازلی که سلسله جنیان دار و گیر عالم ایجاد و
 تعبیه پرداز کن کن و اثره کون و فساد است چنان اقتضا کرده که ریاست
 ممالک و سیاست مدن که عبارت است از ارتباط احوال مقیم و مهاجر و انتساب
 مصالح کاسب و تاجر بدستگیری پادشاهان عادل و دیده بانی شهریاران
 در یاد دل جلوه نما و صورت پذیر باشد و یکی از وجوه خراج که مدار علیه نظام
 عساکر نصرت و جنود اقبال که حارسان اعمار و اموال و حافظان عقائد و احوال
 خلایق اند باج اشیا است که در بازار بیع و شرا و چار سوے چون و چرا در آمده که
 اگر بنحیدر میزان اعتدال از باب حیانت و دیانت نقداران نفوذ و اجناس
 کوسه و آبی و مقومان اعراض انفسی و آفاقی اند گرد هر آینه جمیع مصالح
 بفاسد انجامد و تماسی محامد بنده ما کم کشد لعل الحمد که از مبادی احوال نصفت
 اشتعال بگی توجه که خاطر عدالت مناظر و تدبیر باطن جلالت موطن مادر زلفایت
 عموم بریت و مراحم خیریت خصلت رعیت که فی الحقیقه فرزندان معنوی و
 مولای خدایوندی اند مصروف بوده المنة لعل که باضاوت لوامع عدالت بود اعظم
 هندوستان و دیگر ممالک محرومه منهل اصناف ناز و نیم و مامن مسافران
 محبت آیه هم است در نیوالا بموجب توسعه مراحم ذاتی و تکرار مکارم فطری حکم نافذ
 و امر جبارم شرف اهدار و عزایر او یافت که از اصناف جویبارت و غلات

و نباتات از اخذیه و ادویه و روغن و نمک و شکر و اقسام عطریات و انواع کرباس و
 پنبه و اسباب پوشیدنی و ادوات چرمینه و آلات مسینه و ظروف چوب و پنبه و تنی و گاه
 و دیگر اشیاء و اسباب و اسلحه و اجناس که مدار معاش جمهوران نام و ملاک معیشت
 خواص و عوام است سوائے اسب و فیل و شتر و گوسفند و بز و اسب و قماش که در تمامی
 ممالک محرومه تمغا و بلج و زکوة و صدیکه و آنچه از قلیل و کثیر میگرفته اند معاف و
 مرفوع القلم بوده باشد و تا این زمان که مقصد بیان کارخانه سلطنت امثال این امور معمول
 میداشته اند بلاحظه خبر داری بوده که دست تطاول اقویا بر ضعیفان را زنگرد و در یک
 تعدی از بردستان کوه اندیش سرکوب زیر دستان خاک نشین نگردد اکنون که
 بهیبت و شوکت و آبست پادشاهی در قلوب افراد عالم شسته و نوار عدالت
 درافت و راقطار و اکناف ممالک تنوع بسته بشکرانه الطاف منعم حقیقی حاصلات
 آنهمه اشیاء که خزینة موفوره و گنجینه معموره است بغیر از آن هفت چیز که بمصلح
 ملکی مستثنی شده تمام و کمال بخشیدم باید که فرزندان کارگزار و امرای نامدار و
 مقصد بیان مهمات هو بهما و حکام بلاد و جاگیر داران امصار و اعمال خالصات و
 مقاطعان مواضع و قصبات و جمیع راهداران و گذر بانان و محافظان طرق و
 ضابطان مسالک و زمینداران حدود و ناموران ممالک مضمون فرمان معالی را
 بگوشه بوش جا داده و در اجرا حکم جهان مطلع کمال اهتمام لازم دانند و دقیقه
 از وقایع امر لازم الاتباع فرو نگذارند.

فرمان حضرت شاهنشاهی به حاجی علی خان فرمانروای خاندیس

امارت و ایالت پناه ارادت و عقیدت و سنگاه نقاوه و دوران عز و علا اعضاده
 خاندان مجد و اعتلازیده مخلصان سعادت کیش و خلاصه مختصان صواب اندیش
 مورد لطافت پادشاهی مصدر آلاء خیرخواهی و افرای صدق راسخ البرهان عمده
 اهل دول راجی علی خان باصناف الطاف پادشاهی و اضعاف اعطاف ظل الهی
 مستنظر و مستبشر بوده بدانند که الحمد لله و المنة که میامین توجهات سلطانی که اثریت
 قوی از عنایات سبحانی اینچنین فتح عظیم و نصرتی فحیم از یمن بطون بکامین ظهور
 روی نمود و چون روابط اخلاص و ضوابط اختصاص آن مخلص حقیقی بدرگاه
 معالی شایسته و راسخ بوده موجب مزید آبروی و از دیاد عزت او اولاد در نظر
 و در بین مائینا پیش جهانیان شد و بکارم توجهات باطن قدسی موافق شاهنشاهی
 در معنی مهات کل و کن و انتظام مهام حکام انجایان مصدر خیرخواهی بازگشت
 مستحسن آنکه قدر این عنایت کبری و شکر این عطیه عظمی و انست اینچنین همواره
 در امتثال او امر و احکام مطاع کمال سعی و اهتمام نماید که کار آن ایالت پناه
 روز بروز افزونی باشد و الحق همیشه از ان منظر خیر اندیشه خدمات پستیده که
 لائق خیر خواهان و ورزین و کار آگاهان حقیقت پسند تواند بود و بطوریکه و
 همین مرکز و موقوف خاطر قدسی مظاہرست و انتظام احوال آن سعادت کیش
 نبویکه غبار اختلال بر دامن آن نشیند پیش دید خیمه عرش مناظرست و از انجا که
 فطرت سلیم فطانت مستقیم آن هو شمند سعادت آثار یقین باطن اقدس است

باید که همواره مطرح نظر راست بین و مطمح ضمیر سعادت گزین باشد که بتأییدات الهی و فتوحات
 نامتناهی که نفوس ناصیه اقبال و رقوم زائجه احوال ماست انقیاد و اطاعت
 حضرت مادی پیاچ از دیاد سعادت و ابقای دولت ارباب دین و دول است
 و مخالفت و انحراف از قیل گاه غلبه ماعنوان شقاوت ابدی و وسیل زوال سرمدی
 اصحاب ملک و ملل بر عالمیان هویدا است که اثر ابتدای جلیوس بر اورنگ
 جهان بینی تا امروز که سده سابع است از قرن ثانی و اول بهار سلطنت و نوروز سال
 اقبال است بهر طرف که لوای عزیمت برافراشته ایم و عنان توجیه معطوف داشته
 فتح و اقبال طلایه عساکر اجلال و مقدمه جنود افضال بوده و درین مرتبه نهضت
 ریاست عالیات که بجانب پنجاب اتفاق افتاده بود بحسب تصفیه کابل و تسخیر
 ولایت کشمیر و تنجیه و خوش افغانیه و تادیب بلوچان صوبه قندهار بوده بتأیید غلبی
 هر اراده که در باطن الهام موطن ما که مرآت جهان ثلث غلبی است صورت بسته
 بود و خوبتر از آن در عالم ظهور داده اگر چه استخلاص قندهار و سیستان نیز مکنون خاطر
 اشرف بود و اما چون عظمت و شوکت دستگاه شاه عباس که فرمانروای ایران
 بدوست رابط و یگانه سابق را منظور داشته ایم چنان کاروان مع عرائض اخلاص و
 هدایای گرامی بدرگاه محل فرستاده اظهار اخلاص و انکسار نموده استمداد همت و
 هر گونه استعانت کرده بود و از قدیم الایام آبا و اجداد و سلاطین او سبدار خور و دولت خود
 را از عنایت حضرت عبا جعفرانی میدانسته اند چنانچه استخلاص امراسه روم و
 استیلا قریه ساسانیان مرز بوم باستدعای جد بزرگ شاه اعلی و خروج او
 به تیر و تی آن جماعت از جراند تواریخ ظاهر است و در رابط حضرت جنت آشیانی

پادشاه مبرور مغفور معلوم بکنان در نیولا که ایشان را کار پیش آمده باشد فتوت پادشاهی
 اقتضای آن شود که عساکر منصوره را از عبور بان نواحی ممنوع فرمودیم و قلعہ حار را
 بمیرزایانی که از منتہیان آن بود و مانند مسلم و ایتیم و کشمیر که از غنہوان تا حال مطلوب
 و مرغوب خاطر اشراف اقدس بود بعد از فتح آن خواستیم که سجدہ شکر گزاری پروردگار
 بر آن سرزمین که از عطیات مجدد و الهی بوده بجا آوریم با وجود جمال مرتفع و متصاعده
 و اشجار عظیمه مترامنه و طقیان آبها سے طوفانی که در راه بود و مرور عبور عساکر منصوره
 از آن جاے محال می نمود و توفیق ایروکی یا موکب عالی رومی تو جہ بان حدود و در
 آور و یکم و حکم عالی شده بود که چند هزار خارا اشراف چلکدست پیش پیش تھانہ
 عالی میرفتند و در قفقج و توسیع راه پید طولی می نمودند چنانچه در اندک فرصت تا اتصال
 کشمیر و کوہستان تبت میر فرمودہ طنطنہ کوس عربیت بجانب کابل بلند ساختیم و
 مجدد و اعراض لطافت سرشت کابل را نیم جنود و فضائل ساخته طرح قلعه جدید کہ محکم
 حصین حفظ آبی تواند بود و نفیس نفیس خوانند ایتیم و چنان کنون خاطر دور اندیش
 بود که جمعی از بہادران شجاعت پیشہ را پیشتر تعیین فرمودہ ولایت بدخشان را
 مستخلص ساخته بمیرزا شاہ مرخ مرحمت فرماییم لیکن دین اشنا پلچیان حکومت
 پناہ شجاعت و ستگاہ عبداللہ خان اوزبک با کف و ہدایا سے متوا فرہ مکر بطریق
 تواتر و توالی بدر گاہ عالم پناہ میبند چون مطرح نظر بلند بین غیر از موافقت و اخلاص از
 ارباب دول امری دیگر نیست لاجرم بدولت و اقبال مراجعت نمودہ بدارالملک
 لاہور کہ مرکز ممالک محروسہ است نزول اجلال فرمودیم و تہنیه و تادیب افغانان
 کوہ فشیق کو تہاہ بین نبوی شدہ کہ اکثر حلقہ بندی در گوش کشیدند و آنکہ

سر از قبله اقبال یافتند هزاران هزار اسیر جبال سلطوت و جبروت ماکه ظلال قهر و جلال
 کبریا کے انہی ست می گشتند و در سمرقند و بخارا و ترکستان بفرخست میرفتند و چون
 ازین ناحیه خاطر اشرف بالکل جمع شدہ بمشیت اللہ تعالیٰ درین زودی در ساحت
 سعود و زمان محمود کہ منتخب بلند بنیان زدایا سے نہانی و مختار و قانع شناسان
 جداول آسمانی باشند بدار السلطنہ اگرہ مرا جعت میفرمایم و بر نظر ان مقدم
 عالی ابواب فیض و افضال میکشایم و پیش از انستہ اس الویہ مواکب عالی چون
 اندیشہ انتظام بخش جہانیان بزمید ترقیہ و تعمیر جنوبہ مالوہ مصر و شام گشتہ شاہزادہ
 کامگار بر خوردار غرہ ناصیہ دولت و اقبال قرہ باصرہ عظمت و جلال درہ التاج
 قرخی و فیروز بندی و اسطہ العقد سعادتمندی و حق پسندی فرزندان جہند شاہ مراد را
 بآن صوبہ میفرستیم لائق آن کلین معنی را عین نزول رحمت انہی و محض ورود
 سعادت نا تنہا ہی دانستہ در لوازم اطاعت و اخلاص سعادتی جمیلہ تقدیم
 نماید و بتازگی خورامور و عنایت خسروانی گردانند و چون قرب مسافت روی
 نمودہ ہموارہ کسان را باعرا کف اخلاص فرستادہ مراسم یکجہتی بقصد یکم میرسانند
 باشند و ہر گاہ آن زبدہ آرباب اخلاص را و امری از امور احتیاج بامداد و کمک
 شود حقیقت احوال مشروحاً بعرض گرامی شاہزادہ کامگار رسانند کہ سفارش آن
 زبدہ مخلصان بجنور اشرف فرمودہ ایم کہ آن مخلص ہوا خواہ را از یکجہتان مخلص
 و ثابت قدمان شاہراہ اخلاص دانستہ در ہمہ باب انواع امداد و اعانت نماید
 درین ہنگام کہ نسبت آن عمدہ آرباب عقیدت یابین در گاہ نبوی درست
 شدہ کہ بالتاس واستدعای او مہمات و یکران ساختہ و پرداختہ آید چہ جائے

مطالب و مقاصد آن مخلص به خواسته باید که هیچ گونه اندیشه بخود راه ندهد و قریب جوار
 شاهزاده جوان بخت از مقدمات دولت روزافزون خود داشته و در مراسم اطاعت
 اهتمام نموده منشراح خاطر و مسرور بال باشد و بر مومنان خیر پوشیده نیست که سلطان
 عالی مقدار که تسخیر عالم و عالمیان پیش نهاد همت و لایستگاری ایشان است از
 حکام دیار و ولایات اقطار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود نداشته اند و
 دولتمندی که بمقتضای دور بینی و کاروانی خود این معنی را منظور داشته و بتأسیس
 مبانی اخلاص و عقیدت رسوخ نماید هر آینه تنگ و ناموس او بحال خود مانده موجب
 اعزاز و ترقی گردد و آن عقیدت پناه خود از مخاصمان قدیم و به خواهان مستمر الاخلاص
 است و آنکه در آن مرتبه که اعتقاد الممالک العظمی اعتماد الخلافة الکبری قدوة الخوایین
 اعظام عمدة الامراء الکرام رکن السلطنة العلیه مبارک الدین اعظم خان بدان حدود
 رفته بود و لازم خدمت از آن خیر اندیش بود و نیامد بواسطه بعضی امور که محتاج شرح
 نیست بوده نه آنکه در اخلاص آن راسخ الاخلاص فتوری رفته باشد و لهذا در باره
 او انواع عنایات فرموده میان عالمیان امتیاز بخشیدیم و از جمله مراسم شاهنشاهی
 آنکه بآن امارت پناه عمدة الملک مستشار الدوله موتمن السلطنة قدوة مقریان
 سرریزیده محرمان اسرار ضمیر مقتدر ارباب علم و حکم منظر فیض اوفی و فضل اتم
 جامع کمالات صوری و معنوی ناظم آثار و نبی و وینوی علایی شیخ ابوالفضل که از
 و سائران بزم عرفان سرشار است نسبت قریب فرمودیم تا چنانچه علایم مشارالیه
 نقادۀ مخلصان و رگاہ است آن مورد حق پسندی نیز مجموع باطن و مطنین خاطر
 گشته در ملک کمال ارباب اخلاص و برآید و همواره او را بنظر محرمیت دیده

و او کجبتان مهمم القلب تصور فرموده عنایات که در خاطر صلاح اندیش او منظور کرده
 باشد بطور رسالتی تا موجب امیدواری عالمیان گشته و مستورا بعمل اخلاص - جمیع
 بزرگ نژادان عالم گردد و درینو لا منظور خاطر قدسی شده بود که چون آن خیرخواه قدیم
 مجد و امجد در خلافت پسندیده شده از روی اعزاز و اکرام بحضور اقدس طلبیده
 مشمول انواع عنایات ساخته رخصت فرمایم تا من بعد هیچ احدی در باره آن
 وافرالات سخن ناشنایسته بمساجع عالی نرساند و باز در باب عرض کسایت پدید آید ما
 بواسطه آنکه آن حد و دورا خالی گذاشتن و بمسافت بعید طلب و آشتن مانع نبود
 عنان اراده ازین وادی منصرف ساخته بخاطر اشرف رسید که کسی را باید فرستاد
 که دیدن او حکم دیدن ما داشته باشد تا حقیقت اخلاص و عقیدت مهمم آن مصدر
 ادب خیر اندیشی فهمیده بعرض اشرف رساند بنا بر این افتاد و افاضت مآب
 حکمت و معرفت نصاب جامع المعقول و المنقول حاوی الفروع و الاصول
 عمده مخلصان درگاه زبده مخصوصان بارگاه مقرب المخرجه السلطانیة اعتماد الدوله الحاکمه انما
 ملک الشعراء شیخ ابو الفیض فیضی را که در طلال عنایت مارتبیت یافته و هرگز
 از بارگاه والا بخیر و دوری او لغیر فرموده ایم و رموز دانی و نکته بنی و دور بینی و آدم
 شناسی و مراتب اخلاص فنی و مدارج اعتقاد شناسی او در حضرت مظهر تمام
 دار پیش آن نقاد و آریاب اخلاص فرستادیم که صنوف عنایات ما را کمالی نظر
 نشان ساخته آن خیرخواه سعادت انبیا را بیکل توهمات پادشاهی و مسکرم
 عنایات نامتناهی و فوق نماید و سخنانی که مرکز خاطر اشرف ارفع است با تمام رسانند
 و مدار حقیقت عقیدت و اخلاص و وقایع عقیدت و اخلاص او را نیز فهمیده و

و بعیار دانش آسجیده بموقف سمع عالی معروض دارد باید که آن مخلص خیر اندیش سخنان
 حقانی بپیان مارا چه از آنچه در فرمان عنایت مشحون مندرج است و چه آن کلمات
 قدسی سمات که زبانی بافاضت مآب مشنار الیه در خلوت فرمودیم بسمع دانش اهنما
 نموده مراتب الطاف شسروانی و مدارج اعطاف خاقانی را بتقل و در اندیش خود
 دریافته آچنان ایتتام خلصانه کار آگاهانه نماید که حکام و کن کلام علی الخصوص حکومت
 پناه امارت انتباه منظور انظار خاقانی مشمول الطاف سلیمانی برهان نظام الملک
 که محدود اتر بیت یافته این درگاه است لوازم نیکو خدمت و قوانین حق شناسی بر وجه
 اتم و اکمل بظهور رساند و به سخنان کوتاه اندیشان ناعاقبت بین از جاده اطاعت
 و عقیدت انحراف نورزد چه این معنی باعث اعتبار آن مخلص حقیقت گزین
 و هم موجب امن و امان خلایق آن دیار خواهد بود و چون بدست بود که و کلا و عین
 حکام و کن بدرگاه گیتی پناه نرسیده بود درین مرتبه بخاطر اشرف نمیرسید که بحکام
 و کن کس فرستاده شود لیکن از آنجا که عنایت پادشاهی عام است و آن مخلص خیر
 خواه را با آنها ارتباط تمام آنرا علاوه عنایت بآن هواخواه حقیقی و المسته چندی از
 مقربان درگاه را که بزید عنایت و التفات مخصوص اند همراه افاضت پناه مذکور
 فرستادیم باید که در سامان و سرانجام آن جماعت و بزودی روانه ساختن بدرگاه
 معالی کمال سعی لازم داند و بمقتضای ظهور الطاف عالیله اظهار رمانی التضمیر نموده
 هر مطلب و مهمی که باشد بوسیله افاضت مآب مومی الیه معروض درگاه معالی سازد
 که از آنجا که کمال عنایت قدسی سرایت در باب آن زبده مخلصان هواخواه مرکز
 باطن اقدس است همه در معرض قبول و انجلاج مقرون خواهد بود و بموجب و فور

عنايت والتفات که بان اخلاص شعار داريم خلعت خاصه و شمشير مرصع و
 دوراس اسب عراقی و دورا اهورا و یک قطار شتر نزولاتی جهت آن مخلص
 خیراندیش فرستادیم باید که از جمیع وجوه خاطر خود را جمع داشته توجیه باطن اقدس را
 شامل انتظام احوال و کافل حصول مقاصد و آمال خود داند و چون همواره توجیه عالی
 در تربیت و ترفیه مستعدان طوائف انام پیشا طبقه در باب علم و حکمت مبذول است
 مردم حکمت و صداقت مآب فضائل اکتساب جالینوس الزمانی حکیم مصری را که
 در آن حدود داند چنان کند که بالکل بدرگاه معالی رسیده بحکمت مآب مشا را الیه متوجه شوند
 و بجهت کارها که مشا را الیه آنجا دارند به نیک وجه انصراف یابند که از مرضیات خاطر اثر
 خواهد بود و پیوسته خاطر ملکوت ناظر را متوجه حصول آمان و آمال خود دانسته امیدوار
 عنایات گوناگون باشند.

فرمان حضرت شاهنشاهی به برهان نظام الملک مستد نشین احمد نگر

حکومت و ایالت پناه اخلاص و عقیدت دستگاه عمده اعظم حکام و بده
 اما بعد انام اموه مخصوصان درگاه نقاده مخلصان خیرخواه منظور الطار خاقانی
 مشمول الطاف سبحانی مهبط عنایات متوالی مطرح توجیهات متعالی کامل الاعتقاد
 و اثر الاعتقاد برهان نظام الملک بجزئی کارم شاهنشاهی و جزائل مراحم ظل الهی
 مفتخر و مهابتی بوده بدانند که چون آن شوکت دستگاه از صدق طویرت التجا بدرگاه
 گیتی پناه ما که متوطن صاحبان ناز و نعم و طهار مستعدان هفت اقلیم است آورده
 بود همواره مرکوز ضمیر الهام پذیر میگشت که ولایت دکن با و تقویطن یابند و قلوب

این امر جلیل موقوف بسعادت و وقت بود و الحمد للہ آن طور فتحی که خاطر قدسی میخواست
و بخیال ورنی آمد توجہ اقدس صورت یافت و عہدہ اماجد عظام راجی علی خان که
مکرر اقبیران عنایت و منشور التفات سمرات از گشته بآن خدمت مامور شده بود
بوسیله ظهور آن مورد مزید اعتبار و اعزاز شاهنشاهی شد بر ہیئت بخت قدر آن
و اندر همیشه حضور اشرف تبار با طر و داشته و راظهار آثار اخلاص و عقیدت که
سرمایہ دولت و وہمانی و پیرایہ آبرو کے چاودانی است چند موقوفہ نماید و درین
ہنگام کہ اندیشہ انتظام جیش جهانیان بزمید ترقیہ و تعمیر ولایت مالوہ مصروف
شده و شاہزادہ کامگار بہ خور و ارغہ ناصیہ دولت و اقبال قرۃ باصرہ عظمت
و اجلال و رۃ التاج فرخی و فیروز مندی واسطہ عقد سعادت مندی و حق پسندی
فرزندار جمند شاہ مراورایا نصوب میفرستیم آنرا و در سعادت انکاشہ بمشورہ
عقل و در اندیش و راستحکام بیالی ہوا خواہی خراوان کوشش بکار بر و پیوستہ
عرائض اختصاص فرستادہ گلشن کجستی تازہ وار د کہ ہوشمندے و بقیقت شناسی
حرز متغیر و حصین ملک و ناموس است و برابر باب دانش و بینش ظاہر
و باہرست کہ سلاطین عالی مقدار کہ تسخیر عالم و عالمیان پیش دید ہست والا دارند
از حکام و پیار و ولایت اسرار جز اخلاص و اطاعت مطلوب و مقصود و ندا شہ
او چون باطن اقدس متوجہ از و یاد سعادت آن عزت پناہ است امین الدین
را کہ یکے از ملازمان خاص و مریدان با اخلاص است فرستادیم کہ تنبیت آن فتح گفتہ
فرط توجہ اشرف اقدس را بخدو خاطر نشان او ساز و باید کہ بگوش ہوش اعغا نماید و
انتظام و انقیاد آن ولایت را از کمال خرد مندی و حق پسندی چنانچہ در ملازمت

اقدس مافهمیده است به تقدیم رساند و قوانین مارا بدستور یک در ممالک محروسه جاری
 و ساری است رنج گردانند و کرپش شعاران کوتاه بین را که جز پیش پا سے نہ بینند
 و غیر از فساد و اخلال نکوشند و در مهلت و خلل ندرند و در رعایت خاندان پاس
 قدیم و پیش آوردن اصحاب اخلاص که بر است گفتاری و درست کردار سے مشهور
 و معروف باشند و کوشش نماید و در اعتبار بار بآب علم و فضل و اعلا سے اہل دانش
 و حکمت سے موافق پیدا آورد و شبہ و زرا در مرضیات اہل معبود داشتہ آئینان و نگاہ
 باشد کہ دست و قویا از ضعف و کوتاہ بودہ زیر و ستان در مہادامن و امان مرفہ الحال
 و فارغ البال باشند و چون منشور عاطفت بآن عمدہ مخلصان شرف صدورنی یافت
 بخاطر ملکوت ناظر بمقتضای شمول یافت کہ احاطہ عموم ظائق دار و رسید کہ قرین
 قضا جہان نصاب بقیان بعاول خان قطب الملک عزایر او یابد کہ اگر توفیق
 رہنمون آنها شود و در لوازم اطاعت بر خلاف سوائف ایام سلوک نمایند
 چه از ان بہر کہ عنقریب بتائید دولت ابد پیوند ما با ہم اتفاق نمودہ باعث
 فتوحات فرنگستان و سائر بناور شود و مورد ہزارگونہ عنایات گردند و اگر بواسطہ
 خرد سالی و هجوم کوتہ بینان کہ بعد مسافت را حصن حصین خود خیال کردہ بغفلت
 گرا نید نیز بتوفیق ربانی و تائیدات آسمانی در اندک فرصت تمام ملک آنها بآن تربیت کردہ
 تعلق خواہد گرفت باید کہ عنایات اعلیٰ خاقانی را منتظم احوال سعادت آسمان خود دانند۔

فرمان حضرت شاہنشاہی در طلب یکے از فضلا شیراز

المنۃ بعد کہ از آغاز ابسام صبح اقبال و طلوع نیر جلال کہ مبدیے جلوس ہر اورنگ

سلطنت است تا امرار و کرامت سعادت انتظام خلافت بار بعین پیوسته و در نظر
 دورین عنفوان ریعان بهار دولت و ابرتر از ریحان حدیقه انضام است همگی بهت
 فلکی اعتصام به تکمیل و ترتیب استعدادان هر صنفی سیما مستخرقان بحار علوم و حکم بوده و
 علی الدوام مستکملان هر فریق در حواشی سریر و الایمطالب عالیہ رسیده کامیاب
 صورت و معنی اند و جریان حکمت الهی بران صورت پذیر گشته که چنانچه پادشاهان
 عظیم القدر توجه عالی باین فرقہ گرانی میکارند همچنین این گروه نیز جوایز مطالب
 انسی و وصول بحفل فاسی که محفوف مفاخر و معالی است میباشد و درین هنگام که
 صیت فضائل و کمالات کسبه و در پی افادت انصاف مرضی الشامل جامع الکمال
 چلی بیگ مکرراً بسمع اشرف رسیده بهمانا که حسن اخلاق ذاتی او بر باطن الهام موهبت
 پر توانداخته توجه معلی بطلب او شرف ظهور یافت مستحسن آنکه بقائد الطاف الهی
 و سائق مکارم شاهنشاهی محفل امید باینصوب صواب بر بند و بزر و وترین وقت
 یا استلذا و حضور فائض السور مستعد گردد و در آمدن و آوردن ارباب استعداد
 اهتمام نماید و سعادت نشش قناعات شیرازی در باب سرانجام راه حکم اشرف صواب
 شده بجلوه ظهور خواهد رسید.

تمام شد

دفتر دوم - انشاء ابوالفضل

بسم الله الرحمن الرحيم

حضرت شاهنشاهی عرضداشت کمترین بندها ابوالفضل

بوجه شاهنشاهی عنایت ایزدی شامل حال اولیای دولت و
دکنیان بے دولت بحال تیار گرفتار امید که جمیع سرکشان و نخوت فروشان
بباد افراہ خود گرفتار آیند صاحب من روز خور یا زوہم خرد او ماه اگلی
بسوا س راس و سوریار اسے و نانا بھالی کہ قولنامه طلبیدہ بودند آمدند
اینها تا حال بکلا زست شاهزادہ نیامده بودند و برہان را نیز ندیدہ در حوالی
تلم و پٹیالہ و انتوریہ باشند خلعت دادہ متعال گردانید روز گوش قاصد بی بی
آمدند و از شنیدان ساخته ناگزیر شاهزادہ طول شد چون آمدن مرا شنید
استکشان احوال نمود اگر چه بر حرف و حکایت و کنیان اعتماد نیست اما کار
برو قدرے و شوارست و از غلامان حبش و رازار ہر چند بہ عادل خان و
قطب الملک کس فرستادہ اتفاقی ہم نرسید اگر مرزا شاہرخ برسند و پاک
سرور و یگر کہ بحر لغار و بر لغار شایستہ باشد مثل شاہباز خان نزدیک است

کشایش احمد نگر محروم بر آمدن ستاره سهیل میشود و جزو سکه خزینه ناگزیر
 آنچه من خمیده ام کار و کنی بیهیست اگر از همراهان ولی و عوصل می یافت
 احتیاج اینهم نبود که کار باشد این دولت جاوید طراز را همیشه ایندو تعالی
 بخیرترین وجهی کرده است شادمانی و دادگری و دولت روز افزون باد.

بحضرت شاهنشاهی عرضداشت کمترین بندها ابوالفضل

حقیقت روان شدن بعزیمت سجود قدسی آستان عرضداشت کرده بود
 روز سروش بیک گروهی از گذشت بر آهوی بره سعادت ملازمست شاهزاده
 والا اقبال و دریافت و از دید ماند و بود ایشان چشم دل روشنی پذیرفت از
 هوشیاری و آگهی بر نویسد یا از عقیدت و اخلاص بدرگاه مقدس برگوید
 الله تعالی آن نونهال دولت را در ظلال عاطفت با کمال صوری و معنوی
 رسانند بجهت معلوم فرمودن اطوار و اوضاع سه روز دیگر نگاه داشتند
 خمیده خود را بادستور العمل آبادی ملک نوشته داد و قمر سیم نه ملک روپیه
 نقد و اسب و یراق و خلعتها که سرانجام یافته بود تمام را بدیشان سپرد
 صاحب من اندر و سکه کرامت فرمان اقدس در باب فرستادن لشکر و
 خزینه صادر شده بود اگر چه بعنایت الهی بر اسف فسخ احمد نگر لشکر فراوان
 ست لیکن تا تها نه نشینند ملک برابر و ملک احمد نگر ضبط نمی شود
 و باید که جمعی در ملازمست شاهزاده هم باشند تا اگر جائی مدد و در کار
 شود و گریه و غصه است نمایند و مردم را جایگزین بسیار تغییر شده در خواست

دارند و ملک تقسیم یافته است و هنگام برابر ساختن نشیب و فراز خاصه
 شاهزاده والا گهر را از تغییر و تبدل جاگیر چیزهای کم بدست آمده و خروج
 توپخانه و احدیاں و مردم نوآمده بحال خود اگر خزینہ عنایت شود گنجایش
 دارد و توپچیان معتد و گوله اند از ان آنظر فها براس قلاع نیز در کارند و
 سنگتراشان درین ملک پس کم بهم میرسند از انهم اگر چند س عنایت شود
 بر جاسے خود دست دیگر صاحب من بجبت بار منازل برخی کارخانه
 فیل در کار بود چون دانستند که حکم مقدس در باب نگاهداشتن فیلان نیست
 همه را روانه ساختند و قرار دادند که ماعرضداشت می کنیم هرگاه که فرمان
 برسد بعضی ماده فیلان را باز خواهند گردانید شب بستم اسفندارند ماه
 الهی رخصت یافت صبح شوی مقصود حقیقی میشود امید که بزودی و خوبه
 بدین دولت که سرهمه سعادت است مشرف گردند و از گوناگون غم و اندوه
 ربانی یا بد دولت و شادمانی جاوید باد.

به بیدار بخت والا اقبال شاهزاده دانیال عرضداشت
 خیرخواه حقیقی ابوالفضل

همواره بنظاہر و باطن و صورت و معنی بدعا سے مدام دولت جاوید طراز
 قیام دارد و امید که همیشه بصحت و بخت کامروا سے جهانیان باشند و
 گرامی اوقات در صید و لبا گذارند و خواہشهای مردم را بشایسته پانجا
 چاره گر شوند می شنود که مردم برخاسته میروند و آنرا که هستند آندوه اند

و عارض بدرگاه والا مینویسند و التماس طلب میرود و بسیار ازین معنی حیرت
 روسے داد از براسے خدا خود متوجه مهات شوند و یک یک را در خلوت
 طلب داشته بزبان خوش و لاسا نمایند و اگر از کسے لغزش رود اغماض
 نظر فرمایند و با گروه خالق خاصه بزرگ منصبان و خدمتگزاران نزدیک
 را پائے بند احسان کردن و سرمایہ دل بدست آوردن چند چیز است
 انجام اگر بمقتضائے وقت کم باشد پنهان دادن و گرنه بعلا نیہ از
 خلعت و اسب و زر و جزآن و الوش دادن و نهادن در محاسن و سخن
 فرمودن و نزدیک ایستاده کردن و منصب افزودن و جاگیر دادن و بالتفاتی
 یاد کردن و بمنازل مردم رفتن و پیشکش ناگرفتن از تنگدستان برخی باشند
 که جمیع اینها به نسبت آن ظاهر باید فرمود و بعضے چندے را در خور این
 امور بهنگام فراخی نباید انداخت و ولتمندان کار آگاه بیک قاب
 طعام چندین نیکو انرا بدام کشیده اند و دیگر بچندے از خاصان که برآسته
 و درستی اعتبار داشته باشند باید فرمود که احوال را بے ملاحظه در خلوت
 بعضی رسانند و واقعات با برمی در نظر دارند و آن بر بست و روش
 پیش نهاد هست باشد و همواره نیایش گری بدرگاه ایندی نمایند
 خاصه سحر با و از محذوبان و درویشان کنج نشین استمداد نمودن چنانچه
 بعقل روز افزون و بخت بیدار از کمفیات گذرانیده اند از خواب
 اول روز هم بگذرند یقین من نیست که اینها بر خاطر صافی میگذرد لیکن
 بمقتضائے خیر اندیشه بدیتا بانه آنچه معقول میداند معروض میدارد

سره کردن کار ایشانست: دولت و صحت و بهجت روز افزون باد.

به شاهزاده عالمیان و انبیال عرضداشت خیرخواه

حقیقی ابوالفضل

همواره خیریت صوری و معنوی و دولت ظاهری و باطنی آن نوپاوه گلشن
اقبال را از ایزد توانا میخواند و آنرا شادابی دولت جاوید طراز شاهنشاهی
میداند امید که آوازه بهوشیار خرامی و کارشناسی و قدر دانی و معدلت
دوستی آن نخت آمود روزگار عطر آفرین و نشاط افزا گردد و نظام هرست که
گرامی اوقات را قسمت فرموده باشند و هر قسمی را بنا گیر و بایست
آن آباد ساخته بخود همان قدر پروا نختن شایستگی دارد که پیکر استخوانی
مقظم باشد برخی از خلاصه اوقات در پاسبانی خلایق گذرد و در معنی آن
نیز کار خویش ساختن لیکن هر کس چنین آشکارا از خوابیدگی نفهمیده
توقع دارد که در شب روز نختی بشنودن داستانهای بهوش افزای پاستانیا
نامزد فرماید کتاب بسیار و افسانه بے شمارست همان باید شنید که
بکار آید برای عبرت پذیری و طرز دانی شاهنامه و ظفرنامه و واقعات
بابری و کلید دمنه را بشنوند نه شنوایی که کلانان آنرا سرمایه خواب و نند
برای آنکه سر رشته نیک و بد بدست افتد و هر نان درونی و
بیرونی چهره دستی ننماید اخلاق ناصری و جلای و نصف اخیر کیمیا
سعادت را مقصود انگاشته اندک اندک باد گیرند و ثنوی مولوی

معنوی و حلیقه و جام جم نیز در محفل هایلون باشد دولت و صحت و بهجت
روز افزون باد.

ایضاً به شاهزاده دانیال عرضداشت شیرخواه حقیقی ابوالفضل

مهمات مالی و ملکی تا امروز صورت نگرفت و چون درین سر سال هم نه شود
به سال دیگر خواهد کشید اصل خود آنست که برسم شکار جریده بجای لقا پور شریف
آورند تا خانخانان و بنده هم بکلازمت سعادت اندوزند و یکیک را
قرار و مدار شود تا صلاح و ید آنحضرت نباشد اعتبار را نمی شاید و مردم
هم دل نهاده نمی شوند و آنکه حضرت منع فرموده اند آنست که بے تقریب
بانبوه لشکر نیایند اگر با چند کس شکار کنند آن تشریف آورند هیچ قصور
ندارد و کار بسیار میشود و افراد آن سود حاصل و اگر هیچ وجه پسند خاطر شریف
نیست خواه ابوالحسن را با مکنونات قدسی خاطر روانه سازند هر چند میدانند
که در ملازمت کیسه از ته دل دوستی دارد او است جدا کردن او چه صورت
دارد اما او هم جریده در ده روز کار کرده باز بکلازمت میرسد و شش
روزی آید و میرود و بسیار باشد چهار روز دگر نه دور و ز اگر این دو شوق
بخاطر نرسد پس امر عالی صادر شود که کمترین جریده بکلازمت نباید صاحب
من باز نفرمایند که چرا عرضداشت نکردی و اگر بهین پنج بگذرد و تمیز انهم
که کار بجای کشد شیرخواه را هم مهم ضروری است و در نه وقت میرود
پنجمین مرزا علی بیگ و دیگر مردم چون وقت گذشت و در گذشتن است

بیشتر ازین تغافل گنجای ندارد تفصیل مهات که باید کرد و باز بتنازگی جدا نوشته
است برائے خدا ساعته متوجه شده نغزک وارسیده پانچی فرمانید صحت
دولت و معرلت روز افزون باد سیزدهم محرم سنه هزار و ده هجری بر ساعل
گنگ دکن تحریر یافت۔

یوالا نثار و شاهرخ میرزا نبیره سلیمان مرزا فرمانروای بدخشان

التفات نامه که نامزد این خیر خواه حقیقی شده بود در بهترین زمانها مشرف
ورود یافت چون متضمن مرزوه صحت و عافیت بود بحجت اخرو و اللہ تعالی
از آنچه نباید و نشاید در حفظ خویش داشتہ در محاسبه شیاروز سے مشغول
دارا و در ملائیم و ناملائیم روزگار که زمان بے این نباشد توفیق برداشت
و آگاه ہے و فراخ حوصلگی کرامت کنا و عرضداشتہ که بدر گاه گیتی پناہ
فرستاده بودند بمساع ہمالیون رسیدہ مستحسن افتاد مناسب بل لازم
آنست کہ در ہر ماہ عرضداشتہ می آمدہ باشد ہر چند امر سے ضروری
العرض نباشد شرح آرزو مندی و خیریت آن دیار ہموارہ باید نوشتہ دیگر
اگر من در ارسال قاصد و نامہ مقصر با شتم در یاد کردن حفظ الغیب مقصر
نیستم و ہمیشہ ذکر شریف در مجلس معلی بوجہ احسن میشود عافیت و
عنایت شاہنشاہی در بارہ ایشان روز افزون است العاقبتہ بالخیر۔

بمقتدا سے خدا شناسان حق بین پیشرو کاشفان اہل

یقین قدوة ایزد پرستان حقیقت گزین زبده رموز دانان

وقائق دین عارف کامل شیخ مبارک بن شیخ خضر

بوقت عرض حضرت مخدومی قبله گاهای مد ظله العالی میسرسانند که احوال این
مسکین برنجیکه متکفل نظام جزو کل که خیر و قدر در جیم و کریم است
میدارد چه در اطوار شدت و چه در اوضاع رخا مستو حسب شکر است اما
از آنجا که منفس مقتضیات طبیعت بشریت است اگر از اسباب حرفی گوید
یا زبان شکوه دراز کند چه ملاست توان کرد اگر چه بنظر تامل فاعل حقیقی این
هم کسی است که در بارگاه او خاشاک امکان را راه نیست ملاست کجا
می گنجد و چون و چرا کج راه دارد و اسے پدر بزرگوار و اسے داناسے اسرار
از احوال نفس و بدن خود چه گوید و چه تصدیق و بد اما عالم بیار بهماست
بقدر قوت و قدرت استعلاج مینماید و شرح اطوار مینویسد و در نشاء ظهور
بدین قطع نظر از اتعاب و آلام و مشتاق که فوق الطاقه است تاملی که دارد
و تحسری که واقع است آنست که در بهاسے که بحسب تقدیر محسوس
خواص و عوام شده است ازین کس کارے بظهور نمی آید که حق این نشاء
از دست همت خود ادا نموده باشد و اگر این قدر میسر نشود این مقدار خود
میخواهد که بتوفیق ایزدی در لوازم سپاه گری تردد و چند واقع شود که
صاحب و مربی این کس را در تربیت و رعایت بر عوام حجت باشد و از
طعن کوتاه نظران که طالب علمی را چندین رعایت چه مناسبت باشد نجات

یا بد و هر تعبیه که میکشد و آلمی که میرسد با سبب حال اگر درین راه بودی شرمندۀ
 این نشاء عنصری نمی بود و از عالم نفسانی نفس الامری که انسانیت یا خلاصه
 انسانیت عبارت از آنست چه گوید و چه نالد که از بد و صبح پوم التمزین تا
 حال که میادوی شام غفلت و آغاز شب و بچور معصیت است چه بکمر و
 تزویر و چه بعلانیه به ستم و تعدی سلطان قوای غضبی و شهوی و دست
 جور و از کرده خائنان این مظلوم را بتاراج برده کالبرق الخاطف اگر
 از مستی و خود پرستی افاتۀ بآس دست میدهد در سالف زمان که اسباب
 طغیان و ابواب عصیان چندان آماده و گشاده بنود تجر و منشی و شیر اندیشه
 که بزبان حال و مقال مذکور بود ملاحظه کرده میشود از خدا تع بدائع نفس
 اماره بود مجلاً از اصول اصلیه اخلاق حسنہ بهره تدار و فروغ آن که اند
 نتایج اصول است کجا داشته باشد و سر اسبب چند که در بیدار بیدار
 انسانیت گاه بوقت تضایع رعونت نفس متیقن این کس و منظون دیگران
 میگردد و هر آینه چون مشوب با غراض و پیته است از قسم اشتباه باطل حق
 خواهد بود و هر گاه خرابی باطن درین درجه باشد از اعمال بدنیۀ چند که در
 خواهر شرایع عامه متدرج است اثباتاً و نفیاً و وجوداً و عدماً چه گوید و اطم
 یکن راس المال فکیف یرجع اے سالک مسالک طریقت از کج رویها
 و ناورستیها اے این نفس اماره چه نویسد که تبلیس میخواهد که عیوب خود را
 بهم نداند تا بدیگران چه رسد و معالجه کجا راه داشته باشد سبحان الله
 و انغیثاه و اغوثاه زیاده چه نویسد و قصد لیج آن قبله گاه چه دهد امید که

توجه بر حال این بیمار در لیغ نفرمایند و دیگر ملاطقات گرامی مرة بعد اولی و کرة
 بعد آخری میرسند و باعث مسرت و بهجت میگرددند الله تعالی ستایه بلند
 پاییه آن قبله گاهى را بر سر مخلصان خصوصاً این بندها سالهاست بسیار
 دارا و بمقتضای عطوفت والا التقات فرموده بودند که در بعضی امور
 بے تکلفانه نگارش میروند قبله گاهى آنرا محض سعادت و عبادت میداند بخاطر نافع
 میرسد که در نبی نوع چهار مرتبه متحقق میشود هر مرتبه چندین درجه دارد حق نبی نوع
 و حق تعالیت و حق قرابت و حق محبت و ایصال نفع و دفع ضرر از لوازم مرتبه
 او ناست حقوق که از مشارکت در نوع واحد تواند بود در نظر خرد خروده بین متحقق
 و مبرهن است فکیف مراتب دیگر الحمد والمند که این شکسته را به نسبت
 ایشان حقوق اربعه کامله متحقق است و بان نازان یازدهم شهر جمادى الاولى
 سنه نصد و نو و چهار تحریر یافت -

بقدره ایزد پرستان حق گزین شیخ مبارک

بموقف عرض حضرت مخدومی مخدوم الانامی قبله گاهى مد ظله العالی میرساند
 که چنانچه متوجه شدن حضرت والده ماجده مغفوره بسر دره ازین خاکدان
 که دورت و زندان طلبانیت بسوس شهرستان ضیاء گلستان نورانیت من
 سرگردان همچنان کوئے بیخروى را آزرده دل ساخته نخته از زمانه در جزع
 و فزع داشته کامرواى نشاء طبیعى عنصرى داشت و شطرنج از اوقات
 را بصبر تلخ کام دار و ظاهراً هست که آن رموز دان کارخانه تکوین و ایجاد را که از

بویج تمیز تا حال وجدانی المطلب بوده هست را صرف در مرضیات الهی نموده
 اندگر دے ازین تند باد حادثه عظمی بر چهره هست علیاے ایشان نه نشسته
 باشند و بمقتضای خدا دانی و خدا فہمی در موافقت رضا و تسلیم بوده از دل نوری
 حقانی خود جمعی را کہ در نشیب طبیعت و گولشیریت مانده و بر صبری و جزع
 افزائی فرورفته اند دلدار یہا وادہ باشند کہ عطوفت پدری زیادہ از رافت
 برادری ست و چون آن اخص الخواص بزم حقیقت بعلم الیقین میسرانند کہ
 این سراسے بیوفا کہ خاک تودہ مذلت و انتہا خانہ ہوان ست گذشتنی و
 گذشتنی ست و دل بستنی و ہست آوختنی نیست و گام نخستین آن سیاح
 بیدارے ناپیدارے خدا آگاہی و ایرد شناسی و آن قبلہ صورت و معنی و
 مجموعہ علم و عمل آنست کہ در امثال این حوادث جافکاہ معرفت آزماے
 عیار گیر ہوشمندان خبرت افزائے بخت بلند ان راہ بے صبری رفتن قطع نظر
 از آنکہ عمر البعث صرف کردن و انقاس قدسیہ را در نامرضیات الہی مصروف داشتند ست
 بآن مسافر عالم قدس ضرر میرساند چنانچہ محققان ملت و نحلہ ہا بہ اتفاق فرمودہ تصریح فرمودہ اند
 حیف بس حیف کہ آن مسافر قدسی منزل را بر آن سرزمین الہی نوری از فرزندان و منتہیان
 خاص کہ چشم امداد و معاونت و امداد و مغفرت و آزار رسد یقین است کہ آن حضرت ابن منتہیان را و دل
 آزارے آن سکر و حنگذاشته باشند بالفرض و التقدير اگر ناشکیبائی و جزع افزائی آن
 از حال فرمودہ ملک مقدس را سودمند آمدے از آنجا کہ این معاملہ مخالف
 رضاے خداے جان آفرین ست خواهی نخواہی مانع سلوک این جادو غیر
 مرضیہ خواهند شد بآن راہ یافتہ سراسر معنی و دانائے اسرار نہا نخانہ مشیت

امثال این مقدمات نگاشتن مقصود نه آنست که القای کلمات قدسیه
 حقیقت نموده تسلی خاطر فیض نماید عاشا و کلا بهیست
 خرد بنود بمعدن زرفکندن بدریا و در بیکان گوهر فکندن
 بلکه مقصود این حیران انجمن آفرینش آنست که مبادا خاطر قدسی از استغراق
 دریای ثروت انوار الهی فرصت یابد آمدن قضیه تسلی این گروه کوتاه معرفت
 کم عمل نباید پس بهمانا که این تذکره ایست از برای مآتم زده های امیر
 طبیعت و در یوزه گریست از برای این نادان تابینای خرد که هم چشم
 و هم سرمه و هم آئینه میخواهد یعنی علمی میخواهد که بدرالامین عمل رساند و علمی میطلبد
 که نزد هتگاه بے تعلقی و فراغ خاطر برونه محو مطلق ساخته اتصال حقیقی
 بخشد و در مفاوذه شریفه ایمانی بزیارت قبور انبیاء و اولیای رفته بود حقیقت
 شناسان مسافران ملک معنی و قاطعان خیالی معرفت را کجا اذن زیارت
 اطلال فرموده اند و اتفاقان مواقف قلوب را کجا اجازت طواف آب و
 گل داده اند و معما اگر وقت مساعد بودی بر آئینه این مسکین و رمل او خوش نکرده
 سرانجام این سفر نیمه و ویدانچه رضای خاطر اشراف می بودی کوشید العاقبت بالخیر
 بهم شیخ مبارک بموقف عرض مقدس حضرت قبله گاه ای
 ملا فای امید گاه است و است بر کانه میرساند الحمد لله و الحمد لله
 که مفاوضات قدسیه آن قبله خدا آگاهان در حین مصیبت صبر کش
 و نجیبت عقل بر همزن مره بعد آخری مراسم موعظت بل لوازم طبابت
 بتقدیم رسانده این سرگردان بادی و جو در ابمان صبر بل رضا آوردند

امید که بتوجه اشرف اقدس نیز هتگاه تقویض و تسلیم نیز خرامش شود اللہ تعالیٰ
ذات ذات الکمال آن پیشوا سے خدا شناسان را درین نشاء صوری
بسیار دارا و ما بیماران صورت و معنی را پذیرا سے نصائح از چند ساخته صحت
ظاہری و باطنی روز کے گرداناد و آنچه در ہر باب ایما میشود و راجح آن
سعادت خود میداند۔ شیخ مبارک بیت

سلامی چو اخلاق تو مشکبو سلامی چو الفاظ تو در فشان
بآن قبلہ راستان میرساندنی و اتم چه نو یسم آنچه از محرومی صور سے ضروری
آن یگانہ آفاق در دل ست قلم بیزبان عاجز و قاصر چه نویسد و چه گوید
اے گرہ کشاے بستہ کاران و اے آرام بخش بقیہ اران احوال امین
مستہام بیاد آن سرور دنیا و دین مستوجب شکر ست امید کہ احوال و اوضاع
آن رہنما سے سرگشتگان بادیہ حیرانی و آن جمعیت بخش آشفنگان کو سے
نادانی بر حسب و نحوہ دوستان حقیقی باشد العاقبتہ بالخیر۔

بمقدمہ بخش معارف جہان ستانی خانخانان سپہ سالار
ولد محمد پیرم خان

بشری القدر الخیر الاقبال ما و عدا شکر و کوب الحمد من افق اعلیٰ صعدا
بعد از دعائیکہ فاتحہ کلام و لبستگان سلسلہ مودت و خاتمہ کار علقہ
بگویشان دائرہ محبت ست مقرون بالوف تہنیت و مبارکبادی و مشحون
بصنوف خرمی و شادی مشہود خاطر خطیر آن نور حدقہ دولت و بختیاری و

نور حدیقه نصرت و کامکاری اللهم حصل آماله و لیسر وصاله میگردانند که تلاطم
امواج اشتیاق را چون توالی مسرات فتح نهایت نیست و تراکم افواج
فراق را چون تکارش یا اثر محبت انجام و غایت نه المنة بعد که نقش خاطر
خواه صورت بست و صورت مراد بوجه احسن بظهور پیوست قطعه

زین مرزده اقبال کزان سو آمد دولت ز انشای تهنیت گو آمد
گل بوسه که باغ عشرت از سرگشت می نوش که آب رفته در جو آمد
اللهم کما نوریت العالم الجسمانی نبصرة نور الملک الروحانی بطول عمره از نگرانی
خاطر فاتر که درین مدت ایام داشت چه گوید و چه نویسد قطعه

ز فرقت تو چه گویم چه رفت بر سر ما ز غیبت تو چه گویم که چون بود احوال
ز آرزوئی تو سالی بقیمت روزی ز انتظار تو روزی بقامت صد سال
خصوصاً روزی چند که زمانه در مقام گوشمال شده یک طرف اخبار وحشت
آثار از جانب گجرات رسانید و یک طرف بدوری تنها اکتفا نکرده در بادیه
بعد المشرقین انداخت و غیمه این حال کثیر الاختلال محنت امتداد
ایام نارسیدن قاصدان آن اقبال آثاری که از همه جانکاه تر بود و علاوه
این حالت بر ملالت شامت اعدا و مقالات لاطا کل اشقیاء خدا شاهد است
و کفی بالمد شهید اگر تشنیت خاطر و توزع باطن بجائے رسیده بود که بے
شائبه تکلف بچندین وجوه مہیات بر حیات تفوق جست مرغوب طبع
مخلصان شده بود ہیہات ہیہات من کجا و این ہرزہ درائی کجا جاییکه
اقبال شاہنشاہی مقدمہ انجیش آن دولت پناہی بودہ باشد از

قوافل توجه و عسا کر هست دیگران چه نام توان بردا بحق لطیفه بودینی و مشرود
 لاریبی که با حسن اوقات و اسراع ساعات تدارک شدائد ایام دوری
 و تلافی زکاست آلام مجوری نمود انصاف آنکه بتائیدات بحالی و امدادات
 آسمانی کمال جاسپاری و سرداری و نهایت مردانگی و فرزانی بتقدیم
 رساند مرا کجا قدرت آنست که شرح یکے ازان جلالت امور که بعنایت الهی
 بر منصفه ظهور آمده نمایم - قطعه

خوش کار نامه ایست که اندر پوے کار این کار از تو آید و مردان چنین کنند
 یا بند دست اگر به سخن خنجر و کمان بر دست و بازو تو بهزار آفرین کنند
 از میان محاسن اتفاقات آنکه بعد از تطاول مقالات اهل مشورت و
 ارباب کنگاش از دوست و دشمن که شاید شطری ازان بوسیله مکاتیب
 دوستان معلوم شده باشد ساز و بهم بهمن ماه جلالت موافق هفتدهم محرم الحرام
 بندگان حضرت بدولت و اقبال از امن آباد الہ آباد عنان عزیمت بصوب
 صواب اتماے فتحپور منعطف فرمودند که باسراع اوقات بدر الخلافه اگره
 رفته تحقیق اسباب زیارتی نموده بر سیم ایثار متوجه احمد آباد مندرج اعانت و تقویت اولیای
 دولت قاهره نموده و مار از روزگار اشرار آن دیار و فجار آن روزگار بر آورده باقرب
 اوقات مراجعت فرموده در مستقر الخلافه نزول اجلال فرمایند معلوم عارفان بصیر و مستقران
 خیرست که غیر از ذات قدسی سمات حضرت ظل الهی که مقرون بکمال صدق نیست
 و صفای طوینست با وجود چندین هرج مرج غبار بخاطر اشرف راه نیافته در
 نهایت شکفتگی و غایت شجاعت از روی حسن تدبیر چندین مسافت

را پیش نظر دور بین خود در بنها و روده نکا بر جلال ملوای سبب حضرت و واجب
 جل شانہ کرده بے شائبہ تکلف مثل غیابان یا کنی خیال فرموده از روی
 کمال شوق و دارستگی خرامان خرامان متوجه بودند چند سیه و یکبار از هوا خواست
 درگاه و مخلصان بارگاه که بقدر استعداد قابلیت تقسیم وافی از دلا سے
 والابل بقسط اولی ازین خدیو جهان احتیاط وافی یافته از اغراض وینہ
 نفسانیہ خود بقدر نیات یافته اند آتہا ہم بموجب یک نحو رابطہ معنوی
 کہ بوسیله جمیل تبعیت مرضیات این رفیع الدرجات مستحق و ثابت است
 از روی آزادی و کمال شادی در رکاب نصرت قیاس بودہ طے مرآل
 و قطع منازل می نمودند الحمد للہ کہ راقم صحیفہ اخلاص در سالک آن سعادت
 مستدان بجز وافر مخطوط شدہ تماشا سے احوال تذبذب آتہا سے خواہی
 و عوام برادران ظننہ نمودہ منتظر بارقہ عنایت برغایت حضرت واجب
 المعطایا عظمت آلاؤہ بود کہ یک مرتبہ بوقت در سلخ ماہ بہمن مطابق غرہ
 غرای صفیر موائکب انجم ثواقب ظل الہی در کورہ گھاٹ پور نزول جلال
 نمودہ بود کہ قاصدان چو دھری کشتہ این مژدہ غیبی و نوید لاریبی رسانیدند
 و بندگان حضرت سجدات شکر تقدیم رسانیدہ حکم عالی فرمودند کہ کوکب
 عشرت و نقارہ شاوی بلند آوازہ کنند چندان خوشحالی و فارغ البالی
 راہ یافتہ بود کہ بشرح و بسط را است نیاید از اینجا قیاس باید کرد کہ در حال
 کمال ہجرت و مسرت و دوست و دشمن مساوات پیدا کردہ بود بعد از آن
 مکرر آ بوسیله عرائض کلیان را سے و اعما و خان و نظام الدین احمد و

شهاب الدین احمد خان علی الترتیب المذکور حقیقت کمال جلالت و تہور
 کہ از ایشان ظاہر شدہ بود معروض پایہ سریر عالی شد و از وفور عنایت
 و التفات صد ہزار حسنت و آفرین فرمودہ بخطاب موروثی خانخانانی و
 سایر جلائل عنایت خاقانی اختصاص یافتند الحمد للہ امتواترا و متواتراً
 و الشکر لہ شکر متوالیاً و متکاثراً کہ خدمتہ بتقدیم رسید کہ از برائے بزرگی
 نفس پیش خوان زمان و وارغ شدن ابنائے روزگار معمورہ عالم کہ بحسب
 صورت فوق حالت داشتہ باشند چہ جائے مسماہم و مقارن بے غنیمت
 خطابی و اضافہ منصبی با حسن الوجہ و ایمن طرق صورت بست فکیف
 کہ بعنایت الہی بالیسرا و مصلح خطابی کہ منتہائے بتغائے پیمبران
 حال و ماضی بود غنیمت آن شد و الحق کہ این لطیفہ بود کہ سہقت امین بر
 پنہاری شدن نزد عقلائے زمان در مزاج فاسد روزگار مستبعد بود
 بے شائبہ تکلف باین عالم آوردہ در عالم اسباب خدام حکمت پناہ
 شریک ندارند اگرچہ در اتمام و انصرام آن شاید کہ بعضی دوستان غنیمت و مگر
 را مدحی باشند و سخن ہمانست کہ بہد رقعہ توفیقات الہی مصدر امری شدند
 کہ باتفاق اصحاب نفس الامر و اسباب عرفہ و نفاسست و خرافت و علو و
 و بناہت یا مثال این جزویات نفس الامر یہ کہ در نظر بالغان نابالغ
 عرفی منتہائے جلائل آمال ایشانست بہیج وجہ احتیاج گوئند ندار و ہمانا
 وقت آن رسیدہ کہ حضرت و اہلباب العطا یا با ظہار آثارہ بدائع شعارہ
 عالی ہند و آن اقبال و ثاری را کہ از نظر دور بین عقلائے زمانہ محجب بود

ظاهر ساخته اهل حسد و اقلسان را بر شاهراه انصاف آورده غیب دانی
حضرت خاقانی را با بلخ و جوه بر اقامی و ادانی خاطر نشان ساخته و جوه تفوت
ایشان را در درگاه عرش اشتباه بر سایر ارباب دولت و انتباه مشخص و
و مبین ساز و سخن کوتاه مقاصد بسیار است که بذكر آن مصدع گرامی اوقات
شدن بمقتضای عقل ناقص از مستحسانات بل ضروریات میداند و قطع
نظر از موانع دیگر زمانه در حصول فرصت بنیاید بخیل بصد شعبده بازی و
حیل اندوزی بل بکمال التماس و در یوزگری اینقدر فرصت دست داده
که از بسیار اندکی و از هزار یکی مسطور میگردد و با جمله بعد از انتظار بسیار
بست و پنجم شهر صفر سال نصد و نود و دو و مستند و فولاد یوانه رسید و ملا طلقه
نامی موش بتوقع حصول آمال و آمانی رسانید باعث فارغ بالی و مورث
خوشحالی شده ریائی

این یک خجسته بکزان سوخته رسید چون با و بهار عنبرین بوسه رسید
و ستش بوسه که نامه دوست گرفت و ریاض فتم کزان سر کوسه رسید
بعد از آن که از مطادی فحادی آن انشراح تمام و ارتباح مالا کلام حاصل
شده مقتضی المرام بنامته الکلام رسیده شد از مضمون آنکه موش بتاکیدات
قسمیه بود هر چند بنظر اسعاف ملاحظه رفت مخدرة مقصود از نقاب احتجاب
رو بک نشود و هر قدر که بیدار بعیرت منظور گشت امری که کشف غطا
از آن نموده یک خوشحالی بخش خاطر مترود و متخیر تواند شد نشد چه هرگاه بنیاید
از لیه صمدیه مرکوز خاطر چندین ساله آن اقبال آثار بخوبترین وجوه صورت

بسته و بامداد است غیبی فتح چنین روزه واده باشد هنوز ناگرم کرده چاه اظهار
 آمدن این حدود و نمایند در نظر عقل و قیقه فهم معامله گذاران را چه محل تواند بود
 خصوصاً در وقتیکه در آن صوبه و در در خانه بالفعل کسیکه متکفل به است آن
 صوبه تواند شد نباشد بایه حال چون راسه اجبار برین شد که اظهار این
 معنی مضر نیست و احتمال نفع دارد آنرا بر فرض شوق فرود آورده بعضی اثر
 اقدس رسانید مورث استعجاب عظیم و استغراب تبسم شد هر چند خدا هم عالی
 الزمانی بموجب انحصار حقیقی داد سخنوری داده انشاالله عبارت و پذیر
 فرمودند اگرچه پیچیده ایشان آن عبارات نافع افتاد اما بمقتضای فهم نقش
 این مسکین چنانچه رفع تعجب نگردید مضرست بهم رسانید ظاهرست که در
 تفسیر منیر آن مخلصان اعتقاد وی که چیز کسوت جواب نعلت نوشد و غیر
 از جام سدا و کاسه نوشد و حی و جیه مرکز شده باشد که بخاطر این مخلص
 نمی رسد تا آنکه بعد از دوسه روز معتقد فولاد و احبب العرض متضمن برالهام
 توجه رایات طفر آیات بحدود گجرات و فرستادن راجه و امثال آنکه دلت
 بر نهایت توزع خاطر باشد بنظر اشرف اقدس در آورده بعزّة اللّه سبحانه
 وانه لَقَسْمٌ كَوَلَعْلَمُونَ عظیم هر چند در نظر اخلاص آئین این مسکین اعتقاد
 امثال این مقدمات از جمعیت آباد خاطر غرابت مآثر ایشان مستبعد
 بل متعذر میداند وقوع نتایج این اندیشه در عالم کون و فساد از قسم محال
 می شود و یقین میداند که آراسه کمینه عمل ابناء دنیا که در بعضی محال
 در بادی النظر صورت رواجی پیدا میکنند مستعدی این امر شده است

چندان تفرقه باطن و انقسام خاطر دست داد که از احاطه تقریر و تحریر بیرون
 است هر چند که میباید که عالیه باعلام روحانی و الهام ربانی تسکین این
 مسکین میباید که چون از مهب الطاف الهی و وجه ریاض سلطنت اکبر
 شاهی را باز باران شجار صنایع ازلی آراسته اند و از کمن الطاف ناگناهی
 حدائق عرصه مملکت جلالی را بهفتحات نسائم انوار لطائف آثار بدایع لمزی
 زیبای و زینت داده اند هر آینه مخلصان حقیقی این دولت عظمی و منتسبان
 تحقیقی این سلطنت کبری از حوادث روزگار و شدائد لیل و نهار محفوظ
 و مصئون بوده و همواره در کنف حمایت الهی حرفه الحال و فارغ البال خواهند
 بود اما بمقتضای بیجو صلاهی و کم تجربگی از قید آزردگی و از کشمکش این خاطر
 مشوش نجات نمی یابند و از مکارم اخلاق و محاسن شفاق این یگانه
 آفاق که دست تعدی در معمر آباد ضمیر این حقیر دراز کرده نقود و نمود
 آشنائی را که بدرگاه کبریا که الهی بهرسانیده روزی که چند بکر و تزویر
 یا بکسب تقدیر و رسلک عشاق دنیا منسلک شده است بهار ارج
 بروند و الا من گجا و آشنائی شمایان گجا و امثال آن تو زعارت کجا باری
 با که حال چون آن مقدمات معروض داشته اهتمام بسیار نموده بودند
 بالضرورت فهمید گیهایی خاطر فائز خود را یکسو نهاده دست اعتنا
 بنظر اهر آن مقاصد زده باتفاق دوستان ضمیمه بعد گفتگو که بسیار و حرف
 و حکایات بشمار که شاید تفصیل آن از حکایتیست بعضی احباب معلوم شده
 باشند از آن عالی بر توجه آیات نصرت آیات بصوب مالوه بعد جشن

نوروزی و فرستادن خزانة عامه و سایر مطالب که در مطاوعی فرمان عطا وقت
 نشان که مصحوب ابو طالب برادر عبد الرزاق معموری و فولاد و یوانه ارسال
 یافته است و شاید از غریبه و کلاسه ایشان شرح آن مفهوم شده باشد
 قرار یافت رجا بجلال مواب است آتی و اثنی ست که قبل از وصول التماسات
 مذکوره ناظوره مراد صورتی پیدا کند که با حسن و جوه لباس اتمام و خلعت
 اتمام پوشیده و در نظر عیش و عشرت جلوه گری نماید و مخلصان از بار و ازم
 آشنائی برآمده از شدائد مکا ند خلاصی یا بندای هوشمند خمیر و اس
 ناقد بصیر قلع نظر از حقیقت فقرت و کربت غربت که از مضرات لازمه ذاتیه
 این کس است فریاد و صد فریاد از آنکه بعضی مطالب عالییه مرکوز خاطر میشود
 که بے اعلام آن خاطر هیچ وجه اطمینان نمی یابد و حال آنکه انسداد
 سالک اعلامی از وجوه مستحق چه از رگد ز لطافت و علو مرتبت آن مآرب
 عالی مرتبت که در حوصله ایامات بیانی و اشارات بیانی نمی گنجد و چه از
 محرومیتها روزگار کم فطرت و ناتوان بینی و حسودی زمانه کم همت بغیر عرض
 نمی توان رساند و چه از تکثر مشاغل لایعنی و توفرشدائد روحانی و بدنی
 وقت بآن مساعدت نمی نماید باری بمقتضای مستلوق لازم الوثوق
 مالا یدرک کله لا یرک کله بذل جهد نموده آنچه بر خرد ایما ممکن بود بآن اکتفا
 نموده شمه را بوسیله عبارات کلیتره بمساعدت وقت آنچه جائز التقریر
 و لکن التخریر بود مرقوم ساخته مصدرع اوقات گرامی شد امید که مشاغل
 نفسانی و شواغل جسمانی مانع مطالعه این مقالات نشود و در از نفسیهاس

با وی نظری بانضمام انقسام خاطر که از رها پذیر این و آن متعرض احوال آدمی
 میشود باعث عبور بے سرو و لانه نگر دهر چند که اعتماد بران بانی مبالغه کرم
 و موسس اساس مکارم شیم پیش از آنست که از امثال این امور اندیشید
 اما چه کند که دست روزگار فاسد المزاج داغ این اندیشه بر جگر می نهد و مرهم
 این داغ جگر سوز را که ببرکت تجربه است نمی بخشد بنا بر آن خواهی نخواهی
 میخواند است که این طومار طویل البذیل را در نور دیده ختم کلام بر دعا
 آن کمال است از تسام نموده استدعا صحت صوری ایشان از درگاه
 عالم پناه حضرت و ارباب العطا یا نماید که بے وسیله قاصد و نامه که بچکرم
 میاقت محرمیت ندار و پیش از آنکه بظلمت آباد عدم که جهلستان عالم محفل
 است رود اندکی ورودی ظاهر ساخته در عالم بیجو صلاکی از کشاکش اضطراب
 یکسخت تجارت یافته باشد که عرائض گماشته های جو دهری کشته و
 شهاب الدین احمد خان و نواب اقبال آثاری که در نیم ربيع الاول و
 نواحی نادوت مرقوم شده مصحوب ریساریان رسیدند و مشرود فتوحات
 تازه و مسرات بے اندازه رسانیدند. قطعه

منت خدایر که علی الرغم روزگار منصور گشت رایت خان بزرگوار
 عمرت دراز باد و جهانت بکام باد دولت لازم در و اقبال یار غار
 بیوسته دشمنان تو زنیگونه مستمند یا کشته یا گرنجسته یا بسته در حصار

اگر چه پیش از وصول این نوید بحبت بخش روح افزا قضیه مرضیه فرار
 نمودن آن ملاعین از کنهائست و تعاقب نمودن عساکر منصوره که از

ز خطوط بعضی مردم اطلاع یافته مقدمه سرور فواوی شده بود اما تکمیل آن به سبب
 و تمهیداً لمسه این بشارت عالی اشارت رسید و آرزو گیهما و پیر پشاینها
 بکار اینها و شادمانیها بدل شد قطعه
 رفت آنکه روز ما زالم تیره رنگ بود و اندوه را بنزد دل مادر رنگ بود
 و آن شد که گفته از دور و دیوار روزگار خورشید تیغ آخته باما بخت رنگ بود
 آخر لبان فای بشار می می نزد آمدل که در کشاکش نالش جو چنگ بود
 آخر دهان چو گل بشک خنده باز کرد آنرا که به چو غنچه دل از غصه تنگ بود
 مایل از حضرت جواد مطلق و موصول از درگاه کهیم بر حق آنست که همواره
 فتح و نصرت مقارن احوال حمسته مال ایشان بوده ابواب شادمانی برویها
 دوستان مفتوح باشد بلطفه و عطفه از شرط توجه و کثرت التفات خاطر و احوال
 حضرت خلقت پناهی صانع الله تعالی عن الآفات والد و امی که به
 نسبت آن مصدر خدمات لائقه و منظر ترویات خالقه است چه نویسد که
 کما و کیفاً بیرون از عالم بیان ست و با بجمه سر او بهر او خلوة و جلوة و در
 محاسن انس و محافل قدس جلالت مفاخر و شرائف شمائل ایشان مذکور
 میشود و اعدا در کمال کلفت و داغ شدن و دوستان از روی نهایت
 تمهیدگی منشرح و مسرور اند و بکرات و مرآت بندگان حضرت متوجه شده
 فرمودند که مناصب بنده های درگاه که بصوبه گجرات متعین اند بجز
 اشرف اقدس رسانند که هر کدام را فراخور حالت و خدمت و اخلاص و
 عقیدت بزیادتی منصب و سائر تفقدات خسروانه مخصوص ساخته فرمان

عدل و قسط نشان مستوی بر صنوف عناایات خاقانی و سطوی برالوت رهایات
 سلطانی فرستاده شود لیکن بواسطه لوازم سلطنت کبری و مراسم عدالت
 عظمی که رعایت عناایات والا هم فالاهم را پیش وید نظر کیما اثر خود ساختن
 انصرام مهامم کافی انام میسر نمایند فرمان عنایت نشان خاقانی که بسبب
 جدا کردن خلعت فاخره خاصه و کمربند و خنجر و اسب چه قدر ویران و توقفت
 مانده بود کیفیت فرمان تملک نشان ثانی میا که در آمدن نوروز بمبارک
 و جسمی تقدیم رساندن رسوم و عادات و جشن بادشاهانه و آشتن خود
 و روز بخت افروز نوروز و رجه شرف خواص و عام و شریف و وضع را باندازه
 منزلت و رتبت بمقتضای عدالت و نصفت بکمال مواهیب بادشاهانه
 و جزائل مراحم خسروانه شرف اختصاص و عز امتیاز دادن و مانده اکرام و
 احسان بر کل عالمیان کشودن و هر کسی را زیاده از مال ایشان بهره مست
 گردانیدن ضمیمه الحال بنده شد انشاء الله سبحانه و تعالی بے قضا کفی
 چون نزد یک رسیده که فراغ تمام ازین مشاغل دست دهد بزود
 این فرمان دوم شرف صدور یافته بیست ارسال موسوم خواهد شد بر ضمیر
 منیر که آئینه صور تقدیر و فهرست کتاب حسن تدبیرست محتجب و مخفی خواهد
 بود که سجیه و دستان حقیقی آنست که همواره از احوال و اوضاع یکدیگر
 بود قی حاضر بوده نظر بر محاسن و معائب انداختن از نقائص و عیوب
 یکدیگر اطلاع بخشند و هر گاه هست و تمامی نعمت معروف آن دارند که دست
 ایشان بر عیوب کلی و جزوی خود حاضر شده از آله این حالت نماید

نهانکه مثل خوشامد گویان دوست نمایا دوستان منقصت است آنکه اصلاح حرف و حکایت
 از عیب نگویند چه از نهیدگی و نفاق و چه از نادانستگی و اتفاق فکیت طائفه نادانست
 چند که بلا حفظه فوائد و میده و تمییه قائمه یا بسبب مخاطره جماعیه بدیده خود که زمام حصول
 آن بدست دیگرست که مستوی عنده الامیر و الفقیر جلست قدره قبایح و ذائل
 بعضی ارباب دول را که از مراضعتال لذات صوری و انماک در مستلذات
 ظاهری نفس اماره ایشان بخود هیچگونه منقصت راه نمیدهند بفضائل شمائل و
 فواضل جلائل تاویل می نمایند و خوشامد که در طبایع و نفوس اکثر انبیا
 روزگار الدنیا است خصوصاً در مزاج بعضی از رؤسای اخوان الزمان هرگاه
 که بسمع جمع این طائفه مرسومه میرسد بجهت اختیار کمال شادمانی بهرسانند و خوشامد
 گویان مذکور را از جمله هواخواهان درگاه بل قدویان این راه میدانند و باندک
 روز آثار غریبه برین مترتب شده انواع نکال و وبال حاصل احوال ایشان شده
 خسرا الدنیا و الآخرة میشوند عیاذ بالله تعالی چنانچه حقیقت این حالت
 بر ارباب فطنت و خبرت از شاہراہ معقول و سائر طرق منقول بطناً بعد لطن
 معلوم بل مشہودست بنابراین اقتضای آثار تلک الطائفه العالیه و ابتغاء
 مضیباتم هرگاه که بآن عده اصحاب خبرت و انتباه مجالست صوری دست
 داده شطری از انوقت سعادت رخت و اسراع معائب گذارنده و بعضی در
 اصغای آن صرف نموده هر چند که این دو حالت مطابق نفس الامر هم نبوده اند
 چون منشای آن کمال و بسوزی و نیک اندوزی بود که از حسن سریت و لطیف
 طبیعت در کمن بروز آمده بنهایت خوشحال و فارغ البال میبود و پندار که ازین

سعادت محروم است توقع آن دارو که ایشان هم این را میخواسته باشند که این
 طریقه اینقه و این شیره کریمه در مکاتبات که از اعظم طرق مخاطبات و مکالمات
 است مسلوک باشد و دقیقه از دقائق بر خوشامد و مطارحات عرفیه روزگار
 مبتنی نباشد بنا بر آن میخواسته است که درین عریقه شوق اولاً فصلی چند از
 خفایق حکمت خفیه که با اتفاق ارباب مل و مثل اشرف علوم و مقصود و بالذات
 از جمیع مقاصد علمی و مطالب علمی است در سلک عبارت در آورده
 مرقوم سازد که از عجایب سوانح روزگار ما آنست که با وجود این معنی علما و عملاً
 منسوخ شده است و ثانیاً التماس نماید که بنظر انصاف و بدیده بصیرت ملاحظه
 تمام فرموده یکمرتبه تامل فرمایند که قطع نظر از نیکه این مطالب علمی متفق علیه
 عقلا و روزگار است فی الواقع بخاطر خطر چه میرسد و بعد از آنکه معلوم شود
 که در نهایت معقولیت است و این خلاف ادست نهایت بطلان و ضرر آن
 دارد و ثالثاً استدعا آن نماید که اگر هر روز نباشد و هفته و اگر در هفته نباشد و ماهی و
 اگر در ماهی نباشد و در سال مطالبه و فتر عمر گرامی گذشته را که حکم تقویم پارسیه
 پیدا کرده از عنقوان شعور و تمیز تا حال نمایند و بپای تصدیق نمیزی و آزاد
 استادی بیجا بانه در خلوتخانه دل ملاحظه فرمایند که در سنین و شهر ایام سابقه
 چه قدر مخالفت را مصدّر شده اند اگر چه تدارک و تلافی ماضی از قسم مستبعد بل
 از حبس محال است اما اینقدر میشود که شاید از خواب غفلت بیدار شده
 زمان استقبال را در ضلال نگذرانند و این تیره زندگانی را محصور مستلذات
 نفسانی نگردانند اما چه توان کرد که این غریق بلا و حریق ابتلا بانه حوصله آنکه

ازین مقدمات نویسد و نه وقت آنکه کرپا و جبراً خود را برین داشته مطمح
 تمام ایام ساخته تصدیق ایشان دهد اما رابطه معنوی بخوونی گذارد و کشان
 کشان بعالم بیان می آرد بنا بران باالضرورة آنچه مناسب حال نشاء کثرت
 که بالقصد یا باتفاق دران منسلک بل منہک اند مذکور میشود و خدا صفا و روح
 ماکدر بر باطن کیمیس ملتبس نخواهد بود که حکیم علی الاطلاق جلالت حکمت صلاح حال
 هر کثرته بوحده تے باز بسته که انتظام آن بے او سرانجام پذیر نیست حیاتی
 نظم امور دارالخلافه پیکر انسانی که بعالم صغیر شریعت یافته بتدبیر نفس متعلق
 گشته ثبات و ثمرات اجتماعات عالم کبیر منوط و مربوط بوجود حاکم بار اسے و تدبیر
 ست پیدا است که اگر تدبیر نفس و افعال و اعمال قواسط طبی و حیوانی
 که گماشتگان او پندار و روی و عدالت باشد احوال بدن و اوضاع
 تن برنج سلامت و استقامت گذرد و الا از دارالملک محبت و عافیت
 برآمده مالش بفساد و زوال انجامد بچنین مالک مملکتی یا والی ولایتی اگر تمامی
 محبت مصروف آن دارو که بحسن و تدبیر و زانست راسے بکارم اخلاق
 متحمل گشته و به محاسن صفات موصوف شده از راه سویت متوجه سرانجام
 مهام انام شود هرآنکه خواطر جمہور مردم را در حیرت خیر و در آرد و شوار دایام را
 بر وابطا اہتمام در حوزه حراست نگاہدار و اگر نه زود باشد که اختلال
 در مبانی او راه یافته قواعد امن و سلامت متزلزل بل زائل گردد و عنقریب
 مستاصل و مستهلک یا کسائر الناس بل او نہا شود و نفوذ بالمد من انحراف
 بعد الگور و غمره محاسن اطوار و مکارم اوضاع که تحصیل و تعمیر و تہقیق این

دولت عظمی بآن مرتبط است پنج چیز است اول پوشیاری یعنی حاضر بودن
 بر تفریق و قطعی شریف و وضع و همواره بوسیله ثقات یا بواسطه چند کس که
 حاضر یکدیگر نباشند و هم یکدیگر را شناسند از ولایت و شهر و دربار و درون
 خانه خبردار بودن و صدق اخبار و کذب آنرا بعقل و ورعین تمیز کردن و در
 تغافل و بردباری و مزلات و تقصیرات فروستان را اغماض نمودن و اگر
 نتواند بر نقصان عقل او حمل نموده تجاوز کرده از جا نزود و حق را از جمله ضروریات
 خود راند سوم داد مظلوم دادن و عظم ظالم و قرب قرابت آنرا منظورند شستن
 چهارم جوامزدی است که دنیا را بنظر دشمنی منظور ساخته ابتدال و تحجین آنرا
 خاطر نشان اخوان زمان ساختن و بیک وسیله سوائی و واسطه التماس حوارج
 مردم دانسته انجام مراهم اتمام نمودن و هیچ طریق در اموال مردم نظر طمع نیندازن
 و زیادتى جاه و مال را از قسم کمال نشمردن و بجم راه انصاف سلوک کردن و
 ترک تعصب نمودن یعنی طائفه را که بر آئین دین و روش و مذهب او نباشد
 بچشم حقارت و عداوت نه بیند و از روی نفق و مدارات گرتواند خاطر
 نشان او کند یا از روی استدعا و التماس استکشاف و استبصار مقاصد
 از آن نماید و باین حال مخالفت مذهب و طاعت را وسیله بغض نه سازد
 و اطمینان و اموال او را از دست تصرف و تعدی محفوظ و محفوظ دارد و از
 عزیزان کلمه چند خلاصه افادات حکما و پیشین است که از فریاد مهربانی
 بحسب انتظام احوال کثرات و اجتماعات در حکمت علی مرتضی کلک جوایز
 سلک ساخته اند و ما علی الرسول الا البلاغ - فخره -

پند حکیم عین صواب است و محض خیر فرستاده بخت آنکه بسمع رضا شنید
و الحق امثال باصور مذکوره سر پای شیر مردان راه است که بدست یاری آن غارتگران
بنی آدم را گلستان ارم ساخته با دوست و دشمن بسر برده اند چنانچه حکیم انوری
میفرماید - قطعه

بیج وانی که شیر مردی چلیست شیر مرد زمانه وانی کیست
آنکه با دشمنان تواند ساخت و آنکه با دوستان تواند زیست
ورن را وسیله تحصیل ذخیره عالم باقی دانسته خوش آسوده اند همان بهتر که خود
را از گفتن امثال این مقدمات که اولاً خود را بآن مذهب من ساخته است
بس کند و بیش ازین خود را و مردم را تصدیق ندهد که عادت الله برین
جاریست که کلمات صدق آیات حقیقت سمات مدام که از مذهب الاخلاق
صدور نیاید تا اثری نمی بخشد و فائده معتد به بران مترتب نمی شود و بر خود
خرده بین سر این سنه الله مخفی نیست الله تعالی محض عنایت بنیایست
شمارا و ما را بسر راه مقصود برده بمقام وصول رساند - فرو

عمرت دراز باد برین ختم شد سخن بیرون نمی نهم زره اختصار پاس
این خریف ریزه چند که در خلال احوال تشتت خاطر و توزع ضمیر بر سیده
بوی خواست که خود را از آفت آن گذرانند چه با وجود و ادب متلع و
و ناهت اسباب چون اندک از خواب غفلت بیدار شد بر خلاف عقیده خود
بخوش آمد و مضارحات عرقیه بمره روزگار آلوده یافت و در زیر بار خجالت
بیش خود که افعی افروختست در ماند که الحق این مرحوم منصف یا انصاف

مطابق حالت رسمیه چه کند و چه چاره سازد که ملک ناقصک قبح این وضع فایده
 این گرفتار هوا جس نفسانی و وسوسه شیطانی را سودمند نیست و قواسم
 عملی را ازین مثل بے حاصل بهیچ وجه مخالفست و مزاحمت نمی رساند تا آنکه
 بعضی از اجزاء اخلاص و اخلاص احمد قاطب مقتضای عموم نیک اندیشه و شمول
 بار فردشی یا بموجب یاد او این لوازم خصوص آشنائی و مراعات مراسمات
 نسبت گذائی یا بلا خطه آنکه مدحت و محبت جوهر زواجر و لالی متعالی که
 از معجزات دانش و بینش ایشان برآمده است تحفه محاسن عالی آن اعتقاد
 الانامی موسوم شده است بالغ و جوه مودی گردد و یا بسبب امری دیگر که
 در خاطر حقائق آثار ایشان رسیده باشد آنحضرت مزخرف را بگردان بهای
 دروغ را بقیام نموده بعد چندین آرایش پیش آن مشتری ناکته دان عیب پوش
 فرستاده بالفرورده این دو کلمه بر ایشان که اهم از آن مقوله است مرقوم شد
 هر چند قوت غلبه این مسترد و متحیر در مقام آن می آرد که سرشته انصاف را محکم
 گرفته بعضی سخنان صدق آئین نگاشته تملانی بقدر نماید اما چه توان کرد که بواسطه
 کم فطرتی و دون بهت از دولت حکمت اشراقیه مجبور و محروم مانده بعد احتیاج
 محتاج قواسم عملی که غریب بکار رسم و عادتست شده است و هر چند ازین
 وضع علما و عمال طال دست داده اما چون تحریر امثال این مقالات و تقریر
 این مقولات یک نحو مکالمه ایست روحانی و مذاکره ایست نفسانی را بطه
 معنوی نمی گذارد که ازین واسطه اخذ را بگذارند و میخوانند که درین قیام
 کلمه چندی از درون یافت مقصود و بوقلمونی احوال خود مرقوم ساخته

ضمیمه آن شرح اندوه تنهایی و بهم نرسیدن بهمدنی که اقل مرتبه از استماع سخنان
 که از دانات باطن نگین بموجب بے بضاعت و بے استطاعت نگاہداشت
 آن در نهانخانه خاطر نمی تواند عالم ظهور بے اختیار سر میزند و تنفر و متناوکی نشود
 و تفقدان محرمیکه از مشاهده ظهور یک خلاف عادت که در خفا یا بے سلوک
 طوائف اناج مستحق باشد و فی حد ذاته در نهایت معقولیت است و حال آنکه
 این معنی مورث حضرت که طاری اطوار او تواند شد نباشد بیگانه و اراه سلوک
 پیش نگیرد و این کس را بدست سهام طاهر سازد و اطل نماید و شمه از آلام و مقام
 این قصه پر غصه که راقم سطوره با ویه مشاغل لایعنی منہک شد از عبدالمسی
 بعد الطبعی و رآمده در شرف آن شده که عیاذاً بالله از عبدالمسی بعد الدراهی
 والد نائیری موصوف گردد و در قید عبارت در آورده ماتم زدگی خود را
 ظاهر سازد و اندکی از تردوات و محاربات ناقصانه بے توژگانه که در
 فطرت و طبیعت درین سی و چهار سال دنیا خصوصاً درین دوازده سال
 که در کشاکش اینای دمان افتاده است نه قدرت شکست و نه قوت
 گریز و نه طاقت پرمیزی و در عبارت در آورده اعلام آن استظهار الانامی
 نماید -

قطعه

صبر بے نه که از عشق پرمیزم من بختی نه که بادوست در آمیزم من
 دستے نه که باقضا در آویزم من پایے نه که از میان بگریزم من
 و بندی از تحارب و تباعض قواس روحانی و حیوانی و غالبیت و مغلوبیت
 هر کدام مره بعد آخری و کرة بعد اولی مرقوم ساخته خاطر نقاد و قواد آن اقتضاد

انکرای را اطلاع بخشید اما چون در حالت افاقه و شهور یقین دست میدهد
 که سبک اروا سبک قلیل و شفا سبک علیل هر آینه اظهار این شکوه و ابراز این
 گله باعث طلال و کلال نشاط آید و باطن شریعت ایشان خواهد شد خود را ازین
 لغوه زدن بجز ملکات و نالیات بخیر اند میگذرانند بیست
 بدر و مرون و لب ناکش و و تم به از است که ناله کتم آن موجب طلال تو باشد
 و اگر از حدیث و سوز جانگداز خود اعراض نموده اظهار ورو مندی که از ر بگذر
 ما تم داشتن این مروه و لان زنده تن که از استعد و غایت خمیر این حقیر است نماید
 و اندکی از اوضاع عجایب آثار شواستب شعار طوائف انام رنموده کلام بیان
 شود و سلیم و یسار و دانشوران روزگار و بیان حلقه اقبال نامکن زدن
 در عیان معرفت مذکور گردد و و طرنگها سبک در ضمن خرسند یاس منتیان عقل
 و کیا است و مشیایان غیب و شهادت که بر علم اکثر اینها سبک روزگار هر حلقه
 پیشوایان منج سدا و داس و رئیس راه نمایان سبیل ارشاد اند فکیف حال
 نامرادی تنید است بچیدان سرگردان و ادوی سائر الناس مندرج است
 امشکار ساخته تحفه مجلس عالی ساز و بالضروره اولاً باید که اگر تفصیل میسر
 نشود و بر ضرورتاً بطریق اختصار بهما مع علیه رساند که با اتفاق خدا مشربان
 عالم ذوق و شهو و وریا کشان تشنه لب بزم سخن آنچه تحقیق بوضوح میجو ست
 است که عمده مطالب و خلاصه مطلب بر بهترین زبان خارستان به راه مجست
 دریافت نیافت حقیقت حضرت واجب انوار و مروه داشتن انویال
 عزت او از غبار صفات حدوث و امکان است و بقدر طاقت و توان

مذهب الاخلاق شدن و تشبیه کجی و اجب پیدا کردن که از فحاشی و شرابی
 امر جلیل القدر تخلیق و با اخلاق الهی که از زبان بزرگانی برآمده بسمع جمع روحانی
 اصغاف فرموده اند و ثانیاً باید که شرح حقیقت انسانی نموده و انما باید که اگر چه
 دریافت حقائق کوپنه خصوصاً حقیقت جامعۀ کامله آدمی اصعب امور است
 مجروحان مسالک حقیقت و مفردان ممالک طریقت بمقتضای انتخاب استعداده
 و اختلاف از منہ و اوقات بموجب صفای سریرت و لطف طبیعت و او
 و انشوری داده انواع سخن فرموده اند و آنچه از جمیع تفاسیل مذکوره بطور خوشتر
 راه حقیقت یقین یا مطلقون میشود آنست که لطیفه ایست الهی و شریفه
 ایست ناقصه ای سوا که این ترکیب عنصری و معجون هیولانی که دران باخس
 بهایم شریک و مساهم است و بعد از ایضاح این دو اساس فیض اقتباس
 برضائ اولی البصائر هو شمندان دور بین حق گزین حقیقت ماسبق ظاهر
 و هو پیدا میگردد و روشن میشود که اختیار و ابرار روزگار مادر مسلک نقیض
 مقصود و سلوک نموده در تقویت و تربیت مغائر نشاء آدمیت سعی می نماید
 سیما و قتیکه پرده اندوخته کار برداشته شرح عمده مستلذات مردم از مشارب
 و مطامع و متاع و طامع و سائر لذات و حظوظ بنی آدم نماید و متاع و
 آلام آن را که بکثرت کثرت مایه است و اعتیاد از نظر کوتاه آدم صورتان
 پنهان باندۀ بی عالم ظهور آید و طبع گردد که بچه قدر چیز دل بسازد و داده اند
 و حمل افعالی و انصاف قواسم بدنی با عمده لذات دانسته اما چون پیش از
 اصلاح و معارف خود که لازم وقت و فکر و غفلت است از اقسام و سائر عباد

گفتن از قانون پهلوی نصفت و عدالت بر آمدن و هیچ عوجاج سلوک
 کردن سنت ازین بود انقضای پهلوی و سیما نیز خود را باز آورد و سخن پناه
 هر چند که خزینة سینه بے کینه این مسکین از نقود حیا و محصول فصول اربعه
 معتبره و متعارفه اقلیم سخن و کشور مراست که عبارت از شرح آداب و عا
 و بسط اسباب اشتیاق و تفصیل منافع اخلاص و تبیین لواجع افتراق است
 مالا مال بود و آنچه بگهاسے خاطر آورده بر هم خورده از بر گذر مشایده شواهد
 ریا و حساست شرکا که در شماع قدیم این عالم گشته متعارف و مستراکم اند و بگذر
 بودن و بے مکیهاسے این وضع فرسوده روزگار را در یافته نگذاشت
 که بسر وقت این مطلب علیه رفته کلمه چند در و آلوده بر همین قوافل قافله
 سالاران و قار و تکیین نویسد که از جان غم بدان ناز نینان ملک آسودگی
 هزار ناله فلک در عرش گذار بر آید بیست

چشم دارم که هم زروے کرم گریست عذر خواه من باشد

و چون ایضاح او ضاع و اطوار در خانه عالی و کلیات و جزئیات این حدود
 را سائر و دشمنان بدماغ پر حوصله و وکلاے ایشان که بجهت همین خدمت
 متعین اند متکفل و متعهد هستند و ایضاً تفاوتی که در بعضی احوال مذکوره که
 پیش ازین باندک فرصت مشهود بود و الحال در ضمیر خروده دان ایشان
 متصور است و متخیل اگر سناخ شده باشد از ده نه یا از ده یا زده کم و بیش
 نخواهد بود و در آن باب شروع نمی کند و فتوحات تازه و مسرات بے اندازه
 که در ممالک بنگ بظهور آمده است چه از جانب شهباز خان که توفیقات

ربانی از کهور کلمات تا دریای شور در حوزه تسخیر آورده ولایت و جزای آن
 آن صوبه را به تمام و کمال متصرف شده است و مشهور و مشکوب شدن عصمت
 آن جهات خصوصاً عیسی خان و برون او کشته خود را در گرداب غرقاب
 دریای شور و چاه از طرف وزیر خان و صادق خان که با ادا است سبحانی از
 طمانده و برودان تا اوژلیسه و آن نواحی را به تصرف خود آورده و دست تعدی
 ظلمه و فسقه آن دیار را از زیر دستان کوتاه ساخته بقاع و قلاع را دالالت
 گردانیدن و چهره در حلقه بندگی در آمدن قتل و لوغالی که سرفتنه افغانان آن
 حدود بوده است و فرستادن سپر زاده خود را با پیشکش های لائق و
 فیضان مست بدرگاه عالم پناه محبوب شیخ ابراهیم سیکری وال و چه خبر متواتر
 مرض الموت محمد حکیم مرزا که دست او نیز واقعه طلبان روزگار بوده است
 قطع نظر از تفضل آن طائفه مذکوره شرح و بسط آنرا با انضمام کمال شهرت فی
 حدواته احتیاج به نوشتن آنها نیست که سنته العبرین رفته که امثال این
 اخبار مسرت آثار از مسافرات بعیده در اندک مدتی که توانای بشری در
 ایصال آنها و فانی کند با و یای دولت قاهره میرسد دیگر رحمت خداست
 بر خدام عالی مقام محبت اطوار سے اخلاص آثاری نظام الدین احمد قلیج خان
 که در عرضداشت مفصل فتح ثانی که بدرگاه عرش اشتباه فرستاده بود و نظام
 اخلاص و بختی خود را ببلایان ایشان نموده و اولوازم انصاف داده بود
 و بتاریخ سوم اردیبهشت روز هجرت یازدهم ربیع الآخر که بندگان
 حضرت در نهایت شگفتگی بودند عرضداشت دیگر ایشان که متضمن شرح

احوال حضرت نال فتح ثانی بود رسیده هزار تحسین و آفرین فرمودند و مجدداً در باب
 اخلاق متناصب خاصه و جمیع که در همراهی ایشان خدمات پسندیده تقدیم
 رسانیده بودند حکم عالی شرف نفاذ یافت و متصدیان مهمات را در تاخیر و
 تسوئیت مخاطب و معاتب ساخته و انضام مهمات مذکوره تاکید بلیغ فرموده
 اندامیدواری از درگاه پروردگاری در نهایت وثوق است که جمیع مطالب
 و مقاصد ایشان بروجه و نحوه دوستان صمیمی پیرو محصل گردد سبحان الله
 سباعت صورتی آن تخلصان استظهاری قطع نظر از آنکه مورث انواع بر
 همزدگی و اصناف آزر و گلی شده است در ارقام اقلام مخالفت انجام بجبت
 تحفه سده سده علیه المقام شمره مالا کلام بخشیده است اما این قدر هست
 که هرگاه می خواهد که این رساله شوق را اختتام نماید باز از عالم غیب
 امری ظاهر می شود که موجب حزن زدن و نوشتن میگردد که زویده شره لبان
 نیکو پوشیده بصورت جمیل ظهور می کند قصه کوتاه که شب چهارم اردی
 بهشت ملاطفه که بخدا مکتب پناه جالینوس به قلم مشکین رقم نگاشته
 بودند مطالع افتاد هر چند که از هوا کلام و جواب مرام پیدا بود که این
 معاطفه نامی پیش از ظهور فتح ووم که از اجل جلالت نعم الهی بوده است
 صدور یافته بواسطه آنکه بعضی مقدمات بغایت الغایت چنانگاه نوشته
 بودند و برخه سخنان غم اندوز بطوری رقم یافته بود که بظاهر صورت معصومیت
 آن مخصوص زمان و در زمان نباشد فنون غنوم و صنوف آلام بخاطر فائز
 راه یافت که شرح آن بطومارها و در نه گنجد مصحح نمی شدم بجوای کاش آشنایان

اے زیب و زینت بخش عقل معاش بظرا معانی و مثال و اداس
 و عواقب امور ملاحظہ فرمودہ بمقتضیات حوصلہ و ریاضت خود کہ مرکز
 ضمیر و در بین آن دانش آئین سست عمل نموده ہے آنکہ نظر بر خاستان
 این بوستان افتد و مشاهده لطائف این چمن و عجایب
 این گلشن و دریافت فواید روح انواع بدائع عنایات الهی خرسند و
 محفوظ باید بود مضائق روزگار را در ساحت عرش مساحت باطن خود
 چانداده غمگرمی را کہ و واسطہ میسر و بدل ندارد و خوش گذرانده و در شکوہ و
 شکایت کہ رسم مترسمان روزگار است شریک نشد ہر چند میراند کہ در وقت
 تدرع خاطر و مشاہدہ احوال پر اختلال روزگار امثال این مقدمات
 ناخوش می آید و مذاق اخوان این روزگار خصوصاً و قلیکہ اند کہ زمانہ در مقام
 غیج و دلال شدہ آزمائش می کند بسیار تلخ می نماید و اقبال امثال این
 مقال را بے درودانستہ مطالعہ این سخنان موجب مزید کلفت خاطر
 می شود اما چون مبرہن و مبین است کہ آن زبدۂ ارباب دولت و اقبال
 و برگزیدہ اصحاب فضل و افضال ازین حالت بے حلاوت بقایت دور
 و از استماع کلمات نفس الامر یہ مسرور اند ہر آنکہ ابراہین معنی نمود
 ہر چند قرار دادانست کہ راہ مراسلات کہ غالباً شارع عام است مسند و
 ساز و واگفتا بروابط روحانی و ظاہرے کہ محض حرف و حکایت مترسمان
 روزگار نباشد نماید با وجود این معنی بمقتضای صغرسن و خامی از نارسیدن
 ملاطفہ شریفہ تالم بسیار دست داده بود ہر چند از مکتوبات نامرغوب

که بجا الیتوس الزمان ارسال داشته بودند ظاهر بود که این مخلص هم یاد شده
لیکن چه کند که محبت مقتضای غیرت است العاقبة بالخیر والظفر

نخا سخنان قطع

الایا نسیم الصبح بلغ تحته الی من فداه فوادى و نهته

و قل یا وحید الدهر مذ غبت ننی غریق حریق فی روی و لوعته

قلیس قلبی غیر و جهک مقصد لقاءک مقصودی و و هلاک منته

هر چند برین می شوم که از شوق و محبت که داعی عقل و مستدعی حال ملتزم

کتمان و موجب احتفاست حرفه نگویم و زبان قاصر البیان و قلم دوزبان

را ترجمانی نفرمایم اما چه کنم که بتیابانه سر میزند شعر

لئن عشنا الی زمن التلاقی لا شکو ما اقات فی الفراقی

قطع

که ز شار کند بر سر زبان چشم مرا چونام شریف تو بر زبان آید

به حبست و جوئے خبر جانم از دریچه گوشت زمان زمان بسر راه کاروان آید

و آنکه سابقاً کلمه چند هم ازین مقوله در باب ملاطفه گرامی و عریفه خود مرقوم

ساخته است دعای ترک تصدیع نموده بود و حاشاکه در حواشی آن قصد

ابراز گل را مدخلی باشد یا قلم مشکین رقم و مسکامن باطن اخلاص موطن اجاز

شکوه فمیده باشد هر گاه خود بعلم الیقین میداند که مراسلات صوری شعار

مترسمان روزگار شده است و ضمیر آن کثرت مشاغل جسمانی است

چه گنجایش گل دارد و عجب که خوش طبعی که بخاطر شریف اخوت پناهی استظهاری

هیچ انقاسی رسیده است بصورت وقوع در ضمیر عبادت پذیر آن مجبان
 احتشاد می جلوه نموده از راه کرم باعث معذرت شده است و آنکه در باب
 معرفت واجب تعالی و مطالعه کتب که به مبدء نسبت آشنائی بخشد
 استعلام نموده بودند اگر چه فی الحقیقت این بمنزله استعلام از جاهل و
 استفهام از عاقل است اما بموجب المأمور معذور اند فهمیدگیها که خود
 می نگارند اصل کار آنست که بحسائی جمیله و الطافت جمیله آشنائی بهم رسانند
 که اگر حقیقت خداشناسی که با اتفاق ملل و نحل حصول آن فائده و ثوابی
 بر روی دارد و خاطر نشان سازد باری اگر این کس بیعت نفس بالامری داشته
 باشد در جلوات و اگر آن حالت عالی مرتبت منقود باشد در جلوات عیوب
 نفس را سیما عیوبی که بواسطه فرط تکرار مشاهد احوال اختیار نمی نوع از
 اخلاق حمیده و افعال مرضیه اعتقاد دارد و بسامع برساند و این طائفه علیه
 را در زمره ثولیده مویان بے سرو پا و برهنه پایان محراب استلا که نظر
 غلیل آینه را اعتبار نمی نهند و بجزان احترام نمی شنید طلبند و اگر در نشاء
 کثرت که باو غفلت است طلب این مغروران نزد پستگاه وحدت بعینه
 و بدیع می نموده باشد نشان این بزرگواران را در سپاه بیان سانه اتراک و
 در محرقه قلیل البصافه که به امیر علی شیران روزگار نشسته باشند حبست
 چه از اطلال دیار این بے خانانان در محافل و مشاهد در باب سجاد و
 اصحاب عظام اثری نیست - رباعی
 جانا بقمار خانه رندے چندند یا فروم کم عیسار کم پیو درند

رندی چندند کس نداند چندند بر نشیبه و نقد هر دو عالم خستندند
 و اگر در خلال احوال ملالی دست مہ از ریز نگذر نایافت این یافتہا بعد از
 تقدیم شرائط طلب یا بیماری و افسردگی روئے نماید در وقت افاقت و شعور
 از مہ فقدان طلب این طیبیان ناواق و غمگساران صادق لاجرم دست
 تثبیت با ذیال محاسبہ احوال خود نمود و مہا ممکن محاسب و مقایح خود را
 بوسیله فکر و رویت خود احصا نموده تحسین و تقبیح نفس خود مطابق الیہ اندیش
 سویت و اعتدال فرمود و اگر عیاذاً باشد کہ این ہمہ میسر نشود بالضرورت
 شرطی از عمر گرانی را بہر وضع کہ باشد از دست زمانہ پر بہانہ استخلاص
 نموده صرف مطالعہ کتب اخلاق کہ مقصود بالذات جمیع علوم است نمود
 اگرچہ کتب قدیم در روزگار مانا یافت است باسے حال بمطالعہ اخلاق ناہر
 و جلای مشغول شد اگرچہ پیش اہل خبرت این معنی چندین اعتبار ندارد و بعینہ
 بحال طالب علمی می ماند کہ سواد روشن و فہم تیز دارد بے آنکہ تجربہ کند در روش
 آموز از طبیب حاذق و اند مطالعہ کتب طبی نموده در مقام استعلاج مرضی
 شود اما باسے حال بہتر از آنست کہ نقد زندگانی کہ مقصود البذل و معدوم
 العوض است صرف در تحصیل سائر علوم کہ فی الحقیقہ از اسباب تحصیل علم
 اخلاق اند نماید تکلیف کہ عمر عزیز را محصور در جمیع زخارف دنیوی و
 حراست ننگ و ناموس این عالم فانی کہ در معنی عمدہ بے ناموسیہا و زبدہ
 بے نگیہاست وارو و آنکہ در باب انجاء مقاصد و اختفاے دُر و لالی
 عرضداشت دراز نگاشته بود المنتہ مد کہ اکثر آن موافق ارادہ آمد و آنکہ

از روزه التفات از احوال این شکسته بال پرسیده بودند بحسب تقدیر
اجل چند روز مهلت داده است اگر اراده اثری آنست که این کس در سال
نفس الامر به سلوک خواهد کرد خود بعد الحجد والا با عیش مزید توزع باطن شد
است و الحجد بعد که نفس ناطقه از آلام بدنی که در مدت سه ماه متالم بوده
است تخفیف یافته درین ولا عبارت نثری موافق حال بنظر در آمد بعینه
نوشته میشود اکنون غایت قصوی اینست بر آنست که بقیه دردی که
در سایر حیات گمان است اگر بحسب مظنه واقع بوده باشد چون صافی
سوابق اوقات بجزعه زهول بر خاک ترهات ریخته نشود آنکه بمقتضای
کمال عقیدت و اخلاص آرزو در پاس جهر و که ایستادن با ضما تم
شرایف دیگر نموده بودند در برابر آن چه نویسد که لائق باشد اللہ تعالی به
جمع متمنیات رساند و بسائر مقاصد صوری و معنوی فائز گرداند بحسب
پناه میخواست که کلمه چند از خصوصیات در خانه و خوبها و نیکیهای تمام
دیار فروشها بر او را آبی دانش پناهی حکمت و ستادگاری او ام اللہ
کماله و ادام لنا وصاله جراست و فرست بر آمدن از و منه که درین و لا اور
مخاطبات دوستان ضمیمه تعبیر از و بعباس دوس میرو و مختارعات و ایام
اول نویسند و بعضی ز اوقات را در مذاکرات عرفیه و مطارحات عامیه صرف
نمایند اما وقت مساعدت ننمود انشاء اللہ تعالی اگر وقت وفا کند و موانع
نیاشد دفعه حقائق احوال را بشرح و بسط خواهد نوشت ز یاد و چه نویسد
نخا ننان - رباعی

در گردش این دایره بی پایان بر خور داری دو نوع مروج را دان
 یا یا خبری از خود و از هر که بود یا بی خبری از خود و از هر دو جهان
 آمد تعالی در هر چه بود نشانی باشد و از دورین مدت که نگارش نامه
 بیکجستی تقاعد داشت نه آن بود که در نزد بتگاه خیر اندیشی این کس غبار
 قنور سے بلند شده باشد چه در آن باب اغراض این جهان ناپائدار که خوشتر
 غنودگان غفلت است منظور نبود و نیز در گشتن سراسر دوستی بی
 طراوتی راه نیافت چه آن بر هوا جس نفسانی اساس نیافته از روی
 تمسیدگی و دریافت تجرگی نهال نشاندہ ام قطعہ
 دل به رصد گاہ و ہر بیش بہا گوہر است دخل بہ عشر آن فیق ازل کان او
 شہ از سر دل حاصل خاقا نیست کہ سر آن شمع خاست جنبش ایمان او
 حاشاکہ بر زبان چیز سے رود کہ در دل نباشد ظاہر اور مرا تب آشنائی
 دریافتہ باشد کہ از مباد سے صبح تمیز این کس از گروہ تجر و گزینان بود و از
 صحبت جہانیان دل سر و و افسردہ خاطر چون بسر نوشت آسمانی بہار گاہ
 تعلق و درآمد از آنجا کہ آن خو سے شدہ بود دورین ہنگامہ دوستی و مدارا ہمان
 حال را غارہ پھرہ خود ساختہ بکنج خاموشی دامن کشیدہ میداشت ہر چند
 جہانیان و آشنائی و مصادقت لطائف می انگیزند این کس تنفر میکرد
 و درین قافلہ بزرگ دو کس بتکا پوس سخت من شوریدہ رسیدہ را بدام
 دوستی کشیدند نخستین برادر فطرت کہ آہنگ رستن از قید طبیعت داشت
 حکیم سبکدوش کشادہ پیشانی فراخ دانش ابوالفتح اورا پیماہ عنصری لبریز

گشت و هم آن گوهر سعادت خشی که نسیم ز سکارم اخلاق را قابل است سترگ در
 زمان گویائی بزبان خاموشی تخم بختی و عداقت را در زمین دل حیران شکل پسند
 و شوار گزین کشا و رزے نمودند چند گاه که گام فراخ در کاهروائی زد و ند و زمانه
 ابشام متابعت نمود بخت سخنان حقیقت آموذ که بر مذاق زبان تلخ آید اگر
 بشورش آوردے باز عنان دل گرفته طلبگاری فرمودی و رین چند گاه بوسے
 ازان معنی بمشام رور یاب راست فهم فرسیده باوه خورون و مستی کردن بدیع
 نیست آنرا از نتایج باوه آشامی و نیواندیشیده هست و صلاح ایشان پسند و در
 اما بطاهر خود را از نوشیدن باز آورد چه راه دوستی گذاشته بگوچه مدارا بشاید چگونه
 در خور باشد دیگر اگر در حقیقت از گروه تعلیق پووی ناگزیر چنین کردی لیکن
 همان طور که از باب تقلید بزی هرگز و سبے در آمده بازار عشرت را گرم دارند
 این طایفسان کثرت برویش و حدیث دارد بقدر توانائی در لوازم آن میگوشت
 چون استاد این فن نیست ناچار لوازم آن متروک میشود و نه عبادت وین و لا
 که بر او رصوری و معنوی شیخ ابوالنقیض فیضی روسے در نقاب احتجاب
 کشید تا روپو و این ساز تعلق روسے در پراگندگی نهاد و افسردگی و است
 و رسیدگی اصلی در آمد چه گویم چه رفت شیشه ناموس فطرت بر سنگ افتاد
 من که با خود یقین آن داشتیم که به همیشه بهار تسلیم فرسند با شتم به بے صبری
 پرده کار دریده آمد -

مرا این غول نفس دیو کردار
 کنون زین بادیه تا کاروانم
 انگند اندر خرابیهای بسیار
 مگر گرس رسانداستخوانم

داستان من و راز است گفتن و نوشتن راست نیاید تا بفهمیدن چه رسد
 عواطف شهریار دانش پرده قدر دان من آرے گوے را بختین از سفر
 آن جهانی باز داشته خواهی نخواهی و رگروه تعلیقان آورد و در علم
 کے باشند کے کہین قفس پروازم در باغ الہی آشیایا کے سازم
 این و یوسراے استخوانی تن را در پیش سگان دوزخے اندازم
 این علم نیمکاره آدم را در کار گہ کمال حق بطرازم
 درین شورستان صمیر کہ عریضه با خود داشته باشم و سراز خود باز گرفته بوم
 کجا فرست آنگہ سخن سراپیم و حرف گویم و محبت افزایم یا مدارا کنم درین گاہ
 بودم کہ بعد از سه ماہ و کسر کے محمود خان رسید و کار سہاغمہ شدہ آسمان
 خلوت یافتہ را چنان و شوار نقل کرد و آنچه لوازم خیراتی و دوستی باشد مساعی
 جمیلہ نمود و چون حقائق احوال آنجا سے از قرار واقع خاطر نشان در گاہ مقصد
 شد از آنچہ ہر بارہ از جانب ایشان گفت و شنود کیوی و بہا سے گران
 فروختے شرمندگی کشید و چرا نہ کشد کہ شمار از خلاصہ مخاصمان یکتا دانستہ
 و داناندہ بود و براسے چه کار بایجا کشید عتاب صوری و معنوی رسید و
 چون خود کردہ بودم بر دیدہ و دل کشیدم می دانم کہ چنانست صحبت ساز
 چنین نزد غا با خند و شاہزادہ از شراب جوانی و بزرگی راہ مدار از رفت
 عقل و وفون تو اسے و اناسے یکتا چه شد چرا بر خود لرزیدی و از بارگران
 کلانی محاربتے در پایہ پندار ماندی چه قدر کار بود کہ توجہ او نمی شد دل
 شاہزادہ را براسے خاطر صاحب خود چرا بدست نیاوردی و بعد از آنکہ

درین مدت سه سال از بدستی سخن نشنودی و خوراه راست گذاشتی - هنوز راه راست
 نمی گیری نخواهم که بچشم و هزار و ششام و هم و دل خود را خالی کنم اما زبان جوهریت شریف
 هزار حیف که بدشنام آلوده گردد و گفتم که ابله بودی و عقل نداشتی خلاص کجا
 شد و آن همه حرف فدویت چه شد چرا کار را بر طرح انداختی تا آنچنان شد
 که شد سوگند خوردن اگر پیش شناسائی این حیران انجمن هستی گناه نبود
 هزار قسم خور و می که ماتم این کاسترک بود یا این همه دشمن کایه ها که جهانیان
 چه دشمنان و چه دوستان زمانه کردند از آنجا که او را نمیداد بودم و ... یقین
 میدادستم که اگر دیوانه و مست باشد بدیدن من هوشیار گردد و سخن من کار
 گراید مگر آری خست از ورگاه طلبیدم که اکنون بمقتضای بشریت گذشت آنچه گذشت
 رفته در اندک فرصت بزم محبت گرم ساز و و چنان هست گمارد که خانخانان
 از مصلحت و دید شاهزاده بیرون نمود و خدمت ایشان را از صمیم دل
 تقدیم رساند سودمند نیامد با اینکه درین عرض هم معاتب ساختند اما مرا
 در دل اثر نکرد و بر همان عقیده خود بودم مضمی یا مضمی صلاح این خیر خواه
 حقیقی نیست که پاس دعوی خود نموده خاطر مقدس را از گرامی برآورد که آن
 حضرت از ایشان آن چشم داشت دارند که از هیچ فرزند خود نداشته باشند
 اکنون التماس طلبیدن بر طرف سازند و از بزرگی یکسو شده دل نهاد آن
 خدمت شوند با فرض اگر حضرت طلبند هم مناسب آنست که التماس خدمت
 نمایند فکیف که خاطر مقدس آن میخواهد که این خدمت از پیش ایشان شود
 اگر فی الواقع آمدن مرا مناسب میدانند معروض دارند تا وسیله کوشش

من بار دیگر شود من کجا و سر این کار کجا لیکن بگی هست آنست که بار خاطر
 اشرف را بردارند هزار شکر که بر او در تصرف مانند و این را از آثار توحید ایشان
 میدانم و آن بار تحفیف یافت امید که با لطف پرطوت گردد و بدو امان
 خوشی کننده بغم گراید اگر در جوار هر شناسی یکد و چا غلط کردی مدد نمیدگی خود
 بدگمان شدی میدانم که اینها عارضی است بر دامن قدسی حقیقه گروی نمی
 نشینند.

قطعه

عاشق آن نیست کوی بوی و جلی نقد جان را بدستشان بخشید
 عاشق آنست کوی ترک مراد هر چه هست را انگان بخشید
 دو جهان را دو شاخ گل داد دست بند و بد شمعان بخشید
 سخن بسیار و وقت اندک و زمانه مانع دول تجرد گزین بهین بیست بخشید
 می نماید.

بیست

ترا دیده بنیاد دل هو ششیا در خود از همه بیشتر مشهورم و در
 سخا سخا نان - نظم

اندر میان جمع چو جان گشت آن یک یک جان خویش که جهانست آن یک
 سو گند میخورم بحال و کمال او که چشم خویش هم بنها نیست آن یک
 دل بوج میزند ز صفا تشن دل تشن زیر افزون ز شرح و بیانت آن یک
 این دو جهان بخش جهان آفرین مرادات آن خاصه خاندان الهیت بر آرد
 و بزودی کامهای صوری را بر آورده در تحصیل مقاصد معنوی سرگرم
 گرداناد امروز که آن آرام دوست عیش گزین را بکسب صرفه شست

آسمانی که در عالم هستی سبب آن مخالفت را بر روشن خیر خواهان حقیقی باشد
 یا آرزوهای تهاه همراهان معاطله ناهتم که آن نیک اختر را از یورش قند حصار
 باز داشته نشیر غنچه را پیش نهاد هست عالی گردانیدند یا بسبب دیگر آن نیکذات
 خوش نیت را محنت تر و دوشدت قطره توزع خاطر و تشتت باطن بسیار
 باشد چگونه دل و انا و عقل و رواندیش رخصت میدهد که داستان گل مندی
 را که در عمر طاس نامه با سکه گذشته ایما سکه بدان رفته است شرح دهد و چو
 این را خاطر نشان مخاطب منصف خود نماید اگر چه به شهادت خاطر پاک
 این نیازمند که تحریک کرده نفس و بشارت بخرد و گزینان کم تصنع که درست
 نیست آنها منظور این کس است نزدیک رسیده که خاطر شریف آن گل شده
 معنوی از هر چه که درین زمانه مستعد دیده است یکبارگی آسایش یابد و
 در عشرت و کسرات و مسرت و بهجت افتد و سر خوشی گوارائی و راز عمر صله
 غرم و دست و تدبیر صائب و حسن نگار پوسه و ثبات خدمت آن رزم افروز
 بندهم افزای صورت و معنی را از بارگاه آئین جلست آلاوه عطا شود و درین
 صورت آنچه از کورس فراط محبت و معاطله نشناسی رعونت نفس از نرسنگاه
 دل به شورستان کاغذ آورده او را نقد خود را که بقلا و زمی بخت بیدار که
 نشانه رضامندی و اوارست از حسب و بغض دوست دشمن آلوده امید
 و یاس نمی شود و ثانیاً باطن مخاطب خود را که موطن هزار اندیشه است و
 از اختلاط جمهور نام و دید حالات ایشان کمال نیکی در آنجا بدار کساد
 دارد و از بخت تمیز بمان دوست و دشمن که اعتماد را شاید کم بدست

می افتد لیکن از حسن طینست و لطفت سریت خوبی هر دو طائفه را و خیریت
 آنها را با لکویه فرو نمی گذارد و در عین کمال مشاغل که افتراق و امتیاز میان خیر
 و شر کمتر میشود و تا تفاوت نهادن دو خیر یا دو شر را کجا امید داشته آید در شورش
 انداخته بود اگر در ایضاح آن کوشد گنجایش دارد و در آئین کار و نمایان به
 شناسی وقت مطلعون خواهد بود لیکن آن شکوه از آن قسم نبود که محبتی که
 ایشان درین کس نمیده باشند یا محبتی که نیک سیرتان زمانه از در دست
 کرداران روزگار چشم داشته باشند مخافتی داشته باشند تا در ازاله آن سعی
 نماید لیکن چون دوستی این کس از متعارفات نیک سیرتان زمانه فراتر
 افتاده خواهد بود پس چند بخاطر بوالفضل راه پیدا کند که از ناروایی آن آزرده
 خاطر میشود.

مشخص

گر خواهی کنه دل شیدا مرا چه جرم عشق است و صد هزار تقاضا مرا چه جرم
 یقین آن دور بین باشد که درین تکلیف بکار نه برده ام آنجا که روز بازار
 مردمی است و متاع دوستی رواج دارد از پیش خود شرمند و خست و خوب
 تحالت بر چنین ندارم و نظر بعالم و عالمیان امروز نزدیک ایشان که
 رانی و احم و غباری در خاطر همیشه بهار من نیست و نخواهد بود و چرا
 باشد ترا زوایا صف بدست داشتن و غبار آلود این دشت پر دشت
 شدن شعار عربده جویان ملک ناحق شناسی است حاشا ثم حاشا آنجا
 که اسم مردمی و نام اطمینت باشد امثال این امور پیرامون آن مرز و بوم
 تواند گشت چه جای آنکه کار از آن گذشته باشد که شرح آنرا و اثبات

آرا بکروار میگذارد و بعد از آنکه از بهادری احوال تا حال چنانچه آن بزرگ زمانه در
 خیریت ذاتی افزایش دارند در محبت این حیران و بستان دانش افزونی دارد
 و درین روز بازار خود فروششان اگر شرم از خود نداشته و استانی چند واقع از
 یار فروشها و کوششها و وسوسهها و باجهانیان براسے برآمد کار آن
 و نادان بهیچدان به پیکار رفتن و از حضرت خود نه اندیشیدن از هزار یک و از
 بسیار اندکے نوشتمی اما چه کنم که مرادیده بینا و دل بهوشیار خجالت خود نمیکند
 که ازین باب در بازار راجع این جهان که اگر دروغ گفته اند بهیچشتریان
 به خاطر دانی بهیچان بهیچان در هر چند طبعم که شناساسے مزاج زمانه است
 میگویند که دوست نداری که شرح احوال ترا بد و ستدار تو گوید و نیکو کار خیر اندیش
 در نقاب احتیاج و در گنج عزالت متوار نیست تا بهیچر خانه آنچه بنید و
 گوید و روزگار معاونت و اتقان بهیچان چو در پرده شرمندگی خود فروماند
 و حرف سراسے نمی کنی خاصه وقتیکه اصحاب شرارت و ارباب افترا و
 احباب حسد فراوان بودند و براسے هزار نیت بد نیک را بد و احمی نموده
 باشند و دوست معامله تا فهم پذیر باشند لیکن چه کنم که مرا معامله با فطرت
 افتاده طبیعتم را قدرے پیش فطرتم پدید نیست سبحان المدمن وحشی
 صحرائے رایائے بنده بدینه ساختن و در چنین گفتگو انداختن چه حکمتست
 تاگزیده روزگار را چندین تصدیع خود داده کاغذ سیاه باید کرد و چندین
 سخن را نوشت اما چه توان کرد لباسے که از کارخانه تقدیر باین کس عطا
 شده است ناگزیر بود از ماین لباس بجای آوردن و شکر این لباس کردن

اساس رضا مندی را استحکام داد ان سست پس جهان بهتر که ازین داد و ستد چینی
چند گفته آید اول و بهتر آنست که توجه و التفات ظاهر و باطنی نبندگان خدا
پناه ی زیاده از آنست که باین نامها بیایند کرده آید و خدمات و عذر و استغاثه
ایشان همه مجراست و چگونه مجراست و جمیع اهرام و منصبها این که خدمات
ایشان را بشر کے لائق مکرر نوشته اند همه در سوختن خود جاسک کرده است
و عتق سبب آثار آن عالم و دکان ایشان همیشه کشتیها سے جنگی حکم شده کدور
هر دیار موجود و سازند و پدید می آید و تو سپید و لوازم آن استحقاق
خواهد آمد اما یک لحظه از خود غافل یا غمور نشوید باینکه چه گنجایش این دارد و در آن
راستقاریش با سبب خود پیدا کرده شد انشاء الله تعالی بستان احمد خود پروردگار
و دولت از اطراف عالم که در دست فقرا و مسکینان و در هر حال و در هر حال
بسیار که عتق سبب ایشان نیز این کار عظیم را با اهتمام رسانیده کلامی است
صورت و معنی شوند از احوال کثیر الاختلافی شود چه نویسد که از کثرت
مشاغل و فرط محاسن خود و عالم فرستاد آن نیست که بآن پاوی علی
الاطلاق از سخنان قدسیه نفس را از هر چه گفته شود و در خانه و در هر چه
و حرص چنان فرو رفته اند که اگر حیوانا حریفی از معدن حقانیت گفته آید
چندان ناخوشی و پیده میشود که خاطر که طلبکار التیام و انتظام و خیریت
مردم است آنقدر ندانست بهم میرساند که بخت در آنجا بدو و ایشان و
منزویان کم صحبت روی میسر چه اگر ایضا هر میرود از شود و مشغول
ایشان تیره میشود و اگر تنها به شایسته چنانچه قادر است رفته میشود صاحب

یاد میفرمایند و حاضر نمی یابند بقدر گرامی میشود و از باب غرض وقت یافته
 این حق را وسیله چندین باطل میگردانند و نیکو است و خوب سیرت مردم
 اینجا منحصر در برادر گرامی حکیم به نام مست که اکثر اوقات بیدار او
 خوشنودیم اگر چه آن عزیز نیز در مشاغل چنان فرو نرفته است که گاهی
 حرفی از غداغ نفس و حقیقت کار گفته آید و نکویش یکدیگر کرده این نفس
 اماره را بخاری پدید آورده شود از قیل و اسب و سایر اسباب دنیوی
 مسرت ندارم که زمانی بشکفتگی میگذرانیده باشم برادر گرامی حکیم ابو الفتح
 را کم کرده باشم و از شایده گشته خیال بایده کرد که بدول معامله منم این بیچاره
 چه میگذرد.

بیت

از حال خود آگاه نیم لیک اینقدر و انکم که تو هر که بخاطر بگذری اشکم زوایان بگذرد
 اسے ہوشمند آگاہ دل امروز که از صورت ہشام غل صورت افتاده است
 و مکرر از فقر طخیر خواہیے نوشته ام کہ در نیولا طفر نامہ و چنگیز نامہ و شاہنامہ
 مطالعہ فرمایند غرض آنست کہ ہنگام گفتگو بران اساس باشد اما پیوستہ
 تنہا بحواسہ احوال خود و مطالعہ کتب اخلاق علی الخصوص نصف اخیر
 حیاء اشتغال نمایند کہ نفس امارہ در کمین است مبادا فرصت یافتہ کاری
 براسے خود سر انجام نماید کہ علاج آن دشوار باشد و پیوستہ در جو پائی
 آدمیان بغیر من کم خوش آمد گوے باشند آن نفس کجاست کہ بگوید کہ
 بمن بجلانیہ حاضر نمودہ نگذارید کہ ناشایستگی در غضب و غفلت کہ بظہور
 آید اما اینقدر کہ شمش و گفتن فروریست کہ مثال این مردم را اینجاست

باشد که در خلوات حرمی چند از راستی توانست گفت زینهار و اسرار چرب زبانان
که بچرب زبانی کفایت و دوختن و استخوان خود و انموه هزار کار تپاه سر برآه می نمایند
ایل دولت را وقت کم و کار بسیار و خوش آمد و گو فراوان و منہیان و مستغلو
نما پدید وید و اتان خود و دست از گس و موز زیادہ پس ہوش باید بود تا کار
ساختہ شود زیادہ چہ نویسند اسد بس و بقی ہوس۔

نخا ننان قلمی شہر قیمہ والا و رو یافت و بوسہ اہلیت و مروی بمشام جان
رسید اسد تعالی بمقام عوری و معنوی رسانا و آنچه در باب رہنمونی بہور نشانین
ترویج یافتی رفتہ بود اسے بہ شہر مہدی نشدہ و رہایت زون دیدہ وری را بکوری فروختن
و نابینائی را بردور بینی گزیدہ است کہجا و دارالامن اہتدا کجا تا در عشرت سرے
ہدایت خرامی چند آدمیانہ تو ائم کرو لیکن چون طلب و تپش باطن صادق و اندیشہ
مغیر بگزیت کونین مقرون بود تا سید است آکی این سرگشتہ واوے حمل را
و شکیرے مودہ بشہرستان اہلیت یعنی باسلام غلبہ خلیفہ زمان و پیشواے
جہان آورد و بخت دوستی بجا آوردہ بعد وۃ الوفاقاے ارادت این خدیو
صورت و معنی و مقتدا سے ظاہر و باطن رسانید و قائم دولت تفقہ مودہ
من نابینا را سرمہ تحقیق و در چشم کشیدہ دیدہ و ورہین کرامت گرد تا بہ پشت
گری آن از تعلقات صوری و معنوی کہ حجاب جو یاے مقصود و مست
بیرون آورد تا ورہین پرودہ کثرت جمال و حدت بنظر و آمد جمال جہان آراے
این خلیفہ وقت کہ در نقاب کثرت و حجاب سلطنت در نظر سادہ لوحان
ظاہرین و نگار خاطران کجہان مخفی بود مشہور و خاطر حق پرست گشت

این میرا همی راه افتاد امید که سر رشته مقصود بدست افتد و عهدی گرد و کتون بعضی
 از فمید گیمای خود را که برکت صدق اراوت روشنی افرازای خاطر تیره من گشته
 است بآن برادر می نویسد امید که این داستان را از خوش آمد گوئی و سخن
 آرائی بیرون دانسته در خاطر جای دهد و بهندای برادر باران رحمت الهی فراوان
 بهم جاوید هم کس فرار سیده است لیکن مبدع جهان آرای سر این را بجیت
 مصالح از نظر مخفی داشته اکنون اول پایه اهل بیت آنست که باطبقات انام
 طرح آشتی انداخته بساط صلاح گسترده که هیچکس دانسته زیان و نبوی اختیار نکند
 ضرر اخروی چون خواهد گزید پس بهمانا هر که راه باطل رو بپایه کوری باشد که در
 شب تار در چاهای افتد سالکان طریق اهل بیت را جز رحم بر آنکس چه تواند نمود
 در موم نجات هر طائفه و سعادت هر گروه در وضعی معین نهاده اند از باب
 تجرور ابریا صفت و اصحاب تعلق را بعدالت و شرح مراتب این بسیار است
 و مجمل این را یقین شناسد که نجات سپاهیان نصرت شعار و غازیان حقیقت
 آثار در اخلاص صاحب خود است هر چند که آن ولی نعمت از اهل ظاهر باشد
 نه که در عبادات بدنی و مالی که آن سرمایه تجارت دیگران است سرگرم باشد
 بلکه خوبی آن از جهت انتظام عوام است جمعی از مخلصان کوه بین را درین
 راه خطائی افتد و کارشان از جهت هر روز زیون تر شود و آن آنست که
 پیوسته نظر بر اخلاص خود داشته باشد و چون این حالت در مردم کمتر یابند
 دست نوازش و افتخار بر سر دوش خود نهند و صاحبان چون معشوقان حقیقی
 استغنا لازم آن خصوصاً که عاشقان راست اندیش بسیار باشند

سیه نیازی ایشان افزون خواهد بود ازین جهت کوه حوصله با بخیال تباہ
 آید که مگر صاحب نمی رسد یا اخلاص را اثر نیست و اندیشه های نادیده
 و آشنایان نامعاطله فهم خوش آمد گوئی ضمیمه فسادشان گشته عنقریب در
 گوشه سران و رمانند پس باید که باقصای مراتب اخلاص مشورت گشته مقصود
 خود را در رضا صاحب محو سازند نه که بجز و اندیشه اخلاص یا زواج شمشیر
 تا منفعی هزار نخوت و سرانداخته در مقام خواهش های گوناگون شوند موم
 و اظہار حق و کار سازی ولی نعمت دوستی و دشمنی منظور ندارند بلکه اگر با
 کسی پدر کشته و در میان باشد و آن شخص بکار صاحب می آمده باشد این را
 بخاطر نیاورده و در رواج کار دشمن خود باشد و گرنه او دوست مقصود و دوست
 او را اثر نیست چه بهره چهارم خدمت فروش و اخلاص افشاکن نباشد که
 بوی مشک پنهان نتوان کرد اگر فی الواقع از فروغ صدق روشنائی
 وارد بشود خواهد شتافت و گویا پیر نشود و مخلصی دیگر نیست و سوداگری و دیگر
 گوهر اخلاص بهمانند رو اگر همه عالم را در برابر اخلاص دهند لعل را بخزن
 فروخته باشند اسباب دنیوی و اخروی و تمتعات و وہمالی چون علف
 مرکشا و زراعی قصد بدست افتد آدمی از سوداگر کمتر نباشد که جوهر
 بی بهار ابدان بے قصد بدست افتد فروشد بچشم غضب و شہوت که
 هر دو پای بند نفس اند پس بهوش باید بود که شتاب زاده خرد را با سیر
 اینها ندید بلکه پیوسته این سنگ و خاک را زنجیر خرد و زگردن و مهارانش
 در بینی انداخته نگذارد که عریده نمایند کار غضب بجای میرسد که بیک

ترک بودی تا بدشنامی چه رسد کشتن قبیله دل می نهند معالیه شویست بجای میکشد
 که چاه حرص او بانبار باسے عالم پر نشود اندیشه باید کرد که آنها جمع کردند چه شد
 و اینها که جمع میکنند چه میکنند ششم پیوسته نیازمند باید بود و در یوز و دلماس
 شکسته و خجسته گزینان هر طائفه بد خود لازم شمرده مقسم مطالبه کسب اخلاق جلالی
 و ناصری و بنیاس و مملکات احیا بر خود فرض وقت و افسه قهریات اوقات
 شریف و مصالح سازند ششم از محبت خوش آمد گوینان بقدر امکان احراز
 نمایند که بدو آنان این راه از تیرگی این شور بختان بپاک شده اند پیوسته عاشق
 محبت راست گوینان که ظاهرشان تلخ و باطنشان شیرین باشد اگر از
 همراهان این کس بود خود چه دولت و گرنه هر جا که ازین گروه نشانی یا بند
 بگذشت دوستی بسیار و فرصت کم و مخاطب نا پدید و باب زرق فراوان اگر
 عمر وفا کند و شوق مخاطب و افزایش باشد سخن حق بدارح گفته آید بعد پس باقی بوی
 - مخاخوانان نام خط خود چنانکه ایام رفته بود و شوق چه مشاغل بسیار دران
 صورت بنایسته خود آمده خواند امثال این حکایات را اهل عالم آژنده پوشان
 درویش سفیدان بیشتر قبول نمائند از امثال مامور که بجز لباس تعلق چندین
 طایلسان بدنامی بر روش افکاره نظارگی اندک کاشکش کنند لیکن چون از سیاهی
 احوال آثار نیک واتی و اخلاقی فراوان نسبت خلیفه وقت دیده میشود و آثار
 رشده و کار عانی از ناصیه سعادت ایشان خوانده میشود این دو کلمه نیست و الا از
 نارسائی روزگار و کج بینی احوال نموده سر و برگ حرف زدن نموده است العافیه بالخیر
 - مخاخوانان - قطعه

اگر نقوش مصور همه ازین جنس اند مخواه دیده بینا خنک تن اسے
 دو گونه رنج و عذابست جان مجنون را بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی
 محاصر که در حضور و غیبت دور وصال و فرقت از دور بینی و دوستی دورستی
 خود از دوست بسیار دوست خور اسے ز دوست زود شیار شو تن دار
 خود آزرده است بمطالعه مشهور محبت که محمود خان آورد هم قرین شادی
 شد و هم قران غم گشت شادی نخستین آنکه نظر این غریب خاکدان دنیا
 که نه دوست سزاوار دارد و نه دشمن لائق برخدا متگار مخصوص آن دوست
 بیگانه خوئے که مرا چون من دوست ندارد و من یک دیدن او بهزار جان
 خریدار افتاده غم اول آنکه بر زبان زمانه سازا دو که تعلیم یافته مکتب خانه
 آن دو فزون وقت است گزشت که مرا محض از برائے رجول خاطر شما
 فرستاده اند شادی دوم آنکه نظر بنامه و کشائے که خاطر آرزو مند آن بود و رفع
 شد غم دوم آنکه آتش مهاجرت از مشاهده آن اشتغال گرفت و خورده
 بهجران را بتادگی و رشورش آورد شادی سوم آنکه خط روح پرور سرور افرا
 در بر آید و غم سوم آنکه مضامین مختلفه که منج آن دوستی با اضطراب آمیخته است
 معلوم گشت اگر چه از جنگ و صلح و دوستی متعارف روزگار فراترک شده
 سخن کرده اند اما چون مشغول بکلفت بوده اند و افزا گشت شادی چهارم
 آنکه این تقاصد و نامه باخبار مسرت آثار آن حدود از صحت ذات و توجه
 به سیاهی و اتمام مهلت اشتغال داشتند غم چهارم آنکه اخلاف از توجه
 تشنه بفرقه ها و عزم جزم بصواب ناصواب گشته کرده اند شادی پنجم آنکه

اسباب فتح و فیروزی این یورش سرانجام شده غم پنجم آنکه بواسطه بسیاری آب
 یا اندیشه دیگر این محنت و پریشانی انجام شدادی ششم آنکه بجز رسیدن
 محمود خان بخاطر رسیده بود که در معترضات پادشاهی معذرتی چند که در آئین
 اخلاص و روش عقیدت مستحسن خرد پروان دور بین باشد نوشته و گفته باشند
 غم ششم آنکه درین باب بموقت عرض مقدس چیزی نرسانیده بودند و
 مع هذا استیفا که این حالت را از مخلصان خود استدعا کرده است او افضل
 پس کن قصه خوان و افسانه گوئی نیستی که تعداد شادی و تذکار غم نالی قطعه
 تو نقش نقشبندان را چه دانی تو شکل پیکر جانرا چه دانی
 تو خود می نشنوی بانگ دهل را روز سر سلطان را چه دانی
 هر چند فطرت این حیران انجمن هستی مشتاق رسیدن خط شایسته لیکن
 اینقدر میدانم که خاطر مایانی مذارا بدوستی فروش شما از نوشتن نامه و فرستادن
 پیغام بجز مستی فراوان چگونه باز آمده بود عجب که مقدمه قدسیه که در اصلاح
 احوال آن یگانه روزگار گفته بودم بکار من مسکین معطافه غم بوده اید و آن
 آنست که بخاطرب خود میگفتم که مرا اندیشه که بود از اخلاص وافر شما بود که
 میاداد انکاهان نموده در مراعات خواطر فرستاد با و فرستادن مرقوم خود و احوال نکند
 و همیشه آزر دگی طبیعت آنکه قره العین دولت میرزا ابرج را بکمان اسلام و
 ملاحظه کفرنا پر سیده در رزاق خانه فرستاده اند هر چند کفر نفس الامری داشته
 باشد در مذهب کجی گنجایش امثال این امور نیست نه میگویم که مراد دست
 نمیداری یا دوستی خود را که به نسبت مشیت بسیار اعتقاد نداری این

میگویم که در معالیه دوستی در خور نیک اندیشی من نیست فکیت که در برابر محبت
 من باشد و چون عالمیان را بدشمنی انیکس میریایا بند محبت ناقصک خود را اعظم
 اشیا خیال میکنند یارے گدشت آنچه گدشت اکنون، یکی فطرت جاویدتیا
 و فتح و نصرت و صحت مسرت آن و حمد الهی را از خدا که هر جان مسالت
 می نماید و در لوازم دوستی از خود شرمند نیست حقیر و غیبت یکسان چون
 گویم که دروغ گفته باشم چه بسا خوبیا سے آن یگانہ محبت در غیبت گفته
 میشود که در حضور مذکور نبود که مبادا رعونته بخاطر راه یابد المنة لک که توجه بانی
 و ظاهری حضرت خدا یگانے بدرجه اعلی است بختی ازین گم و ترو نیازمند
 ترو و ترو عرفان فرستند که شجاعت و دانش و باجوم عوام و التجای مردم
 مردانه و فراهیم آمدن اسباب دنیوی مست کن آدمی است بیت
 اهل تمیز است اندر آدمی تافرونی را بانداز از کمی
 الله تعالی توین محاسبه شگفتی دل در قوتها متعارف روزگار خجسته گاهان یگانہ زمانه داد
 محمود خان خدمتگار اخلص گزین است این بار باو نظری دیگر شد توقفات او اختیاری
 بود و گشتار و کردار او در امن و اسلام و همراهی و شش نوشته شد.

بخانان - فرد

گر نمی آید گلوے او بگیر واد او بستان و میر واد و باش

از مظلوم نشسته جامع کونیه اکیه مسرت پیرای خاطر خرو و دان بوده از
 نقوش نا ملا کم که صفو جهان ازان گزینند ارو و الحق از اسباب والاے ایند
 شناسی و از امور دریافت اسرار عبودیت است و سعت سراسر دل

دور بین آن معشوق سراسر از آن عاشق بر خوردار من که جز عاشقی من و معشوقه
 گویند را سزاوار نیست تنگی چه معنی دارد که بخلگی بهم پذیرد ساز و چه دوست دور بین
 من اگر از کد و حسد اخوان دنیا میگوید آن خود در روز بازار مرد می شنود داشت
 و بزرگان صورت بر بیتی آن پے پرده بزم عیش خور انقضای شناخته اند
 تا به پیشوایان معنی چه رسد امروز خود که حال او معلوم است حاشا که گروی بروان
 حوصله جهان بیایم خاطر محبوب بسزای من نشیند و اگر از یکرنگ نبودن
 فرمانروای دمان و زمین نیفر مایند خود این معنی باعث ظهور عیار اخلاص دست
 که سو و زیان را در میان گنجایش نیست میشود و راه معامله با فرمان رواه حقیقی
 سلوک داشته هزاران مقاصد صوری و معنوی را او هم گسترده میگردد و اگر از
 جدائی صوری دوستان عرفی و آشنایان ظاهری که از اسباب انتظام مہیات
 صوری اند و در تقصیر اند خود بغایت عجیب است که این معنی اگر بوجوب شکر گذاری
 نباشد باعث کلفت کار شناسان و رنگارنگان و بی خودی چون تواند شد و اگر از دور
 صوری دوست حقیقی آزرده دل اند خود از کم فکر و بیجا بکلی تواند بود و چه محبت
 حقیقی روئے بحیران نه بیند و مفارقت ظاهر سے موجب اختلال احوال
 نشود چه در منزل اہلبیت که محل نزول مروت حقیقی است غم و غصه نمی باشد
 پس اسے دوستدار پر حوصله کم حوصله بسیار بر دار کم بر دار من امر در آن روز
 است که شما از خود بهره در پودہ بیدرقہ خرد و الا و بتا سید نیست درست غم و غصه
 را بخود راه نداده تمثیل مہیات مرجوعه را سراسر انجام نموده داغ به پیشانی بزرگان
 جهان نهاده بحجت آراسے خاطر دوستان حقیقی گردند چون از نار عطف و نیت

پیشانی آن بزرگ جهان را گره آلوده یافت دل بدر آورده کلمه چند نوشت
 در عمل آوردن آن یادداشتها گوشش فرمایند که آنها بتدریج سیوه گوارا بار
 میدهند از احوال خود چه نویسد و مداحی که نفس اماره خیل و در پی راه نفس مطمئنه
 تنگ و دوار و طبیعت عنصری که از کور باطنی از دور و دوری در نالش ست است امید
 که چون صلح کل در میانست او هم از نالش باز آمده بصحت گراید اشعار منتخبه
 که در بیاض علحده رقم پذیر شده بود و انتخاب حدیقه و آنچه بعد از آن منتخب
 شده باشد نویسانیده یکجا فرستند و بعد از آن آنچه شود چیز و چیز فرستادن
 آن مهملی دل ناتوان فرمایند قره العین دولت و سعادت و مسرت میرزا اید و
 دارا سب و قارن بر خود و صورت و معنی شوند وقت آن نیامده است که ایشان
 را رخصت فرموده در ظل حمایت الطاف ایزدی که کامل مهلت ایشان است
 گذارند و میخواهم که همواره از رسمیات و حقیقات ایشان را که شبار و زی بگذرد
 معصوم بکے از حاشیه گروان بساط عزت نوشته میفرستاده باشند زیاده چه نویسد
 بخا نجانان - رباعی

دل با تو دهم از غم بدانند ایشان را و تو بزم سینه ایشان را
 در عمر من اندر سر و کار تو شود مهر تو میراث دهم خویشان را

بخاطر قدسی نزا و حقیقت اساس ایشان به حاجت که بگویم بخاطر آلوده
 شناسا مزاج نا درست روزگار این بطلان نیکه اتی باید که نگذرد بلکه در صد
 هزار فرسخ این چنین همیشه بهار هم عبور نشود که در حرف معامله خلافی بخاطر
 حق گذار من راه یابد فکیف در و استان دوستی سخن از عالم ناراستی بر زبان

حق گوئے من به نیت مدار اہم بگذر و چہ جائے آنکہ مقدمات قدسیہ مذاقت و
 انگاہ بآن درازی سخن و این ہمہ امتداد زمان از مثل منی کہ در ترانہ سے انصاف
 و قدر دانی او جمیع اشعار روزگار و زنی پیدا کردہ از جہات شتی و طرق مختلف از
 مستغنیات روزگار اندنا بسودہ دست و دل خاطر بر زبان ہرزہ گوئے و ہدایا چہ
 توان کرد کہ مخاطب من نظارگی جمال خود نیست و طبیعت اورا از نجوم بد عالمگان
 فرصت مشورتے یا وقت شنیدن نصیحتے از فطرت بلند خودش نیست طبیعت
 تو یوسف معنی را در چاہ بلا ویدی اورا بہ شہنشاہی در مصر کجا ویدی
 بعد الحمد کہ بعد از نیامدن مفاوضات گرامی کہ یاد از فراموشی پیدا و بعد از رسیدن
 قوافل خطوط کہ نقوش پیشانی آہنا گروہ آلودہ بدگمانی و نا فہمیدگی بود و قمیمہ کریمہ
 کہ اگر در خور محبت این کس نباشد باندا زہ قدر نامناسب روزگار ناسازگار
 نبود رسید بقتضائے بشریت طبیعت طول مسرت آرا گشت و فطرت ہمیشہ
 خرسند من از کوئی حوصلہ دست نوازش بر سر دوش خود کشیدہ نیست
 شب غمناکے من چون شد بجمع شادی آبتن و شود سامان نقب من ہمہ برج شایانی
 اے عزیز از تلخ گوئیہاے من ہمیشہ مسرور بودہ غم را بخاطر راہ ندہند و اگر در
 بعضی فرائین حسب الحکم کہ آنہم جز صورتے ندار و حرنے چند درشت غم آور
 نو پسید گشتن خاطر خور اور عین بہار خزان نباید ساخت و بدگمان نشو و
 در باب خالصہ ساختن و برگزینہ و معاملہ بقایا و آنچه عوین آن از جوہر گرہن
 اندانیمہ سخن دراز بنا نیست کرد کہ این طرز طائفہ دیگر است و شما از طبقہ و طر

از جهان و دل گوید که پیش جهان جاتانده او یکم و زر گوید که پیش جهان اسکندر
 شکر که این عبارات بجنس مسموع نشد و بد و کلمه مناسب او شد هزاران فکر
 که نسایم فتح و فیروزی و زیدن گرفت امید که عتق سبب آن ولایت مفتوح شود
 ز بهار که غزم قند صحرای فتح تته در زمان دیگر نیندازد که بس وقت میگذرد و نیت
 جمعی دیگر که دین اردو بیکارند طلبند و استغنا سے این خدمت کرده تته را بجا گیر
 خود قبول کرد و این کس را تجربه کار هزار ساله داشتند اگر این حرف را گوش
 می کنید بکن که کار می شود بخشی الملکی نظام الدین احمد مجدد از حسن سلوک که باینجا
 میسند و رز بهنگاه خاتم خانه و پند میهم رسانده است دولت خان بودی را چه
 شده است که در محافطت آداب آشنائی با حقل خدا و او مشورت نمی کند اگر
 خرد و ورهین ندارد و نمی داند که باز از سود و زیانست اگر چشمش معنی نمی بیند چشم
 ظاهر بین چه شد شاز و هم صفر نه نصد و نو و هشت در لواحق جلال باز نگارش یافت
 بخا خا نان - قطعه

ذات من نقش خیال خوش است
 من مگر خود صفت ذات تو ام
 نقش و اندیشه من جمله زشت
 گیسو الفاظ و عبارات تو ام
 طبیعت عنصری با نیروی محبت
 بر کار فرمایان جهان دل احتیلا یافته
 خواست که من فرائج حوصله را در شرح مشداند و درکی و تفصیل فرط شوق
 تنگ خاطر ساخته بوسعت آباد سخن انداز و تا نفس چند بکام دل بر آرد
 مداحی که سلطان فطرت بر پرده خاص خود نظر فرموده حمایت پدران
 خواهم و یا وقایت با و شاهانه نامم که من مغلوب طبیعت و محبت را غالب

عطالق ساخته با طبیعت لاجان آراست و محبت الحاح پیرایه مقرر ساخت
 که حکایت اشتیاق و شکایت فراق را بعد از استماع فتح قندهار که مقدمه
 فتح ملک ایران است در میان آورد اکنون بگویی هست صرف برآمدگار است
 که پیش نهاد هست والا نیست بزرگی جهان و خیر اندیش زمان و در شکایت
 موهبت حرفی چنانچه می نویسد امید که خرد و در بین بسیم شریف رسانند
 سوداگر طلب و سپاهی کنند عمل روزگزاران نیستند تا و انهم که خاطر شایسته
 ششم را برهم قندهار ترجیح ده است تا در آن باب اشباع سخن نمایم
 اندیشه که دارم از بهرمان کوه ناز زربنا موس خرسست که مبادا بقدمات و لا و
 خاطر پر مشغله محبوب مزاج مرابان وادای آرند حال قندهار و قندهاریان
 از اخبار ثقات مجدداً بوضوح پیوسته باشند در آن چه شرح دهد حاصل سخن
 آنست که قندهار در همه وقت بسوخت نتوان گرفت بخلاف کشته باید
 زمینداران میان ولایت را از بلوچ و افغان بربان دلاسا و دست عطا
 خود که به پیغمبر لشکر فیر دزدی اثر ساخت و وقت فرصت را غنیمت شمرده بستی
 و چالاکان اعتنا و بیرون و الا ثقات عینیت را ندی شود و مشوجه قندهار شده و
 چندان دل نگرانی بروم که که نداشت اگر چه اکثر مردم محنت خواهند شد
 اما روش کار آن باشد که در واد و ویش کوشش می نمایند تا موس
 در گرد و اینها است و بر و باری و به و باری را و دستار بپوش و بسیار خود خواهند
 ساخت و مگر اگر مجلس شایسته نامه و شاه نامه و چنگیز نامه باید که باشد
 نه اخلاق ناصری و مکتوبات شیخ شریف منیری و عاقبتی و حدیقه که آن

گفتگو سے بجز دوست و مالتقیان بزم کثرت کہ آنرا میخوانیم از خدای تعالی نفس
 اماره است کہ در راه ما کو ظلمانی نتوانست کند چاہ نوزانی ترتیب داد کہ خود
 باز در این افتد و در خلوت زاری و تضرع بدر گاہ این روی لازم شب و روز
 شمر و نشمار مقرر از محرمات و ایامی و البته در یوزہ از ولہا کردن و گردن خاطر با گشتن
 را بیشتر کرد و ہنگامہ ترکان آراستن و دل تا جہان نگاہداشتن شعار خود
 سادہ و شہانت و افہر کشیدن و پایہ کیفیت آنرا بر کیفیت ادا فرودن عادت
 کردن و خلوت کم گشتستن طریق مقرر باشد تا باین زیست و نشیست
 کار ہائے کلان بر آمدہ خیر شود و لتخان لازم نیک است بالفعل و دو چیز
 زود باید کرد و ہند و ستائیت را از و کم ساخت و وقار و در وافر و جانی بیگ
 را تعلیم بزرگ نشی باید کرد کہ پس جوان کار آمدنی است ملاقیار اور
 و عوی صلح کل استوار فرمودہ مرغیاست خاطر را بے حجاب باید تعلیم کرد تا
 پیوستہ یکشاوہ پیشانی بہرہای چند سے از بزرگان معتبر و بار ہافم نشستہ
 مقاصد و مطالب مردم را می نوشتہ باشد و در وقت می رسانیدہ باشد
 ملا شکیبے را از دوستا بشہر آورد کہ ہم بکار بزم آید و ہم در روز بزم مہر
 خاموشی بر طاعتان اہل شقاوت ہند زبان محبت نگار کہ ہر جانی دل
 دوستدار مقرر است از سخن کردن سیرے ندر و اما چہ کنم کہ ناتوانی ہنوز
 بہ بہتر افتادہ دارد و اللہ الشکر نامہ کہ محبوب کس برادر گرامی حکیم ہام فرشتا
 بودند رسید اہل از رسیدن و پس از ان از دیدن و بعد از ان از رسیدن
 آن خاطر گل گل شگفت علی الخصوص استقبالی نمودن و رسیدن ترکمانان

او جانب قند عار و عزم جرم آن بزرگ وانش بعبوب ایران سرمایہ صد گونه
شادی شد ابد تعالیٰ همیشه آن گوهر والاسے بزرگی را در تمشیت مہات عظیم
سر بلند وارا و عز من درین پور شے کہ پیش آمده است ناموس و نام بلند
بند خریدہ میشود امید کہ قرض وہ پانزدہ و دہ بیست کردہ درین سر اکوشش
بلغ خواہند نمود و یقین کہ زر مستیع نام بلند است و خواہے نخواہے چون اقبال
حلقہ برور چنانچہ علف کشاورز را فطرت بلند و ہمت والا تاج و ندیم و
ہرم و پمخوابہ شہا با و العاقبتہ با کثیر زیادہ چه لو پسند

بحا نمانان - قطعہ

دل معشوق شوریدہ است بر من وزان شورش جهان را سخت تر من
وہان بر بند گوش فہم بست است گو چہیز یکہ سے ناپید بگفتن
از مطالبہ مقادیرہ انس آن زدہ خاطر شد چہ از پیشانی الفاظ و حروف
و تنگی آن رموز دان شورستان دنیا در یافت انشہ تعالیٰ غم و حصہ را
پیرامون خاطر آن نکتہ سنج دور بین راہ نہ واد نیز دانست کہ از ہر دہ
گوئیہا سے من دوستدار کہ فرط دوستی از ہما شیارہ خوشی بہ بار گاہ گفت
آور دہ بہت طول دل بودہ اند چنانچہ با یکا اکتفا نگردہ است دعا سے نوشتہا
مہربانانہ فرمودہ اند اسے بزرگ زمانہ مہربانی نہ آنست کہ مثل زنان یلمانند
شعرا یا طرز ندما یا روش دور و بیان دنیا مکانیات خود را بمقد مات حوش
آمد و مقالات شہا آراستہا سبب غفاسہ و ابواب مستی آمادہ سازد
حاشا کہ خاطر نکتہ دان من کہ در گلشن نمیدگی طراوت بخش رنگ انفراسے

بوسے آوران مرز و بوم سے ازین خیر خواہ دوستدار چنین طمع داشتہ
 باشد و آن خیال دیگر که بستان کوے اہلیت رواندارم بآن مقتداے
 کارخانہ اہلیت چگونہ تجویز نمایم کہ بر ضمیر مہرگزین رسیدہ باشد کہ مقصود
 نویسنده آزار رساندن خاطر ہمیشہ گلشن آن معدن نیکوئی باشد بلکہ مہربانی
 حقیقی آنست کہ برآمد کار و بار خود را منظورداشته حقے چند تلخ ناشیرین
 را در موقت او اورا بید مرا بس کار و شواہش آیدہ است اگر کنج دوستی
 کہ در سہورہ ولست و بخت سپہ گم کردن بخراب نشان وادہ اندازد بجوم
 عوام داز و حامی مہام غبار سیاحتی لگزارو کہ بنظر قہرمان روزگار و آید
 حرف نیکیت و یحیئے کہ ہمدیان وادہ اند و گفتگو سے صداقت کہ بلم و نقارہ
 در میان افتادہ است آن را چہ باید کرد و محب جاہ نیستیم و عاشق مال ہستیم
 کہ بہ سپاہ سالار جهان رو باہ بازی نمایم و رو نگونہ ہر روزہ سر اسے نیستیم
 کہ بے تقریب چنین بیہودہ گو یا شوم و پوانہ نیستیم کہ سخن بے قصد او افسوس
 از شاہش معاملت و جلال محبت کہ دریافت آن بخاطر قاسم ہوش
 آراے حالہ یافتہ است بر طرقت شاید کہ پیرہ را بیان عیب بین وین
 کس بقدر راستی و مردانگی فرمودہ باشند مرا چہ پیش آیدہ باشد کہ
 نگہبانی حرف سر اسے خود نگنم و آرسے کہ گفتہ ام پاس آن ندارم و از
 خیر خواہی آن منبع خوبہا باندہ در مقام آرد و گی شوم حاشا ہم عاشقاہلیت
 گر بگویم زان بلغز و پاے تو در نگویم هیچ از ان اسے و اسے تو
 اسے بزد اور عزیز ہر گاہ خیر خواہی بکنان پیش نہاد ہست باشد شما کہ

با صاحب فراوان اخلاص و ارید و به نیکزائی و قدر دانی موصوفت اید و با صد خوبی
 دیگر این حیران انگیز هستی را دوست میدارید اگر اندازۀ نیک سگالی را
 بمقیاس عقل و ورعین خود گرفته کار و دوستان کجاست را بر طبیعت خوش آمد
 دوست بے فکر حواله نماید گنجینه وار و اسرار قرآنی و عین وجود و مسرت الهی
 اهل شود سو گنبد که کار نادانان کو بے ناهلیت است چه خورم که
 درین نشاء تعلق بحسب سر نوشت آسمانی بدو کس را بطور محبت پدید آمد
 دل از فروغ آن نورانی شدوزبان نگارین گشت اندوه جدایی فراق حوصله طبع
 برداشت یار اول ابواب آن قدر بود که مرا وقت فرست نصیحت گفتن
 یار دوم که دیر بماند نبود لیکن چه کنم که دوستیها سے مرا خواهی نخواهی گفتگو دارو
 بعد الحمد از ردی که از والاکتوب روی داده بود بے آنکه رنج معذرت کردند
 عقل دور اندیش معالجه من کرد و مرا خرسند ساخت و از شمارا منی گردانید
 تفصیل آن چه کنم که دور و دراز است الحمد تعالی شمارا خرسند داراو.

بخانخاناتان - بیت

اے خواجه سلام لب و زخمیت باچونی اے معدن زیبائے ولے کان فناچونی
 بے شائبه تکلف خاطر از دوری آزرده است و فتح و نصرت و مسرت شمارا
 خواهشده - بیت

مارا یار اغم تو هر شب بخوابه مغفرا استخوانست
 و آنکه از بے توجهی حضرت ظل الهی نگاشته اند و سخن و راز کرده چگویم که چه
 کرده اند و امید پیچ بالمد پیچ همواره بخوبی و بزرگی و اخلاص مذکور خلوت

و جلوت اندر هرگز حکم نبود که در هر فرمان حتی فرمان اعتراض بکس یار و فادار نویسند
 و خدمت اعظم خان را که تا دیانه کار شما ساخته بودند اینهمه از جاسه نمی
 باید رفت و در امثال این اعتراضات که جز صورتی بیش نیست سخن و راز
 نکرد و ز هزار صد هزار زنه را براسی چه از اعتراض گویند و هم شد اگر اخلاص
 و قمر از آتوم مشاغل پوشیده گشت عقل و در اندیش کجا شد و اگر خود بکنند این
 دقیقه نمی رسد چرا بنوشته متذبه نمی شوید گذشت آنچه گذشت براسی فاطر
 آن دوست بهیچ چیز خرسند شو سو گند دوست میخورم که اینجا هیچ قضیه
 نیست و مشرب عذب شاهنشاهی در کمال صفاست محاسبه دائمی و
 تحسین فطرت و نکویش طبیعت و دریافت مدارج معامله و شناخت پایگاه
 مراتب روزی باد پست و چهارم آبان سال سی و ششمش بکارش یافت
 بخانانان عریض سفر و رخصت بادشاهی و منزل نو چون فتح قندهار و
 طحی و غیر آن خجسته و مبالغه باو خیال نکنند که دل دوستدار شما را محطه از
 احوال خیر مال و پول واقع شود اله تعالی از عمر و آبرو و پروباری و فراخی
 حوصله برخوردار گردانند و از دوری و دوستان زن طبیعت که نظر بر مقصود خود
 انداخته از جدالی آزرده باشند متاع نشوند و بخرسندی دوستان و درین مودت
 که آبرو و دوست و برآمد مهم صاحب را مرهم جراح است طبیعت بجزان
 زده ساخته متوسل درگاه ایزدی اند نفس ناطقه گرامی را مهانی کنند و الوشی
 طبیعت مرحوم که نیک از بد بداند فرستند اگر چه پیدا کنیم که با بخت بیدار خود
 پیش زمین دارند اول محبت گزین بقیایان می نویسد که درین یورش بکار

دارند اول آنکه زاری دل و دامن شب را چون غذا کے ہر روزہ دانستہ تخلص
 نورزند دوم در تخیل صحیح فتح آئینہ و تعقل آوازی حال پاسبانی دل نموده نگذار
 کہ بشادی در آید کہ دولت و نصرت در کنار خاطر اند و بکین می نهند سوم عطاوت
 مایہ غضب والی ساخته باتدک چیز در ثورش نیایند چهارم جمیع امرا ان را بطون شتی
 سرگرم دارند من کہ سر حرف زدن کوئین ندانم محبت بگفتگو در آور و العاقبتہ بالخیر
بخا نمانان - نظم

اسے لقاے تو جواب کہر سوال مشکل از دے حل شدہ بے قیل و قال
 آزمودم من ہزاران بار بیش بے تو ام شیرین نیاید عیش خویش
 کے باشد کہ نقاب مہاجرست برداشتہ شود کہ از نا محرمیت خامہ و نا اہلیت
 نامہ و نا اہلی شامہ راہ سخن و ناموشتی پیغام گذاران معاملہ جاسے کون ستنے
 ہر اول چہ کہ حرفی بذاق عرف کہ از فروغ صدق بہائی داشتہ باشد از بکین
 بطون بمنصہ ظہور نتوان آورد و اگر نہ کلمہ چند نوشتی و مقدمہ دوسہ در میان آورد
 کہ مخاطب من لطیف و اثر آن از باوہ بخت افزاے میان تہی فارغ شدہ
 خوشوقت گشتی اکنون کہ باین حالت سر سخن گذاری ندارم خود چہ توان نوشت
 ہر حال دل شوریدہ را بہیج تسلی دادہ می نویسید کہ معاطفہ نامی کہ اگر امثال
 این مقدمات را در مکاتیب آشنایان روزگار مذکور نشا خندی ہر چند کہ
 بعد از فراموشی بسیار آمدہ بود سچل محبت نام نہادے رسید بیت
 تو آن بیکہ دل از صحبت تو برگیرم و گر بلول شوی و لبر و گر گیسو
 اگر چہ رسیدن این نامہ خرسندی نہ بخشید و از دیدن آن خوشحالی دست نہاد

اما بهر وضع سبکبارتر شدم فرمان معاشرت را امتثال ننموده جواب آنرا بخواست
 و تقصیر و بر طرف ساختن مایه اعتراض تسلی روزگار شورش یافته خواهند
 کرد بارها مذکور شده که روشن دانی که درین مسلک داشته اید چرا از دوست
 داده امریکه مورث شورش در خانه باشد بر ملا گردود و اگر از دیدن جاه و مستی
 اعتبار صورت چندین ساله گذاشتن ^{معصومیت} دیده بودید بهر چه بزمانی
 که کس بآن ذوقنون وقت شریک نیست دوسه سخن بصاحب نکستی
 و قیقه یانپ مهربان نگفتند اگر چه از طرز خواندن عرضداشتی که در باب گرامی
 مزاج اقدس نوشته بودند آن آندوگی صاحب قدردان دورین ما از هزار
 بیک آمده اما آن بار یک بین آن بیک را هزار دانسته در اصلاح آن
 کوشند دوم رمضان سینه نهصد و نو دور و از اختلاف لاهور مرقوم شد
 بخانخانان محمد تعالی در لوازم نشاء تعلق استوار داشته پیش از تمامی
 لوازم این کار اندیشه تجر و خلل انداز این انتظام نگردانند عتاب و
 خطاب و بهاسطت و ملاعبت و در نزد پتگاه طبیعت بغیر از ایشان نیست
 و محالست روحانی و مطارحت معنوی در نگاشتن همیشه بهمار فطرت هم به
 آن فطرت خاندان دریافت نه بیکن طریق مکاتیب را از رسمیات دانسته
 محمد از آن قواعدی نماید و قنطر و متر صد مراسلات معنوی که بزبان عقل
 ادایا بد میباشد و از آنجا که قحط سال مرویست اهیست ذاتی چه کسی و اگر
 آدمیانه را هم آغوش عشقان نشان میدهند و اینکس بحسب سر نوشت
 معرکه این آدمیان جسم قبیله افتاده است قطع نظر از آنکه مفاد صفات

روحانی بر تو ظهور دهد و چو معنی رس ایشان را از مختصات عظمی میداند و در
 معاونت صوری و معنوی بے اختیار است هزاران شکر درین کار شکرست
 طبیعت با فطرت یاور کی ده است ششم جمادی الاول میرزا علی بهادر
 رقیه مسرت اقرا سیم غم آور رسانیده و خاطر را که در بر دے شاد دے و غم
 بسته بود و در عین اندوه یافت چه عزیمت آمدن نه موافق مضمون فرمان بهای
 ست و نه لائق فطرت و در یافت ایشان و هرگاه آن منشور عاطفت در معنی
 تحریر بران خدمت بوده طلب از محملات عبارت و اشارت دانستن
 چه نام توان نهاد اکنون عزیز من بهیج وجه داعیه آمدن را بخاطر دقیقه
 یاب خود راه ندهند که این توقف یکسان که در حدود دارا خلافت آگره واقع شد
 نه مرضی خاطر بود و وجه دالای شاهنشاهی را در فتح دکن عظیم دانسته زیاده درین
 باب سخن نکنند و سرگرم خدمت باشند و کشایش آن ملک را که قابو بهتر ازین
 نباشد چون بارها دے دیگر از دست ندهند فیروز مندی صوری و معنوی قهر
 روزگار فرخنده آثار آن یگانه و دودمان فطرت باد

خانخانان چاره اندوه از بیرون می طلبی و علاج آن در دل تست دار دے
 در دور پیش تست و توار و دیگران طمع دار دے نصیحت گرتو خود دور بین تست و تو بدینونه
 گرد بگرد مردم می تنی این سنگ ضلالت بیاس طلب آمده تیرزدان عرصه ارادت را
 بسمر در آورده شیخ عراقی میفرماید - قطعه

آفتاب اندرون خانه و ما در بدر میرویم فدره مشال
 گنج در آستین دنی گردیم گرد هر کوسه بهر یک شقال

این نه تنها هر روان غرضه محراب و کشایه منی را پیش آمده بلکه کوه نوردان
 کریمه صورت را نیز پیش آمده که احوال خود غافل مانده چشم طمع و مال و گیران
 دوخته اند خانه خود را جاروب نکرده خیال نقاشی کاروان دارند و به موجود
 قناعت نکرده حریف معدوم اند انداخته خود را ندیده در گرد آورده مردم دل
 بسته اند نفس اماره را که راهزن دائمی و کیسه بر قدیمی و دشمن جانی است
 دوست صادق انگاشته غیر را که سعی او در نیک و بد اثر ندارد و دشمن قوی داشته
 با خود نرم صلح و با جهانیان هنگامه رزم آراسته اند کج روشی و سرگردانی خود را
 اگر نیک کار این شغب خانه دنیا است بر اجرام فلکی و اجسام علوی می بند
 و برادران نبی نوع خود را معذور میدارند و الا چون سیاه و بهائم و بهیمه آویخته
 در ریختن آب و سبک گیر است تا بخون چه رسد حاشا که سیاه و بهائم از
 هزاران یک درمختسان خود این ناخوشی که آدمی از بهی رانی و سیه و روستی
 میکند بر خود می پسندد و اگر بر جهانیان این حقیقت ظاهر شدی هر آینه
 به نقد دشمنان معامله ناختم است که از سبیل در گرد انتقام اندر راحت افتاده
 کوشش بے اثر نکرده و کثمت فاعلی بر خود نهادی و چون دل رخصت
 این مکنون تعینی دارد که از خلوت سرای خاطر بمعبره قلم و سیاهی و کافور آرد
 بر آسایدایت عالمیان از نوکر و آقا و فقیر و غنی و سبک کلامی نویسد اول سموم
 خطائی که بر کشت زار نوکر و زبیده آنکس سر رشته مسکینی و معامله فحشی و پیش
 بینی و خاطر داری و غمخواری که در زمان کم تعلقی داشت در هنگام هجوم دنیا و
 رجوع به تناسل روزگار نمی دارد و یکبارگی ورق گردانیده چون گویم آن نامه

اعمال حسنه را شسته شروع بدستی کرده توقع دیگر بر کوفتین تواضع و نیاز مندی از
جهان چشم میدارد تا کار از تبه را بکسی بجائی میرسد که جل المنین اخلاص گشته
میگرد و باولی نعمت و صاحب خود تغیر روش میکند چه در اطوار خدمت و چه
در اوضاع اطاعت چه در ملا و چه در خلایق تارفته رفته بجائی میرسد که بدست
خود گرداب هلاکت مخفی میشود و هرگاه نوکر که خمار احتیاج همیشه در سر دارد
بر شعله باد خود کامی و شبنمی از آن بدست گشته چه عریده ای نماید اگر صاحب
با چندین اسباب مستی سرشورش داشته باشد چه دور باشد و لهذا اگر صاحبان
بر کشیدهای خود را بهمان نظر خرویی که در مبادی احوال دیده اند منظور داشته
نگاهداشت اعتبار خود نمی فرمایند آن تنگ حوصلها که در بند سود و زیان خود
در معنی سوداگری حرف اخلاص بر زبان صورت بکار دارند از دید این حالت
کو ر باطن گشته شود خود را در زیان خود می انکارند و دور اندیشهای قیام افتاده
پایمال حوادث میگردند و این کم خردان بدست توقع تواضع بحسابی از صاحب
خود داشته در گوهران فرو میمانند تا ریخ سوم شهر و یحیی در سال هزار نگارش یافت
نخا خانان بیت.

همی ندانم چار فراق و نیست عجب که بلج زیرک خود کرده را نداند چار
لیکن این و بنچون در چاره گریست اگر روزی چند بظاهر دوستان حقیقه را
در گذارش بجزان میدارد اما در معنی اسباب دوام مواصلت سرانجام میدارد
اللہ تعالی بزد و دوی محنت دوری سپری گردانا که نه تاب بیان شدید جدائی
دارد نه ضمیر خاموشیدن حاشا اگر بیان توانست می کردی بر زبان آمدی که نه در خور

حوصله و استعداد و مستحسان زمانه است و نه خاطر مشغول بسیار دوست آن است
خطاب سر سخن شنیدن دار و از جوشش بر صبری حرفی چند تراوش میکند
قطعه

ز دوست دورم ازین زار تر چه باشد حال زیار فروم ازین صعب تر چه باشد کار
میان آتش و آب اندرون گرفتارم که جام آتش گاه است و دیده در یابار
شکر ایندور که مرده وصال رسیده خاطر را از بار گران رها نید یعنی در دست دوست
صفر ختم آمد با بخیر و انظر گرامی قاصد رسید و مغاوغه که طراوت بخش دل
پژمرده و نصارت ده خاطر افسرده بود در عین راه آورده که مرزا جانی بیگ
بمقتضای سعادت ذاتی و نجات بلندی و دو لئمندی آمده دید و در استعداد
روان شوقی است چگویم که چه خوشحالی روداد که قدرت گفتار و کجا قوت نوشتن
و باین فرصت نیافت تا بپندی از مسرات خود باز نمایم - اشعار
وقت آنست که یاران طرب اندر گیرند طره شب زرخ روزهای برگیرند
مطر بانراوند یگان را آواز دهند تا سماع خوش و عیشی بنوا برگیرند
المنه بعد که ازان یگانه زمانه هم آثار حوصله عالی ظاهر شد که چندین مشاق و
انواع محن که ازان باز که هندوستان مفتوح گشته چنین واقع نشده بود تا آب
آورده در ارتفاع طارج کمال گوشتند و هم انوار شجاعت که بهترین سجاد
فاتیما است از لمعان سیوف بآرقه آن اقبال مندر روشن گشت که نبرد با
مرد آزما فرموده منظر و منصور گشتند و هم فنون تدابیر صائبه آن یگان
زمان بر خرد و بزرگ و دوست و دشمن پیدا آمده مرا تب و انشوری خاطر

ظاہر بنیان شد و ہم مرا ہم مردی و لوازم فتوت در پایہ اعلیٰ منصبت بروز
جلوہ گر آمد چنانچہ ولایت بدست آوردند و لو کہ خوب بہم رسانیدند و با
چندین پیکار طرح دوستی نفس الامری انداختہ مقدسان عالم علوی را آفرین
گر خود گردانیدند آری محبوب دلہا گشتن مفت و بے تقریب نمی باشد
کنون بر حسب مدعا فرمان عالیشان شرف نفاذ یافت نیکوئی فروش میستم کہ دران
باب شرح دہم اکنون ہر چند زودتر مرزا را بکار دست آورد سودمند تر و بہتر خواہد بود زیرا
چہ نویسند کہ وقت تنگ و قاصد مستعجل و خاطر در شورش المدد تعالیٰ در بادہ کاروانی
ہوش افزائی نصیب گردانیدہ در محاسبہ روزنامہ احوال خود مگر گرم تر گرداناد و بعد
بس مابقی ہوس و وار و ہم آرمہ الہی سنہ سی و ہفتم این دو کلمہ بر ہم استعمال نگارش یافت
بخا خانان

بحق آنکہ بجز تو کسے گزیدہ نیم کہ در فراق تو یک لحظہ آرمیدہ نیم
من خود مدتیست کہ درین تنگاپویم کہ حرف دوستی و قصہ اشتیاق و حدیث
محنت و دوری بر زبان نزود آن را بر زبان معاطلہ و اگزار و اما چہ توان کرد
مصرعہ می تراود چنانچہ در آوند من است
والحق ازاںجا کہ دور بینی و معاطلہ دانی و بغور کار رسیدن شیمہ ایشان است
و میدانند کہ آن متاع چرب زبانان خراب باطن شوریدہ خاطر نیست
ازین تماوش بے اختیار سے آزدگی بہ خاطر راہ نمی یابد اما حقیقت کار
آنست کہ صغیر قلم و ضمیر کاغذ و ہرزہ درانی زبان عنصری را در بار گاہ محبت
گزار نیست و ہر چند این جنس بدیع و ساطع سمت ظہور یا بد جلیب خفا

و نقایب استثنای بیشتر پوشیده شود اگر قلاب اندوده فروش که ملتزم این پیرایه
 میشود از خرافات یا ابله طرازیست که عیب آنرا نادانسته و انمی نماید هر چند
 میخواهم که بدو کلمه اختصار رود اما مشرعه سخن گفتن بآن دانش پسند و ورین خوش
 بیتیاب داشته بدر از نفسی موصوفت دارد و اولیای من فنون النفس الامارة
 آمدیم بر سر گزارش بعضی معاملات اول آنچه از احکام مقدس بود فرمان درست
 کرده فرستاده شد و حکیم عین الملک نیز درین نزدیکی روانه آن حدود است
 و آنچه در باب مناشیر مقارنه که بایران و توران شرف نفاذ یابد رفته کلام
 تحقیق شده بود بکس شایسته نکلف آنچه این حیران مطلق اندیشیده بود اگر چه
 در عبارت و لفظ بقدر تفاوت داشت و معنی یک بود

سخا خانات منت خدا را عزوجل که بتدبیرات شایسته و تدبیرات بالینه
 ایشان کار شگرت با تمام رسید شکر شادی دل آن یگانه زمانه کم با سپاس گزاری
 ووش سنگین خود نمایم آری کس را که نیت درستست کارش به بهترین وجه
 انجام میرسد چه حاجت که من مداحی کار را که بر وضع و شریف حسن کن پیدا باشد
 آماده شوم اگر چه جمعی از خود آریان تیره را به بطرز دیگر فهمیده یا بروش دیگر فهمیده
 بودند اما کلمات باطل اساس حق شناس چون شعله خس بقای ندارد همان
 بے بقای او جزای کافی است چرا بهرزه درین باب حرف سمرانی نمایم
 و خود را بنقد و دل بهیج مضطرب شو مخاطب شریف الذات خود را به نسیه
 در اضطراب اندازم عزیز من هر کار را که قرار یافته نه قرار یافته
 مردگان پوشیده استخوان قرار داد خود و الا که هرگز نیرد شکر امثال این

خدمات لائقه که بچندین تنگ و دود جنگ و جدل و لغت و تدا بهر صائبه صورت
 بیاید آست که تراز به انصاف محکم تر بدست فطرت داده نگهبانی نفس
 زود فربه شو باید کرد که مباد او مست نوازش بر روش خود کشیده شوری اندازد
 الحمد للہ کہ آن نونہال اقبال را راہی بحاسبہ و محاربہ نفس داده اند و آنچه از
 قسم شکایت نوشته میشود این ماجرا سے میان فطرت من و فطرت شماست
 و الا طبیعت من با طبیعت شما نهایت موافقت و خورشیدی دارد آنرا در وقت هجوم اندیشہ
 صوری بخواند میان فطرت و طبیعت جنگ بیند از بدبختی شمر و پیچیدہ سند ہزار گارش نیت
 بخانیان امید کہ فیروز مندی صوری و مستوی و کشا لیش ظاہری
 و باطنی قرین حال آن یگانہ زمان گرد و دو خاطر نسبت آگین را در ہمہ امور
 متوجہ خویش دانند شمارا آنطور میخوانم کہ اگر ہزار کس در
 حق یکے بدی گویند و بدانندیشے اورا بہ نسبت آن نجمہ صفات خاطر نشان
 کنند و غتہ اخبار را کہ صدق و کذب بطراز اوست دریافتہ و قعی بران ننند و
 مرتبہ کہ صدق منطون شدہ باشد گاہ آن را بفاعل حقیقی منسوب ساختہ مرت
 آرا شوند و گاہ آنرا بفراخی حوصلہ کہ از لوازم بزرگیست حوالہ کردہ نشاط را
 اساس ننند فکیف کہ بدانیشی یکے بگفتہ اسے و اہی اہل نفاق باشد یا محض
 توہمی و تخیلی کہ بزرگان دینی از مزاحمت آن خالی نباشند بہر سدا و اگر حرف
 درشت نکاشتہ قلم خیر اندیشے شود آنرا درشتی ندانند و آنچه بزعم یکے نصیحت
 و نیکوخواہی باشد درشت نمائی اورا اگر در خاطر جاسے دہند یکبارگی معاملہ
 خوش آمد گویان بیایہ رواج میرسد کہ دیگر راست اندیشان را جاسے سخن نباشد

دیگر عزیز من عنقریب ولایت و سلج دکن مفتوح خواهد شد و در حوصله وسعت بخشند
 و در سلوک مردم فراخی دهند و همه نوکران خود را بیک طریق آشنائی گردانند و بگویند
 است فکیف که بیگانگان بسیار احرار از زندانهای صوری احترار نموده در ملک زند
 پوشان در آمده اند و درین باب سخن بسیارست و مخاطب کم و غریب تر آنکه مخاطب
 من همه وقت لائق این حرف سرای نیست روز آبان خرداد ماه سنه چهل -
 سخا خانان ابوالفضل مستمند که از نوشتن نامه کاره و از فرستادن
 قاصد متکدر است و از گفتار یکنگ آمده مشتاق گردارست
 از کم حوصلگی خود و قسط عطف آن یگانه و هر چه خفت در دهنده صوری خود
 رانی نویسد و چون مسرت خاطر خطیر آن گوهر والای معذل فطرت منظور
 ست از اندوه خواص و عوام روزگار نمی اندیشد الله تعالی نظر بر کنج شک
 حوصلگی های ماکر و بزرگ زاده قدسی نهاد ما را از خدمت نا اهلان این
 پیر عاجز معاف دارو باید و تختانه فنا رساند یا با وج تجرد برده خرسند دارو و
 درین چند گاه این بیت آن راه یافته سر تکوین و غالب آمده نفس اماره شیخ
 فرید الدین عطار قدس سره بزم نفس و رول میگزرد - فرد
 هزار بار خم و کوزه کرده اند مرا هنوز تلخ مزا جهم مرگ شیرین کار
 هر گاه دل حیران را بجهت تحصیل کمال علاقه بهشتی یافته خواهان تجرد و تحمل
 می بیند خاطر بوا عجب را باین بیت حکیم سنائی سر خوش میدارد - فرد
 آفرینش نثار فرق تو شد بر بچین چون خسان ز راه نثار
 اگر چه مجله میداند که عقل و ولست بخش و بخت مساوت آوردارند مکاره

جسمی را مانع نکوشش نفس و تحصیل کمال نداشته انفساں قدسیه را در آنچه لابد
 وقتست مصروف خواهند داشت اما مودت قطوعا کے طالب تفصیل قصه
 ست در ربیع الاول سنہ تصد و نو و ہفت و قتیلا بیماری صحت یافتہ ہو و گاشته
 بخا نخانان عاشق معشوق مزاج شما از معشوق عاشق مزاج خود
 گلہ چند وار از عالم طبیعت کہ ازان نہ من در آزار و نہ مخاطب من معذرت
 طلب آنکہ قاصد شما خبر نمی رسانند و میرزا سے طبیعت شما موقوف آنکہ قاصد
 ما آید تا خبر بر و بارک امد و پرویز ازیں سے بیت آن راہ یافتہ ملک معنی
 امیر شمس و مخطوطہ بودیم - **نظم**

باز کشادہ بہ طبیعہ دکان مریم دل دارم و واروے جان
 ہر کہ دلش تنگ نیاید ز بند واروے بخش و ہم و سود مند
 و آنکہ خوش آمد طلبید نیز هست لبیک شکر رخنہ تب رانہ است
 و این صبح کہ بیاد شما نشاء باوہ دار و باین بیت عطار گاہ خم خم باوہ می نوشد و
 گاہ پیالہ سیالہ شراب - **بیت**

آن یکے آ بستان قاضی شدہ دین بقبض شعلگی راضی شدہ
 ذوق دی و شوق امروز فکاشتہ آمد امید کہ نشاء این دو خم معنی سرگرم سازد و اسلام -
 بخا نخانان ایند جان بخش جہان آفرین بمقتضائے فنون حکمت
 بالغہ این حیران و بستان آفرینش را کہ بزعم اکثری از نفوس ضروری المدفع
 ست و بگمان برخی از نفوس معطل مدت سہ ماہ و کسری بسر حد عدم بردہ
 باز بر فراز وجود آورده و دفع ضعف و اعضائے قوت است امید کہ این

رجوع باعث امتداد و پدایت شود از آنجا که در هنگام شتافتن بکلی نیستی که منطوق
 شده بود خاطر را تعلق با سبب دنیوی بود و نفس ناطقه را بعینه امور که در زمان
 صحت بمطالعہ معلوم نشده بود و صد خار و ریاسے طلب خلیده بعلم یقینی
 آن کمال یافت معلوم میشود که این بازگشت موجب حصول مقاصد حقیقت
 شود و از شوق دیدار آن یگانه روزگار چه نویسد که در شدائد و احوالات که از
 عالم کون سیر میشد خاطر را غیر از محبت ایشان گرفتار نمی یافت چون تکلف
 در میان نیست و اتصال معنوی بر کمال نمی خواست که ازین ضعف کلمه
 چند نویسد اما آثار المتقین خواه عطا بیگ که همواره از احوال خیر میگرفت
 امتداد و خواهش او باعث این تکریر شد الله تعالی مسرت و نصرت فرماید
 احوال خیر مال ایشان و ارا و غره شهر رجب قلمی شد.

مخا نجانان چهاردهم آذر ماه الهی سنه سی و ششش و الانامه که بعد
 از وزیدن نسائم فتح و فیروزی و سرسبز شدن گستان اقبال و نصرت رقمزده ملک
 محبت شده بود بنظر قدس خدیو جهان نگارنده ملک معنی آرا نیده جهان صورت که سالها
 در از عمارت بخش خرابه روزگار باور سید بنظر تحسین و استحسان درآمده نوازم
 شکر ایزدی و مسرت تازه روی نمود اولیای دولت و اصفیای فطرت
 خرسند و شادان گشتند.

فرد

امروز روز شادی و امثال سال گل نیکوست حال ما که نکو باد حال گل
 انان باز که افراد انسانی در بازار حدوث و چهار سوے کون و مکان هنگام
 آراے شده اند از باب عقیدت که باطن ایشان بنیات خیر آراسته

و ظاهر ایشان با گاهی آداب فاضله پیراسته کنار آرزوهای این گروه مقدس
از مقصوداتی نبوده اند آنچه وجهی است علیای ایشان بود با حسن وجه صورت
اتمام یافته است آن منبع اخلاص و معدن نیکی را اگر چنین فتنه روی دهد چه
بدیع وجه بعید است لیکن من نقب بر گنج غیر تنهائی زوده را که بر جواهر دلال
که در حوصله آسمان در نگنجد و در صدف روزگار در نیاید دست یافته است
از چنین مقاصد زنیه و مطالب شکره کجا خرسندی میشود نمی گویم که طبیعت
من خوشحال نشده این کار شگرت را حقیر شمرده و یا سوداگر من که هر متاع
را نیکو فروشد نگویم این کار را با خاطر نیاید و یا از لوازم فروخت کما فی
شیرداخت لیکن این قدرت بجز آسمان استسقا شعار من بالایق خطاب
خود حرفی چند بیتا بانه میزند - فرد

خمار بجدن بحر با همی طالبید که نیست جان مرا طلبای جام کفان
بخا سخنان - بیت

ای شادی جان آفرینش و ای گوهر کان آفرینش
ایزد جان بخش جهان آرا ای نیکو داند که این حیران مطهر که نظارگی جمال
جهان آرا ای ایشان است اگر بفتح قند صهار هم کامروای شود شمارا
شناخته باشد امید که عنقریب دارالامین ^{تخت} را از خس و خاشاک روزگار
مصطفی ساخته به نیت شخیر خراسان و فتح ایران زمین بدست آوردن
قند صهار را روز اول سفر فتح انجام خود دانست اگر بسیار مشتاق نباشند که
در حوصله بخشاک روزگار نمی گنجد از تدبیر آن غافل نبوده عراض و لکشمای

بدرگاه معلی ارسال دارند و دوستان خیر اندیش را با اعمال با اقبال مهملی کنند و
کامیاب گردانند.

فرد

هر لحظه و هر ساعت یک پیشه نوآر و شیرین تر و زیبا تر از شبنم پیشینش
و دوستان را دوست میدار و نه براسه آنکه او را نیکو ساخته است لیکن
یک مرتبه تقلید شما میکنند و یک مرتبه از جهت فخر و اخلاص او که بشما نمیده
است و قار و مکین را بیشتر بخوابد که در خواب شود و دوستی نیکو خدمت
او را امید که بدست ساز و ملاقیار که در بزم و رزم یکار آید باید که بخوابد و چلی کند و
باطیقات انا هم اگر بجهان الوقت صلح نکند آستنی گونه شود چه مانع است ملاطفت که
شاید مراتب خدمت کاشکی نظر او بر اوقات پیاپیها این تازه تر مستعبر گشته
بسیه سالار خان خانان امداد عالی و در مقامات خودش همیشه
سخت کرامت کنا و اگر در فرستادن نامها احوال میروید و عذر است نه از
افزونی مشاغل چه آن مسلکی است که در آن هر طائفه را عبور است
اما در لوازم محبت دقیقه فرو گذاشت نیست و چرا باشد که آن
لوازم فطرت است نه مراسم طبیعت چون در پیش شام معنوی از گلشن
آن گرامی برادر بشام فطرتم رسیدگی خاطر را میل نوشن مکاتبات که
مکالمه روحانی است بیشتر شدگی امید که در پاس نشاء صورت مسایل
و مهملی که پیش نهاد همت والا شده است بشما استگی گرامی عزیز من
بند وستان را بسیه هزار کی درین وضعه گرفتند بحرف و حکایت مردم گوش
انداخته عمل برخلاف آن لازم است آنچه در هر باب و دوستان رسمی نتوانند

بجای آورده اند وستی حقیقی همت و برآمدگار ایشان دارد چند روز بسج
درونی آویزده داشت که بخت از داستان ایزدی دوستان نویسد بگو که مریم
بر خاطر افکار آن نقاد و در زمان آگهی هندو این بیت روم عشق که بر زبان
داود بود سر مایه سازد - **بیت**

بگودل را که گریه غم نگرود که دیر اغم ز خوردن کم نگرود
ولیکن بر شکی نمودن بیمار بر خاطر انصاف گراسه دشواری آید تا آنکه گرامی
نامه آمد و دل شولیده شورش یافت - **نظم**

درین چیز که محکم شهر بندست نشان ده گردن کوبی کندست

نه در چنبر توان سرو از گردن نه نتوان بند چنبر باز گردن

هر چند میدانم که از شناسائی و فراح حوصلگی بخت خود را از طبیعت باز خریدم

در ظلال خرد و آسایش بر زند لیکن آن مایه حالت گسترده ام که از دید گوناگون

غم بختان ناشناسا تواند چاره کرد و بهر حال چاره هر کار پیش شاست بیرون و طلبند

و آنچه از بجز دنگاشته اند این اندیشه لازم والا فطرت باشد لیکن امروز که گوهر انصاف

خاک بوس و خرد و زمان بے اندازه مدارائی و هرزه سگالان گرم نا بخاری اگر روزگار

دل بدین کارستان تعلق باز دارند نزدیک یقین دارد که بمیان این کردار گزین

آن خواهش نیز در زمان غنا نیست روزی شود بر آمدن بهر وجه مناسب میدانند

سخن خاتمان - رباعی

گر دل و سببی کن تو شکایت کنی دانی که شکایت بجه غایت کنی

در پرده دری نباشد اندر حق تو از امنای که تو کرده شکایت کنی

رباعی

ماتم بکرو ز سزای غایت مدبو شے گر چشم کنی با من دگر بخرو شے
بر کرده تو یکایک انگشت نهم نه نه من وانگشت و لب خاموشے

عزیز من شکر فی روزگار این ناشتا سے صبح وجود بکدام نیرو بر گوید و چه مایه
تواند گفت هر چه گفتنی بود بختی بر مزوایا و بر خجی با نظار و تصرف بیرون داد و
مختور ضمیر صافی در دل نگاه داشت و هر گاه بشما هم مدارائے باشم پس
یا که سر گرائی نمایم چون ایزد بے همال سخت مهر و سست خشم آفریده است
بهین دلا ویز گفتار آشتی کروم اما بشرطیکه زود تر آید و دیگر نکشت راه
نیاید و بچوئی گوهر سعادت مندی و پاک نهادی میرزا شاهرخ از ضروریات
ست چون ایلچپور درین نزدیکیه با ایشان داده شد سزاوار آنست که تارین
آن هم مسلم باشد و از آنجا که خیریت و بهبود ایشان را میخواهد راجه پرنس
را بکلامت فرستاده و سر رشته سخن کوتاه گردانیده بهیچ چیز نیست که او
نداند چه از حقیقت ملک و چه از زبونی غنیم و اختلاف آنان و قابوے
کار باندک فراخی حوصله و کشاده پیشانی و نشنودن و یوا فسانه
بیدلان و هرزه رانی و یاوه درانی ناشناسندگان ساده لوح همه کارها و خواه
و نظام می یابد و در اندک فرصتی تمام ملک نظام الملک در حوزه تصرف
اولیای دولت می در بند نیست و نیم ماه بمن آملی سندی و پنج در مونی شن تحریر یافت
مخائناتان خاطر حقیقت پیرایه را اگرانی تراز نوید فتح و فیروزی
آن غروستان چون گویم که دوستان ناپدید اند مطلبی نیست

از آنجا که به بستان سراسر نیست حتی اساس آن محاسب روزنامه خود نظر محبت
 اثر می افتد گل گل می شکند و بمشام سخن این سپیده پرده خفیات جهان بوسه
 دولت و اقبال می آید امدت تعالی آن چو پاسه انبلیت را اینا نچه بجهن عنایت
 خود آن توفیق گرامست فرموده است که در هنگام شادمانی که هوش ریاسه
 جمهورا نام مست حزن پوشیاری آراسته بزم دانش را رونق می بخشند امید
 که در وقت سلوح ناظم و ظهور نامرخی که در دیده تحقیق عین مصلحت بل
 مایه رضامندی و خرسندی است نیز مسرت پیرایه خاطر خروید و ان گشته
 بهمار بیخبران بخت باشند چه از طبیعت قانون و ان کامل البضاعه مزاج
 شناس داروسه تلخ شیرین می نماید از حکیم جهان آفرین خود ازین کسر چون خیال
 توان کرد و آن که بتازگی بواوی سخن آمده حرف سراسر است نوشتن نامه دراز
 بنواب اقبال آثاری زین خان کو که است در جواب معترضات بادشاهی
 براسه چه اینقدر از که جا باید رفت و این همه سخن کرد و یکبارگی طراز خلاصش
 خود را گذاشته مثل اهراسه سرحد که شناسا مزاج اقدس نیستند حرف
 ردول دوستدار محبت سرشت بدرد آمد و در جواب فرمان نصیحت آمیز عتاب
 آلود که اکنون شرف نفاذ یافته بغیر از آنکه تقصیری شده چیز دیگر ننویسند و
 سخن دراز نکنند نسبت خاص بتیابانه بگفت آورد و الا من خموش را کجا
 سر حرف زدن مکنونات است - بیت

همه حل و عقد عالم چو بدست غیب آمد من بوالفضل محب تو بگو که در چه کارم
 کشاوی پیشانی و شکفتگی خاطر و شوق بر کمال برگردآوری محاسبه شباروزی روز افزون باد

تختا ننان خاطر ہوش قرین چگونہ اجازت فرماید کہ قصہ
 پر غصہ قلیش خورا در مقالات ظاہری و محاکات صوری کہ حسن معنوی
 از دار الملک مقتضیات خود از حساست شرکت اقتضائے لطف صوری
 تخریج نموده است اطلاق نماید کہ اگر قرین صدق ست راہ خلافت راے
 جہان آراے روزگار غدار کہ نہ چشم دور بین دارد و نہ دل انصاف گزین
 رفتہ باشد و اگر رہین کذبست قطع نظر از آنکہ در مجمع رموز و انان ملا علی حیا
 نرا و خود را بے آزر م نموده باشد بزرگ زادہ اصالت شش را بطلانی تجربہ
 رعناے جہان فروختہ باشد مجملًا اگر دل داناے آن سر بلند معنی و سرفراز
 صورت خوابان صحبت صوری بودہ با مساعدت وقت بے تکلفانہ طلب
 تفرمودہ اند از ان چہ شکایت کنم لیکن بر صبر خود بیتابانہ ما و حم اگر عیاذاً
 باللہ مخالف شوق اول بودہ است در نارسائی و بے فہمی خود ہم معایم و ہم معائب
 و در بے توجہی آن گرامی دوست نہ مشکلی و نہ مخاطب و اگر مخالف قسم ثانیست ہم آن
 داناے رموز آدمیت ممدوح و ہم این صابر بیدار محبت محمود زیادہ چہ نویسد۔

تختا ننان - نظم

ساتی بیا کہ یار ز رخ پر وہ برگرفت کار چرخ غلو تیان باز و برگرفت
 ہر بار غم کہ خاطر ما خستہ کردہ بود عیسی دی خدا بفرستاد برگرفت
 گرامی نامہ آن دلا و ودان سعادت بخت آورد و مسرت ہائے گوناگون
 بخشید نخست بوی معانی بمشام جان این شیر اندیش رسانید و گزید
 خداے روح سے انجام شد و ہم دماغ دل را عطر آموذ ساخت و آزر دی

عنصر کے راجان دارو کے تود سوم مشرود قدوم فیروزی آورد و فوید تنو مندی
 درونی شلو و چهارم آن خلاصہ خاندان آگهی را باز بخدست دکن رخصت
 ارزانی داشتند و نیکنامی و بخت افروزی را از سر آغاز گشت چنانچه
 در جهان معنی گزیده تر یا ر خوبا سے چهار گانه بر شمارند در عالم پیکر از
 نام نیک دستپاری بهتر چه که برابر آن نبود همواره خاطر قدر دان ازان
 گزند نا بخار که ایشان را رسیده آرد و بود سپاس ایزدی که زمانه آن
 نزدیک شد که بمردانگی و کاروانی آن بکیتا سے شناسند گان آن نکو هیده
 نقش زوده گرد و خاطر مقدس شاهنشاهی ازین غم بر آید بجم زمان
 خود آرائی را که بر آهنگ ضمیر خواهش زد و اسے بود پیام انجام شدن آمد
 و باطن گرفته آوا سے کشایش بر شنید اسے هم زبان حقیقی چه بر گویم و چه
 برگزارم من جائے دیگر و نیزنگ ساز تقدیر در کار دیگر با این معنی که گرا پهل
 کوتاه اند ایشان روزگار یکطرف و شگرت کاری کار سازان دولت
 یکجانب و بد گوهری مردم این بوم یکسو قطعه
 لبالب ست و با تم زما جرای چند که غیبالب خود با کسے نیارم گفت
 شکایتی که زانبا سے عهد هست مرا بگویم و نکتم شرم می نیارم گفت
 سخن چگونه توان گفت کابل این ایام سراسر مدح نیند و بھی نیارم گفت
 نے نے چرا حرف بیدان شے میرو و از درون صافی گل می تراود و هنگام
 شنا گستری و سپاس گزاریست که با چنین حال ایزد بیمال مرا از گزند زمانی
 ربانی بخشید و رنگارنگ خرمی و شادمانی فرستاد و اگر گذشته بیاد آید در

نیایش گری گرد فتوری برخاسته باشد و چون بیدار نشان کوسه بیگانگی هرزه
 سر شود و آنکه کمترین مریدان را شاه پند شاه وقت یاد فرموده بچران زده آرزو
 را بحضور قدسی میخواند این مژده والا چگونه درین قطار کشد و ششم نام
 بر بند دولتی است بیهمتا و نعمتی است بی پایان و دیگر وجه و جنبی و خاطر خوشی چه
 بر شمار و وجه بار گذار و زمان دیدار نور افروز برودنی روزی باور یا ده چه نویسد
 بخانن خانان از چگونگی احوال بجهت اشتیاقی می رسد امید که صحت
 قرین و عاقبت اقتران باشند از بچو صعلکی ها که شوق که
 اضطراب در کارخانه تکمیل اهل ثبات انداخته طلبکار صحبت حضور
 ساخته است چه نویسد و درستان فدوی شما صادقان و حکیم همام و ابوالفضل
 چه از مقام نفس الامر و چه از راه انتظام و التیام یک بود و صحت شما اولاً
 و صحبت شما ثانیاً استدعای نماینده اسلام

بخانن خانان الله با شماست نه از انگو که در احاطه علمی او در آمده آید بل از ان
 خط که در مرضیات او آهنگ درآمدن یا مستقیم شدن و ابرید و گزین ترین نشان بایان
 دولت خدا و او آن است که دل حق اساسان را در صلاح بدنی و نفسانی آن
 بزرگ زمان مائل می بیند پس اذا خراف مزاج چند و زده سریع الزوال
 ملول نبوده تنها سبب آنرا بر اخلاط و غذا ننهاده یعنی حقیقی از دوا دار
 جهان آفرین شناسند و معالجه آنرا منحصر در قرا با دین اطباء جسمانی نهاد
 بقدرت معجون روحانی اطباء نفسانی پرداخته بکار فطرت پردازند و
 نخستین کام پرداختن سر رشته محاسبه دائمی را در از کردن و پنهان گردانیدن

شفای صوری و معنوی روزی باد بیست و نهم فروری ماه الهی سنه سی
و هشت در دار السلطنه لاهور نگارش یافت.

بخاگانان اے مشتاق زود سیر آمده از قدردان شوق افروخته دعاها از جانب
فطرت خود قبول فرماید اگرورین و روز محاسبه نفسانی یا مطارعه فطری اندر پیدان آشنایان
حقیقی و دوستان معنوی باز داشته است مبارکباد و گرنه بزودی توفیق
بازگشت و ندامت از گذشته و باد و دوسه بین که آدم عشق فدا صدم دوم درین
دور و زنیافت این غریب در وطن و مجبور در وصل و پریشان مطمئن کرده
بود بان مخاطب خود می نویسد - نظم

چیسست درستی ز جمله صعبتر

که ازان دوزخ بی لرزد چو ما

گفت ترک خشم خویش اندر زمان

آز مودی کاینچنین بیایدش

رج کوری نیست آن مهر خدات

احتمق ز بختیست کوز خم آورد

پیچ اهل بیت به از خوی ملکوت

امد معکم اینماکنتم بیست و یکم فروری ماه الهی سنه سی و هشت قلمی شد

بخاگانان توانگری خاطر و صحت بدن با هم متفق بوده نصیب روزگار

قر خنده آثار آن پے برده راه عرفت ملک معانی باد و همت عالی نمت

چون فطرت بلند مجلس مجلس انس آن بزرگ خانوادہ خرد شود امشب از

گفت عیسی را یکے پیشیار سحر

گفت ایجان صعبتر خشم خدا

گفت از خشم خدا چه بود امان

آند و بگذارتا رحم آیدش

گفت رنج احمق قهر خداست

ابتلا ز بختیست کورحم آورد

من ندیدم در جهان خست و چو

سواد پیشانی گرانی جسم و بر آشفتنی نفس ناطقه معلوم شده بود هر چند میباید
 بیدار و عنایت این روی که حارس ایشان است باندک پر هیز جسمانی و
 تقلیل از محاسبه نفسانی تا این زمان نه پاینده باشند اما احوال را که انظار
 بنوشتن این دو کلمه مصدر خود و مفرح ایشان گشت العاقبت بالخیر -
 و خانانان و یروز و امشب که بادل پس نیامده مغلوب طبیعت شده
 میخواست که از خلوت خاطر برآمده گامی چند در بیدارگی صورت زند
 اما بعد که این امینت بے اختیارانه بفعل نیامده اما پاینده دانست که این
 آهنگ باطن نه براس سرور و حضور آن بزرگ خردست لیکن براس
 اندوه رحمیات روزگار است اگر چه از مشرب اهل بیت بفرسجام و پرست
 اما در مذہب اهل تعلق رسمی است پسندیده از محاسبه زمان بیداری و
 هنگام خواب بر روزنامه گذشته و آینده مبصرانه نظری انداختن ضرورت
 و از اسباب هوش ریاست احتراز لازم دانسته پاس فراخی حوصله باید
 داشت از عمر و دولت و نصرت کامیاب باشند و السلام
 و خانانان الله تعالی از بیلا خطگی های ترکانه آن بزرگ زمانه را محفوظ
 و از او تا محتاج طبیعت و شورش افزای اهل محبت نگردند فراست درست عقل
 صحیح باعث آن شد که این دو کلمه که مدبر را در کلفت و مقبل را در مسرت
 اندازد نوشته آمد احتیاط کامل و استغنائے تمام مغلوب محبت شده و در
 و اهیہ کتابت سرگرم ساخت - فرد
 عشق مست و صد هزار تمنا مرا چه چم گر خواہی کنی کند دل شیدا مرا چه جرم

مجبور را استعداد زبان کوتاه است بریده و پاشکسته باید پیوده محروم با خموشی هم آغوش
نخا نجانان الله تعالی قمرین و ناصرباد هر چند آرزو آن کرد که
حرف دوستی سپری گردد و صورت نیست اسے عزیز آدمی زاد از وایم
و هرزه گوئی سخن سازان بیکار و کج فہمی سادہ لوحان کجبت و دید بد کا سے
عامہ خلایق و شنود داستان ہلے فرومایگان تنک چشم پیشین کہ ادنامیزی
باینک اختری بہ نیکان اشتباہ پیدا کردہ اند بہ تخیلات بدیع فرو میشود و درین
وقت برفت نگاہ طومار حال پیشین و حال را در یافتہ اگر نیروی گردیدن
یا بند خود چہ بہتر و اگر نہ در کر یوہ توقف نمودن پیرایہ دولت شمرند من خود
از نیرنگی اخوان زمان نہ آن مایہ طلال دارم کہ قلم یاوری تو اند کرد و گردے
در ماندہ بار تعلق بر دوش دارم نمی دایم زمانہ چہ بواجبیا در پیش دارد اگر چہ
میدایم و تبکلف حرف سرایم کہ مخاطب را در اندیشہ تباہ می بینیم اسے
برادر بہر حال اگر زمانہ گذارد و خود منزل تو نشان مقصود و دیدہ ام شاید کہ
توفیق نکو ہش نفس یافتہ قدم بر شاہراہ فرض وقت داشتہ آید و اگر نہ شاید
کہ داستان ہاسے احیاء بختنا سے دولت منشی ذاتی جا رہ گری فرماید و
و ہر روش کہ باشد زبان را از خود دل را از بغض نگاہ بانی کند شاید کہ این
بادیہ ہولناک دینی بعافیت سپری گردد از مہمات دنیوی بمضامین قرآنی
کہ بر سالہ این کس نوشتہ میشود بسند نمودہ خموشی میکنند ہمہ مردم را یکسان
خیال گردن ہاسے چہ و تامل خصمانہ با خود نکردن چہ العاقبتہ بالخیر
نخا نجانان تامل دوستی حروف یگانگی معنی نشاط افزا سے این تماشا سے شکر فکاری

روزگار شد و طبیعت خام سرتی مغر که نظر بر دیرین حقوق و رسائی و مردانگی
 و پایه شناسی ایشان آرد و باور سر داشت کجای غمزه گشت خطای مردم
 که نوشته اند که بطلب رفته ایم حاضر است و آنچه در باب تغییر جای مردم
 پیشوانه رفته رقم پذیرفته موجود و توقف بیجا نمودن در راه خاصه در برهان
 سر یار و هرگاه با وجود مثل شما که در تحت بار خود میدانست چنین
 شود از که بر خجند و کراقرین کند اگر عالمیان با من در بدی شوند غمبار
 بر دل نمی نشیند چه من خود زمانه و زمانیان نیکو شناسم و توقع که آزاری در
 سر نیست تا از دید نا ملائم بخروشم و از جاسه روم اما هزار یک این اگر از
 شما به بیم با وجود دریافت نیرنگی تقدیر در هم میشوم و با خود بس نمی آیم آن
 دعوی های پیشین و استبعاد من شاید بخاطر داشته باشند از شما چشم
 داشت آنست که بمقتضای عادت قدیم در معامله که مراد غل نه باشد
 به مشورت این جانب صورت ندهند و از دور دستها پر شمار رود
 کنگشها بجا آید. امروز که من در معامله باشم و از من پرسیده آن چنانکه نگاشته
 اند بطور آید در برابر آن چه باید کرد و حق بجانب کیست و آنکه در
 ابرای من خود و جوهر معقول نوشته اند سخن من همانست لیکن چه سود که
 کردار بگفتار پیوندی ندارد و عجب تر آنکه نوشته اند که هیچ کس از لشکر
 شامه چندین که پیوسته به برهان پور بودند آمدند اول خود میرزا یوسف خان
 با گمکیان که از پنجهزار کس متجاوز بودند مشهود جانب دولت آباد بعد از
 فرو شدن شمشیر الملک عزیمت جاسه خود داشتند بموجب طلب ایشان

رفتند چنانچه نوشته ایشان حاضرست و تفصیل مردم را علاوه نوشته فرستادند
و همه درین خدمت شریک بودند و الا از من تنها چه آید و چون در شاه گره
توقف بسیار شد و غنیم شوخ و بے آزاری پیش گرفت همه را طلبیده و خود
آهسته آهسته روانه جانب احمد نگار شد در اثنای راه رفار و مردم در میان
آمد با وجود این چون خزانه همراه بوده خواست که بهین مردم پیش رود و دست
بروے نماید چون امر عالی رسید و نوشته ایشان پے در پے آمد از آن عزیمت
باز آمد و خاطر مقدس شاهزاده را مقدم داشت و نتیجه که داد آنکه آوازه تغیر
در میان افتاد و این مردم را بر همزدگی شکرت روے داد و آنکه نوشته اند
که در خالصات شاهزاده نویسانده بودند بایست که گاه شد که خالصه هست
یا نیست مشورتی باید نمود تغیر کردنی بسیار اند اما در وقت و از راه فمیدگی
و عجب تر آنکه نوشته اند در اصل فرستادن احدی بجهت آوردن بلیدار و
سنگتراش و در و در بوده که در قلعه گیری دخل عظیم دارد اگر بجهت گرفتن اسیر
این فکر بوده خود چه لائق و رین هنگام که مهم عظیم در پیش باشد با سیر مقید
شوند و اگر بجهت احمد نگارست که در پیش بوده بهتر بود و آنکه در باب خالص
سرکار شاهزاده فیروزی مال و دیگر مردم بجا گیری قلمی شده است راست است
و بخواه سرانجام بیاید و براسه همین کار خواند موجود و در آینه و این کار
ده روزه از پیش بر نهد اگر من باشم خود بوقت من والا خواهی ابوالحسن که
بمردانگی و دیانت و کارروائی و خیر اندیشی سزاواردیوانی کل است و او
دوستی شمار بنما بر کشیده می توان بغضایستگی سامان نمود و آنکه تار سیدن

رایات ظفر آیات امر عالی و پروانه مسلم داشت فرستاده اند من ممنون شدم و
 کار شما بهتر شد و آنچه در باب باز کشیدن فقره چند قلمی نموده اند یاد از فطرت
 قدیم و او به طبیعت فربهی یافت ما خود از دوستی گذشته ایم و نزد یک نا امید
 بسر میشود و سگی تگاپو به در سوداگری میرود باری درین آشوب گاه گیتی از
 نیکو بازار گاتان با شتم غنیمت است و آنکه در باب استحکام مواد محبت
 و لاویز سخنان مرقوم شده بود هر گاه جو یالی این در سر باشد و آن شود چه بهتر
 خصوصاً با مثل منی یک لحظه کم خواهی شد در دانی و در زنج زود آشناس
 صاف درون خاصه که خر خفته از میان بر افتاد و مرا بدرگاه طلب داشتند
 چنانچه پیش ازین عرض داشت فرستاده ام و سرگرای که از شما داشتیم بشما نوشته
 بودم اکنون اگر آمدن شاهزاده والا اقبال و در ترک باشد خود زود تشریف
 آورند تا لشکر و خزانه سپرده بعضی سخنان گفتنی و ناگفتنی در میان نهد و
 حالا مردم و دولت اند و دکان خیال می کنند لعنت بر دکاندارین مدت
 که اینجا بوده ام نمیدگی را بگویم درخت شوم درین صورت تغییر و تبدل
 و نخواه نمیشود و مردم پراکنده نخواهند شد و پامید سرگرمی خواهند نمود و
 غریب تر آنکه چنان شنوده میشود که شاید ایشان بدرگاه والا نوشته
 باشند که ما لمان بسیار ضائع شد و مردم بسیار پراکنده شدند چون مطابق
 واقع نبود و تھا نہا ہم بحال خود دروغ پنداشت رفتن مردم خود از زمین
 تغیر شوم در میان آمده بود و آنکه در طلب خواجہ یا کارکن ایشان امر
 عالی صادر شده بود چون فرستادن یکے ازینها بر ہم شدن لشکر انجالی

بود تجویز نکرد و اکنون تا آمدن شاه پسر پادشاه یا کسی که متعهد لشکر شود تا من خود
 ملاقات نموده رخصت شوم خواهم و نشین کند.
 بخانخانان ایزد توانا آن فرست هوشمندی را در حمایت خود پروراد مفاد
 به گیتی که نامزد و غیر خواه حقیقی شده بود برای مطالعه آن احتیاط و افسردگی نگرانی
 عظیم دارد که همراهان چگونه زیست می نمایند و خاطر عزیز چو نیست کم وقتی باشد که
 بی یار ایشان بگذر و سبب نیامدن و رفتن از مزاج زمانه یا آشفتنی از نا
 یافتگی نبض روزگار یا کلالی از ریزش جسم مبادا بعد تعالی در مسالک تسلیم
 در رضا خرسند و اراو.

بسمتشارالدوله و مومن السلطیه اعظم خان کوکلتاش

بعد تعالی آن عظم دانش و هوشمندی را در مراتب خردمندی سر بلند
 دارا و در رضا جوی پادشاه صورت و معنی از عمر و دولت سرخوش گردانا
 اگر چه خاطر همیشه از نعمت که را بطه دولت خواهی و نعمت پرورگی یک
 ورگاه امریست اتحاد بخش می خواهد که طریق مراسلات فیما بین مسلوک باشد
 تا باین وسیله بوازم این نسبت تقدیم رسد و گویایی و شنوایی مقدمات
 نفس الامر که قحط آن مخصوص این زمانه نیست و علی الخصوص از طوائف
 عالم ابنای دنیا ازین عطیه عظمی محروم نمانند کرد و لیکن از آنجا که سلسله
 محبت را گسسته دارند خوش نمی آید که این جاده را روان سازد که مبادا
 از فساد زمانه و زمانیان محمول بر اغراض و نیویه شود و نیز چون این کس

بیدار و عنایت بیغایت این روی آهنگ آن وار که در سبک مژگان روزگار
 که بادل آلوده زبان پرنگار و ابر تدنیلک نباشد این معنی باعث آن شد
 که درین مدت مدید با وجود آن نسبت خود را از ارسال رسائل که شمار
 متکلمان رسم و عادت است باز داشت تا آنکه در نیولا بموجب حکم عالی
 این راه بسته گشوده شد امید که همچنان عقد مقصود و کشاوه گردودان اول
 دقیقه شناسا و خامست عاقبت از امور چه از مقیاس اندیشه برتر است
 سوسه عاقبت از رون پادشاه ظاهر و باطن که چندین حقوق نعمت او
 بر ذمه باشد چگونه در کمال خیال در آید امیدوار دوستی و راستی و دوری
 ایشان است که خاطر حق گزار خود را از مقدمات و حشت آمیز خوش اند گویند
 که در لباس دوستی و از همیشه بتقدیم رسانند عیار آلوده و ساخته
 در اقبال او امر پادشاهی که عقلاً و نقلاً اطاعت آن فرض است سعی جمیل
 نمایند و آنرا مفتاح ابواب سعادت و نیوی و اخروی شمارند و نصاح
 ظل الهی و مواعظ بادشاهی که اکسیر دولت و کیمیا سعاد است
 بوسیله دل فراخ حوصله و خاطر محبت مآثر و دیده دور بین مطالع فرموده
 مراسم شکر ایزدی بجای آید تا مشاوران و بهم و مجاوران تنگدلی که دیده
 ایشان جز بر مبادی تلخی صوری نیستند منکوب و مخدول شوند اس کے عزیز
 تمیز و فهم درست و عقل دور بین اگر امروز بکار نیاید بچه کار آید صنف
 عواطف و فنون مهربانها که شاہنشاہی که در خلوات و جلوات نسبت
 ایشان معلوم شده اگر بگویم - ع - کو مخاطب که باورم دارد -

سخن بسیارست و وقت کم انشاء الله تعالی که بدارج او شود اکنون خاطر
 خیرخواه از ایشان مستدعی دو چیزست یکی آنکه بپای تو قف بخاطر جمع و دل
 خوش متوجه انتظام مهات کجرات شوند و متمسکات و مقاصد را که بعد از مشورت
 خیراندیشان و ورین قرار یافته باشند از احمد آباد و محمد اشته نمانند که
 انشاء الله سبحانه بوجه احسن صورت می یابد دوم آنکه یکی از ملازمتی و
 آشنایان را که بر استی و پیش بینی و بدو باری و نیکو کاری او گمان داشته
 باشند بطائف تدبیر آن چنان اقرار دهند که حق را در خلوت بپای خوشامد
 که مفرح دلهاست بایشان میرسانند باشد که بازار خوشامد راج و متاع
 راست گفتاری بس کاسدست و صاحب دولتان را از کثرت مشاغل
 و از شرط تلخی حق شنوی اقتدار پیش آوردن راست گوینان درست کردار
 نیست و چه مفسد ها که ازین روی نمی دیدند که عزیز نمی گویم که چشم دوستی
 از من داشته باشند خواهش آنست که دشمنی خیالی و بی را از دل بر آورده
 خاطر نکته سنج خوراکستان سازند و السلام

با عظم خان کوکلتا شش

والا رقیه که بنام خیر اندیش رقمزده کاک التفات شده بود و نیم اصفندار ماه
 آنی سال می و هفت در ملازمت حضرت نعل آنی بمطالعته آن مشرف
 شد معذرتی که در خیر خواهی این مسکین نوشته شده بود و ایراد و اناست
 که چنانچه هنگام بپای تو جی گران نداشت درین حال خرسندی ندار و چه

وجه هست این مزاج دان زمانه بسود و زیان خود نیست تا در مثال این امور
 گرو غم و شادی باشد بلکه تگاپوسے خاطر والا آنست که اولیاسے دولت
 صاحب و بادشاه خوراکه درین دولت ابد قرین خدمات شایسته کرده
 عیار حسن عقیدت و اخلاص خود را ظاهر گردانیده اند پاسبانی نموده بے
 شائبه اغراض که بیشتری از برادران دینی از این نگذرند در بارگاه سلطنت
 جمال آرائی این طائفه نماید که مبادا ناتوان بنیان حسد پیشه و معامله
 ناخمان شرارت انگیز یا ظل را لباس حق پوشانیده خدیو جهان را متغیر
 گردانند اگرچه خدیو جهان در پیش بینی و دور بینی و قدر دانی و مروت و مردمی
 آن پایه دارو که در کاسد سے پادار شور انگیزان و رواج نقد اخلاص نمایان
 بخیر اندیشی مثال ما محتاج نیست لیکن چون درین کار شگرت تصنع نمید
 و رعیت نهاده دست قدر رساست امید که دران نشاء بکار آید و ثانیاً
 تلاش آن وارو که سادو لوحان مستعد را بمراتب چهار گانه اخلاص بر تفاوت
 استعداد رسانیده کامیاب صورت و معنی گردانند نصیحت و نصیحت تا
 بموجب نص خردمندان که فرموده اند هر نصیحت گریب حاج دست
 من هم بیمار خود بینی و خود آرائی بوده آرزو مند طبیب چاره گر باشم و ثالثاً
 شرارت پیشه باراکه خرد و همتای شان تیره شده خلاص خود را در هلاک
 خودی اندیشند بقانون متمدنی گردانند و هرگاه حال این حیران مظهر جنین
 باشد او را کی خرسندی و غمگینی از سود و زیان خویش روئے دهد و هرگاه
 امروز در دولت ابد قرین مثل شما در خدمات پسندیده و اخلاص بلند و قدم

خدمت و فزونی خرد و شایستگی حال منجمه رشد و کاروانی سابق شده باشد در
 نظر این معامله شناس نباشد و بے شائبه تکلف از گزیده ترین گروه اول
 باشند پس خیر اندیشی شمارانه براس خود و نه براس شما میکند بلکه براس
 اعتلائے اعلام دولت ابد قرن صاحب میکند و این شیوه راز کوه عنایت
 صاحب خود میداند پس ترصد آنکه هرگاه خدمت رجوع شود که در نشر تعلق
 ناگزیر است بے شائبه معذرتی بے تکلفانه نگارش رود تا آنرا از متممات
 خدمت پادشاه و البته بغیر خزانة مہمالکن در انجلاح آن اہتمام نماید و
 من کہ ہمان طور واروسے بیماری خود را طلب گارم و آزادہ مودی کاروانی
 می خواہم تا مرا در حجر عنایت خود گرفتہ بیماری ہاے باطنی مرا چارہ گر آید
 ، پچنان واروسے چند ہم دارم کہ ہر کہ اورا برین بغیرض واند و خواہمش
 آن نماید و عمل کند امید کہ شفا یابد و بجایست الہی نہ در شیمہ اول مضطرب
 و نہ در حالت ثانی خود ستائی و خوشن آرائی پس اسے عزیز من بے
 تو احتیاجات رسمی کہ خاک بر سر آن باد بہ بعضی از مقدمات لازم البیان
 می رود و از و پیشتر از آنکہ قمیدہ خاطر خود را بنویسد از نوشتن سرگذشت
 واقعی گزیرند و چون قرۃ العین سعادت شمس الدین محمد این نامہ شکوہ
 را بعرض اقدس رسانید از انجا کہ حضرت در مقام و فور عنایت و عطوفت
 بودند یکبارگی در تعجب شدند اگرچہ ہمیشہ پیشتر ازین در خلوت اخلاص
 قدیمی شمارا مذکور بساختند و ہر گاہ کوتہ اندیشی حریف نالائق نسبت میکرد
 آنقدر اظہار مہربانی می فرمودند کہ آن کوتہ حوصلہ مجلس زدہ میشد و پیوستہ

کورایام و باغ خشکی شما نهایت توجه در خلا و ملا بطوری آمد علی الخصوص درین
 و لا که بیدار و اخلاص درست خود و میمنت توجه شاهنشاهی منظور حجت
 ای گشته مصدر خدمات لائقه شده اند چه فتح جام و چه فتح یونا گریه و چه
 گرفتار ساقی تنو و غیر آن چه گویم که چگونه حضرت مشتاق شما گشته اند روز
 و شب بے یاد شما نمی گذرد و همواره طلبکار آنکه بکے باشد که در حضور
 موفور السور شمارا مشمول مراحم خسروانه گردانند اینچه شاهزاده مقدسه
 و فرزندان عزیز نوشته بودید ظاهر بود که شوق آسمان بوسی آنقدر دارید
 که درین نوروز عالم افریز خود را خوا بیدر رسانید و اگر در نوروز نتوانند
 بشریت خور البته رسیده خواهد شد که ناگهانی شغف بعرض اقدس رسانید
 که ایشان با وجود بے اتمام خدمات خود متوجه جزیره شده اند که آنجا
 بحوزه تسخیر و آرنده باعث تعجب شد چون ازین خبر خواه جمهوران نام رسیدند
 بعرض رسانید که امثال این سخنان جزو شئنی نگوید و اگر رفتن واقع
 باشد و را بخاد غده خواهد بود که چون بلازمست می آیند مضبوط آن رفت
 باشند که خاطر یکبارگی از آن حد و جمع باشد و عا شا که فتوری در اشتیاق
 ایشان رفت باشد پسند اشرف آمد و گوینده مژمنده شد درین که حضرت
 پیش از پیش متوجه شما اند و کوه حوصله باکے ناتوان بین از عنایت
 روز افزون شاهنشاهی که در باره ایشان جلوه ظهور میدهد و تیج و
 تاب اند که کشن و اس رسید و آن خط را که بمن نوشته بودند بے آنکه
 بمن مشورت نمایند دست اقدس و ادحسب الحکم قره العین شمس الدین محمد

مضمون را بعرض رسانید از شنیدن آن افرادان تعجب کردند و بکترین فرمودند
 که عنایت مادر چه پایه است و عزیز هنوز این طور هائی نویسد و پیشتر
 ازین منظر خان و راجه لوطی و دیگران آنجا مهر میکردند بایسته این گل
 در آن وقت کردی اگر چه آنجا هم جاسی گل کردن آنها ناشی از بے عنایتی
 مادر پاره آن اعتضاد السلطنه نبود بلکه چون مهمات در خانه ناگزیر بیکی
 باید فرمود بهر که این خدمات مفوض می شود مهر کردن در جاسی مخصوص تابع
 آن خدمت است اگر اعظم نماند در در خانه باشد و متوجه این خدمت
 شود اول و اولی اوست چنانچه امیر الامر است امیر المعامله نیز بود و همه
 اینها تابع او خواهند بود اندک بد منتگی شما بر خاطر اقدس گران آمده بود
 خیر خواهان بزم مقدس سخنان لایق بعرض رسانند و تدارک آن بخوبترین
 وجه نمودند و آنچه بقرة العین مذکور نگاشته بودند و آن واقعه که دیده بودند
 و فتوحات مذکوره را نتیجه آن دانسته تذکار آن کرده نذری که فرستاده
 بودند مصدق آنچه در خاطر شاهنشاهی بود و مویذ آنچه مخلصان درگاه
 بعرض رسانیده بودند گشت لدا لحد چون از اطلای سرگذشت برسم
 اجمال فرغ یافت از نمیدگی خود می نویسد عزیز من گوینده را در نظر نیاید
 گوش بر سخن باید داشت و درین هنگام غم و غصه که ناگزیر این نشاء
 تعلق است لحظه بقلاوزی خرد و در بین خود راه نداد طریق ماند بود
 و نشست و خواست نوکر با قاطعاً بروی گونه است نخستین طریق
 معامله و آن سر رشته حساب نگاهد اشتن و ترا دوسه اندازه شناسی

بدست گرفتن و دوم اخلاص و آن دوست گزید نیست و غیر از نظر بر داشتن
 اگر چه حکم او را مهابه باستانی نوکر را سه قسم گردانیده اند اول آنکه سلوک
 او اوجیرانه و سوداگرانه باشد چنانچه خیاط و دروگر و بنیاد و امثال آن عدت
 را در خور مزد می کنند و نظر به ما و متاع دارند و شمار و زرا یکشاده پیشانی و
 شگفتگی می گذرانند دوم مخلصانه که نظر بر دوستی داشته چیزهای دیگر
 بخاطرش نمی رسد و آن حاجت پیشال ندارد سوم اسیرانه چنانچه جمعی را به
 ستم و زور کار فرمایند چون حلیه کشان فرنگ و چیر براران هندوستان
 که زور آوران جمعی را به زور بازو گرفته می آرند اما قسم ثالث چون از نظر
 من افتاده است سخن را بران نمط نمی پردازم حرفی چند از قسم اول که
 پایه نخستین اهلیت است می نویسم و مخاطب خود را که خاطر آزار یافته
 و همه خود دوست مرهم می بخشم در طریق اول که نظر در بین به ما و متاع
 افتاده است و سود و زیان خود منظور سالکان این مسلک که قرن انصاف
 و ربین تمیز اند اگر درین سودا زیانمند میشوند آزرده خاطر نمی شوند که کارشنای
 و سرمایه سودا بدست دارند کیفیت که سوو متد آمده باشند در آن که سود
 بسیار نشد و منفعتها را کلی روی نداد آزرده نمی شوند اگر چه اهل عالم
 بیشتری این گروه اند لیکن در سلوک این راه به تمیز و انصاف در معامله
 با کسی خود مشورت نمی فرمایند الحمد لله که در دوستی و راستی شما دوست
 و دشمن متفق اند پس اگر شخصی از نامعالمه فهمی شمارا از گروه ثانی نداند
 با دشواریش نمی گنم که بانداله در یافت خود راه میرود اما او ناچار شمار از

خوبان قسم اول خواهد داشت پس شکوه شما از قلیچ خان برین تقدیر بطور این
 مردم حساب نمیشد شما از طبقه دیگر و او از گروه دیگر بآنکه در منصب و حالت
 اعتبار نزد یک شما نیست و قطع نظر از اینها شما کو که نسبت شما نسبت
 فرزندی و با این توجهات خاص الخاص پادشاه است پیوسته درباره شما چنانچه
 بارها اسم فرزندی بر زبان گوهر نشان شاهنشاهی میگردد و قطع نظر از این
 خدمات شایسته که او شما و منسوبان شما بطور آمده کدام بزرگ زمانه را
 میرسد که در آن با جمع با مساهمت نماید پس چگونه شمار را رسد که او را در
 برابر پدر بزرگوار خود آورده شکوه کنید و نام میرزا و راجه برده در برابر
 خود آری اینها رنگ آمیزی قوت غضبی است حاشا از مثل شما بزرگی
 که غضب را اینهمه راه باشد و اینچنین مغلوب غصه شوید و اگر اعراض
 از برگذر مذکور گنجایش داشت در زمان سالک هم بود بهین حال و خلاصه
 همان سخن است که در جواب این بر زبان شاهنشاهی گذشت عزیز
 من چه مردم بجای چه مردم در مجالس می نشینند اگر از روی غصه گله کنند
 و رانجا بکنند که چگونه آدمی بر جای چه نوع آدمی نشسته است و مهر خود
 نقشی بیش نیست که بجای نقشه جای گرفته است ازین تا از ان
 چه قدر تفاوت معالیه و انان از کفو خود شکایت نکرده اند رسمیت باستانی
 هر که از غیر کفو سخنی گوید او را کفو خود ساخته و راز خود کوشد اصل خود
 آن است که عاقل و ورین از اعتبارات معنوی و دیگر که بقایه دارد
 آنزده نشود چه جای اعتبارات ظاهری فنا پذیر است بزرگ زمانه شما که

تاریخ نامه های باستانی بسیار خوانده اید چه دل بر امثال این مقدمات نهاده
 اید فتاوی و وال پیشینیان عبرت بخش نیست اگر غضب و غصه مستولی
 نباشد شمارا که فرصت از اولی شکر الهی و بادشاهی بهم میرسد تا با امثال
 این مقدمات پروازند شکر الهی که هم صفات از چند معنوی روزگار شما
 شده و هم بزرگی ظاهری یقین دوست و دشمن که شمارا حاصل مست
 ورین باب چه سخن دراز کنم که هم شمارا باندک تامل بل بے تامل خاطر
 نشان ست و قسم دوم که آنجا جزو دوست بنظر نمی آید خود از صاحب
 آزاده بودن کفرست چه جای شکوه او از فراوانی مشغله اخلاص جز
 با خلاص نمی پروازد بلکه خرسندی خود را در بے رواجی اخلاص خود میداند
 چه میداند که اخلاص متاعی ست بے بها اگر نقد گوین را در برابر آرند و
 فخلص دل بآن نهد گوهر بے بهار را بخزف ریزد چند فروخته باشد مرا
 نزدیک به یقین ست که شما ازین گروه والا باشید آری بشیریت
 ست و فزونی مشغله و فراوانی مصاحب بد یعنی خوشامد گویی که بدی را
 به نیکی توجیه نماید و تنگی زمین را از آسمان گذرانند اگر باین همه آدمی مصداق
 این امور شود و در نیست اما باید که زودتر برهنه شوند و الا معامله فهم
 شده ناصح خود خود گردید که گفته حکماست هر که چاره اندوه خود را از
 دیگر طلبد و راند و داند که داند کدام چیز ست که در باطن او نیست و
 نیز چون در فاعل اشیا نگاه کند همه خرسند به باد ست افتد که محتاج ناصح
 و راه نماید نشود و نیز اکثر اوقات دانا کم بهم میرسد و اگر برسد هستی

دوست یی باشد و بواسطه آن سخن راست نمی تواند گفت و بر تقدیر پدید
آمدن چنین خیر اندیشه که اندیشه هیچ نکرده را استیها بگوید گویش که بشنود
چه از قدر هجوم بد ذاتان و شریران آن خیر اندیشه کجا بماند خصوصاً که
اهل دنیا را از افزونی مشاغل و امور دیگر فرصت تشخیص و تمیز کمتر است
می افتد و باین حال خوشامد گو دوست گشته اند و خوشامد گور از خدا
می طلبند و از راست گوئی خیر اندیش که گفتارش بقدر تلخی دارد
بهراران فرسخ دوری می جویند من که از هجوم ناراستان و شریران در
گفتگو بستم راه مکاتبات بکائنات مسدود دارم برای آنکه
والتحواه حقیقی این درگاهید اینهمه دراز نفسی کردم اکنون باین دو کلمه
اختصار می کنم که هیچ چیز مقید نشده عزم آستان بوسی نموده خود را بکلاز است
رسانند که جز خرمی و خوشحالی و کامروائی دیگر نخواهد بود اگرچه ظاهراً چنان
ست که تا حال متوجه شده باشید اگر خاطر و قواد آن بزرگ زمان میل
داشته باشد دیگر سخنان گفته آید که بدین و دنیا بکار آید و اگر نه خیر اندیشه
و انکی بر جاست نیست که وادار جان آفرین بدل عطا فرموده و دل
آزاد است حواله کرد و دوست آنرا بقلم داد و قلم آنرا بکاغذ نگاشت
بعد تعالی ما را و شمارا از آنچه نباید و نشاید نگا بدار و العاقبه بالخیر

با عظم خان

مقاومیه قدسیه که نامزد این خیرخواه شده بود نیک اندیش سعادت

کیش خواجہ سلیمان رسانیده مسرت پیرا سے قاطر شد اگرچہ درین خردی
 پا خود عتاب کروم کہ تو از سود و زیان خود گذشتہ چندین خوشحالی هست
 بلکه خوشحالی چه خصوصاً کہ منشأ این عطا وقت از شنیدن باشد نہ از
 دیدن لیکن چون امریست فطرے کہ نفس ناطقہ از مصداقت و محبت
 نفوس شریفہ خوش وقت میشود سیما نفس تعلقیان شہر نشین چرا چنین
 نباشد کہ نظام این انجمن بدیع بران نہادہ اند و من کہ با طائفہ طیلان
 بدنامی بروش انداختہ دوستدارانہ طریق مراسلات مسدود داشتہ زیت
 مینایم و خود را و ایشان را بدان تسلی می بخشم کہ ارسال رسل و رسائل کہ از
 شعار اصحاب صدق و محبت ست در گروہ منافق تیرہ راے شیوع تمام
 وار و درین رسم ظاہر چه باین طائفہ شرکت جوید پس با طائفہ کہ خود تنها محبت
 گزین ایشان باشد چه گنجایش داشتہ باشد کہ بنامہ و پیغام پیش آمدہ
 با شتم اللہ تعالی مارا و شمارا در محاسبہ روزنامہ چہ احوال سرگرم داشتہ
 دشمن خود و دوست جهانیان دارا و زیاده چه نویسد والسلام۔

برکن السلطنۃ زین خان کوکلتاش

ایزدکام بخش مرادہ مقاصد و مطالب صوری و معنوی آن راست کیش
 درست اندیش را برآورده خیر گرداناد بتاریخ ہشتم آذر ماہ الہی با یلغار
 رہتاس مخیم سر اوقات اقبال شد چون مهم تاریکی را بنخواستہ کہ درین زمان
 بانجام رسد توقف واقع شد اگرچہ میل اقدس آنست کہ این زیستان

در اطمینان باشند لیکن بخاطر این خیرخواه میسر مد که براس دفع تاریکی چه لائق
 این دولت عظمی که بذات مقدس توجه فرمایند اگر این مهم ساخته شود و ترو
 گرفتار آمده باشد و اگر عیاد اماند طرز دیگر بر روی کار آید خود چه گروه باشند
 و ننگ این چه قدر باشد و هرگاه بندگان بے برون حضرت این کار را
 با تمام توانند رسانند و او آواره گشته بیاورند و الهی رفته باشد و دیگر چه لائق
 که براس این کار حضرت را متوجه باید شد زمینار و امثال این امور
 کنگش بکوت حوصلها نباید کرد و اگر کرد بران عمل نباید نمود پیوسته مشوره
 بعقل دور اندیش و فطرت عالی خود کرد آنچه من شمارا فهمیده ام اگر شما خود را
 فهمیده میبودید مصدر کار باس عالی میشدید خدا میداند که شمارا نسبت
 باهل عالم نیست اکنون که حکم شده است که قاسم خان و آصف خان بروشی
 که شما فرمایند اثر فرموده بادشاهی داشته این خدمت را با تمام رسانند
 امید که هم بخوبترین طریقی بر فراز ظهور آید از بزرگان فروتنی پسندیده اند
 یقین که کجسین سلوک و لطافت و تواضع شما آن مردم حلقه عبودیت بگوش بوش
 خود کشند عزیز من دوستدار من محبوب من بزرگان پیشین سرمانه بندگی را
 و جز ساخته اند یکے بخشش که این مردم بدان محتاج اند و دوم بخشایش
 تقصیرات ایشان همیشه این دو خصلت لازم ذات نجسته صفات ایشان
 را با دور یکے از فرامین نگارش یافته که خواجہ شمس الدین خانی را اگر بگویم
 خواهند چنین باشند آن زمان وقت وفات کرد که بنویسم بخاطر رسید که مثل
 خواجہ راستی و درستکاری و کار دانی بے غل و غش و درگاه باشد بهتر است

که مردم ناراست بسیار و کار بادشاهی بیشمار اگر کوکب و رکار باشد مردم بسیار
 اند همین طور هم عرض داشت نمودن مناسب میداند من و اعطاء زمان نیستیم
 و ناصح روزگار نه را لبه دوستی برین میدارد که هرزه کاری نماید آنچه تا حال
 نگاشتم ضروریات یا مستحسنان نشاء صورت بوده اگر همین اکتفا کنم مکنون
 خاطر را نگفته باشم و بادوست خود نفاق ورزیده باشم اکنون اندکی از بسیار
 می نویسم اسے ہوشمند سعادت مند اوقات گرانی را که چون باد میگذرد و
 بدل ندارد و ہمہ صرف بہ سرانجام این نشاء خانی نباید کرد حصہ تبن بخشید و بخشی
 بجان داد و آنچه نفس ناطقہ را بکار آید اشتعال نمود و آن در اخلاق ناصری
 و جلای اندکی از بسیار مذکور است و خلاصہ اش آنکہ جهان آفرین قوت شہوت
 و غضب را بر اسے نگاہ داشت این خانہ عنصری آفرید تا بیکے جلب
 منافع نماید و دیگرے دفع مضار اکنون آدمی از بد مصاحب و نافرمانی اینها
 را مطلب ساخته فرو میرود و حد وسط نگاہ نمی دارد اشعار خواندن و گفتن از
 بیاریمانے نفس ست قدرے کار باید کرد و تہذیب اخلاق نمود آدمی
 در عیب خود نا بیتاست سرمہ بنیالی بہم باید رساند و عیب دیگران را کہ دران
 بنیاد ترست مرات عیب خود ساخت تا بدین وسیلہ شناساے عیوب
 خود گردد و دیگر مردمی کہ خوشامد نمی گفته باشند جو یالی نموده پیدا کرد و در نوکران
 خود ہر کس کہ ازین بہرہ داشتہ باشد عزیز داشت و مقرر ساخت کہ در تہنائی
 حرف راست بگوید کہ نفس معربد از شنیدن حق آزرده میشود امروز کہ روز بازار
 خوشامدست بس ہوش باید بود و از آشتایان چرب زبان خوشامدگو آگاہ

دیگر نه امروز بلکه سالها و عمرهاست که خانه جاسوسان و میان راستی و درستی
 از آنها گریزان است و در کارهای اہم چند جاسوس کہ از ہم خیر نداشته باشند
 مقرر ساخت و تقاریر آنها علیحدہ علیحدہ باید نوشت تا حق بظہور آید و دیگر
 مهم ترین نشاء از باب تعلق را از رسیدن بداد و مظلومان نیست زیرا
 کہ این را از ہمہ فرض برداشته و قتی باین قرار نہ ہند اگر نیم شب روشن
 شود کہ غوررسی باید کرد و فرض عقلی کہ قصاصندار و قوت نشود و دیگر پیوستہ از دور
 ولہاے شکستہ کہ درست ترین متاع آبجہانی است در پوزہ نمودہ بگوشہ
 نشینان و قناعت گزینیان استمداد نمود و بجزو بان جمال رفتہ ملازمست کرد
 و بجزو بان جلال در ملاقات ملاحظہ باید نمود و یادہ چہ نویسند الدبس مابقی
 ہوس و وار و ہمہ آذر ماہ الہی سال سی و ہفت نیست و ہشتم شہر صفرستہ ہزار
 و یک در رہتاس قلمی شد و السلام۔

بزمین خان کوکلتاش

مفاوضہ شریف بخت افزاے خاطر مشتاق و مسرت پیراے دل
 دوستدار شدنی داند کہ شرح خوبی عبارات و لکشا نماید یا تفصیل معانی
 روح بخش کند الحق اگر محاسبہ نمودہ سمر شستہ الضافات بدست باشند این
 عطوفت نامہ شگرت را کہ بقانون دور بینان روزگار ما اگر سرمایہ تسلی
 خاطر آرزو مند گویند سزااست و اگر مفرح ولہاے اند و بکین خوانند رواست
 آن را افسون جراحات افزاے دل مجروح جدائی و تعویذ محبت آراے

خاطر مستمند بهر شناخته نام کنند لیکن من که گهر از خرق جدا میکنم و نیک از بد
 یشتا کم این در در ابصد و زمان برابر داشته بعد جان اگر خریداری نکنم چه کنم
 لیکن از بلندی مخاطب و پستی مستمع که هر یک باعث ترک و اتیان یک ازین
 دو معالیه است خاطر از میان هر دو بر داشته میگوید که این نامه نامی که تحت
 دوستی قزوین نیست بتاریخ یازدهم صفر موافق هفدهم آذر ماه سنه سی و پنج
 رسید سخن همان است که در فرمان عنایت که صبح روز روانه شده است مذکور
 است فی الواقع اگر نمی مانده باشد تا یک ازین دو ساعت توقف فرمودن
 لائق است و اگر یکس ماندن و یکس فرستادن شما آن مهم تشییت می یابد
 مناسب آنست که آنرا سر براه کرده خود را به بلخار بساعتی که در فرمان مذکور
 است پیشرفت ملازمست مشرف خواهند شد بهر حال خاطر اقدس حضور شما
 را بسیار میخواهد و دیگر در سمیات و عرفیات چه نویسد و چه چیز است که معلوم
 نباشد فرمان موعده بستی روز روانه شد و آنچه بعد ازین فرمودند نیز رفت
 بهر حال کار تمام کرده باید آمد و زود آمد مصرع و اگر بقاصد و نامه و لم نمی سازد
 والسلام -

بزرگوار خان کوکلتاش

سوم آبان ماه اکی سال سی و پنج بستی و ششم ذی الحجه سنه نهصد و
 نود و هشت که روز جشن وزن همایون بود قاصد مسرت معتمد خاص مفرج
 کامرانی تعویذ شادمانی فرستاد الواب محبت نسخه نهانخانه صداقت
 یعنی مفاوضه گرامی و ملاطفه نامی رسانید بیست

بهمانا و آن دوست کو دوستانه غذا و دل و راحت جان فرستد
 میخواستم که شطرنج از اوقات متبرکه در شرح بدائع جانکاهای مهاجرت و
 تفصیل شرائف شوق ملازمت صرف کرده تحفه لائق که بهجت آراست
 خاطر قدسی نهاد آن پیش بین بلند پرواز باشتاد سال دار و اما چون دیرگاه
 است که دلاویز سخنان جز بر زبان نگار زیانان بے بهره خاطر نمی رود و خود
 را بعد اتمام ازان باز داشته و خروش دل و جوش باطن را معالجه کرده حواله
 بدریافت صحیح نمود عرضداشت را ثواب سپه سالار که که ظاهراً و باطن ایشان
 بدوستی شهاب پرست خوانده دوستانه و بزرگانه جواب گرفتند ان شاء تعالی
 کامیاب صورت و معنی گرداناد.

برین خان کو کلتاش

صحت ذات و مسرت خاطر و دراز عمر شایسته چون درستی و راستی و
 بزرگ منشی لازم احوال آن یگانه رود کار بار اگر در لوازم پرستش صوری
 اهتمام نمی رود نه ازان قبیل است که قدرت آن ندارد یا قوت گفتن نیست
 و با فرصت کس فرستادن نمی شود لیکن نمی خواهد که محبت قدسیه خود را بهشتی
 باطن خراب ظاهر آرا مشتبّه گردانیده مشارکت این گروه بے شکوه نماید
 اگر معامله با ایند غیب و ان است آنجا تگاپو صوری و اعمال ظاهری
 را وزنی نیست و اگر منظور خاطر دور بین ایشان است بعد الحمد که جوهر
 شناسی ایام بیگانگی که تعارف صوری در میان نیامده بود از ایشان آنچنان

بظهور آمده که از آشنایان بل از دوستان پدید نیاید و هزاران شکر که خیر اندیشه
این کس چه جای دوستی یزاج نامستقیم زمانه آشکار و نیست و جلال
و شرافت آن در حوصله تنگ جهان که اساس آن بر ناراستی نهاده اند
نی گنجد بدست نیستیم که از فرمان خرد بر اسرار سوم مترسمان بیرون شدن
توانم و جسمانی طبابت ندارد تا آن وسیله پر کشم اما در صورتی که رود
و لیکن از پزشکی معنوی بهره وافر داده اند و در آن فراوان کوشش دارد
و دستکام باشند.

برزین خان

من که محقق آستانه اهلیم اگر چون مترسمان زمانه بیدن عنصری برسم هم از
خود چشم تحسین دارم و هم از شما و اگر بتیابانه شوق دل را متابعت نمایم
اگر چه در ملک آدمیت از هیچ آدمی شرمندگی نمی کشم اما از نشاء و نیوی
که آدم را بنا آدمی و دوست را به بیگانه مشتبه دارد احتمال خیالی هست البته
انجا که متاع رسائی شماست احتیاج فروختن کالا به دوستی نیست اما از
انجا که نیکان زمانه که نا اهلان کارخانه شناخت انداز دون سمتی در
خاطر گذری دارند اگر این را ننویسد آن کم فکران لپست فطرت چه دهند
الحمد تعالی از عمر و محبت و بهجت و توفیق که در در خود دریافت بهره
عظیم روزی گرداناد چهار و هم ربیع الاول سنه تسعد و تودونه.

برزین خان

گرامی نامه که نامزد این خیر اندیش شده بود از زور و آن مسرت اندوخت

آنچه بپایست وقت استعلام رفته نصیحت کردن را شرط اول مذهب
 ساختن خودست و تحقیق این شرط در دو چیز منحصر یکی دانستن دوم
 کار بستن و بسا وقت نفس اماره از دانستن نیک و بد در اشتباه
 کردار نیک می افتد و میداند که چنانچه دانا س و قائل امورست تو حق
 عملهاست شایسته نیز یافته در سوا لفت ایام که نگارش نامها کمتر پرداخت
 بواسطه فوت این شرط بوده و گرنه من نفور هستی را که مستعجل رفتن کجاور
 اندیشه میگذرد که از دوستان حقیقی حق را باز دارم که خاطرشان آزرده
 نشوده آنکه از گفتن حق برهم خورد و شایان دوستی نیست و درین وقت
 که کلمه چند نوشته است که آن را پند و اندرز نام نهاده باشم
 حاشا تم حاشا این را از قسم دانستگی خود در میان آوردن و متاع خود
 را سره کردن میداند از اخرونی اخلاص و درستی نیت آن کلمات نمیدانند
 خود بان نکته سنج خرد پرور نگاشته بودا محمد مدد که بعبار آن خرد مشرب
 پسندیده آمد و آنکه بقاسم خان بزرگ نشانه صحبت داشته دلش بدست
 آورده اند عیار نیک نهادی خویشتر را خاطر نشان دوست و دشمن
 گردانیده اند شکر و یکر آنکه گمان خوبه بپایه یقین رسیده آفرین
 گر فهم خودست همه عالم ملاکم و مطبوع را همه بها خریدارست گزیده مرد
 آنست که ملاکم را خریداری کند و اگر این میسر نشود متغیر نشدن و
 بکشاوه پیشانی در خوردن هر نجات بلندی که در سر انجام این نشاء
 برین فرموده لسان الغیب عمل کند بیت

اسمايش دو گیتی تفسیر این دو حقیقت است بادوستان تملطف بادو دشمنان مدارا
 هرگز غم ناروایی مقصود پیرامون حال او نگردد و امید که این گزین روشش
 بهین وجه بهم آغوش آن دور بین باشد و رباب حقیقت اندوختند
 غشش نخواهد شمس الدین خالی نوشته بودم و بازی نویسم که چون ایشان آنجا
 اند احتیاج بودن او نمانده باشد و درگاه ازین چنین راستی و درستی -
 ناگزیر اگر چه صحبت امثال این مردم در لباس تعلق بنایت مغتنم است
 اما اولیای دولت را نظر در کار صاحب دولی نعمت میباشد هر چند خواه
 راضی نباشد ما را بحق کارست گو نخواهد راضی مباش و هم ماه بهمن سنه
 سی و هفت نگارش یافت -

بناظم در معقول و منقول و غائص بحار فروع و اصول الخطاب

ملک الشعرا شیخ ابوالفیض فیضی فیاضی

ایمین نامدا بیست و نه ابوالفضل در دین که ناشکیبائی را با شکیبائی فراهم آورده هم
 غمزه و غمگسار است بسوی آن برادر بزرگ صوری و معنوی که
 عواجیش هر چه نامور چراست روزگار و مرهمش شفا بخش معلولان امید
 گشته هر دینار مست و مائتم زوگی و مائتم گساری حضرت والدۀ مقدسه
 که دلش در جوار رحمت ایزدی غرق نور و جانش در ظلال الطاف سرمد
 مستغرق حضور است چون مغلوب قوت بشری و مشهور قدرت عنقریب
 به پے بروی سرتکوبین و آهنگ جستجو تسلیم مقید نیامده مثل عجائز

فاقد البصر والبصيرة بجزع و سوگوار سے مشغول است و چون از منتظران -
 خالوده صلح کل یا رضا یا تسلیم میگویند در عین شکستگی خاطر و برهمنه و بی
 باطن کلمه الحق با نفس در میان نمی نهد و نفس را از جزع افزائی باز داشته
 در تسلی خاطر مجروح آن یگانه آفاق است و گرنه غمزه را با نغمساری چه
 کار و ناشکیبار را با شکیبائی چه آشنائی اے برادر منی گویم که درین مصیبت
 جان گز او حادثه عمر فرسایند و بگین نباید بود حاشا و کلاما خاکساران تعلقه
 را اگر در امثال این حوادث جامه جان چاک نشود مطعون خرد خروده بین
 میشود و اگر طبیعت بشری را که در مراتب بدنه سائر است در چنین هنگام
 تقاضای نباشد فطرت الهی را طبیعت بهیمی و لباس آدمیت را یوتن
 سبیت نام ماند بلکه مقصود آنست که آن والا برادر خود را به تبلیغ
 اندوه بدست عوانان جزع و فزع ندهند که آن در آئین ملت و روش
 نخلت آلوده مسافران عالم بقاست چه بے سعادت باشد که در چنین
 نازله جائگاه هم از والدۀ عطوفه خود جدا شده و هم بیایه کم همتی راه
 نامرضی ایزد رفته و هم قره العین خرد را که صبر نام دارد بدست ناظمی
 خود گشته وسیله آزار آن مغفوره شویم ز هزار صد ز هزار که حاضر وقت
 بوده در آرایش انجمن رضا و تسلیم باشند از طیلسان بدنامی که بروش
 این تیره بخت افتاده است از فقدان دوستان خود چه گویم آن نیک
 نهاد خیر اندیش خوش سرانجام را به تشک انتسالی که هست محروم دوستان
 گردانیده است که عطف و مزاج فراخ حوصله که بر سر معامله دارد سیده

دفعه عذر آورد و دفعه تحسین گریه باشد و در چنین اوقات بروش با سکه داند
 مره به بر جراحت بند و تسلی بخش خاطر مضطرب گردانند و انا سکه
 رموز کسیکه ماتم گساری ماکند کجاست امروز آن روز است که نصیحت گریه جز
 در خاطر بیمار نتوان یافت و واعظ را جز در خموشستان باطن که اثری از آن
 پیدا نیست نشان نمی دهند چه خوش فرصت است اگر بیدار شود عنایت ایزدی
 پے بنقب خانه درون برده و امن بنا صبح و واعظ بدست آورده شود و تار و پود
 سدر راه معنی نشده از بار نصیحت گران روزگار متزجر نگردد و اندام
 برادر عزیز من در دو مند صورت و معنی و من بیمار ظاهر و باطن و من غم زده
 بیرون و درون را کجاست حرف زد و مانده است اما شب گذشته که
 خاطر در سنگ گمان شد اند صوری و معنوی آبله یا بود گلدرسته عطوفت
 و مهربانی شیخ ابوالخیر طول الله عمره و رفع الله قدره نامه آن عظمی اشرفی
 را که دفتر اندوه و ناگامی بود بنظر این غم زده آورده شورشی غریب در باطن
 افتاد از آنجا که آن قدر و آن عزیز شریف الوجود را چه از ریگ زبر بادری
 صوری و چه از ممرات خوت معنوی و چه از وجه شرافت ذاتی و چه از سبب
 فتون فضائل و بی وجه از واسطه صنوف شتائل کسب وجه از دیگر خوبیا
 که بگفت در نیاید دوست میدارد و چرا ندارد که گاه عطوفت از عالم
 پدری ظاهر میشود و گاه مهربانی مادر را جلوه میکند و گاه دلسوزی پاهای
 برادرانه بطور می آید و گاه بطور دوستان بروز میکنند این نسبتها و آن
 نحو دوستی که مکنون خاطر بدیع است چون بیرون ازین عالم توان نمود

من مهر بر لب و چشم و جان نهاده را تازه در جوش و خروش آورده با این
 مقدمات گویا ساخت اے برادر اگر این سپنجی سر اے مقام دوام بود
 و جز مادر را بان جهان بنایسته رفت اگر جرعه از خدا شناسی بکام جان
 رسیدی بل ذره از معامله نمی و خود شناسی بودی جز رضا و تسلیم
 با خدا اے جان آفرین راه ستیزه رفتن بود فکیت که این مقام دنیا اے
 بیوفائی دوست کش دشمن نواز سر میست گذشتنی و گذاشتنی و منزلیست
 سپردنی و پرداختنی که هیچکس را رخصت اقامت نداده اند و در چنین
 جا اے و در چنین معامله صبر را بار نیست تا بجزع چه رسد بتنگ و پوس
 بسیار زود و تر دامن رضا بدست باید آورد و اگر از حال عبرت نشو و نشی رکنه
 فرموده روزگار بچشم عبرت بین باید دید اگر چه بروست آباد و ریافت
 پدر بزرگوار که بر موز و اسرار کارخانه ایجاد آگاهند و ثوق تمام است که
 در چنین روز اُم الحوادث از مسرت خانه نعمائے الهی میزبانی فرزندان و
 سائر منتسبان فرموده باشند اما از ان اشرف برادران نیز توقع دارو که غم
 بجد را در دامن خاطر پیچیده از دل آگاه خود و لها بخشیده و داریها دهند
 کاغذ تمام شد و نیروی نوشتن با انجام آمد هنوز عزم گفتن را اول قدم است
 خود را باید شناخت و از زمره خواص بوده یا اے بند جزع که از عوامان
 زمانست نباید شد و بصدقات میرات که متفق علیه عقلاست اشتغال
 باید نمود و انا ایه را چون بیست و هفتم شهر ربیع الاول سنه نهصد
 و نوزده هشت قریب اٹک قلمی شد۔

بشیخ فیضی قیاضی

مفاوضه والایریاق مسمومان غم که دوم ربیع الآخر کارش یافته بود، ششم آن
 نزدیک سراسر که بر مانند بطالعه آن مشرت شد الله تعالی سالها که بسیار
 بعلم وافر و عمل فراوان بوقور رسوخ و ورینی درین هنگامه عامه تماشائی دارا و
 بعد الحمد که مراد مان جزع که شیوه خرد تباہ کرد باست امتداد داشت در کمتر
 فرصت آبله یانی بسر منزل صبر که از محط سال نیکی مدوح بزرگان ست رسید
 از آنجا که قمر که ستمت خود بنظر حق آید این سر منزل جا به شکر ست لیکن از
 بلند بینی و پیش روی بر صفا را منی نمی شود و بجز عزتگاه تسلیم خود را شایسته
 شکر گذاری نمی داند و آنچه مرقوم شده که هر چند جزع و فرزع را امید انم که
 ناپسندیده است و با هر که مقدمات قبح آن در میان می نهم در قبول نمی آید
 و معذرت بختش نه و چراغی در ظلمت آباد بے صبری او افر و خسته نمی شود
 اسے دانائے آگاه دل هزار بار روش بختن نان و برنج که هر روز بکار
 میرود بنظر آور آمد با چندین مزاولت علمی و حسی اگر باین شغل خود قیام نمایم
 و سحر سامری بکار رود این امینیت صورت نه بند و بغایت بیمزه و از
 معنی دور طبع ید باید ستر این کار بهمان ست که ملکه علمی در عمل چندان مؤثر نیست
 و تا بحال سبب خصمانه خود خواهی نخواهی بر یاد غیر آن دفع معاشرت اعمال
 شایسته نمی کند او را اقتدا سے اعمال قدسیه مرغیبه بهم نمی رسد الله تعالی چنانچه
 دریافت بلند عطا فرموده است که دارا والا که است فرماید امید از عطیات

واهب العطا یا آنست که بزودی چنانچه دامن صبر بدست آورده اند پیوسته
گرفته عمر گرایی را هم آغوش تفویض داشته کامیاب صورت معنی گرداناد و العاقبت
بالخیر -

بشیخ ابوالفیض فیضی

ایند تعالی بگرامی وسیله ایشان تسلی خاطر ضعیفا که با سیر طبیعت عقل
خدا آگاه ندارند نموده باشد که طبیعت بر هم خورده این مدعی کذاب معرفت
را ازین رهگذر اطمینان بهم رسد و نفسی چند که از عمر گمان برده میشود خرد را
از مشاطی طبیعت باز داشته در برود نامردانه نفسانی خود او را هشیار مغرور
گردانیده اید و آنچه از مغتنمات عظمی شمرده اید اقدس حضرت قبله گاه بی
دامت بر کات تو شسته بودند موجب مسرت خاطر شدنی الواقع اگر آن قدر و آن
این را نگویید که گوید اس برادر بزرگوار قطع نظر ازین نسبت طینی یا خاکی
یا بدنی یا ظاهری امروز در معموره روزگار علمی با عمل آراسته چنین بزرگی پس
کمیا بست ایزد تو انا آن مجموعه کمالات قدسیه را بجهت هدایت و تکمیل
مانا قصان و سائر مسافران بادی طلب فراوان سال درین نشاء و ارا و
و باره اتوفیق خدمات پسندیده و تحصیل ملکات سنجیده بداد آید -

بشیخ فیضی قیامی

هشتم ربیع الآخر سنه هزار ازبلده فاخره لاهور عریضه اشتیاق که در پیوسته
اتصال است رحم پذیر میشود امید که بعافیت رسید چه نویسم و کجا تو هم نوشت و چه قدر تو هم نوشت

آنچه از دوری صورے آن اشرف برادران و اعز ایشان بر دل این مشتاق
 میرو و اما اولاً چون دیدة حقیقت بین نظارگی میشود از شیونات عالم آرا
 ابداع و تنوعات مراتب علمی که بدارج بمنصه ظهور می شتابد اگر بصیر
 نگراید چه کند حاشا حاشا اگر راضی نشود چه نا فهمیدگی باشد و ثانیاً چون
 خدمت صاحب و پادشاه این کس است خاطر اخلاص گزین نیز اگر خرسند
 نباشد از عالم اخلاص چه نصیب برداشته باشد و ثالثاً چون غرض اصلی
 ازین سفر عافیت انجام اصلاح احوال جمعی کثیر از مخلوقات الهی که بوسیله
 دور بینی و حق شناسی و خدا پرستی و نیک اندیشی و نیروی عقل حقیقت
 شناس اخلاص پرور شما حقیقت حقانیت و بزرگی خدیو زمان خاطر
 نشان ساده لوحان و دور دست و نگار خاطران حق طلب گشته اند گروه
 را از بادیه ضلالت و صحراے بیگانگی بشاه راه هدایت و عزت برے
 یگانگی آوردن و مورد انواع تفقدات خسروانی گردانیدن است اگر ازین
 دورے ضروری آزرده دل ماند از نیک اندیشی و خیریت عالمیان بهره
 نداشتند باشد امید که عنقریب بصحت و مسرت و حصول مقاسد برسند که
 نگرانی خاطر بسیار است و چون مسافت دور است در فرستادن نامه های
 مسرت بخش کوشش نمایند.

بجان آفرینش و دیدة دانش و بندش شیخ ابوالخیر

شایستگیهای نفس الامری نصیب آن برادر گرامی با و دیروز آنچه در

آویزه طبیعت و فطرت نوشته بود و شکرانه فیروز مندی گزارده تقاؤل حصول مراد
 بر شمر دو بسیار را مش یافت هر که آهنگ آن دارو که با نام لاکم روزگار و برادران
 پر خاش جوے راه آشتی سپرد ناگزیر وقت آنست که آن پنج مضمون
 را بیاد آورده لحظه لحظه تصور آن معانی و نماید که خیر محض جز ذات حق نباشد
 و شر و خیر برابر و شر غالب چون شر خالص طراز هستی نگیرد و هر چه بر فراز
 پیدائی بر آید خیر غالب خواهد بود و هر آینه عاقل را با خیر غالب اگر از
 شورش طبیعت دوستی و یکتائی صورت نگیرد مصاحبت را چه افتاد و چرا نشود
 لیکن از تیرگی غفلت و خوشیستن بینی این اندیشه بخاطر نگذرد و اگر
 خرامش نزد هتگاه رضا و تسلیم و ردل باشد باین ورزش دائم ناگزیر و آن
 حال آنست که تعقل نماید و تکریر نظر کند که فاعل حقیقی جز ایزد بهیال نیست
 لا مؤثر فی الوجود الا الله طبیب نا شناسا که معالجه او متوهم است بر تلخ
 دارو که بخورد و بد بکشاده پیشانی در کشند و منت پذیرند و او را جهان
 آفرین آنچه بد و بفرستد چگونه و چرا از روگی را راه دهند آدم ز او را و نظر
 ست و کم کس باشد که از ان بهره نداشته باشد یکے حواله به خداے
 کردن و او را دیدن دوم دو چشم از پوشیدن و اسباب در نظر داشتن
 نخستین نظر اندوه بر دو غم کا بد و بر رضا و تسلیم پیوند جاوید بخشد و دید
 دوم غم افزاید و جان گزاید پس بخت در آنکه در آفرینی دید اول جستجو
 سخت کند و نگاپوسد بر اصل نماید۔

بشیخ فیضی فیاضی

الحمد للّٰه تعالیٰ آن گرامی برادر را از وسعت آباد علم بدولت آباد عمل آورده از
حوادث روزگار که خوشی و عادت اوست متاثر و متاثری نگرداند و چون
خلعت مروانگی پوشانده حالت فرزانی نیز بخشد مسافر ان کاروان برای
وینار آنقدر کار و بار و ریش است که اگر اندکی سر بجیب اندیشته قمر و برند
از پیش دست و پیش رفتن یکے از روه نباید بود و ووش اول شب
حنایت نامه حضرت قبله گاهی دامت برکاته از پنج شش کرده رسیده
ازین حیثیت که مرثیه قدوم آن ولی نعمی بود مسرت افزود اما ازین جهت
که آن اشرف برادران بواسطه تب همراهی نفرمودند متالم گشت الحمد للّٰه
شفا کے کرامت کناد۔

بشیخ ابوالخیر

الحمد للّٰه تعالیٰ آن گرامی برادر را در حمایت الطاف بیکران خود داشته بگو ناگون
مراد است رساناد امروز متوجه منزل پیش شد شمارا بخدا سے کہیم کار ساز
بسیار و اندوه و طلال بخاطر راه ندید و بدوام خدمت شاهنشاهی سعادت
اندوزید و در نیایش ایزدی و تحصیل ملکات فاضله و آبادی و قیمت لحظه غفلت
نمود و در خبر دارے فقرای باب السد و بجولی اینان و در یوزہ و لها بیشتر
توجه کنید اگر از دل گرفتگی من چیزی نتوانم نوشت در دل نیارند و به
نیکان و بدان راه خیر اندیشے بسر برند که موجود است طراز خیر فایده

دارند آدمی از خود بینی شناسائی آید زیاده چه نویسد -

بشیخ ابوالخیر

هنگی اندیشه در خدمت گهسان خدایو داشته در فراهم آوردن شایسته خود با
بیداری نمایند و در تحصیل خواہش ہائے زمانے و برآمد مقاصد صوری ہرگز
بناہیچکس راجح نکنند کہ کار ساز حقیقی چنانچہ باید بظہور می آرد لیکن اہل تعلق
راختے دل با سباب نہادون ناگزیر اما تہد بیر خود را بجز حفظ ظاہری چیز
نستمرند و چشم دل بہ نیرنگی تقدیر کشایند و آنقدر کہ در حوصلہ فرصت گنجد
از علم و عمل بہرہ برگیزند و بجد و بان و خدا جویان رسیدہ نیایش نمایند و ہمت
خواہند -

بشیخ ابوالبرکات

اے برادر رحمہ کار و خلاصہ عمل در دین و دنیا و در صورت و معنی از خواہش
فضول و غصب نامقبول خود را دورداشتن است کہ جمیع برگزیدہ ہائے
اکہی کہ بدرجہ قبول رسیدند ازین جست است ہوشیاری و تغافل از زلات
ارباب جہانم لازم داند و بروباری حوصلہ فراخ را نگاہ بانی کند و ہر کاری کہ
کند بے مائل نہ کند و ادامہ کہ اندیشہ درست نماید و نیک و بد آنرا بدیدہ
و درین نہ بیند و بدانا پان مشورت نماید در شیخ کارے شتاب زدگی نہ
کند و از اعتبارات دنیوی و اخروی از جان و دود دنیا و باجموم مردم باوہ
ایست کارش غفلت افزائے و ہوش ربائی -

بشیخ ابوالحسن

برادر گرامی موفق باشند الحمد لله که آن برادر نوشته بود که بختی نمیده تسلی خویش
منو بایا همه جوش و خروش و اندوه و شادی از نقصان بشریت است در
بارگاه عبودیت گنجاایش ندارد و همه خیر محض است جای سپاس گزار است
خوشحالی سبکسری و اندوه گران جانی است در بغلی نوشته شد.

بشیخ ابوالحسن

در مطالعه رقیمه آن برادر بجان برابر مسرت روداد همواره بعافیت باشند
و در دوام خدمت حضور و لوازم شعور آبخشان باشند که هرگاه بالمشافه و
بالمکاتبه حرفی درین باب گوید یا نویسد از قسم تاکید احتیاطی باشد نه تاکید
رسمی در مشقات و ترددات نفس خود را معتاد ساخته مطمئن شود تا مقاصد
صلوری و معنوی در کنار افتد که تن پرور بجای نرسد و متاثر از حوادث شدائد
را راقبه بلند نباید خردمند کار شناس را چون دیده اقبال کشوده گردد و هر
قابل همه چیز جز جل جلاله نداند و چون داند که گننده این قدر بخیر و خیر است
هر گزشت که اندوه طبیعت بشری باشد منضم شده جای تفتت است
و خرسندی بهم رسد اللهم ازرقناه چه نویسد العاقبه بالعافیه.

بعده الملك قاسم خان تبریزی و یوان شاه مراد

خاطر بر جمعیت احوال این حفاظت بآب متوجه است امید که مسرور دل

باشند از بچو صعلگی همرا بان و بے تدبیری این گروه جگر خون ست اول چنین
 بزرگی را بر سر زمینداری برون چه لائق و هرگاه فرزندان او آمدند و او خود
 هم اراده ملازمت داشته باشد براس چه مانند شمامرد و اناسید و رانقیم
 و لما کوشید و پیوسته در دربار بوده آگاه دل باشد و خورد و خواب و فراغت
 یکسو ننشاده بدل و جان بخدست شاهزاده جوان بخت اقبال مند اہتمام نماید
 شنیده میشود که از بے اتفاقی و حرکات شنیعہ ہمرا بان خاطر قدسی شاهزاده
 بقدر غبارے داد و در اوقات مرضیہ بعرض رسانید الحمد لشمار اخداے
 تعالی عقل و در اندیش و دل دانا و حوصلہ فراخ داده است اعتماد بر عنایت
 الهی و عطف و یاد شاہی نموده آنچنان رونق کار خود طلبند کہ ہمہ زمینداران
 و گردنکشان بنا کام در لوازم اطاعت اہتمام نمایند و پیر کر اوران صوبہ بخوابند
 معروض دارند کہ عز قبول خواهد یافت و ہمیشہ از اخلاق پسندیدہ کہ فطرے
 شاهزادہ است یاد میدادہ باشند خصوصاً فوائد آہستگی و وقار و گذشتن از
 تقصیرات و معذور داشتن کوتاہ حوصلہا و داد و بخش و آگاہ دلی شہاروی
 و مطالعہ کتب اخلاق و خواندن شاہنامہ و چنگیزنامہ و بابرنامہ تفصیل
 میکند باشند امید از خداے مہربان آن وارو کہ رشد و کاروانی و معاملہ سرہ
 گردان و دلمایست آوردن و ہنگامہ سپاہی آراستن روز بروز افزون شود
 مراعریعتہ نویسی رسم نیست کہ جز یک صاحب تدائم امید دارم کہ پیش او مسافر
 ملک یقیناً شوم لیکن دولتخواہ حقیقی ام اعتلاے احوال شہزادہ ہاے بلند
 اقبال اعتلاے دولت صاحب خود میدانم چند چیز ضروری است کہ پیاد

میداوه باشند نخستین خبردار سه شب روزی که دوست و دشمن بسیار اند و دوم شیلان
 همه روز کشیدن سوم الوش خاصه بمردم کلان و یک جوانان کار طلب مختص
 دادن چهارم اندک و بیش طریق بالغام و بی مسلوک داشتن نیم تو زک
 در خانه را به شایستگی سرانجام نمودن چه وقتیکه شاهزاده والاگر سوار شوند چه
 هنگامیکه بنشینند و چه زمانی که درون باشند هر کدام را جای معین باشند و
 آداب محوری آبخنان مضبوط گرد و نویسنده باوصا حسب اہتمامان مقرر
 شوند که مزید سے بران متصور نباشد ششم پروانه کمتر نوشتن و عزت نوشتن
 خود را ملزم بودن هفتم پرسیدن ستم رسیده با و داد مظلومان دادن هشتم
 جاسوسان متدین بہرسانیدن و خبردار بودن و اگر بہم نرسند چند جاسوسان
 بر یک کار گذاشتن بطوریکہ اینها از یکدیگر خبردار نباشند و از تقاریر مختلف
 ایشان پے بمقصود بودن نهم در خون و بجرمت ساختن اہل ناموس بسیار
 تامل نمودن اسے عزیز اگر شمارا راہ سخن نباشد ہمین نوشته را در خلوت بخوانند
 و اگر محوش آید اعلام بخشد کہ دیگر آنچه بخاطر رسد ابلاغ نماید اگر چه یقین دارم
 کہ آن عالی نہاد محتاج این سخنان نیست و اخلاق حمیدہ ذاتی و فطری
 ایشان ست لیکن از آنجا کہ بعضی سخنان میشود دل میسوزد بے اختیار حرفی چند
 بر زبان رفت اللہ تعالیٰ توفیق اعمال شایستہ قہرین روزگار فرخندہ آثار
 ایشان گردانا و محبت شعار مختار بیگ را بگویند کہ در نیکو خدمتی و نیکنامی
 کہ آن منحصر در ان ست کہ دوست و دشمن منظورند داشته خدمات پسندیدہ
 بجای آورد از ہمین دل کار ہا سرانجام دہد امروز کہ بخت شمارا مساعدت

نموده بکلازست اینچنین بزرگی مشرف دارد قدر این دانسته جوهر نیکذاتی خود را
که مکنون خاطر ماست خاطر نشان جهانیان سازند خواه او پیست که او را خدایگان
کاروان میدانم باید که نیکذاتی خود را وسیله برآمد کار خود شناسد که دولت
بد نفس چون شعله خس است الله تعالی فراخ حوصلگی و برداشت ناملایم و خیر
خواهی جمهوری را نام که شعار بخواران است نصیب کند.

بقا سم بیگ خان تبریزی

ایزد بهمال یا در باد همواره بحاسبه نفسانی که بهترین کارهاست موفق باشند
اگر از ناملایم که زمانه از آن فراوان دارد بفراخ حوصلگی و مسبب شناسی رو بر
چاره پذیر نشود زندگانی دشوار است از وفور دیده دردی ایشان ترقیب آنکه
همواره این اندیشه قدسی آن سبک روح نیک اندیش را در نزهت آباد شادمانی
داشته در انجاء مهات سرگرم دارد و دیگر از مساعدی روزگار آنکه حکیم فتح الله
شیرازی را که از اطباء سرآمد روزگار است و دانش و تجربه او احتیاج بیان
ندارد بخدمت گوهر اکلیل خلافت شاهزاده والا اقبال بهشمار خرام قدروان
رخصت فرموده اند امید که بتوجهات دائمی ایشان سرور و فارغ البال باشد
و ابدالی و بدلای آن یگانه وقت سرمایه افزایش جاها او باشد و السلام.

بعده الملک قاسم بیگ خان تبریزی

ایزد و خرد بخش جان آفرین که بے سابقه خدمت بعنایت هاسه گوناگون بر طبع

دارو همواره فاضل و معین آن معدن راستی و درستی با درسم فرستادن نامه و
 قاصد بایسته که جز در راستان و درستان معمول نباشد لیکن محبت حکمتهاست
 خفی و حلی دار عالم آراست میان عالم و عالمیان شائع ساخته بلکه
 کار بجای کشیده که در باب خلافت و نگار زبانان تیره دل بیشتر رواج
 دارد بنا بر این خیر خواه همورا نام که بایشان از دیرگاه نسبت دوستی
 و محبت دارد که بآن راه میرود و الا از خداست بیچون اولاً از پادشاه و صاحب
 خود ثانیاً برآمد مقاصد صوری و معنوی ایشان میخواهد و فزونی توجه و
 التفات پادشاهی نشان عنایت و لطف الهی میداند و ازین که خواستش
 من پیرایه قبول یافته خرسندست انشاء الله تعالی آثار آن روز بروز
 افزون گردد و عجب و بسیار عجب که اظهار آزر و گی نموده اند اگر بگوش رسید
 که حضرت بے عنایت اند یقین دانند که ساده مروی نادانی گفته است
 یا دانی از نقصان خود خیال تنبیه بخاطر آورده کاشش انگیزست حاشا
 حاشا که این رانه محبت خوش آمد یا و بگوئی شما میگویم من که از سود و زیان
 خود پیر آمده راست و حق را از بیگانه دریغ ندارم از مثل شما که چندین
 محبت و بختی در میان است چون مخفی دارم و اگر از فرمانها عرض نما که
 گاهی شرف صدور مییابد آزرده خاطر اند خود این معنی از اخلاص راسخ و
 عقل درست ایشان دور میداند چه رخصت پاستانی که بزرگان دولت
 با مخلصان خود که از فزونی اخلاص و اعتماد پایه اعتبارشان از مدار گذشته
 است بے ملاحظه هر چه بخاطر میرسد نمی فرمایند صاب است که آزر و گی خود ظاهر

سازد اهل خرد این را عنایت عظمی دانسته خوشحالیها فرموده اند و آنکه اظهار
 درویشی نموده اند اگر ازین آرزو گنجاها بخاطر رسیده اصلی ندارد که این درویشی
 نه بکار دین آید و نه بکار دنیا و اگر داعیه آنی برین آورد آن خطر رحمانی است
 در مرتبه ظهور خواهد آمد اما چون ایشان نعمت پرورده این درگاه اند
 مقتضیات حقیقت و اخلاص والا آنست که پاس خاطر فیاض صاحب
 خود که هم بادشاه صورت است و هم فرمانروای معنی دارند چه بنده را لازم
 است که خواهش خود را در اراده صاحب محو سازد و قطع نظر ازین در شعار
 راست معالمان بے رعنای خدا پوزمان و خاقان جهان از احاد الناس
 لائق نیست چه جای آنکه مثل شما اخلاص مندان که در امرای بزرگ
 نظام دارند امثال این حرف در دل گذرانند تا بنیان چه رسد طریق
 حرمندی و روش حقیقت مردم ظاهر پرست نمک شناس بلکه آیین
 سوداگران معامله فهم آنست که در صورتی که خداوند جهان بے عنایت
 باشد اینچنین اندیشه بخاطر نرسد بلکه در هنگام خلوت و خدمات ولی نعمت
 بیشتر کوشش نمایند تا مورد آفرین کار فرمایان ملایم شود و باعث
 توجه و عنایت صاحب الزمان شده نیکنام ازل وابد گردد و کیفیت که
 صاحب در نهایت عنایت و رعایت باشد درین صورت خود چه گنجایش که
 این چنین حرفه دل آزار مذکور شود اینها هم یکسوا از سخن های بزرگان
 پیشین اند که از بسیار بگویم حضرت شیخ علام الدوله سمنانی که از کبار اولیا
 اند در زمان شباب و تربیت خود اندیشه در رسیدن رخصت حاصل کرده

عجلت اختیار کردند و چهل سال توفیق ریاضات و عبادات که در حوصله
 بشری کمتر گنجد یافته و آثار پادشاهی قیامت را در واقع می بیند که تحقیق امکان
 مردم میکنند یکبارگی حکم شد که کردارهای نیک و صواب و عبادت پادشاه
 چهل ساله علامه الدوله در یک پله و ثواب آنکه در ایام وزارت خود در
 سیرزنی بدست آورده بود در پله دیگر ننهد این پله راجع آمد چون شیخ ازین
 خوب عبرت بخش بیدار شد تا سفت و افسوس داشت که اگر قدر این اول
 میدادستم هرگز بدرویشی ظاهر نمی آمدم و پیشه نوکری نمی گذاشتم اسعزیز
 من این داستان براسه عوام الناس است والا بعد اقلان دور اندیش
 چه نویسم که پرتا هرست که در درویشی کار خود تنها ساختن است و در نوکری
 کار جمعی سرانجام نمودن و اتفاق اولیا و عقلاست که نعمت متعددی بهتر
 از نعمت لازم است درین سخن بسیار است و فرصت کم همان
 بهتر که خور ازین باز داشته بسختان دیگر پروازم و دیگر ثواب اقبال
 آثارش زین خان کو که خیلی اظهار رضامندی نوشته بودند بسیار خوشحال
 شدم از بزرگان با هم اتفاق و محبتی و انگاه در کارهای پادشاهی
 بنایت پسندیده و خوش نماست خصوصاً دولتندی که نظرش بر یوفائی
 دنیا و بے یقائی آن افتاده باشد او یا جهانیان خاصه یا دشمنان جز
 نیکی نمی کند امید که بهر وجه که باشد ناملائم همراهان به بزرگی و فراخ
 حوصلگی خود برداشته بحسن اتفاق این کار را با انجام رسانند و پیوسته
 عراض و قانع و سوانح احوال نصرت و اشتغال معروض دارند و دیگر را

جهان آراے حضرت شاهنشاهی چنان اقتضا کرده که در حد و خوشنایب
وونکوٹ قلعہ مستحکم اساس بناوہ با تمام رسانند و دار و نعلی این کار به پهلوان
محمود مقرر شده و سرانجام آن برزومنه ایشان است چون فهمیدم که بقدرت
از خواجگی گران بهمرسیده مرا که سر سخن گفتن بکائنات ندا شتم محبت باین
مقدمات گویا ساخت ایزد تعالی آگاه است که قطع نظر از آنکه برادر شما و
دوست ما باشد امروز در مهربانی و راستی و حفظ الغیب و حرکت برادری نظر
و عدل ندارد و آن محبتی که او را به نسبت شما فهمیده ام از هیچ برادری ندیده ام
هر چند بخواجگی بیشتر آشنا شدم بهتر یافتم امروز که فساد زمانه است و
برادر چنین و بر بدست می افتد بے شک این باید کرد و دیگر آنکه خود را حاکم کابل
مقتل و البته از اندیشه تغییر و تبدیلی این بوده در نظام مہات آن محبوب
ایستام نمایند و پیوسته بحقائق احوال مسرت آراے خاطر گردند و معاقتہ
بالتحیر۔

بعده خوانین بلند مکان صادق خان

امورہ خاطر محبت گزین خوانیان صحبت ببحث بخش آن معدن صداقت
و محبت میباشد و شمس آنست که در رسمیات زمانہ که فرستادین نامه و
پیغام باشد این مخلص را معذور خوانند و داشت که از بسکه طرز دور و بیان
عالم شمرده نمی خواهد که در آن روش مشهور باشد بعد الحمد که در لوازم محبت و
حفظ الغیب مقصود نیست و آنچه و آنم که ضروری الا علام است خواہم نوشت و
شرح احوال در خانه را چون قمره العین پسر محمد متعدد است آنرا مکرر دانستہ

مکی نویسد و بیکرا کنون که لشکر با بر سر دکن تعیین شده است امیدوارم که جوهر
 ذاتی شما که خاطر نشان نیست بر همتان ظاهر شود و در ایالات و اتفاق
 با جمهورا نام چه نویسم که آن شیوه مرضیه شماست خاطر عزیز خان خانان را
 که بغایت گرامی است پاس داشتن ضروریست امروز وقت آنست
 که نازکی های گذشته را از خاطر دور ساخته در محبت افزاینده همواره
 هنگامه محبت گرم دارند و در افزونی محبت شاهزاده های اقبالمند کوشند
 الحمد لله که ذات قدسیه این نو نهالان آبخیزان است که در تحصیل مکارم
 اخلاقی گنجایش تعلیم و تعلم نموده جمیع مراتب کونی و الهی را از میان انقاس
 اقدس حضرت صاحب الزمانی دریافته تهذیب اخلاق نموده اند اما عالم
 بشریت باقیست در امثال این مجعها مثل شما و انا که رموز دانی نبکا
 اندیشه اخلاص نهادن ضروریست و خود میدانید که مرا جز رضای
 صاحب و ولی نعمت و بادشاه خود مطلبی نیست محض از برای ارتقاء
 مدارج دولت روز افزون صاحب همواره در خیر خواهی و خیر اندیشی
 آن نجات بلند ان خورامعاف نداشته ام چنانچه بر همه روشن است
 و لهذا در فرستادن عرائض بشاهزاده اقبالمند پیرواخته ام که مبادا بخاطر
 کسی رسد که مرا عاقبت بینی برین میداشته باشد که زندگانی خود بے صاحب
 خواهم خدا نخواسته باشد و اگر تقدیر مهلت چند روزه دهد و بگرد لباس
 تعلق باشم خصوصا که بهین برادر شیخ فیضی آن طور سلوک فرموده بحضرت
 آبخیزان نوشته باشد که غم که خیر اندیشه من کسی بعرض نرسانیده بهما تقدیر

که خود دیده بودند چه شد آنهم بر طرف حق استادی کجاریست امید آنچنان است
که اگر فی الواقع تقصیر هم نبود بخاطر نمی آورند چه جاس آنکه تهمت بدگویان
اینهمه از جاروند بعد الحمد که خیر خواسته مرا سبب و علت التفات ایشان
نبود که زوال پذیر و عرض ازین مقدمات آنکه چون قاصد روانه میکردند
بچند کسی که مشرف حضور داشتند حکم فرمودند که چیزی را بر آس شاهزاده فرستند
بنده آنچه لائق حال خود میدانست سرانجام نموده بود و چون حکم بود که بعرض
رسانیده فرستند در هنگام عرض آنچه خیال شده بود مقبول نیفتاد و از آنجمله
بازو جره و قطاس را جدا فرموده حواله قاصد نمودند حسب الحکم آنرا فرستاده
هشتم ربيع الاول نگارش یافت -

بصادق خان

آنکه تو نامردم قدر دان محبت گزین را بسیار دارا و وقتم بقدر خوش بود چه
دنیا و اهل دنیا بخاطر نمی رسید و نشا خاص معنوی بمطالعه شتوی سرگرم داشت
که گرامی معاوضه رسید و از خوبه هوا آگاهی بخشید اگر چه از باطن بظاهر
آورد اما در جمعیت باطن فتوری نرفت و شگفتگی ظاهر روی دارد و ظاهر من
هم رنگ باطن گشت بسیار بمانیاد را اهل تر ازین میخواهم که مطالعه اخلاق
ناصری نموده اوقات بر رشد ظاهر و ضائع نگردانند اینست جواب سلام یار

بمالک مدار جعفر خان دیوان ملقب به آصف خان

صدراقت نامه محبت افزا و رو یافت و از وجه خاطر منشرح شد و آنچه در باب

شکایت آن شخص رقی فرموده اند حق بجانب ایشان است و لهذا پائی در
 منظورند اشتغال این عمل شایع و در خیریت کوشیدن و در محبت زدن که کلید
 بیت المقصود است کرده بود و نیز نصائح ارجمند که شایان اہلبیت باشد
 مکرر بان کار آینده خطاکننده نوشته و می نویسد و اثر آن ظاهر خواهد شد
 و شرح آنرا که متضمن خدمت فروشیست نمی کند الحمد للہ و التہ کہ تہدا
 پستدیده و عزیمت در شست ایشان بتلازگی خاطر نشان حضرت
 شاہنشاہی شد و ادیک توجه ہزار توجہ رسید امید کہ روز افتخار بان باشد
 خاطر دوستدار را متوجہ خود دانند کہ اعتلا سے احوال صوری و معنوی و فتح
 و فیروزی ظاہری و باطنی آن شالیستہ بزم و زرم را در عالم اسباب از
 بادشاہ خود استدعای کند و در ملک حقیقت از ایزد جہان آفرین مسالہ
 می نماید و دار غیب دان دانند کہ درین کار تحصیل دوستی و سرانجام ایشان
 نمی کند و برنامہ نیک کہ پاسے بند مرحوم و لائست خاطر را برین ندارد و
 وضع منشی و جلب منفعتی نیز پیرامون خاطر خدا پرست نمی گردد و بلکہ او اسے
 شکر نعمت ملازمت این خلیفہ برحق و ہادی مطلق را اندکے از بسیار
 اسباب انتظام می بخشد خاطر شریف جمع فرماید کہ درین نزدیکی شاہنشاہ
 جوان بخت اقبالند با سامان لائق رخصت کابل و آن حدود می شود و از
 توجہ شاہنشاہی کہ حصول مقاصد علیار مستلزم است چه گوید و این
 کس کہ بتوفیق شگرت الہی در گلشن ہمیشہ بہار تسلیم جابہم رسانندہ از
 علم الیقین نزدیک است کہ بعین الیقین این مقدمہ سعادت کہ دستاویز

صلح کل بل محبت کل است که جز خیر غالب نیست فائز و هستی نمی پوشد مشرف
 گردد و چه خیر محض جز و احب الوجود تواند بود و مشرف غالب چون شهر مساوی
 بخوابه شهر محض است که اشتیاق آن معلوم و انا و تاوانست و امروز که با شرف
 زمانه آهنگ صلح نموده خیر بیت آنها را میخواهند قیاس باید کرد که مراعات
 احوال سعادت اشتغال گردد و سبب که بخوبی و نیک و آتی و دور بینی بخاطرش
 ممکن باشد چگونه میگردد باشد و بعد از آنکه اگر چه فیما بین را بطور رسمی کمتر
 بود و اما را بطور معنوی که مدار بر خیر است داشته است همیشه قوی بود و بی
 تکلف و بی مبالغه شمار بسیار دوست میدارم چیریکه ازان بقدر اندیشه
 هست آن است که قیزی و بانگ چیز از جاس شدن که شمار پیرایان
 است پیرامون احوال آن نکته سنج نگردد و چون دل صالت و ذات خیر اندیش
 دارند بکن که بتوجهی لائق بر طرف شود ظاهر در آن است که آن خطا کنند
 و اطلب عالی عنقریب ملحق آن لشکر گردانند اگر بمقتضای بشریت تنزی
 و تلخی اظهار کند امید که نکند شما از صاحبان اخلاص اید آنرا منظور نداشته
 در ملائمت افرا بید تا عنقریب این کار با تمام رسد که شمار را در ورخانه
 میخواهم عرض داشته ایشان بر وجه حسن گذشتت و حسن خدمت بفرمود
 پیوست و بسیار مجرا شد فرمان که بشاه بیگ التماس شده بود که بنیایش
 آمده اهتمام نماید نیز مشرف حدود ریافت و عنایمت ایندی قافله سالار
 شما با و چهار و پنجم تیر ماه سنه سی و هفت قلمی شد.

بہ آصف خان

ورق ضایا سے مصائب ناکزیر حوت صبر گفتن و تحسین آن نمودن یا ناستواری
 بی صبری ادا کردن و دوران بمقدمات عقلی و نقلی التجا بدون پر مکرر است و
 حوت خرو مندی وزیر کے با مثل شہامروم کہ از فہم و فطرت ماہرہ و رید چگونہ
 گوید نئی خواست کہ بنامہ ہم را وہ تسلی خاطر بجزع شتافتہ نماید کہ با آنکہ
 خود را بتکلف و رسوم مترسمان در آورون نعل عبث کردن است لیکن چہ
 کند و مدینہ بدون حد بلا پیش می آرد اینہم یکے از ان شمر وہ کلمہ چند نوشت
 اللہ تعالیٰ بستر ملکون و ایسجاد و سنانا و العاقبتہ بالخیر۔

بہ مرزا بزرگ بیگ حاکم بلا و پندر

ایم و تعالیٰ سعادت جاوید روزے کناد و نگاشتہاے اخلاص طراز محبت
 گراسے رسید از بیان بختی و دوستی مسرت روی داد شتودہ با شنند کہ
 بندگان حضرت اعلیٰ از پنجاب بخت و کار با منصوب نہقت فرمودند
 یکے آنکہ نظام الملک خود بخت او بار بخت صلاح کار ندانستہ در گوناگون
 بلا افتادہ اند و نیاواران و گرا چہ بلا پیش آمد کہ از جاوہ فرمان پذیری شاستہ
 سرباز میزند و روے التجا بدر گاہ والا نمی آرند ہمان بہتر کہ سایہ اقبال
 بدان دیار اندازیم و عیار گوہر ہر کدیم گرفتہ آید و بگر سبب بادہ بیانی
 شاہزادہ والا گوہر و برخی دیگر نارضا مندی در گاہ مقدس بسع ہمایون
 رسیدہ بود چون حوالی دارا السلطنہ آگرہ نزول موکب ہمایون شد انجن

راز گوی را تازه ساختند این خیر خواه جهانیان بموقت عرض بهایون رسانید که
 التجانیان و رون اعیان آن ملک از روس سرتابی و گردن کشته نیست ملتظنه
 دولت و اقبال بزرگ شاهنشاهی عالم را فرا گرفته لیکن چون میان جنوب
 فیروزی آن صوب از فرونی آن نفاست پدید آمد مردم و سست کوتاه گردانید
 انداگر یکی از بندگان بے غرض بدان دیار رود که مدار محال بر و باشد
 هر آینه نیایش و نیاز آن مردم پایه پیدائی خواهد گرفت و آنکه از بهادر
 شاه هزاره بخاطر اقدس راه یافته بے آنکه حضرت بدان دیار تشریف
 بر ند همان بنده بیکتا که بدان دیار رود آن کار نیز می سازد یا بکلامت
 می فرستد یا براه سعادت می آرد پس از داستان دراز این خیر اندیش
 لیسان را که هرگز از بساط قرب جدا نغرموده اند و جمیع مهمات مالی و ملکی
 بدین جانب موقوف بود و رخصت این حدود فرمودند شاه هزاره را خود بصر
 نوشت آسمانی آن پیش آمد اکنون جز نعم تختین مطلبی نیست باید که نصرت
 را غنیمت دانسته و رلوازم بندگی و اطاعت چنان کوشند که بنزدیک
 و دور و آشنا و بیگانه ظاهر شود و خلق خدا پائمال حواش فکر و دود و تحوای
 شایان و بیاری می شنود امروز هنگام ظهور آنست و آنچه به بندت نوشته
 بودند همه را به نظر در آورد و خاطر خیر خوش شد که هنوز زمانه سعادت
 باقیست و چشم عاقبت بین کشاده شایسته آن گیادگار را بدیگران موقوف
 نداشته بطرز لائق با عرض دراشت بدرگاه و الاروانه سازند که من هم عرض
 نموده آن نسبت را جواب حاصل کنم بدین صورت هر چه شاه هزاره والا

گوهر قول و قرار داده بودند بطور خواهد آمد و در ملک و مال و ناموس افزایش
خواهد شد و بعضی نصیحتها از نوشته پیدرت معلوم خواهند کرد و در بینی و عاقبت
اندیشه روز سکا باد.

به قطب الملک عالم گو لکنده

دور بینی و قدر دانی روز افزون باد گرامی نامه آن خلاصه و در میان سعادت
پشروی نقاده خاندان بیدار دلی بخت افزا گشت و نوید بختی و دوستی
رسانید و آنچه درین سانچه ناگزیر بر سر مشها و مهر با پها بجا آورده بودند موید
آن افتاد این سر ایست گذشتنی و گذاشتنی خوشا بختندی که انفس عزیز
را در رضا مندی ایادی و نیکنامی بسیر و روز نگانی را در مرتبه شناسی گذا
شونده باشند که بندگان حضرت شاهنشاهی این خیر اندیش جهانیان را
هرگز از دولت حضور بخیر و دوری نفرموده بودند و جمیع مهمات مالی و ملکی
باستصواب این خیر اندیش انتظام می یافت و درین واسطه و واسطه خود
بجست آن اند پند ببدالات خلافت اگر مراجعت فرمودند فدوی را
رخصت این دیار کردند تخت آنکه بر زبان مقدس رفت که را و بهمال
مژده سلطنت گیری را در حوزه اقتدار این نیازمند درگاه خود گرفت
فرموده و دولت و اقبال را روز افزونی داد و جائی که در پاستانی
زمان کارها از فرمان دهان روزگار بدشوار می برآید از بندگان اخلاص
سرشت باسانی بجاس آمد و می آید و نیز فرمودند که شیمه و لاسه ما آنست

که از بزرگان روزگار اطاعت شایسته میخواهم این دو تعالی خزان نامحسوس
 گنجور اقبال ماسپرد کجا چشم بر ملک و مال او افتد معامله مظفر حسین میرزا
 و رستم میرزا و جانی بیگ و راجی علی خان و راجه راجندر و بھیا جی و سائر
 سرگروهان روزگار و لیلیست پس روشن و شماره این باب پس و شوار
 لیکن چون برهان که پرورده و از خاک برداشته ما بود و از بد مستی باو
 دنیا قدر آنرا ندانست از نظر ما افتاده و فیروزی جنود نامزد آن ملک شد
 براسه چه دیگر دنیا داران دکن و فرمان پذیر می توقف دارند و نیز فرمودند
 که از نبودن بنیضی در آن ملک که گفتار و کردار او در درگاه ما معتبر باشد
 خاطر اندیشه دارد و امروز که نسبت بندگی تو جهان را فرا گرفته بطبع و حق
 آری را که دمه میداند ترا پدایان ملک باید رفت و عیار این معنی گرفت
 هم باعث فرستادن آن بود که باو پیمانی شاهزاده والا گره مسامح
 همایون رسید چون مدیهوشی و سرکردن لشکر با هم جمع نه کردند فرمان شد که
 آن نونهال دولت را روانه درگاه سائر دو بے تاخیر قاصد و پیغام
 ساختگی های روزگار این مهم را با انجام رساند اکنون که از نیرنگی تقدیر
 قضیه ناگزیر روی داد و جز به نخستین وجه کار نمانده وقت را غنیمت
 شمرده خاطر را از آن فراهم آرند و حسن اخلاص و عقیدت ایشان که در درگاه
 مقدس و از نیکان این لشکر اقبال شنوده است پسندیده آن است که
 گفتار بکر و آید و مقاصد بگزین روش سرانجام یابد و نمی خواهم که درین
 معامله سخن دراز شود و قاصدان آمد و رفت نمایند شناسا و لی فرستاده

شرائط عهود را استحكام بخشند چنانچه اوليا سے دولت چه که همه تریکان عاقبت
بین آفرین نمایند و شهنشاه جهان پناه رو سے در مهربانی آوردند بعضی سخنان
و پذیر از نگاشت های و کلاسه ایشان معلوم خواهد شد و واهم آگه روزی

به راجی علی خان ولد مبارک شاه فاروقی فرمان روا سے

خاندیس حسب الحکم اشرف

جلال دعوات صافیات که متکیان ارادت قدس بود و نحو است آن در
استراذ و التذافر و عالی آینه و شرافت تحیات و اقیات که قسطنطنیه سلاسل
النس بهیوب نفحات آن در ارتباط و التیام ربانی افزا یند ابد او اتحات
نموده خیریت آن خلاصه خاندان مجید و علا و دودمان اجتناب و اصطفا و ام محفوظ
بالمکارم و المعالی مسالت می نماید چون انتظام بخش نفس و آفاق که از
نجاست قلوب و اعنه چنانکه ضما زید است مشیت اوست خواهد که
بدائع تقدیر از مکامن بطون بعالم ظهور آرد که ذرایع ترفیه جمهر عباد و ممالک
ایستاد کافه اناام باشد در مبادی حال و قوایح امر چیزه چند از نهانخانه
قوت بمشاهده فعل ظاهر میسازد که هر آینه در مشیت این معنی نوکد و مؤید
تواند بود و از آنجا که حسن اخلاص ایشان باین دودمان رفیع الشان که
جیل المستین سرادق اقبالش با و تا و خلو و استحکام یافته در کمال وثوق و
رسوخ بود حکمت ازلی باعث ظهور این انتساب خاص و اشتباک مخصوص
که هر آینه موجب انشراح قلوب صافیه و انگدار بواطن منظمه است گردید

در سوابق ایام که بمقتضای خیرخواهی عامه در خیریت ذات ذات البرکات و
دوام عزت و آبرو و آن خاندان سنییه کوشش می نمود اکنون که ناموسها
یکه شد و دستها باینجا کشیده خود ملاحظه فرمایند که توجه خاطر و ترقیب باطن در
حفظ ناموس طرفین در چه درجه خواهد بود و تاثر این نسبت بچه آئین ظاهر خواهد
شد مامول آنکه همواره خاطر محب را نگران اخبار دوام عافیت و جمعیت
و انستیمفاوضات گرامی مسرت بخش روحانی شوند دیگر کیفیت مجاری احوال
سعادت اشغال از نوشته ترسو پندت استکشاف فرمایند المعاقبه بالخیر

به راجی علی خان حسب الحکم

مناوضه کجبتی و ملاحظه بیکنادلی که در نیولانگارش یافت بود بگرامی و رود آن ابراهیم
یافت علی الخصوص از خبر مسرت بخش که نخستین آرد و استظهار تمام بجلاصه
خاندان فتوت نقاوه و دودمان فطرت سرآمد خیر اندیشان جهان پیشوا
پاسبانان دل و زبان اعتقاد و خلافت خانانان ملاقات کرده اند و پس
از آن بفرقه ناصیه اقبال قره باصره سلطنت و اجلال پیوسته ملتزم خدمات
شایسته شده اند چه گویم که چه قدر از بار تعهدات برآمده ام و چگونه مسرت
روی داده است چه از ریکذر آنکه چنانچه خدیو جهان مرشد زمان میخواست
که آن تذکار بزرگان از آسیب حوادث روزگار و رکنت حمایت
شاهنشاهی محفوظ باشند همچنان لعل ظهور بخشید و چه از ممر آنکه اشرف برادران
که در جوار رحمت ایزدی غرقه مغفرت باشند بکرات در خلوت و کثرت

از درستی و راستی و اخلاص مندی آن گوهر آموذ بزرگی در محفل مقدس مذکور ساخته
 بودند و در بینی ایشان خاطر نشان همگنان گشت و چه از دوستی که غائبانه این
 حیران آفرینش را بایشان واقع است و بدو ای دوستی حلی خیریت شان میخواهد و
 چه از مهر آنکه کلید و کن بے آنکه جان داری آزاده شود بحسن نیت ایشان میسر
 شد الحمد لله و البته که عنایت شاهنشاهی روز افزون است و جمیع مطالب
 و مآرب مالی و ملکی و جانی و ناموسی و نخواه حاصل باید که نیرنگی زمانیان را منظور
 نداشته همان پیمان شاهنشاهی را حرز حال خود داشته در انجام مہمات اہتمام
 فرمایند غریب تر آنکه زیاده از دو ماه میگذرد که احوال آن لشکر جهان کشایم صلح
 علیہ فرسیده است باید که چنان اہتمام گمارند که مخدوفت طرق بر طرف گردد و
 شرح احوال آن دیار پیوسته از عرائض شما بموقت مقدس رسد و بمر دم ولایت
 خود اہتمام فرمایند که آمد و شد مردم از آن حدود شود تا با سودگی خلایق رسد
 العاقبتہ بالخییر۔

بہ سترگ زمان محمد قلیچ خان

آنجا کہ منم و پیشہ منست اگر حرف اشتیاق و قصہ محبت نویسم سزاوارست اما
 از آنجا کہ طرز اہل روزگار است و تلون احوال ایشان کہ بتوہمی آزاده شدہ
 بدوستان خیرخواہ بدگمان میشوند اگر سخن بر رسم و عادت ہم ادا شود آنرا
 نادانی میداند اما چه توان کرد کہ در معاملہ جائے ناگزیر حرفی چند گفتنی و نوشتنی
 رو میدہد حاشاکہ آفری دیگر متصور خاطر حق گراسے شود و خواهد کہ تبسویلات

راہ گفتگوے ارباب نفاق مسلوک باشد۔ شعر
 گر کشته در نیکش دوست کشته همچو ترا دوست میدارم اگر دوست ندارم حکیم
 چون یقین ماست که شما از مخلصان حقیقی صاحب ماسید اگر بواسطه غواشی
 بشریت بحقیقت انیکس نرسیده باشید ہر آنہ چون علت محبت ثابت
 ست فتوری در میان آن نمی رسد چه من از گروه سوداگران نیستم کہ در گرو سود
 و زیان خود باشم اللہ تعالی ویر و ارادہ العاقبتہ بالخير والسعادة۔

بنو آئین بزرگ میرزا یوسف خان

بعد از سلام سلامت انجام محبت فرجام مشہو و ضمیر محبت پذیر نواب محبت
 طوارے میگردد انند کہ جاری احوال موافق آماست امید کہ آن ملکی صفات
 و زمان عافیت بودہ باشند دیگر با مردم قدردان دولتند سفارش صاحبان
 استعداد کہ در ہنگام بزم و رزم بکار آیند و در انتظام نشاء صوری و معنوی
 دست آورند و قدسی باشند چہ حاجت لیکن بنا بر اظهار نسبت محبت کلمہ
 چند در باب مجموعہ خوبیا مولانا طالب اصفہانی کہ بحسب جوئے تمام
 روز بہان دولت بطائف و وسائل از مسافت ہائے دور و درام محبت خود
 اور ندی نوید المنتہ بعد کہ اینچنین شخصے بے سعی شہاد راں سر زمین کہ از
 بد و فطرت آفرینش محل قحط رجال ست از جملہ دوستان فدوی شدہ است
 امید کہ ہموارہ این معنی منظور نظر عاطفت ایشان باشد و اینچنان سلوک
 رود کہ او صرفہ الحال بودہ ارادہ بر آمدن آن دیار کہ مطلوب ماست

نماید طور معامله در میان آمده که قطع نظر از آنکه بیزید اشتقاق انجمن دانش
آمودی را گرفتار نمودی سازند خاطر دوستان حقیقی که هیچ چیز منت پذیر
نیست بر این منت سبکرواند.

الحمد لله والمنته که بشندگان حضرت خلافت پناهی ارشاد و ستگاہی المم
خلده و ایدہ نہایت توجہ دارند و چون بر بست والادر گاہ آنست کہ بدایح
ترقی میفرمایند و زیادتی منصب مفضول بتابین باشی میشود تا بیک حکم و
دل بدست آید زیادتی منصب و اضافہ جاگیر حوالہ باستصواب آن
محبت اطوار شدہ است امید کہ محض قدردانی ایشان کیفیت مراعات
حال دوستان عنقریب این دو مطلب جلوہ ظهور دہد احوال دولت شمال
حضرت شاہنشاہی بر حسب وعدہ با کمال بے سر دلی تحریر نمودہ بتفصیل
خواہد فرستاد و در باب نقادہ متقدمان و خلاصہ متاخران مولانا خواجہ جان
کہ الحق اگر ایشان را در کشمیر نمی دید هیچ ندیدہ بود چہ نویسند خاطر دوستان
را در مسرت و خوش مسرائجی احوال ایشان بغایت متوجہ دانند.

پہ شجاعت شعار میرزا علی بیگ اکبر شاہی

نامہ محبت انتم مطالعہ افتاد بقدر آشفتنگی خاطر معلوم شد از آنجا کہ بر عقل
ایشان اعتماد و ارمیداند کہ این شورش بقلعہ ہندار و متاع اخلاص نیاز
آوردن و ذواج آن طلبیدن شیوہ مخلصان حقیقی نیست و جبین خاطر
این طائفہ علیہ از کسا و بازار اخلاص غبار آلودہ و گرہ زودہ نمی باشد بلکہ

درین هنگام شکفتگی بیشتر دارند که جوهر پیرایه اخلص بسفال ویزه دنیا فروخته
 نمی شود و از اینجا که بر شجاعت فهم و اخلاص نظر می افتد معلوم میشود که ایشان
 ازین گروه والا شکوه باشند شایسته آنکه آن در دست سلیقه از مشغله شکر آ
 اخلاص و افرایش طبیعت که جز بر ظاهر نظر ندارد و از معامله فهمی و رایجی
 نیست نخواهند پرداخت از آن باز که آمد و نشد قوافل اخلاص و درین
 چار سوے دنیا که اعتبار او از قسم اتفاقات نه از استحقاق است آسب
 که این طائفه را رسیده از آن جهت است که از بے مصابجه یا از مصاب
 بد از فروغ خرد میسوزیده و در دام طبیعت که نه دل و انا دارد و نه چشم بینا
 افتاده در اندیشه فروخت متاع اخلاص انداد نتایج این اندیشه نوزو
 نیست که همیشه این متاع نفیس کاسد باشد اما خدا تعالی آن نیکذات را
 بر یگانگی کلی از طبیعت و با دو با فطرت عالی همت بلند آشنائی بل دوستی
 کناد و قطع نظر از اخلاص معامله فهمی و بقدر خدا شناسی از تقدیر است بزدی
 گله مند نمی سازد چه آزردگی از آن در معنی اعتراض بر ایزد جهان آفرین
 است حاشا که عقل عاقل باین راه رود بمرحال اگر بمقتضای بشریت
 گذاره در کوچه نا اهلیت که شا به راه طبیعت است افتد زود بفروغ خرد
 معامله فهم یابد اخلاص گزین بدولت سراسر رضا و تسلیم آمده مسرت
 پیرایه خاطر اخلاص مند خود گردند و عاقبت به بالخر و الظفر

بفص خاتم شجاعت شهاب الدین احمد خان

از و در گرامی مفاوضه و کمطالعه آن ایتما ج یافت الله تعالی آن خیر اندیش

بالذات را و بر دارا و اگر ارسال رسل و رسائل را از قوه بفعل نمی آرد و نه از لطف
 سبب است که نسبت آشنائی درست بلکه محبت نام بآن منظور نظر
 تربیت و عاطفت صاحب خود ندارد و عاشا ثم عاشا چه همین امر با افراد
 مستلزم صداقت کامله است چه جاسه محبت تا با آشنائی چه رسد فکیف
 که شامل مرصیه دیگر و ذوات بزرگ ایشان فراهم آمده است و نه ازان
 بهست که نشاء پاوه غفلت بهستی هستی برده از قدر شناسان گردانیده
 باشد و نه ازان دوست که از نام معامله همان سبب تمیز باشد و نیک از بد
 نتواند جدا ساخت بلکه چون بحسب سر نوشت در گروه اهل دنیا در آمده
 از اصحاب شعورست و نی بدید که این شاهراه را اهل نفاق که
 زبان شنان بادل آشنائی ندارد و نه آچنان گرفته اند که فرجه گذاشته باشند
 که آدمی بفرغ دل تواند عبور کرد و ناچار خود را ازان گزرا نیده و رخ معامله
 دوستی که معاونت دائمی و خیر خواهی لازمی ازان عبارت تواند بود و موافقت
 می نماید العاقبه بالخیر.

بخواه شمس الدین خانی

در حمایت ایزوی باشند انفاس گرامی را که همان عزیزان احترام داشته
 اگر زندگی رود بهر آینه سعادت آموذ نشانیان خواهد شد معلوم آن است
 کیش هشیار خرام باشد که آن بزرگ داشت به نسبت هر طائفه بطرز
 دیگر است لیکن در پاس چهار چیز همگنان اتفاق دارند نخستین رضای

این روی دوم عقیدت گزینی به صاحب سووم خیرخواهی عموم خلایق دوست داشتن
 چهارم تیار کالبد عنصری هرگاه آدمی زاد و بتقلید و تدبیر این نافعیدگی را گذشته
 نماند و بجز واداب اندیش نماید هر آینه همه آن امور بشا ایستگی سرانجام خواهد
 پذیرفت سخن بسیار است و وقت اندک بهر حال چون در بارگاه تعلق داشته اند
 از همه کارها برآمد و بخت و مهلت خلایق را از اتمام داشته اشتغال خواهند
 فرمود و همواره با جهانیان صلح و با خود در جنگ فارغ دل و دنگانی نمایند
 و در فراخی حوصله و برداشت تا ملائیم تنگاپوسه شود و آنچه که بختندی
 سترگ از ورستی و راستی و حقیقت گزینی نصیب به فراوان دارند از ان خواها
 ستوده نیز دامن دامن اند و زند باید که در انجا خدمات بارگاه خلافت
 پیش نهاد همست و الا محض کفایت سلطانی تپاشد که آنرا شوم گرفته اند
 عنخواری و تیمارداری جهانیان چنان باشد که دشمنان از گزند حساب
 آرائی خاطر جمع باشند نمی گویم که در ملک تعلق دشمنی ناستوده است این
 انجمن بدوستی و خلافت گرم است لیکن سعادت اندوژی و دور بینی نیست
 که آن طور سلوک رود و نیز همواره از فرزند می زمانه بر کنار بوده فطرت
 عالی را پیرو مرشد و پدر و پندیر سازد تا کارها فروغ حقیقت گیر و باعث
 این نگاشتن جوش محبت است نه ظهور امر مجدد و مگر نه او کار سب پایان بشن
 کجا با انجام رسانیده تا بهم و یگران پرواز و السلام
 با اعتضاد الممالک راجع مان **سنگ**
 صاحبان دولت و اقبال که فراخ جوئی و قدر دانی و جویائی آدم نیک

از صفات کمال ایشان است چه حاجت که باین طبقه عالیہ در شناسائی قدر
 صاحبان استعداد و حریقی نویسد اما عزم خیریت عموم و قصد نیکی خاص
 خیمه محبت گشته این خیرخواه جمهوران نام را برین داشت که کلمه چند
 در باب حقائق آموختند بین امیر شریف آملی که در بزم و بزم همراهی
 است غم زدا و در شدت در خام صاسیست مجلس آنرا در قبض و بسط
 همزبانی است بے بدل نگارش رو و امید که آن یگانه آفاق را بر خلافت
 مروم روزگار دانسته آبخنان توجه فرمایند که آدم شناسی که در حق ایشان
 منطنون است بیقین انجامد طریق سعادت صوری و معنوی آنست که
 آبخنان باین طور مروم سلوک رود که در جمیع اوقات آنچه راست تلخ نما
 شیرین اثر باشد بے مدافعه خوش آمد شیرین نمائے تلخ اثر مقدمات می گفتند
 باشند که دولت افزائی و برآمد مقاصد بلند و رگروشنیدان سخنان مصداق
 حق گوئی است براس گرمی هنگامه خوشامد مروم بسیار اندک که در باب
 دولت را از صحبت آهنا هم گریز نیست اما همیشه هوشمندان نخبه بیدار
 تر گزیده تمام و جستجو بلیغ یکد و بزرگ نهاد مزاج زمانه شناس انداز
 در باب افراد انسانی حقیقت دان خیر اندیش را پیدا کرده اند اگر چه هر روز
 میزائی و سیاوی تجویز ملاقات ایشان نکند سعادتندی معنوی بے
 اختیار در هفته دو بار یا سه بار در صحبت ایشان می رساند در آبان ماه
 سندی و شمش قلمی شد۔

برای همه مال سنگه

شرافت شوق و جلال محبت که مرکز خاطر است آلوده بپایان نمی سازد و این
 متاع گران مایه را بسیار نمی آرد چه از بسکه مشتریان این جواهر بسیار
 یازمی خورده اند خواهش این متاع قدسی باز آمده اند کالارادر کساد بازار
 کشادن نه از آئین سوداگری است و نیز چون شناخت این نسبت حواله
 بخاطر فارغ کرده اند و مشغولان جهان گفتگو می این کردن و چشم تصدیق
 داشتن نه از آئین خردمندی است پس ازین باز آمده سخن چند در معاملات
 که در طریق خیرخواهی مناسب میدانند ابلاغ می نماید اول آنکه اگر بعضی
 مدعیات و پیروه توقف مانده بحصول نایجاد طریق نیک گوهران درست
 حامله آن است که چنین خاطر را گرد آورده و نفع موده به چنان در خدمات مروج
 سرگرم بوده اهتمام نمایند چه جا که از باب اخلاص فکیف آن طالع که از
 درستی و راستی داغ بر ناصیه حسودان روزگار نهند صد الحمد که گمان این مزاج
 زمانه آن است که آن اقبال آثار ازین گروه والا شکوه باشند ثانیاً آنکه
 در سرانجام مهات و تقدیم خدمات نظر بر حالت خود انداخته در گردآوری
 بنام نیک که محصور در شناختن پایه های آو میان و باندازه آن تلاش
 سلوک کردن است و در مراسم داد و پیرستیه ملو و پیش کاراگاهانه عمل نمودن
 امید که همیشه توفیق اعمال پسندیده قرین ایشان باشند و زود بحسن تو
 و لطف اهتمام آن نکته سیخ دور بین مهات بنگاله و نخواه خیر اندیش
 و در باب صورت یا بدید شکر که خاطر جهان کشای شاهنشاهی از

انتظام صوبہ پنجاب فارغ شدورین نزویکے یورش ہندوستان پیش نہادہمت
 علیا سست چہ خوش باشد کہ تا آن زمان مہات آن صوبہ و خدمت اوڑیسیہ
 با تمام رسیدہ باشد و دیگر معلوم آن شناسا کے حقائق معاملہ باشد کہ محبت انہی
 شریف سردی را کہ بر ماستی و درستی و کار شناسی و خدمت گزاری امتیاز تمام
 وار و بسیار دوست میدارم و از ملاقات اخلاص سرشت او خاطر بہتہج مدتی
 ست کہ بخدمت بخشگی آن حدود نامزد شدہ از شایستگی خدمت حضور
 رخصت او در پروہ توقف میماند چون عرضداشت ایشان در تاکید فرستادن
 امین و بخشی آمدہ آن حضرت کہ ہموارہ متوجہ انتظام احوال نصرت انجام
 ایشان اندر رخصت آن خدمت فرمودند یقین ست کہ در رعایت احوال
 او کمال توجہ بجائے خواہد آمد و آبان ماہ اگہی سندھی و شش نگاشتہ شد

حکمت پڑوہ شمس الدین علی ملقب حکیم عین الملک

اللہ تعالیٰ آن حضرت خیر اندیش را در تگاپوسے رضاے خود و جستجو سے
 مرضیات خویش سرگرم و او بعد صوری را آتش افروز شوق و محبت و اشتہار
 و دوستان حقیقی را در انتظام مہام خود چون سترسمان روزگار دل سادہ و
 زبان پر تگار خیال نفرمایند و شرح آنرا جز مشافہہ شرطی و دیگر نیست امید
 کہ عنقریب بصحبت ہست بخش صوری چنانچہ بمصاحبت بہجت افترا
 معنوی پیوستہ مسرور ست خوش وقت گردد و دافنہ روگی دل کہ از سنوح
 ناملانم یا از میانہ روی بہر سیدہ باشد علاج کردہ آید اے ہوشمند افعال

صانع پر کمال هر چند داغ حدوث داشته باشد در خطر و در بين عرصه و جوب
 رفيع تر از مدارك عقول است فكيف كه پذيرد عيوب كوته بينان كرد كار
 گزاران قضا و قدر چون بلباس تعلق كه سرمايه انتظام اين مجمع انسي است
 آورده اند و در سرانجام آن كمال سرگرمي و كوشش بتدريج رسانند تا هنگاميكه
 خلعت تجرد فرستند از بهنج حادثه فتوري در مسرت خانه خاطر راه تدبیر و چون
 طليعه اقبال يعنى مقدمه تجرد كه با عقل معاش ساز و با سبب نير و از دور رسد
 كشاده پيشاني و فكفته خاطر بايد شناخت و با تدبير ناقص اين كس مناسب
 كه بر اندیشه تجردی بخاطر رسد از رعونات نفس و خدایع آن دانسته خور را
 از تگایوے اسباب باز داشت قمره العین عبدالمعروف غفر له را غنیمت
 دانسته همگی خود را به ظاهر نسیار و و شطری از گزافی اوقات بدستن مقدمات
 علمی و برخی سپردن اطلاق علمی مصروف گردند و با برادران طریق عطاوت
 رود تا از دولت بهره مند و از عمر برخوردار گردند و عاقبت با نخیل.

بسلامة الکرام حکیم بهام نوشته

این ورد نامه ایست روز افزون از ابوالفضل مبارک بوعی یار گرامی
 حکیم بهام نه حکیم بهامی که بد قائق حکمی و رقائق علمی موهوت بود و یگانة این
 روزگار است و نه حکیم بهامی که منظور انظار عواطف شاهنشاهی بود و برهم
 رسالت بحاکم توران زمین رفته است و نه حکیم بهامی که سپر علامت الوری
 مولاناے عبدالرزاق گیلانی بود و سر آمدانایان عراق و خیم است و نه حکیم

همای که برادر عزیز جالینوس الزمانی حکیم همایم ابوالفتح بوده محبوب القلوب
 این دیار است و نه حکیم همای که مصاحب رسمی یا زده ساله این راقم است
 و نه حکیم همای که این حیران و بستان خرد را از مسترسمان روزگار شمرده در
 حاشیه مکتوب درارباب رسم منسلک واردیل حکیم همای که جمیع مراتب
 مذکور را سیر فرموده در تنگناهای سویدای خاطر و انای خفایای اسرار
 تعبیدیل پذیرای اعلاای الوار بجز و شده بطرز محبت در مرتبه و بطور محبت
 در مرتبه جلوه گریست - رباعی

هر ساعت اندرون بگوشد خون را آگاهی نیست مردم بیرون را
 الا آنکس که روی لیلی دیدست داند که چه درو میکند مجنون را
 میخواست که شطرس از مخادعات نفس و مواد است طبع نوشته ماتم خود و ارم
 لیکن در نظر ثانوی آلودگی شوائب رعونت نگذاشت که این شیون نماید
 پس همان بهتر که لب شکایت بسته بشکر مقدور زبان کوتاه را و سازد
 ای برادر اولاً شکر صحبت فیض منقبت حکیم الهی که دلش از تعلقات سمیه
 تخفیف یافته بدرد معنوی که صحت نفس الامری همان تواند شد مملوست
 میگوید که آن برادر یقین تصور نماید که در روزگار آدمیت و در شهر مردی این
 طور صحبت از مغتنات عظمی است فکیف در روزگار ما ثانیاً آنکه خاطر
 فیض مظاہر حضرت ظل الهی از جمیع اطراف و اکناف ممالک محروسه جمع
 بوده آماده عزیمت توران زمین است و خاطر بلهوس مشتاق بسیر آن حدود
 لیکن میداند که بمقتضای الحریص محروم صلحنامه که پسند خاطر اقدس تواند

بود بجا آوردند و این عزیمت بر طرقت شده عثمان توجه تبسخی جز امر فرنگ منصرف
 میشود بارے ہرچہ شود زود تر شود کہ خاطر مسترد و خوب نمی باشد زیادہ ازین
 رسمیات اطلاق نمی کند و خود را و شمار اقصای بیعی دهد ہمد ہم ذی القعدہ سند
 تصدیق و توثیق در لاہور رومی شد۔

بہ حکیم ہمام

گرامی نامہ آن سر دفتر نیک اندیشان دوم ربیع الاول غلگساری این آرید
 ظاہر شوریدہ باطن کرد چہ از ر بگذر آنکہ خاطر نگران را کہ از بیماری ایشان
 آزرده بود مشرودہ صحت کہ اساس شادی قدر دانان ہمان تواند بود رسانید
 اگرچہ از توجہ دائمی روزے نبود کہ استدعا کے عاقبت آن نسخہ کمالات
 در نگاہ صمدیت نخواہد اما ازینکہ در رسم و عادت از مشاغل لایعنی تقصیر
 میرفت در نشاء عنصری شرمندگی داشت و چہ از ممر آنکہ مطالعہ آن رقمہ
 کہ موجب مکالمہ روحانی نفس الامری بود اول آرزو مند این مستہام را ہمانی
 لائق فرمودہ و چہ از جہت آنکہ درین بیماری کہ عاقبت آن صحت صوری
 و معنوی ست یعنی امور بر پیشگاہ خاطر حق اساس پر تو ظہور دادہ کہ از کالبد
 گفت بیرون ست اللہ تعالی آن معدن خیر اندیشے را برومند ملک معنی
 گردانا و وانچہ مہربانی و عاطفت فرمودہ در خدا طلبے این مغرور دنیا نوشتہ
 اند مطالعہ باطن شریعت خویش کردہ باندازہ آن در سلک بیان آوردہ اند
 والا آنجا کہ انیکس است ہرچہ از بدی و بد کرداری نسبت و اندانند کہ
 از بسیار گفتہ باشند و این دو بیت از خسرو ملک معنی مناسب حال

خویش بینگارو۔

نظم

مرا این غول نفس دیو کردار
 فکند اندر خرابیها بسیار
 کنون دین باو یہ تیا کار و انم
 مگر گرس رسانند استخوانم
 امید که بہت مردان تکمیل نہاد سالار بارگاہ حقیقت عاقبت بخیر مقرون
 باشد ملا حیاتے کہ بہ نیک مروتے در دل جاسے دار و دور ملک عنصری
 عزیز الویو دست چہ حال دار و ایر و توانا اور امغلوب طبیعت نہ دار و اگرچہ
 از صحبت وائی و نجست ضمیمے کہ با ملکی ملکات حکیم حسن دار و امید واری چنان
 ست کہ از عالم معنی پرہ و رہ باشد حکیم روحانی را سلام شوق افزا اطلاع فرماید
 مستعد کمالات نفسانی بر خور وارسے فتح الصد و برادران عزیز القدر
 بکدارج صوری و معنوی رستند۔

بہ حکیم ہمام

خاطر حقیقت پیراے حق گراسے آن شمع جاسع آلی را اگر در ملک قدس
 فطرت نگاہ می اندازد و در بستان سراے رضاے ایندی سرخوش می بیند
 دل بچو صلہ را ناکام رخصت دادہ اندا ندوہ ماتم وقصہ مرہم باو می آید
 کہ فرستادن مرہم در روز صحت و ناسخہ آراستن و دندان عشرت از ہرزہ
 کاران کو سکہ یخ و لیسیت و اگر در عربدہ آباد عالم طبیعت نظر میکنند آن
 ہوشیار مست نشور آمد ہوش نثار عیبست غفران پناہ حکمت انتہا
 می یابند کہ تریاق ہاسے روزگار و در آن تاثیر نمی یابد و ہر گاہ معاملہ چنین
 باشد از من تہی میان کوہ دست بچہ ان چلائق کہ شروع و سوگواری

و ماتم داری مسرة الصد رمغفرة القدر محمد خان نماید و انگاه ازين معنى اندیشه
تسلی خاطر آن برادر گرامی مخطور نمیرسد بدینکه برود و عاشا تم عاشا چه می گویم
الحمد لله که آن برادر را آرامگاه و دولت خانه معرفت تقدیر بهائی است
که آنجا نه مطرب گذر و نه نوحه گر.

بقاضی حسن قزوینی

دل وانا دیده دور بین برکین و بسیار روزگار خجسته آن نقاده خساندان
طهارت بوده در چنین روز مصیبت جانگاہ که طبیعت بر قطرات غلبه کرده
یاری و یاری کناد برون خدایا زادن ملک بقایا رفتن از خاکدان دنیا
پوشندگان را مسرت اقترا نباشد غم آراس خود چرا شود ترصد از فهم عالی
ایشان آن است که بسیر وقت این پیش پا افتاده صد هزار فرسخ دور
رسیده بگلستان تسلیم سرور باشند و اگر از تند باد عواصف طبعی توقیفی افتاده
باشند امید که بدرقه توفیق ایزدی بامین صبر خرامیده غمخواری طبیعت مرحوم
فرمانند و یگر چه نویسد و کجا استعدا و مخاطب بخویر نماید که زمانه به رسمیات
بیمزه روزگار پروا خسته غم افزائی نماید و دیده توفیق مکمل باد.

به حسین خان برادر قاضی حسن

الحمد لله که خاطر مشکل پسند در قحط سال مردمی از محبت مروان مستقیم احوال
گنجور گنجینه شکر است و شکر این والا علیه آنکه بدوستی ستمی خلاصه

خانوادہ انسانی نجیب الدین قاضی حسن کہ بافضائل کسبیه شرافت و اتیہ و ہبیه
 فراہم وار و کامروا کے محبت سست و چنانچہ این کس برہمنی اقبال و بدرقہ
 دولت بسر مکان حسنات آن حسن الثبات راہ یافتہ دوستدار سست و آن
 بزرگ زاوہ قبیلہ نفس ناطقہ بالقاب بدنامی کہ پرورش این حیران و لیستان
 خرو واقع سست این شوریدہ شورستان طلب را محبت گراست امید کہ
 برہمین نیج نسبت آن درست کردار راست گفتار چنانچہ ازین جانب
 متحقق سست از ان طرف نیز متحقق گردواے ابوالفضل چنانچہ را نا فہیدہ
 میگوئی محبت تو دلیل مودت دوست ازین اندیشہ نادر سست بگذر و بدینچہ
 لازم وقت سست پیدا از اسے عزیز نامہ نامی کہ ہمیر اور گرامی نوشتہ تنگدلی
 نمودہ بودے آرام و لان و حشت جاے کون را اور اضطراب اور والد تعالیٰ
 گردانندہ برخواطر مصافیہ خیر اندیشان مرسانا و اگرچہ جمعی محبت بلند ان راہ بگر
 اختیار فرمودہ بکنج تحول فرورفتہ اند اما پیوستہ گردے از شیر و لان تیز رو کہ
 بدو یعنی و تیز روی خود بر سر تقدیر و ارسیدہ اند خود را تماشائی داشتہ تا ملائم
 را ملائم آنگاشتنہ اند و جمعی کہ باین آستان سعادت فرسیدہ اند راحت را در
 محنت و اندیشہ از شکایت لب خاطر بستہ اند و نیش روزگار را نبوشد از خیر
 اند و انش و الا فہم درست کہ بروز غم بکار نیاید بیک کار آید لیت و عمل را
 اعتراض بر تقدیر الٰہی دانستہ بآن دوستی یا آشنائی باید کرد از سر تقدیر
 برگزشتہ بر رسم و عادت سخن کرد و میشود کہ المنہ بعد کہ دوستان دشمن گاہ و این
 کہ بزرگان روزگار و روز حیرتشان دم خوش نمی زنند باید کہ بیچ و بچہ و دم

خاطر را متوزع ندارند که قطع نظر از محبان و لسوز کار ساز که بار از دوستان
بردارند و منت پرورش خود ننهند پادشاه روزگار حکیم آموزگار است بدریافت
بلند و رافت از چندی او با دار حاسد کاسد است و متاع راست کرداران را
شما که از غمده درست کردار اید براس چه اندیشه مشد باشد و آنکه جمعی از دنیا
داران بیدولت از قضیه ناگزیر روز و آن کارخانه تکوین و سمرافرا از معرکه دانش
جالیوسی غفران پناست حکیم ابوالفتح و از حادثه جانگاه اخلاطون الزمانی از سطر
ثانی امیر فتح آمد شیرازی که با دانش بزرگ منش و الا و ایش و ملک معنی
را با عالم صورت فراهم آورده بود و شما که کرده خنده زهر آلوده می نمودند
و مرهم بر خاطر انفسه و مروه نمودی نهاده اند آن برادر این مقدمه را از تنگلی
دشته و الا امروز آن گروه مرموم همچو آن تیره روزگار یا خود آن می کنند که هیچ
نکند حیث اوقاستی که بخت این گروه بگذرد و این خموش کنج خرد را بخت
به سخن آورده و الا و روز بازار مرمومی گفتله مجبور است. فرد
آهن ربا به جذب محبت کشیده حوت ورنه درین طریق ز گفت از فارغ
المدلس مایقی هوس.

چهارم نور دانی طلب شیخ حسن علی موصلی

شیخ حسن علی موصلی که باز اوگی خاطر و کم شطقی مشاغل صوری در خاطر جا دارد و
ابوالفضل را اشتاق خود و اندو یقین او باشد که هرگاه طبیعت از پاییه
در یافت که خواهش را در آن گنجایش نیست فرود می آید خواهان محبت

صورت ایشان است و آنکه استر خالص سفر موصول میفرمایند اگر چه درها
بشریت معذور اند اما در شمار معقول عذری و پذیردست نمی آفتند
کجا پایاے خود را در طلب آباے معنوی آبله کردی که آهنگ جستجوے
علاقات آباے عنصری میبانی اے تارک قرص وقت بیوده چرا آرزوے
نواقل می کنی بهوش باش که هنگام نگاپوے مقصود بیشتری گذشت
بائی مانده را ضائع کن چه چاے فراهم آوردن تمنیات عنصری است
ریاوه چه نویسد۔

پیشتر لیت آملی

نه من دور شده ام و نه برگزیده من پس از هجران بشری و حرمان عنصری
چون پیر زمان گوے نادانی چه نالش کنم بهنگی هست مصروف آملی
که آن ساکن سماے قدس بکشاوه پیشانی و شگفته خاطری بر زمین معاطه
والی آمده آرایش صورت و نظام ظاهرا برقع جمال گردانیده روزے
چند بخلوت شتابد تا امر در که طبلسان تحریرویش نهاد و جشن آراے
بے تعلقی بودند کثرتے بود لبس شوریده و جمعیتی بود لبس آزارنده اکنون که
در لباس تعلق و آدرده جلوانی کرامت فرموده اند نزول مدارج علیار که
جز صورتے نیست در نظر نیارده معمرے خلوت قدسیه را آرایش و تقار
تعلق دانسته سرانجام صورت بدستور انتظام معنی نمایند و آن منحصر در آنست
که فطرت خود را معزول اعلی داشته و در خور استعدادات روزگار بسر برند و
بخرج و دخل و رسید و رفتار و روزگار سالک مسالک کار وانی باشند

بست و دوم محرم سنه هزار قلمی شد.

په میر شریف آملی

خاطر بهیج فرد دنیا سے کہ پیوستہ در پہ گرو کردن خواہش است و از شرافت
 انہی و کونے خرمندے ندارد و دوستی دوست انہی محبت آگاہی خو کرده
 خوے نیک بومستان ساز خارستان صلح کل مرد و جهانیان مقبول آسپان
 شریف آملی پائے بندست تا آنکہ افراط نمودہ باتصال معنوی اکتفا
 نمی نماید و پیوستہ صحبت صوری را کہ از درجہ اعتبار بیرون است از بس
 دوستی میخواد ہدایت حاصل آن بے سرو دل گویند را درین نشاء توفیق
 اعمال لائق سر انجام این عالم صورت دادہ در خلوت سراے مقدس
 از نظر کوتہ بنیان پوشیدہ دارد۔ شعر
 گر خواہی گندول شیدا مرا چه جرم عشق است و عید ہزار تقاضا مرا چه جرم
 برداختن معاملات صوری و دل بدست آوردن سپاہی و معمور ساختن
 جاگیر و سر انجام خدمات مرجوعہ را منافی فطرت بلندند انستہ سرگرم خواہند
 بدیر رسیدنی را حسن خدمت و لطف اخلاص و بقدر سرمایہ ای این نشاء
 بہت راہ نشود کہ ہر چیزے کہ موجب رعونت نفس باشد و روی ست
 بے دوا اول پایہ اہلیت و برخورداری از صحبت برگزیدہ خاطر داناے
 سن آنست کہ ہموارہ بہتر از خودی را جو یا باشد کہ در ملازمت ولی نعمت
 تو باشد راہ نمود و گر تو دانی والسلام۔

به میر شریف آملی

مجاهدی احوال قمرین عایش است است الله تعالی آن یگانه رود و کار را در عقل
معاش مطابق طبع روزگار ظاهر آراسته بخشا و از آسمان فطرت کار
خاکستان معاشیه پنهان پروا نخته اند که داغ بر ناصیه ظاهر پستان
صورت معمور آباد آمد امروز ما را بدو تنی شریف خطر است با شریف
معامله کار افتاد و پوش با ما باید داشت و در ملائمت احوال زمان و در
سراجام خانه و نگار داشت سپاهی باندازه هزار هم حصه فطرت خود کار
نخواهد داشت و چون طایه‌های صورت آرای بروش انداخته آمده
است و در علم بمل خرامیده بتنگاپوس تمامتر خود را از بهترین این گروه
گردانند چنانچه از طائفه والاسک ملک معنی اند و اولی قدم نیکان و بنیا
الست که دخل و خرج مستبصرانه نموده از ان گروه باشند که دخل و خرج
از خرج باشند زنه که چون من همه وان بیج کردار بنیاشند اما چه کنم که از
فراوانی خدمات شاهنشاهی فرست نگاه کردن پیش و بگریست تا
بر هیچ کرداری خود هم معاشی و هم معاشی با هم و پایه دوم آنکه با
تکوبش کننده خود خوش معامله بود و قوت غنیمت را سخنان شریف که
به مغفرت نیکذاتی و رسوزش باشد و باید که تقسیم اوقات را لازم
دانند یک وقت از ان بگورنش سپاهیان و ملازمان را و قسم دیگر
بدخل و خرج خود و گذاشت و قسم دیگر معاملات هر چه بود انداختن

بسیار است و وقت اندک چه نویسد آنچه که مخاطب من از یک گفتن هزار
می فهمد یعنی را با و نه نیکو خدمت و رجوع مروج و عنایت صاحب بدست
نگرداند و در اینجا عنایت غرض آلوده نباشد اما قیام با غیر

به میر شریف آملی

اللہ تعالیٰ آن یگانه کارخانه فطرت را توفیق جمع نشأتین و با دور بین فراغ
خاطر توجه به سیر انجام نشاء ظاهر میر کند و فراغ حوصلگی و دور بینی آنست که این
جمعیت روی و بد چه بسیار است از برآمدن بام فطرت نشیب آبا و اجداد
را قابل توجه نمی دانند و چون در دیده تحقیق همه مراتب ظهور تجلیات الهی
ست در نظر دور بین او ظاهر هر رنگ باطن و نشیب بمنزله فرازی نماید
و از دیر آمدن عرائض و گرامی نامها خصوصا که مشتمل بر سواخ کونی که تریب باشد
بدگمانی بهم میرسد که مگر ایشان را سرو برگ کمتر شده عرضداشت متضمن
احوال آن حدود و ماه و ماه ارسال دارند بیشتر از آنکه در تجرد بودند نیازمندی
طالبان بر روش زمین بوسی باعث گدازمندی عوام بوده امروز که در نشاء
تعلق اند و از بند با فراوان ازین روش مجتنب بودند مهر خموشی بر زبان
مروج نهادن است هفدهم ماه جمادی الاول سنه هزار و دو و نگارش یافت

به میر شریف آملی

اللہ تعالیٰ بهر تکوین و در عزای پادشاهانده کامیاب و فاسخ بال گرداناد ضابطه

گرامی نامه نمی دانم که چیست و در هر سال یکبار قرار یافته یا بر حصول فرصت
زیاده اندک کارهای دینی مقرر گشته است یا طرز مرا که ساختگی نیست و کار
من بتکلفت فعل می آوردند یا مداریران نهاده که هرگاه این باطل و حقیقتیان
ضمیران خود آراسته مذدب الحال بینی و در دل گذروینامه و لکشا بجهت
بخشید یا قانداقبال رهنمونی فرموده که بدار المقدس حقیقت رسیده
با من اذان عالم سلوک می فرمایند و چاو پیران اذ راه مدارا عرض اند
استکشاف است که با شما مکالمه خاطر بالراس از این مسرور است
در میان افتد العاقبت بالخیر.

به میر شریف آملی

حقیقت بگفت در بنیاید و مجاز گفتن را نشاید لیکن بسر نوشت آسمانی در
تعلقیان مجازی و آشنایان رسمی در آمده است اگر یکبارگی ترک گفتگو
کند همانا سر بشورش و امشته باشد پس ناگزیر در مرتبه کشاده پیشانی و
در حالتی گره و در این بار برویش خاطر کشیده میشود و مخصوصاً که دل
میخواسته باشد که مخاطب از آسمان بجزر آمده بر زمین تعلق خرامی باشد
شایسته نماید که هو شمند چنانچه تعلق شدن آسمان است همان طور
خلوت سر اس بجزر و چیدن و تجر و س شدن آسمان است کار عظیم است
که در نقاب تعلق و هجوم خاکساران طبیعت فتوری در ویتان معنوی
او در و چنان زیست نماید و آنچنان نشست و برخاست کند که راتبه

خوران این دو عالم حطی و افسر بدارند و بایت والا کردار سرخ روی نشانی گردد
و مظلون خاطر بپایه یقین رسد

بیمیر شریف سردی

شریف سردی که براسی معالمت و درستی محبت سرگرم بود و در خاطر جاس
دار و استدعا نمود که اندر زمی چند نویسد که در هنگام مغارقت صوری تاراج
ریا و اعظمه ریان او باشد اگر چه خور را آموده این معالمت ساختن و قلم بر کاغذ
نهادن جمعی از ساد و لوحان داشت نادانی را در گمان انداختن است
که گذارند سخن و نگارنده کلام رموز و ان نشان صحت و خطای شناس
عالم معنی است لیکن چون خطاب من با کسی است که ترازو سے قدر دان
و مراکتب سخن شناسی بدست داشته غرض آلوده دین و دنیا بنوده در چار
سو سے روزگار بود و زبان خرید و فروخت می نماید بخواهش او خاطر را از ان
آمد پیشه باز آورده کرد و خود را چون گوید فهمیدگی با کسی خود در قلم می آورد
جو پای آگهی دل شورشی که در کار خانه امکان ظهور آمد آن بود که کار
لقمه را آسان دانسته در تصحیح آن مداومت کردند و ندانستند که چنانچه غذا با
روی طبیعتی فساد بدن و هلاکت صوری باری آورد همچنان غذا با
ناگوار روحانی که دارو سے مزاج آدمی میشود باعث خرابی نفس ناطقه و
مورث موت معنوی خواهد بود و هرگاه معالمت چنین باشد از نفس ناطقه
مرد و دین و دنیا چه کار آید بناچار کلمه چند در لقمه حلال می نویسد تا اساک

معامله دانی و خدا شناسی بر پنج عواید است و بنا بر اینست که از ناراستی و نادانستی و
 راستی محبوب جمهور عالم و خیانت و مکر و حیل و در شیوع تمام و ستم و تعدی و کم
 و عادت گشته و متغلبان و دست تجاوز و در اندک و ده اند لقمه حلال پس
 و شوارست زمین خرابه که حق کسی بآن متعلق نگشته باشد پدید آمدنش
 بغایت دشوار و بر تقدیر بهم رسیدن اسباب زراعت از وجه حلال بدست
 آوردن پس مشکل و قوتی که یوسپه آن قوت فراهم آورده شروع در
 کشاورزی نماید پس عزیز و یافتن کان طلا و نقره و امثال آن از محلات
 دور و بر تقدیر و جدا کردن و بر آوردن نماید و میوه خدا آفرین
 که ملک کسی نباشد و زراعت غلبی که از آلودگی دست تصرف بشری منزه
 بود از معموره عالم بغایت دور ازین جا کمال سائر محترقه و کاسب
 توان بر و قطع نظر ازین مغر معامله که اندک از بسیار گفته آمد نخستین قدم
 سپاهی معاوضه جان بمال است و اول اندیشه سوداگر آنکه متاع اوگران
 شود و ضرر عالم را سرمایه نفع خود و اندک و سپاهی که از بخت بیداری این کار
 بخت انتظام جهان و خود را از معاونان ناظم کل گردانیدن اختیار نماید
 و سوداگری که محض از بزاز آنکه طبقات انام از نقالین هر دیار
 مخطوط شوند بازار خرید و فروخت گرم کنند پس کار لقمه از گلستان بخارستان
 آمد اکنون از خارستان بوستان می آرد و پیش بامن دار این عالم عنصری
 از مشیت الهی از افراد انسانی پیر و به تقدیر ایندی از دوست و دشمن
 مملو و هر کوچه و منزل کوران خود خواه جز صلاح خود و فساد دیگر در

اندیشم تپاه شان نه گذر و بسیار اساس آدمی از عنایه متعمده تمام یافته و
 اقسام اختلاقات و انواع بتاین در نهاد هر کس مضمربس خردمند و در بین شناسد
 که این و جهان آفرین که سلسله نبی نوع انسان را انتظام کشیده عالم آرا
 صورت است و در هر زمانه بمناسبات معنوی و مراحطات قوی یکے از افراد
 انسانی را که بظواهر این گروه نماید و بباطن پرورش یافته انظار قدسیه ایزدی
 بوده بنده یگانگی باشد بر مستند فرمانروائی حاکم داده او را بزرگ گرداند
 و او را قهرمان آن گروه سازد تا آن برگزیده خدا بر سر سلطنت نشسته
 بمقتضای خرد و الا که جز بر اصلاح عالمیان نظرش نیفتد و نیست حق طویت
 و قهرمن را لوده نباشد انتظام عالم نماید و طبقات ارقام را باقسام بتاین و
 مخالف و وحدت قهری در آورده هنگامه قهر و لطف را اگر هم سازد و گاه باشد
 که دادار جهان آفرین آن خدیو جهان را از نیک معاشی و حسن انتظام صورت
 بادشاه معنی نیز گرداند تا بفراخ حوصلگی و دریافت والا عظوفت کامل ظاهر
 و باطن و صورت و معنی را روح بخشد پس بمقتضای عقل دور اندیش که
 مخالفت آن منازعت خدا را جان آفرین است لازم آمد که شوکت
 و ایست و عظمت صورتی اینچنین نادره ذاتی افزون از همه بود تا از باب
 ثروت رایا را فرمان نشنوسد نباشد و شایسته ریاست عامه تواند
 شد و املاک عالمیان که از حسن قوانین متفنه او مصون بماند آن بزرگ جهان
 را حق نگاهداشت ناگزیر و تعیین آن بر دست همست آن فراخ حوصله
 دور بین عدالت گستر منوط چه هر قدر که شوکت کبر سرانجام یابند چار

اور باید گرفت تا بوسیله آن کارخانه سلطنت نظام آید پس لقمه سپاهی در
 گروه است و داد پرستی و داد و دهی آمد و اهل تجر و که به اسبابی جهانیان کار
 ندارند و نه ایشانی پس دشوار هر قدر سه که سدر حق این گروه باشد
 و اهل را و اول لایق و ایشانی را اگر فتن آن معقول پس ترا که در این تعلیق آورده اند
 اول چیز سه که بر فطرت لازم است آن است که روز بروز در اخلاص
 خود یوزمان افزایست حکمت پروران با لغ نظر اسباب دوستی در چهار چیز
 منحصر داشته اند اول وصول حقیقی با واهی منافع و نیوی دوم حصول فوائد دینی
 و غیر آن از تعلیم علوم و اکتساب سائر هنرها و پیشه ها سوم خیریت ذات
 و مستجمع بودن او ملکات فاضله را چهارم مرکب از اینها باید که قسم کامل را
 از طاعت رابع اختیار کرده رونق افزایست بزم اخلاص گردی چون کار
 و اخلاص درست آمد در حسرت تجر و میباش که این دو جهان آفرین را و نشاء
 است عقی و دنیا هر دو مظاہر قدرت ایزدی اند - موجودات را اول پایه آنست از
 اسباب انتظام گشته شکر وجود بجای آورد پس از انکس این مهم تقدیم رسد و مستعدی که
 بے وقوف قنوری سر انجام آن مهم تواند نمود بدست افتد اگر از نوب تجر و کنی مبارک
 با و اما بشرط آنکه والی کل بدل خوشی رخصت دهد و به پیشانی کشاده اجازت فرماید
 و چنانچه در نشاء تجر و نیت درست و ریاضت نفس و دوام آگاهی عبادت است
 و طریق تعلیق جزو رستی نیست که مک هر دو یک است خلاف راه تجر و عبادت است
 پس از تصحیح نیت که انتظام جهانیان باشد و خود را از معلولان آن عاقل کل
 دانستن و گردانیدن است هر غفلتی که درین راه واقع شود عبادت است بسیار بهوش

باید بود و دست این نشاء نکرده که اخلاق ناپسندید آن ستوده
 بزرگان است این نشاء باید که همواره در مهات کلی و جزوی غرض را منظور داشته
 با دوست و دشمن یکسان سلوک نماید و رفاهیت بر ایا و معیشت و دلاست
 را بهین و تلخواهی شناسد و در پرسیدن معاملات به پیرویهایی که او فردی
 خرد و بخیر و تکلیف کرده در از منته مختلفه بتقاریر متوجه باید پرسید و قریب است و دور بینی را
 معاون این حال **ساخته** اظهار حق نمود و همواره بر نیاز مندی و تسکین
 مصاحب بود و در تهذیب اخلاق که ملکات چهارگانه است اهتمام بجای
 آورد و در رفع و ازاله ملکات رویه هشتادگانه کوشش بلوغ نماید مقرر عقلا
 است که دو وظائف با ضاعت وقت مطعون و ملوم اند مجدان غیر مستعد و مستعد
 در مجذبه نهاده که ازین دو گروه نباشی و با طبقات انام اگر دوستی نتوانی کرد
 بهر وجهی که باشد صلاح کل در میان آورد سپیده خود را ازندان کینه کن و عاشق
 سخن خود مباش هر چند حق بجانب تو باشد حاجت مکن و حق را در خلوت
 بگو و خصوصاً با بزرگان و قدر دانی و حق شناسی روز مره خود گردان و
 راه مطایبه بسته دارد هرزه کارے کمتر کن و بیست و چهار ساعت شمار و زے
 در معاملات دینی و دنیوی قسمت آدمیانه بجای آرد هر هفته اقل مرتبه
 محاسب احوال خود باش که چند چیز مرضی الی بجای آمده و چند نامرضی
 و خوش آمد از اندزه بیرون بگو و با هر که گویا البته راستی تلخ و شیرین
 بهی که کفارت آن شود و هر کارے که روے و بد صلاح و فساد آنرا
 چنانچه بعقل خود مشورت نمائی بروم و اناسے بغرض نیز در میان آرد و تنها

بر عقل خود عمل کن هرگاه اعمال حسنه از تو بظهور آید مستی کن و همیشه از دلها
 آگاه هست خواه و با خسران جوان و گوشه نشینان و نیروان تو سل جوی
 و بر حافظه اعتماد کرده و در مهات نخستین یاد داشته بنویس و در اصلاح مردم
 اهتمام کن و عبرت بین باش و دولتخواهی در کفایت اموال خود بدان
 بلکه عمده آن تحصیل مردم مخلص کارگزاران و بخت خاطر قوی بر ضعیف
 مستمروادار و از صحبت خوشامدگویان پرہیز نما و کسی که تلخ گوید و راست
 رساند عاشق او شو و سخن تا از بغیر زبان معلوم نشود آزار است اعتقاد
 کن و در امن مشرب را بزرگی گذران و خود را بدست غضب مده و تسلیم
 در آن پایه مباش که از تو حساب نگیرد و کیفیت مخور و خنده بسیار کن و در شدائد
 و حوادث از جا می مرو و مال دوست مباش و خوش خوش و کشاوره پیشانی
 باش و اگر پائمال غم باشی بمهات پیروان که بیاد او در کار مردم خللی اتفاق افتد و هرگز
 چون عامه چرخ و زمانه و طالع را نیت زده مدار بخت و چشم آبان سال سی و شش ای قلمی شده

بمیر شریف آملی

الحمد لله تعالی علو نیت و حسن کردار و توفیق محاسبه و دوستی جمهور عالمیان با و دید
 مخالفت عظیم و دشمنی خویش و فرائی حوصله برو چه احسن روزی گرداناد و درین
 قحط سال مردمی اگر نویسم که از دوری ظاهری ملولم چه گفته باشم در هنگام
 فراوان این گروه عالی شکوه جدائی امثال شما بر خاطر انصاف گزین بغایت
 گران مست اگر نه آهنگ سفر ملک تسلیم بودی کار پس دشوار شدی

مدریست که از چگونگی حال صدور و معنوی ایشان از راه مراسلت و مکاتبت
آگاهی ندارد و امید که نیست خیر باعمال شایسته قرین باشد العاقبت بالخیر.

محمد شناس حق پرست شیخ ضیاء الدین ولد شیخ محمد غوث

شیخ زبانندان ضیاء الدین دوست

دارنده خرومندان و ستائیده دانشوران و گماشته ایزد منان و برداشته
حضرت سبحان در حرکات و سکنات جسمانی و روحانی رضائے پروردگار
خود منظور داشته نگاشته خیر طراز دوستان خود را خوش داشته بودند مع

چنان خوشحال گردیدیم که پندارم تمام دیدیم

حق صحبت دوستان را هرگاه در مشافهه با اعتقاد اشارت و عبارت
بمعالم ظهور نتوان آورد غائبانه بنوشته تنها متعددی بیان آن شدن از کوتاهی
خرد نویسنده خواهد بود عاقلان که فقیر خود را بآن راضی توان کرد کاش آرزو
ملاقات قبل از زمان مقدار داشتی تا بمقتضائے آرزو غیبت نمی شد و خود
را از آن خالی ندیده اگر بمبلغ علم خود عمل توانسته کرد هرگز از شدت اطم
دوری که موافق علم الهداست جز خرسندی نداشته تا بشکایت چه رسد
اگر بانخبار قبض خاطر خود که در اکثر ناسی از قوت سعادت و خیریات نیست
دوستانندگان کمال را مست رسا نم هر آینه بهتر آن است که باعلام انبساط
خاطر ناشناس خود را که اغلب منشی از نابالستی چند است که میزان خرد خویشی
را تا شایسته است و ناوانرا ملول گردانم الله تعالی بجاوشت روزگار

و خوشی بخشاید و سبب الاول سینه نصد و نو و شش در لاهور قلمی یافت.

به شجاعت شعار شیر خواهر

ایزد توانا فیروزی بخشاید و گلدسته دوستی یعنی گرامی نامه آن مبارز بے همتا
رسید اخلاص و عقل و شجاعت ایشان را بتازگی خاطر نشان ساخت از آنجا
که سبکی خواهش این نیازمند و رگه ایزدوی آسایش و آسودگی عموم خلایق است
و اقبال شاهنشاهی روز افزون و مثل شما یکتا دلان حقیقت فاش سعادت
پشوه یا ورگاه پادشاهی گر اید و فتوحات بے اندازه نصیب گرد و دواب
کامیابی کشوده شود و جمهور مردم به برآمد آرزو و پادشاهانی برگزیند و خلوه
دولت بیمال را طلبکار شوند چون بمساح مقدس رسیده بود که شاهزاده
بمقتضا سه جوانی و کامرانی بیاره بیانی و خلوت دوستی میگذرانند و اهل دکن
از دید این اظهار و نابودن یک از چندگان خاص شاهنشاهی که عالمیان
برگفتار و کردار او داشته باشند کمتر چون بدرگاه می آرند این خیر خواه
جهان بیان را که یک لحظه از بساط قریب دور نمی ساختند رخصت این حد و
فرمودند و چنان فرمان سپهر مطاع شد که شاهزاده را بدرگاه والار وانه سازد
و خود در انتظام مهات آن حد و باشد و اگر وقت اقتضا آن کند میرزا شاه رخ و مرزا
رستم و شهباز خان و دیگر امر که در صوبه مالوه و حمیر تعیین اند طلب و از و نیز
باین نامه فرمودند که بجزور سیدان نوشته رفلانے خود را بروی رسانند و
نیز فرمان شد که اگر و اندک آمدن رایات اقبال ضروری است آنرا نیز عرض و در

که با یلغار خود را رسانده ظلال عدالت بر مفاصل آن دیار اندازیم اکنون سر نوشت
 ایزدی آنچنین بود بر من معانه نشانسان از ظهور این حادثه بهم خورد و بودند
 بهر یک دلاوری و اشتان آگهی بر خوانند گفت بهمان انکارند که ایشان را اندوه و رگه
 ساخته ایم و از آنجا که اقبال روز افزونست همه پذیرفته از آن شوریدگی برآمدند
 و تکیه بر عنایت الهی کرده پیشتر کوچ نمودند و در اصلاح حال مردم و انتظام
 توپخانه و تسلی شاگرد و پیشه میگذرانند و عکس ملک گیری و در مردمی که بجای ایشان
 نامزد اند هر که اینجا بود یک خوشنویس نموده فرستاد و آنچه در باب تحقیق نمودن
 تقصیرات ایشان نوشته بودند انشاء الله تعالی بتدریج صورت خواهد یافت
 و حق برقرار خواهد بود برآمد و آنکه در باب ملک دیگر نوشته اند جمعی دیگر روانه خواهد
 کرد و عنقریب خواهند رسید و همه کار خوب خواهد شد بالفعل خود میران وجود
 نمویک اند با ایشان که چندی نموده و فتح متروان لواحق خواهند کرد و تفصیل
 منصبداران و جمعیت هر کدام را نویسد و اگر احتیاج شود نواب مرزا یوسف خان
 نیز بجد و ایشان میرسد بلکه فقیر با توپخانه و فیلخانه و گزین لشکر نیز خود را میسراند
 هیچگونه اندیشه بخاطر اندوه و در لوازم کشور کشائی هست بنده چه توان
 کرد برسات رسید هر چند لشکر بسیار است کار فرما کم و اگر نه بیکه را در سرحد
 برار گذاشته خود متوجه میشد خاطر آن یگانه دلاوران جمع باشند که اگر چه همه و کن
 فراهم آیند بتائید آگهی و اقبال بادشاهی نصرت اولیای دولت مست
 قلمدان در بهفده روز آمدند که چهارم شوال پیشخانه بادشاهی باین صوب برآمد
 من خود در عرضداشت تظلیده ام و غیر از آن که بمیرزا شاه هر خ و ده کل نوشته ام

که اگر متوجه این صواب شوند مناسب میدانند و شمار از خود میدارند هر رنگ قوی
که یکس میدهند بهتر خواهد بود چنانچه درین چند روز غم و غصه خورده اند چند روز
و بیکر صبر نمایند و مدارا کنند بعد از آن هر طور است که میخواهند صورت خواهد داد و
زیاده چه نویسد.

بمختصر خان پور راجی علی خان فاروقی خاندیسی نوشته شده

امشده تعالی آن نقادۀ خاندان عز و اعتلای اور حمایت عنایت دارا و از صحبت
ایمان بسیار خوش شد و آثار هوشمندی و سعادت منشی از ناصیه احوال
بر خوانند اگر چه فهمیدن آدمی بیک دو صحبت بس دشوار بل بساها مشکل لیکن
چون بشتا سالی تجربه چند آمیخته و نکته درین وادے و رزمش کرده قدر
اعتبار راجی شاید وادگری و عقو از گناهیگان و پسرش وادخواهان و
آگاه است از همه بر خود لازم شمرند بر بستها سکه قرار یافته بود نوشته فرستاد
مکر خوانند و شناسائی را بکردار رسانند که آبادی صورت و معنی در ضمن آنست
دیگر از ملازمان و مستوطنان آن دیار از اهل تعلق و تجر و یک دولی که در ده سالی و
بے غرضی و خیر اندیشی امتیاز داشته باشد بفرادان کوشش و پیروی سخت
بهم رسانده مامور گردانند که هر چه بفمیدگی خود بداند در خلوت بے ملاحظه میگفته باشد
و آزرده نگردند و از مکر و گفتن اندیشه نمایند عزیز من پیشتری از مردم
خوش آمد بشنوند و جز آن دوست ندارند و آدمی داده بواسطه مشاغل همه
ن تواند رسید ناگزیر بخت بیداران آگاه دل آنست که چنین دوستداران

پیدا کنند و اگر ناپدید باشد تبکف چند را بهمرسانند بوی که باین گزین روشن
دولت حقیقی چهره افروز و المعاقبت بالآخر

مختصر خان

این دو تعالی توفیق نیکو کاری بخشاد مکتوبیکه درین دلا ارسال یافته بود رسید
انچه نگاشته بودند روشن شد اگر چه خاطر از رگدزد چیزهای ناخوش آزرده بود
از درستی مزاج ایشان دایم از کینه بدگوهران آسمانی بجهت یافت و ازین
که درین ساخته چنانچه باید پدر داشتند و بجهت خوش آمدگویان خانه خراب کن
زمان فرصت از دست می رود بجایت آزرده گی دارد و از نوبت هاییکه بدرگاه
مقدس فرستاده بودند شرمند است آن سعادت که در پیشانی شام دیده ام
اصلا اینها با آنها موافق نمی آید بهر حال گذشته انچه گذشته اکنون فرصت
از دست ندهند و تدارک بآمدن خود نمایند و اگر آنصورت نبیند و خوش آمد
گویان براسه آسایش خویش راضی نشوند و ساعت فرزند سعادت پیوند
داروانه آرزو منصور نمایند و جمعی که از تاسک برخاسته آمده اند یا از
بهمان حد و روانه سازند تا از زود به لشکر فیوزی اثر نفع شوند الله تعالی از
ناشایستگی نگاه دارد

بیکه از خوانین عبداللہ خان اوزبک سپه سالار ملک توران

حقیقت اخلاص و جوهر فطرت آن نقاد و دوستان سعادت خاطر تشبیه
اولیای دولت است و همواره ذکر جمیل ایشان در محفل مقدس شایسته ای

میرد و زبانی و لبت بخت بلند که بقلا و زبانی سعادت ذاتی خود را منظور چنین
 خدای صورت و معنی گردانند هر آنکه از برکات نتایج این پیوند حقیقت طراز
 مطالب دینی و مقاصد دنیوی و خواه صورت شواهد گرفت پیوسته حقائق
 احوال نوشته خود را بسیار میداود باشند و آئین کار و انان عقیدت گزین
 آنست که همان طور که پاسبان بسیاری بختی خود می باشند و تحصیل هر گاه
 و هم پیش پا سے خودی گوشتند ظاهر است که آن سعادت منش در هر دو کار
 روز به خواهد بود چون نیک اندیش حکمت پژوه حکیم چاهم سفر ملک تقدیس
 گزیده هایون اشارت گیرمان خدای چنان شد که این فدوی راه حق مرسلات
 مفتوح سازد باید که هر آرزو که کنونی حقیقت بوده باشد با علام آن خوش وقت
 گردانند العاقبت بالخیر

بمیر قوام الدین شفت دار

سیادت و سعادت مآب عقیدت و حقیقت انساب میر قوام الدین مری
 بشر الف توجهات اختصاص یافته بدانند که پیوسته از عرائض او آثار شده و
 کاروانی و اخلاص و سر برامی و دلسوزی و کفایت ظاهر میشود و خاطر آدم
 شناس نکته دریاب را روز بروز دریافت خوبه ذات او دلیل استوار است
 می افتد امید از درگاه الهی آنست که آنچنان که در دل ما جادار و همان طور
 بل زیاده از ان بر عالمیان ظهور یابد اے عزیز فطرت بلند را در توجیه بامور
 دنیوی که از خواب بے اعتبار ترست و از سایه بے قرار تر بس خجالت زده

می یابد و بغایت شرمندگی بیند اما چه کند و چه چاره سازد که اولاً خود آمد و پیش
 بزرگی آرے گفته ام نامزد نیستیم که خلافت آن کرده راه تیر که قبله بهست
 منست پیش گیرم و ثانیاً پرورده احسان صاحب و مرلی خودم کافر نیست
 و بے حقیقت نیستیم که این را منظور نداشته گوشه عزت که پیش نهاد
 ضمیر و درین من است اختیار کنم هرگاه قضیه چنین باشد و میخواسته باشم
 که نان سپاه گری خورم و کار سپاه گری که فرمان رواه زمان اند و در بین
 در من کج نشین گمان برده است بقدریم رسانده حق نعمت رسیدگی بجای
 آرم تا از غره نیک بچمان حقیقی باشم مرا که از خالواوه حقیقت و خدمت مروان
 کرده و بهست از سوداگری گذشته بعزت اخلاص رسیده محرم دلال خود
 شناخته نوشتم تا در مهات هر سرگرمی و سعی که نمائی داخل عبادت تو باشد
 نخستین کار آنست که در افزونی و مهوری آن محال صلاح بسیار را غنی و
 رفاهیت بها یا خصوصاً رعایای ریزه کرا جتها و بر بندگی و ثانیاً آنچنان
 کوشش نمائی که حاصل تحصیل تو زیاده از سایر اعمال باشد و ثالثاً
 ملاحظه نرخ و کرایه نموده از مجلس عالی یا سافل در هر چه فائده دانی در
 فرستادن آن تساهل نمائی چون دل را از منافع رسمی روزگار که تحفه و
 پیشکش و رشوت باشد الحذر و المنة گذرانده ام و خوب گذرانده ام
 اگر در سرانجام مهات اهتمام رود کارے که خواهم بعنایت الهی پیش
 برم و سرخ روے درگاه صاحب گشته کاسیاب صورت گردم چنانچه
 بتوفیق ایزدی کامرواے معنی گشته ام نقش مرا و جلوه ظهور بد بد پس

بر ذمه حقیقت اول لازم است که چنان سامان کند که مزید سکا بر آن
 تصور نتوان کرد و آنچه در هر باب بخاطر رسد اعلام بخشد ترا اهل دانسته
 نوشته ام والسلام



فرہنگ دیباچہ و دفتر اول

انشائے ابوالفضل

دیباچہ

<p>صلی اللہ علیہ وسلم سے ۔ حبرِ بزل ۔ ایک معزز فرشتے جو وحی لاتے تھے ۔ دستِ بصر ۔ کتاب پر چڑھنے سے حم ۔ ایران کا پیشدادی چوتھا بادشاہ خاشاک ۔ کوڑا کرکٹ ۔ افسر ۔ تاج ۔ دانشور ۔ عالم ۔ فاضل ۔ عظیم ۔ دشمن ۔ دشمن ۔ دشمن ۔ کر کے والے ۔</p>	<p>ہدایت ۔ سیدھا راستہ چلنا ۔ شمعِ سفارت ۔ رسالت کی شمع (رسولِ خدا) ۔ فروغ ۔ روشنی ۔ ہاں بازارِ بساطِ معرفت و خیال ۔ معرفت اور کمال کی بساط کے جان نثار کوٹے والوں یعنی عارفانِ خدا مراد صحابہ کرام سے سرورِ کائنات ۔ مخلوقات کے سردار فخرِ بشر ۔ آدمیوں کے باعث فخر ۔ مراد ہے محمد الرسول اللہ</p>	<p>صفحہ ۱ نیایش ۔ اصل میں نیازش تھا رکوعی سے بدل لیا ہے ۔ تعریف ۔ دنیا ۔ واور ۔ اصل میں وادور تھا ۔ مصفت ۔ خداوند تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے وجودِ بشر ۔ آدمی کی ہستی ۔ کسوتِ حیات ۔ زندگانی کا لباس تیرہ دروں ۔ سیہ دل ۔ خلافت ۔ گمراہی ۔</p>
--	---	---

شرف نگاہ - غور سے دیکھنے والا -	مفاوضات - جمع مفاوضہ	ایکار - بیکر کی جمع - کنواری -
یو قلمونی - ہیں یا سے نسبتی ہے	(باہم قضیہ پنچا پنا) مجازاً خطوط	ایکار افکار - سے مراد تھے
یو قلمو ایک جانور ہے جو گرگٹ	چار بالش - مسند -	مضامین - خطوط -
کی طرح مختلف رنگ بدلتا	کارنامہ - کام -	صباحات حسن خوبی عبادت
ہے - یو قلمونی روزگار سے مراد	دستور العمل - کام	ملاحضات اکھلا ہو پید رنگ ہونا
زمانہ کی رنگارنگی (یعنی زمانہ کا	درایج - جمع مدرسج - مرتبہ	ملاحضات سائنو لارنگ ہونا -
انقلاب) -	والا وید - بلند نظر -	مستوری - چھپا رہنا -
اور رنگ نشیں تخت پر بیٹھنے والا	نقش - طبیعت -	عروں زولہن -
رہ نورو - راستہ طے کرنا والا مسافر	فرزند می - دامادی -	خریدہ - شرمیلی عورت
اصف - حضرت سلیمان کا وزیر	فرہنگ - عقل -	رعنا - خوبصورت - زیبہ -
فلاطوں - ارمطوں کا استاد	دست اور کنایہ ہے ویلہ ذریعہ	مشاطگی - میں یا ی مصدر کی
یونان کا بہت بڑا حکیم تھا -	شکرست - زیبہ - نادر -	مشاطہ وہ عورت جو دلس کو
زمانیاں - زمانہ واسے -	بیچ نشناس - کچھ نہ جاننے والا	نملاتی دھلائی اور اس کی
زندگانی گسار - زندگی قطع	نادان -	کنگھی چوٹی کرتی ہے - مجازاً
کرنے والی -	کٹاں - اسی کے ریشہ کا کپڑا -	بناؤ سنگھار -
انفس - جمع نفس - جان -	اس کی نسبت مشہور ہے کہ چاندنی	نگاپو - دھڑ دھوپ -
مجازاً عالم ارواح -	میں ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے -	دست راگگار لہتم - میں نے
صفحہ ۲	خزیرہ - کینر -	ہاتھ کی ہندی لگائی - یعنی
آفاق - جمع افق - زمین و آسمان	بجھل - آئینہ -	میں نے اس کو لکھا -
کے کنارے - مجازاً عالم اجسام	پروگیان خیال خیال کے	جلامی - رونق - زیبائی -
بر - بدن -	پروہ نشین - مجازاً مضامین خطوط	و آفر بہت -

بنیاد والا۔	نویادہ ہاے۔۔۔۔۔ چمن بستان	عنوان۔ سُرخ۔ ہیڈنگ۔
مید سگ۔ نیا پیدا کرنے والا۔	سے مراد وہی مضامین اور خطوط	رقمزدہ۔ لکھا ہوا۔
شیون۔ شان کی جمع کام۔	ہیں جوتاڑگی اور چستی میں ان	صفحہ ۳۱
فتون۔ فن کی جمع حال قسم	نئے پودوں سے ملنے جلتے	حیر۔ احاطہ۔
مجازاً ان دونوں لفظوں سے	ہوتے ہیں جوتاڑہ اور سرسبز	در حیر عبارت در اور لکھا ہے۔
مراد تغیرات حوادث ہیں۔	ہوتے ہیں۔	بہرہ۔ حصہ۔
صورت۔ صورت کی جمع۔	خطاب گہمان خدیو حق	فرار۔ بلندی۔
صفحہ ۳۲	پڑوہ طل الی گو میرعدن	قہامی۔ میں یا کے متکلم ہے۔
صور علیہ۔ اصطلاح حدیث	شہنشاہی جلال الدین محمد اکبر	بہت سمجھنے والا۔
میں موجودات کی یہ تمام	بادشاہ تھاری یہ عبادت خا	منصہ۔ وہ چوکی یا بلند مقام
صورتیں کیونکہ یہ ان صورتوں	از یک سپہدار ملک توران	جہاں و لہن کو بٹھاتے ہیں۔
کا عکس ہیں جو خدا کے قدیم	خطاب۔ کسی کے روبرو	شہود۔ ظاہر ہونا۔
علم میں ہیں۔	باتیں کرنا۔ مجازاً خطا۔	خلوت کد پیر و گیان قدس
نیرو۔ قدرت۔ ابد آگما میں	گہماں۔ جہان (بالکسر گاف	اسرار الی کا خلوت کا مقام۔
ی نسبتی ہے۔ ابد آغ۔ نیا	تازی و عجمی)	پیرایہ۔ زیور۔ زیب و زینت۔
پیدا کرنا۔	نجدیو پاکسر۔ مالک۔	تایدان۔ وہ سورخ جو آفتاب
قربان۔ بوزن پستوان	اؤز یک۔ ترکمانوں کی ایک قوم	کی روشنی آنے کے واسطے بناتے ہیں
کار فرما۔ حاکم۔ مجازاً غلبہ۔	پیر۔ آفتاب۔	کاخ۔ محل۔
انام۔ خلقت۔	سپہدار۔ سردار۔	نویادہ۔ پودہ۔
طوائف۔ طائفہ کی جمع گروہ۔	سیاس۔ شکر۔	وانش۔ علم۔ بستان۔
انفوس قدس۔ پاک ذاتیں۔	قدسی اسام۔ مبارک۔	بصیرت۔

<p>توفیق - خدا کی طرف سے ایسے اسباب فراہم ہونا جو بندہ کے حصول مقصد کے موافق ہوں نژاد - نسل - خاندان - فتن - فتنہ کی جمع -</p>	<p>رعیت اور لشکر کا بادشاہوں کی اطاعت میں اتحاد کرنا - کارگاہ ظاہری - کنایہ ہے دنیا سے -</p>	<p>انبیاء - نبی کی جمع علی نبینا رسل - رسول کی جمع (و علیہ السلام) ہمارے نبی اور ان پر سلام ہو - وحدت ارادی - وہ اتحاد</p>
<p>حوادث - حادثہ کی جمع - مصیبت زمان - زمان کی جمع - زمانہ - جمہور - عالم لوگ - جما ہر جمع - معموری - آبادی -</p>	<p>قافلہ سالاران شاہراہ مقصود سے مراد انبیاء ہیں - سالکاں - سالک کی جمع راستہ چلنے والا</p>	<p>اور اجتماع جوارادہ اور اعتقاد کی وجہ سے ہوا نبیاء کی طرف سے دعوت اسلام کا قبول کرنا ایسا ہی ہے کیونکہ لوگ اُس کے</p>
<p>خراب آباد - اُجرٹا گھر - عالم صورت - دُنیا - وفور - زیادتی - انہباط - خوشی -</p>	<p>مرحل - مرحلہ کی جمع - منزل ناسکاں - ناسک کی جمع - مشاعر - مشعر کی جمع - راستے - ناسکان مشاعر - صورت ظاہر</p>	<p>گرویدہ ہو کر ایمان لائے ہیں - متخراطع - اسم فاعل (دخول ہونے والا - القیام (م ع) بھرنا - طانا -</p>
<p>نہمت آباد - سیرگاہ - تفریح کا مقام - لوحہ - تختی -</p>	<p>کے راستوں کے عبادت گاہوں - کنایہ ہے دُنیا والوں سے ہاموں چیل میدان - اہتدا - ہدایت پانا -</p>	<p>سطوت - دیدہ بہ - حملہ مسند آرائیاں صورت ظاہر کے مسند آراستہ کرنے والے - کنایہ ہے سلاطین اور حکام سے -</p>
<p>دیباچہ - چہرہ - کتاب کا آغاز اصطفا - چنتا - نگارستان - نقاش خانہ - منشرح - خوش -</p>	<p>محمود العاقبہ - اچھی تندرستی مسعود العاقبہ - نیک انجام خلو خانہ بقا - کنایہ بہشت سے سماوی - آسمانی -</p>	<p>جبروت - بزرگی - السلال وادہ - پرو کر شامل کر کے وحدت قہری - وہ اتحاد جو اور پردستی سے پیدا ہو - مثلاً</p>

از میاوی انکشاف صبح سواد	حراست - نگہبانی -	غبار - کنایہ ہے دشمنی سے -
شکستگی کے صبح کے ظاہر ہونے کی	محروسہ - مقبوضہ -	اکفا - کفو کی جمع - ہمسر -
ابتداء سے یعنی تحت نشانی کے آغاز سے	تفویض - سونپنا -	انطباع - جمنہ -
منہج - راستہ - مناسبت جمع -	چتوہ - جند کی جمع - لشکر -	استقرار - قرار پکڑنا -
ارتباط - میل جول -	اوباش - بوش کی خلافت	منشأ - پیدا ہونے کی جگہ مجازاً
مراقبت - نگہبانی -	قیاس - جمع پدمعاش -	زالال - صاف پانی -
مراعات - رعایت کرنا -	بدطینت - بد ذات -	صفح - درگزر کرنا -
سوالیہ - سابق کی جمع - اگلی -	سریہ شورش پر دافعتہ	خودکامی - خود غرضی -
سوالیہ - سائل کی جمع گزشتہ	فتنہ و فساد پر پا کر کے -	دودمان - خاندان -
یادگار - کنایہ ہے بیٹے سے -	ناحیہ - طرت (نواحی جمع)	مرکافات - بدلاوینا -
بموقع قبول نرسید - قبول	اوپار - بد نصیبی -	ناحیہ - پیشانی - نواحی جمع
ہونے کی جگہ تک نہیں پہنچی یعنی	ناگزیر - ضروری -	ایسا - اشارہ -
مقبول نہیں ہوئی -	ساحہ - واقعہ (سوانح جمع)	التجاء - پناہ لینا -
سواو - اطراف شہر -	میانجی - درمیانی - قاصد	محمد - بزرگی -
بجور اور پیرہ - سرحد افغانستان	تنقیح - صاف کرنا -	اعتملا - بلندی -
کے دو علاقے -	وست آویتر - کنایہ ہے وسیلہ	نقاوہ - خلاصہ -
جوار - پڑوسی -	اور ذریعہ سے	منتسبیاں - منتسب کی جمع
عائش - خواہش -	نہضت - کوچ کرنا -	معلقین - رشتہ دار -
اجابت - قبول کرنا -	ثاثر خلیاں - بیہودہ بکنے والے	مصحوب - معرفت -
مقرول - نزدیک	بواطن - باطن کی جمع - دل	استعذار - معافی چاہنا -
صغیر	صفیہ	اشنا - درمیان -

در آب فرو رفت۔ ڈوب گیا۔
 سنوخ۔ واقع ہونا۔
 روابط۔ رابطہ کی جمع۔
 ضوابط۔ ضابطہ کی جمع۔
 پدران۔ مجازی ناموں چچا وغیرہ
 صفحہ ۸
 جلائل۔ جلیلہ کی جمع۔ بزرگی۔
 عہود۔ عہد کی جمع۔
 شرافت۔ شریف کی جمع۔
 موافق شقائق کی جمع۔ عہد پیمانہ
 ہرے بعد آخری۔ ایک دوسرے کے بعد
 قسم منقش۔
 کرام۔ کریم کی جمع۔ بزرگ۔
 فتوت منش۔ جوانمردی کی
 طبیعت رکھنے والا۔
 عشر عشر۔ دسواں حصہ۔
 بوضوح پیوست۔ ظاہر ہوئے
 غوامض۔ غامضہ کی جمع۔
 پوشیدہ چیز
 مکتوں۔ چھپا ہوا۔
 مکتوں غمیر۔ دل کی بات

مکامن۔ مکمن کی جمع۔ پوشیدہ جگہ
 حقیقت طراز۔ سچی۔
 ابلاغ۔ پہنچانا
 مساعی۔ سعی کی جمع۔ کوشش
 لوازم۔ لامعہ کی جمع۔ پوشنی
 عنقوان۔ آغاز۔
 میامن۔ میمنت کی جمع۔ کین
 جبال۔ جبل کی جمع۔ پہاڑ۔
 فرلقہ۔ پہلانے والا۔
 قلاصع۔ قلعہ کی جمع۔
 حصینہ۔ مضبوط۔
 تارک۔ سر۔
 استخبار۔ گھنڈ کرنا۔
 استخبار۔ زیر دستی کرنا۔
 مسلوک حی وارندہ۔ چلتے
 رہتے ہیں۔
 اناس۔ انسان کی خلافت
 قیاس جمع آدمی۔
 صفحہ ۹
 تہا میں۔ جدا جدا ہوتا۔
 مخالف۔ مخالفت ہوتا۔
 کرپوہ۔ ٹیلہ۔

شادی آمود۔ خوشی سے بھر ہوا
 مراکت۔ آئینہ۔
 انطباع۔ نقش قبول کرنا۔
 اثرات۔ اثرات کی جمع۔
 پوشنی۔ پوشنی
 عالم قدسی۔ عالم پاک۔
 محتجب۔ پوشیدہ۔ درپردہ۔
 موکب۔ لشکر (موکب جمع)
 استحصان۔ مضبوطی۔
 تشخیر۔ فتح کرنا۔ مطیع کرنا۔
 مرکوز۔ پوشیدہ۔
 شہامت۔ جہت و توانا ہونا۔
 ظاکشت۔ سیر۔
 مانوس۔ انس گرفتہ شدہ۔
 جدال۔ جنگ۔
 جہشتہ آئین۔ مبارک۔
 اقصاد۔ انتہا۔
 تصادم۔ باہم ٹکرانا یعنی
 باہم ملا ہوا ہونا۔
 تراکم۔ اجتماع۔
 کرپوہ۔ ٹیلہ۔

معاک - غار -	انحراف - پھرنا -	پیدا ہوتے ہیں -
عبور - پار اترنا -	بطون حقیقت شیوں	مستمال - میل دادہ شدہ -
ہائلہ - خوفناک -	سچے دلوں -	دلجوئی کیا ہوا -
جریدہ - تنہا -	یغما - نوٹ -	حوزہ - احاطہ -
طرق - طریق کی جمع - راستہ	بے برگ - بے سامان -	عواطف - عاطفت کی جمع -
صفحہ ۱۰	تمغہ - چنگی کا محصول -	مہربانی -
مرز یوم - زمین - ملک -	اصلاح - درست کرنا -	جلیلہ - بزرگ (جلائل جمع)
نامساعدی - ناموافقیت -	انحراف - راستہ سے پھر جانا	طغیان - حد سے گزرنا -
ناحیت - طرف -	کسی کو راستہ نہ دینا -	نافرمانی کرنا - بغاوت
قطرہ - دوا دوش -	دم نخوت می زد - غرور کا	صفحہ ۱۲
ترود - آمد رفت -	دم بھرتا تھا -	معاودت - لوٹنا -
رفاہیت - بھلائی -	زہار - پناہ -	مساک - راستہ (مساک جمع)
فرگرفتہ - دریافت کر کے -	غاشیہ - زمین پوش (غوشی جمع)	استیصال - بچ گئی -
مطویات ضمیر - دل کے	بدائع - بدیعہ کی جمع - انوکھے -	عساکر - عسکر کی جمع - لشکر -
پیچیدگیوں یعنی نیتوں -	عقبہ - چوکھٹ (عقبیات جمع)	ظفر فتح - طراز نقش -
انقیاد - فرمانبرداری -	خلافت - جایتی - مجاز سلطنت	ظفر طراز - کنایہ از قانع -
صفحہ ۱۱	ہدم - ڈھانا -	حوصلہ - پوٹہ - کنایہ از ہمت
قطاع الطرق - لٹیرے -	بنیان ریائی - خدائی بنیاد	رجو اصل جمع -
نہیب - خوف -	کنایہ از جسم -	استقلال - خود بلا کسی مدد کے
جبال جیل کی جمع - سی -	مبارز - لڑنے والا -	کسی کام میں گھڑا رہنا -
شقوت - بد نصیبی -	عمان - اس سمندر میں موتی	غرہ - پیشانی کی سفیدی
		سرکردگی - سردار -

آثر۔ نشانیاں (۲)	صفحہ ۱۳	قرہ۔ ٹھنڈک۔
یہ عبداللہ خاں ازبک رقمیہ	گل زمین۔ زمین کا سرسبز قلعہ	باصرہ۔ بینائی۔
انویاد اتحاد مرقوم شد۔	استلذاذ۔ مزہ حاصل کرنا	نیرو آزما۔ لڑنے والا۔
رقیمہ۔ خط۔ رقائم جمع۔	تعویق۔ دیری۔	نعمان نعمت کی جمع۔ بہت سامان
ازویا و۔ زیادہ کرنا	ابتلا۔ مصیبت میں پڑنا۔	لبند۔ کافی۔
صفا۔ برگزیدگی۔	بلا میں مبتلا ہوتا۔	اعلان۔ ظاہر کرنا۔
ولا۔ محبت۔	امثال۔ پرموہنا کتاب ہے ہرگز	استسعاد۔ سعادت حاصل کرنا۔
مصافات۔ باہم صفائی کرنا	مجدد آئے سرے۔	اشتغال۔ شغل کی جمع۔ کام
موالات۔ باہم دوستی کرنا۔	سلا لہ۔ نطفہ۔ ہر چیز کا خلا	کارپرداز۔ کام کرنے والا۔ کنایہ از ملا
فحاروی۔ جمع فحوی۔ مضمون۔	کنایہ از سیسر۔	کارپردازان۔ سلطنت
نمیقہ۔ لکھا ہوا۔	اولیا۔ ولی کی جمع۔ خدا کا دوست	امراۃ۔ وزراء سے مراد ہے۔
انیقہ۔ اچھا۔	اصفا۔ صفی کی جمع۔ برگزیدہ۔	دازگونی بخت۔ بد نصیبی۔
اہست۔ بزرگی۔	عظام۔ عظیم کی جمع۔ بزرگ۔	عرصہ۔ میدان۔ عرصات جمع۔
فارس۔ سوار (فوارس جمع)	دودمان۔ خاندان۔	منارعت۔ جھگڑنا۔
مضمار۔ میدان (مضامیر جمع)	مبین۔ ظاہر کرنے والا۔	مظہر۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔ مظاہر جمع۔
معالی۔ جمع معلو۔ بلندی۔	مشہور۔ ظاہر۔	ایلغار۔ جلدی۔ راتوں رات جلینا
ایالت۔ سرداری۔	رسل۔ رسول کی جمع۔ مہم	مسموع شد۔ سنی گئی۔
مر تقی۔ چڑھنے والا۔	رسائل۔ رسالہ کی جمع۔ خط	کرپوہ۔ ٹیلہ ✓
عضا وہ۔ قوت بازو۔	نصیص۔ ظاہر کرنا۔	طوفان کیزی۔ سے مراد فتنہ
مطرح۔ ڈالنے کی جگہ (مطلح جمع)	ترصیص۔ مضبوط کرنا۔	وفساد ہے کیونکہ اس میں دوست
اشعہ۔ جمع شعاع۔ کرنیں۔	ترصد۔ امید کرنا۔	دشمن کی تمیز نہیں ہوتی ہے

<p>ازلی۔ اسم منسوب ازل ہمیشہ معاصرت۔ قوت بازو۔ تقدیم۔ بجا لانا۔ ادا کرنا۔ شیائی۔ بکریان چرانا۔ حفظ۔ جمع حفظ۔ حصہ۔ مزہ مستلذات۔ وہ باتیں جن سے عزہ حاصل کیا جاسکے۔ مدار است۔ صلح کرنا۔ مواسات۔ مال اور بدن سے مدد کرنا۔ ترقیہ۔ آرام دینا۔ ارجمند۔ مرثیہ والا۔ معزز۔ حق جل و علا۔ خداے بزرگ و برتر۔ شاہد۔ گواہ کئے یا اللہ۔ تشہید ادا کرنے کا تفتیح۔ فتح کرنا۔ مساح۔ زمین کے نانے والے ربع مسکوں۔ زمین کا وہ آباد حصہ جس میں ساتوں ولایت واقع ہیں۔ پہلے کہتے تھے</p>	<p>ستون بلند کئے ہوئے ہمشکلی کے ساتھ اور اس کے دولت کے ستون مضبوط کئے ہوئے اچھے انتظام (آرا کی) کے ساتھ۔ مندیج کسی چیز میں چڑی مندیج ہوئی۔ تشہید۔ بنا کا بلند کرنا۔ انجلا می۔ روشن ہونا۔ قوائم۔ قائم کی جمع ستون الہام۔ خدا کا دل میں کوئی بات ڈالنا۔ معالم جمع معلم۔ نشان۔ انس۔ کسی چیز کی حادث و برتر۔ پکڑنا۔ حجازاً محبت قرن۔ سن یا بارہ یا پچیس برس کی مدت۔ مساحدات۔ مدد۔ توفیق۔ کسی کو کسی کام پر قدرت دینا۔ ازل۔ وہ زمانہ جسکی ابتدا نہ</p>	<p>ہو ارق۔ جمع بارہ۔ روشنی حجلی۔ ظاہر ہونے کی جگہ۔ شوارق شارق کی جمع۔ روشنی مشہد۔ بلند کرنے والا۔ موسس۔ بنیاد رکھنے والا۔ یسالشا۔ بہادری۔ صدر۔ صدر (صدر جمع) القائم۔۔۔۔۔ النعم۔ جو پہنچنے والا ہے فطرت کے آثار سے ہے۔ ہمتوں کی ان بلندیوں تک جو سمجھ و حسیت رکھتی ہیں بڑی بڑی نعمتوں کے پائے کی برکتوں سے۔ صفحہ ۱۴ تشہید۔ سیاہی مائل سپید رنگ گھوڑا۔ شہور۔ بہادری۔ دلیری۔ ادھم۔ سیاہ گھوڑا۔ وغا۔ اٹلائی۔ ہنگ۔ مگرچھ۔ لازالت۔۔۔۔۔ بحسن الانتظام ہمیشہ رہیں اس کی محبت کے</p>
--	---	---

<p>صفحہ ۱۶</p> <p>مطلع - گرنے کی جگہ -</p> <p>منہج - کشادہ راستہ - منہج جمع -</p> <p>قویم - مضبوط -</p> <p>الملک تواماں - ملک</p> <p>اور دین دونوں جوڑے ہیں -</p> <p>دلیل قاطع - وہ دلیل جس کا جواب نہ ہو</p> <p>دلیل ساطع - روشن دلیل -</p> <p>راسخ - مضبوط -</p> <p>جوامع - جامع کی جمع -</p> <p>ہم - ہمت کی جمع -</p> <p>انتہا - نسبت رکھنا -</p> <p>عدالت انتہا - انصاف سے</p> <p>نسبت رکھنے والا - منصف -</p> <p>ارائک - اریک کی جمع - تخت</p> <p>کا قہ - گروہ -</p> <p>یرایا - جمع برہ خلاقیت -</p> <p>صمدیت - بے نیازی -</p> <p>جہد بلیغ - پوری کوشش کرنا -</p> <p>مستقیم - بندوبست کرنا -</p> <p>فسح - کشادہ -</p>	<p>مرحیہ - پسندیدہ -</p> <p>عباد اللہ - اللہ کے بندے -</p> <p>معہذا - باوجود اس کے</p> <p>فکیف - کیوں نہ ہو -</p> <p>انتظام - آرائش -</p> <p>ایما - اشارہ -</p> <p>تزیج - بڑھانا کسی کو کسی پر</p> <p>انتظام - چشم پوشی -</p> <p>فطویل - بات کو بڑھانا -</p> <p>نا ملائم - نامناسب -</p> <p>اجاہ - جلیل کی جمع - بزرگ</p> <p>اکابر - اکبر کی جمع - بزرگ</p> <p>قیل - تکلیف آنا - کہا گیا ہے کہ خدا</p> <p>بچوں والا ہے - کہا گیا ہے کہ رسول کا بیٹا</p> <p>خدا اور رسول نے ساتھ ساتھ</p> <p>نجات نہیں پائی ہے خلق کی</p> <p>زبان سے تو ہم کیسے پاسکتے ہیں</p> <p>یدو - شروع -</p> <p>ازید و صبح ایجاد و تکوین</p> <p>اپنے پیدا ہونے کی ابتداء سے</p> <p>شوشہ - روشنی -</p>	<p>کہ تین حصہ پانی اور ایک حصہ خشکی ہے اب نئی تحقیق کے موافق دو حصے تری اور ایک حصہ خشکی ہے</p> <p>سواد اعظم - بڑا ملک -</p> <p>چار دانگ - ایک درم چھ دانگ کے برابر ہوتا ہے زمین</p> <p>تاپنے والوں نے تمام دنیا کو چھ دانگ کے برابر مانا ہے</p> <p>اور ہندوستان کو چار دانگ برابر قرار دیا ہے صفحہ ۱۵</p> <p>تشخیص - مشخص کرنا -</p> <p>دریا کے محیط - سمندر -</p> <p>پیش نہاد - منظور -</p> <p>ملہوت - مظلوم -</p> <p>مختور - وہ بات جو دل میں واقع</p> <p>استقبال - پیشوائی -</p> <p>عزمیت - ارادہ - عزم جمع</p> <p>استعمال - جلدی کرنا -</p> <p>شیمہ - عادت - شیم جمع -</p> <p>قویم - سیدھی - درست -</p>
--	--	--

مقرر۔ ٹھہرنے کی جگہ۔	انضباط۔ درست شدن	بے اندامی۔ بے ادبی۔
ذو کی الاقتدار۔ قدرت والے۔	احسن۔۔۔۔۔ اللہ۔ تو	خاصیہ۔ پیشانی کے بال۔
امکنہ۔ مکان کی جمع۔	احسان کر جیسا خدا نے تیرے	کنایہ۔ بے پیشانی سے۔
محال۔ محل کی جمع۔	ساتھ احسان کیا ہے۔	ترشد۔ براہ شدن۔
مہام۔ مہم کی جمع۔ بڑا کام۔	مصدق۔ وہ چیز جس پر	تراجمہ۔ منجھوں کے ایک
الی بندہ الایام۔ اس زمانہ تک	کوئی چیز صادق آئے۔	برس کا حساب۔
حوافر۔ جمع خافر۔ سہم۔	تمہید۔ بچپانا۔ حجاز۔ لغت۔ لغت	میرہن۔ ظاہر۔
خیول۔ جمع خیل۔ گھوڑے۔	رافت۔ مہربانی۔	تعمین۔ مقرر کرنا۔
ملعات۔ جمع ملعہ۔ روشنی	تاسیس۔ بنیاد رکھنا۔	کان طم یکن۔ گویا نہ تھی
سپیوٹ۔ جمع سیف۔ تلوار۔	اشاعت۔ فاش اور پرگندہ کرنا	صوری۔ ظاہری۔
کنائیس۔ جمع کنیسہ۔ عبادت گاہ	امانی۔ امانت کی جمع۔ آرزو۔	نوروت۔ پسر برون۔
سرسایاں۔ گرجا۔	شجاعت۔ شجاعت کی جمع۔ پانی کا پوند	خامکر۔
معابد۔ جمع معبد۔ عبادت گاہ	بوند کیا۔ صفحہ ۱۸	تعارف۔ جان پہچان۔
خدا لان۔ عواری۔ ناکامی۔	مطرات۔ جمع مطر۔ مینہ۔	نہت۔ ارادہ۔
مشاعر عبادت۔ عبارت نما	اقتنان۔ احسان ماننا۔	صفحہ ۱۸
اریاب ایتقان۔ اہل سلام	فراخ کلی۔ پوری بے فکری	مصحوب۔ معرفت۔
المنہ اللہ تعالیٰ تقدس	بدرقہ۔ معرب بدرسہ۔ ریسر۔	سیادت۔ سرداری۔
تمام احسان خدا کے پاک اور	شور انگیزی۔ فتنہ و فساد برپا کرنا	نقابت۔ ستودگی۔
برتر کے واسطے ہے۔	سنگ راہ۔ مانع۔	مخیم۔ خیمہ گاہ۔
جتو۔ جند کی جمع۔ لشکر۔	عروہ۔ ڈول اور کوزہ وغیرہ کا ڈھ	سراوق۔ خیمہ۔ پردہ۔
ہنوو۔ ہند کی جمع۔	وٹھا۔ مضبوط۔	مغرب۔ کاٹنے کی جگہ۔

<p>صفحہ ۲۰</p> <p>مدعیات - مدعی کی جمع - خواہش</p> <p>اسلوب - روشن -</p> <p>مرعی - نگاہ - داشتہ شدہ -</p> <p>پریش - ماتم پرسی -</p> <p>واقعہ - مرنے کا حادثہ -</p> <p>غفران پناہ - مغفور</p> <p>رضواں - نام داروغہ بہشت</p> <p>خوشنودی -</p> <p>رضوان و ستارگاہ - کنایہ از بہشت</p> <p>انار اللہ بر پا نہ - اللہ اس کے</p> <p>ویل کوروش کرے -</p> <p>ماب - بوٹنے کی جگہ -</p> <p>نصاب - رتبہ -</p> <p>نقابیت نصاب - کنایہ از</p> <p>بزرگ و معزز -</p> <p>کبار - کبیر کی جمع - بزرگ -</p> <p>اتقیاء - جمع تقی - پرہیزگار -</p> <p>تراجم - تعویق - دیری -</p> <p>انموذج - نمونہ -</p> <p>تحویل - سپردگی -</p>	<p>صلاح دید - مناسب -</p> <p>صفحہ ۱۹</p> <p>قصیدہ - جھگڑا (قصایا جمع)</p> <p>مستحسن - اچھا سمجھنے والا -</p> <p>بالفراہ - ایک ایک کر کے -</p> <p>اغوا - گمراہ کرنا -</p> <p>تسابل - سستی -</p> <p>مواد - جمع مادہ -</p> <p>مودت - دوستی -</p> <p>التجا - پناہ لانا -</p> <p>اعتصام - کسی چیز میں ہاتھ</p> <p>مارنا - کنایہ از پناہ بردن</p> <p>تفقد - دجوئی -</p> <p>تلطف - مہربانی -</p> <p>زلالت - جمع زلہ - لغزش</p> <p>زلالت اقدام - قدموں کی</p> <p>لغزش - کنایہ از گناہ -</p> <p>اعماض - چشم پوشی -</p> <p>اقادت - قائدہ پہنچانا -</p> <p>ملازمت - کسی چیز کے ساتھ</p> <p>ہمیشہ رہنا -</p>	<p>خیام - جمع خیمہ -</p> <p>جمع البحرین - دریائے فارس</p> <p>اور دریائے روم و دریائوں</p> <p>کی جمع ہونے کی جگہ -</p> <p>مطلع السعیرین - دونیک</p> <p>ستاروں کے نکلنے کی جگہ -</p> <p>بالمشاہدہ - رویرویات کہنا -</p> <p>اقامت فیہن پہنچانا -</p> <p>فیاض علی الاطلاق -</p> <p>بدون کسی قید کے نیکی پہنچانوالا</p> <p>یعنی خداوند تعالیٰ -</p> <p>محاسن انس سے - مراد اکبر</p> <p>اور عبد اللہ خاں کے ایک</p> <p>جگہ جمع ہونیکا مقام -</p> <p>نفاس نفیس کی جمع -</p> <p>حقائق - جمع حقیقت ثابت لا</p> <p>شرایف - جمع شریف - بزرگ -</p> <p>وقایق - جمع دقیقہ - باریک</p> <p>استماع - سُننا -</p> <p>اشباح - جمع شیخ - بدن -</p> <p>تسلط - غلبہ -</p>
---	--	---

غرا۔ روشن۔

تھا دو او تھا بوا۔ تم باہم ہدیہ
بھیجو اور یاہم دوست ہو۔

اتحاف۔ تحفہ بھیجنا۔

فرغانہ ساور و لہر کا ایک شہر
عشق باز۔ کہو تر باز۔

نوی بال۔ بازو والا۔

انتعاش۔ بلند شدن۔ برخاستن
و شیکو شدن۔

اہتر از۔ ہلنا (ان دونوں لفظوں
سے مراد نشاط و خوشی ہے)۔

ہمشاہم۔ سو گھمننا۔

نظر ثانی نوی۔ کنایہ از نظر تال
ارباب وجد۔ صاحبان عشق

و اندوہ یعنی عرفا

مبداء۔ شروع ہونے کی جگہ۔
کنایہ از ذات حق۔

سمرائے۔ جمع سریہ۔ پوشیدہ۔
ضمائے۔ جمع ضمیر کی۔ دل۔

چلبا پ۔ پردہ۔ جلابیت جمع
صفیہ ۲۱

یہ عبداللہ خاں ازبک

سپہدار ملک توران در
جواب

استطلاع۔ آگاہی۔ ظہور۔
فرز انگی۔ دانائی۔

نخلندان۔ یاغبانان۔
نقش پیوند۔ نقاش۔

نجستہ۔ مبارک۔
اوزناک۔ تخت۔

ایوان۔ بڑا چوڑا۔ دالان۔
نوائین۔ سردار۔ وہ شخص جو

کوئی نیا قاعدہ جاری کرے۔
کیانی۔ اسم صوبہ کے۔

کے۔ پہلوئی زبان میں شہنشاہ
کو کہتے ہیں۔ ایرانی بادشاہوں میں

چار بادشاہ کے مانے گئے ہیں
کیو مرث۔ کیقباد۔ کیکاؤس۔

کے خسرو بعض اہر اسب کو بھی کہتے ہیں۔
اور ہار میں بیٹھا۔ جمشید کے تلج

کے کتبہ ٹیلکوں سے لہراؤ آسمان
کوس۔ نقارہ۔

نور و تر۔ بہار کا پہلا دن اس

روز ایرانی عید کی سی خوشی مناتے
ہیں۔ جب آفتاب بروج حمل میں

آتا ہے تو دن رات برابر ہوتے
ہیں موسم بھی اعتدال پر آجاتا

ہے۔ درخت پودے از سر نو
پھوٹنے لگتے ہیں۔ مرد و زمین

زندہ ہو جاتی ہے۔ غرض بہار
کا موسم ایران میں نہایت شہیر

کا ہوتا ہے۔ نوروز کی ایجاد
جو جمشید کی ہے۔ جمشید نے جب

آفتاب بروج حمل میں آیا تو
اُس کے پہلے دن ایک کھلے

ہوئے میدان میں بہت بڑا
در پار کیا اور تمام رعایا کو جمع

کیا اور خود نہایت مکلف ہوا
پہن کر اور مرصع بجا ہر تاج

اور ہار میں بیٹھا۔ جمشید کے تلج
کے جواہرات آفتاب کی شواہد

کے پڑنے کی وجہ سے جگمگاتے تھے

<p>فراک - شکار بند - سالوسی - نگاری - معجز - معجز می شکار فلاح بات کی حقیقت دریافت کرنے صفحہ ۲۲ نیرین - چاند - سورج - سماجیت - میدان نظر - فکر - ارباب کشف و تحقیق مراد انبیا اور رسل ہیں - ملل - جمع ملت - سچا دین - نکل - جمع نکلہ جھوٹا دین - مثال - فرمان - موقع - فرمان - وقع - برتر فضلنا خلقنا ہم نے ان کو اپنی مخلوقات میں سے بہت لوگوں پر بزرگی دی ہے گوہر شب چراغ - وہ گوہر جو رات چراغ کی طرح روشن ہوتا ہے - کارگاہ آفرینش - دنیا کا روگرداں کردہ - منحرف ہو کر کارخانہ -</p>	<p>صفحہ ۲۲ نیرو - قوت - طاقت - پیش دید - پیش نظر - گرو وار - حکومت - فرمانروا شبانی - گڈر پین مراد ہے نگہبانی سے - گرو اورون - جمع کرنا - دہیم - ایک تاج جو قدیم زمانہ میں بادشاہوں کے تاج پر بطور تیرک کے رکھتے تھے پانگل ماندن - پیر میں بھنسیا سر فروزون - سر جھکانا - دریا سے شور - کھاری سمندر خروہ میں - باریک بات سمجھنا دواعی - جمع دواعیہ - خواہش صفحہ ۲۳ کتمان - پوشیدگی - دل نگاری - ترو - نیرو - جنگ - ساوہ دل - بے وقوف - روگرداں کردہ - منحرف ہو کر کارخانہ -</p>	<p>لوگوں کی نظر ان جواہرات پر پڑتی تھی تو آنکھیں چونکہ صیاتی تھیں لوگوں نے اس سے پہلے آئنا ہنگامہ اور ایسا دریا نہیں دیکھا تھا اس لئے انہوں نے اس دن کا نام نوروز رکھا اور جم کے نام پر شیدائیں یعنی روشن بزرگ بڑھا کر جمشید کہنے لگے - چار پالش - مسند - روح نبائی - وہ قوت جس کی وجہ سے گھاس پاش بڑھتے ہیں - عظم - طراستارہ - کناہیہ از آفتاب تھمان - حاکم - تارک - سر - نورس - نیا پودہ - آوار - بہار کا پہلا مہینہ اس کے مقابل میں ہندی میں چیت ہے - ایرآزاری - موسم بہار کا بادل نور سیدر گال - وہ سبزہ و گل جو موسم بہار میں پیدا ہوتے ہیں -</p>
---	---	--

اصحاب نقل۔ علماء مذہب۔	دانش گزین۔ دانشمند۔	جو درس میں مقرر ہیں۔
ارباب عقل۔ حکما۔	دلائل۔ دلیل کی پراہن بان کی حجج	میسوطہ۔ بڑی۔ بڑی۔
مزید۔ زیادتی۔	انسکشاف۔ دریافت کرنا	تفصیل۔ جمع تفصیل۔
ذکا۔ ذہن کی تیزی۔	غوامض۔ جمع غامضہ باریکی	کساد بازاری۔ بازار مندھا پڑنا
اعظم۔ اعظم کی حج۔	جہد۔ کوشش کرنے والا دست	در لباس ارباب و دانش
قطریت۔ پیدائش۔ کنایہ لذت	راہ کے ثابت کرنے میں۔ وہ	درآمد۔ عالموں کے لباس میں
معاشر و معاو۔ دنیا و آخرت	تحقیق قرآن اور حدیث سے	ظاہر ہو کر۔
استدراو۔ مد و طلب کرنا۔	مسائل شرعیہ کا استنباط کر کے	اعتبار تمام۔ پوری پوری عزت
سیہ کار۔ گناہگار۔	مستنبطات جمع مستنبط۔ نکالنا	پد نفسی۔ پد ذاتی۔
تیرہ دروں۔ سیاہ دل	ماخذ۔ نکالنے کی جگہ۔	زواہد۔ زاویہ کی جمع۔ گوشہ۔
صفحہ ۲۵	اقاویل۔ اقوال کی جمع اقوال	خمول۔ گنہامی۔
نامہ جاوداتی۔ ہمیشہ کی کتاب۔	قول کی جمع۔	فح۔ برائی۔
یعنی قرآن مجید۔	سلف۔ گزرے ہوئے لوگ۔	سریرت۔ طینت۔
چشم پر کاغذ دوختہ اند	خلف۔ پیچھے چھوٹے ہوئے لوگ۔	سوء سیرت۔ عادت کی برائی
کتاہوں کا مطالعہ کر رہے ہیں	تخص۔ ڈھونڈنا۔	ترشہ۔ شرمندہ ہو کر۔
اور پڑھتے پڑھاتے ہیں۔	موارد۔ جمع مورد۔ اترنے کی جگہ	از طریق گشتہ۔ راستہ سے پھر کر
مجل۔ مختصر۔	تصفحہ صفحہ صفحہ دیکھنا کسی	کم فطرتی۔ کم ذاتی۔
نہوں۔ جمع نص کہے ہوئے احکام قرآنی	کام میں غور کرنا۔	بغی۔ سرکشی کرنا۔
تاویل۔ کلام کو ظاہر معنی سے	متنازع فیہ۔ وہ بات جس میں	جوہر دماغ۔ سر۔
اُس کے خلاف کی طرف بدنام	کچھ جھکڑا کیا جائے۔	فاسد۔ خراب۔
تسویل۔ کسی کام کے دکھانے	کتب متداولہ۔ وہ کتابیں	دست آویز۔ سندھو
کے لئے آراستہ کرنا۔		

صفحہ ۲۶

ادعا۔ جھوٹا دعویٰ کرنا۔

الوہیت۔ خدا ہونا۔

موج خیز۔ طوفان۔

عنا۔ رنج و مشقت۔

دارالبوار۔ ہلاکی کا گھر۔ کنایہ از ہلاکت

قدس۔ پاک۔

مساحت۔ پیمائش۔

خس و خاشاک۔ کوراکرٹ

امرکان۔ سے مراد خلق ہے۔

عقال۔ وہ رشی جس سے

اونٹ کے پاؤں باندھتے ہیں

سفینہ۔ بیوقوف۔

بے صرفہ گو۔ بیہودہ بکنے والا

برسبیل احتمال شک کرتے

کے طور پر۔

مشرب۔ گھاٹ۔ مجازاً مذہب

عذب۔ شیریں۔

کوثر دست۔ وہ لوگ جن کے

ہاتھ بے سعادتگی کی وجہ سے

ویشی اور ویشاوی مرادوں میں

نہیں پہنچ سکتے ہیں۔

واحب۔ وہ ذات جس کی

ہستی قدیم ہو اور وہ اپنی ہستی

میں کسی کا محتاج نہ ہو۔

کم ہیں۔ وہ جو اوروں کو ذلیل

سائر۔ باقی۔

راسخ۔ پختہ۔

فارغ البال۔ خوش دل۔

صفحہ ۲۷

پدکیش۔ بد مذہب۔

خانقاہ۔ معرب خانگاہ وہ

جگہ جہاں فقرا رہتے اور عبادت

کرتے ہیں۔

ناقوس۔ سنکھ (نواہین جمع)

کر۔ ٹپکا۔

گوشوارہ۔ جھومر۔ کان میں

پہننے کا زیور۔

فروتنی۔ عاجزی۔

فیروزی اثر۔ فتح مند۔

تارک۔ سر کی مانگ۔

شاداب۔ تروتازہ۔

دریا نورو۔ سمندر کے مسافر۔

اروہا اللہ شرفا۔ اللہ ان دونوں

کو بزرگی میں زیادہ کرے۔

پورش۔ حملہ۔

قمر لباش (سرخ سر) ایک لڑکی

قوم جو سرخ ٹوپی پہنتی ہے۔

اسلاف۔ جمع سلف۔ گزشتہ لوگ

صفحہ ۲۸

عنان۔ باگ۔ لگام (عنتہ جمع)

اعلا۔ بلند کرنا۔ اعلام جمع علم جھنڈا

تجدید۔ نیا کرنا۔

صفحہ ۲۹

خوشی۔ اپنایت۔ رشتہ دار۔

پدر کلان۔ دادا

رسالت۔ قاصدی۔

صفحہ ۳۰

حکمت پٹا۔ کنایہ از حکیم

گل گل۔ کنایہ از بسیار۔

سوغات۔ تحفہ۔

مواہید۔ جمع موجد شہینہ

ہونا۔

<p>سراسر - جمع سرسیرت - ذروہ - سرسیرت - سے مراد خداوند تعالیٰ کی درگاہ - استدعا - خواہش - مظاہر کوئی - دنیوی مظہر مظاہر الہی - اخروی مظہر - مجامع الفسے - عالم ارواح - مجامع آفاقی - عالم حساب مستہلک - ہلاک ہونے والا - بقائے مطلق - سے ذات خداوند تعالیٰ مراد ہے جو ہمہ تن بقاء ہے ظل - سایہ - ظلال جمع - محامد - محبت کی جمع - تعریف - صفات علیا کے ایزدی خداوند تعالیٰ کی بلند صفتوں - مقاصد متعارف مشہور مقصدوں حکمت عملی - حکمت کی ایک قسم سیاست مدن (یعنی وہ باتیں جن کا تعلق انتظام مملکت سے ہے) اس کی ایک قسم ہے -</p>	<p>گوپائی پر آمادہ ہو کر - تشبہ لب تفسیدہ زبان بیدا - وہ جنگل جہاں چیتے والا مسافر ہلاک ہو جائے - صفحہ ۳۳ صمدیت - مصدر جعلی از ارجمند - بمعنی بے نیاز نفوت - جمع نفوت - تعریف قدسی شکوہ - پاک شان والا علی نبینا... والسلام - ہمارے نبی اور ان پر درود اور سلام ہو - شرفیت - جمع شریف - بزرگ - بنائے - جمع بنیلہ - بزرگ - غواہیت - گمراہی - منابر - جمع منبر - تقیان - ظاہر کرنا - ذروہ - مکان کا کنگورہ - اہلیت - گھروالے - یہاں رسول اللہ صلیم کے خاندان والوں سے مراد ہے -</p>	<p>ارباب ذوق سے صوفیہ کبار مراد شاد و کام - خوش دل - خطاب حضرت شاہی یہ شاہ عباس تخت نشین کشور ایران کبریا بزرگی - احدیت - یکتائی - عبتہ کبریا سے احدیت - یکتا خدا کی بزرگی کی چوکھٹ جل جلالہ - بزرگ ہے اس کی بزرگی تقدس اسماء - پاک ہیں اس کے نام مشابہ - مرتبہ - درجہ - نقاط - جمع نقطہ - عقول - جمع عقل - جداول - جمع جدول - نہر خطوط کتاب فہوم - جمع فہم - سمجھ - مدرکات - مدرک - دریافت کی ہوئی باتیں - مکتوبات - جمع مکون مخلوق از زبان بے زبانی برآمدہ - یعنی</p>
---	---	---

سلسلہ امکانی - سے مراد	تفرقہ - پریشانی -	ایدی جمعید - ہاتھ -
موجودات کا سلسلہ -	خواطر - جمع خاطر -	فتمہ - گروہ -
منوط - وابستہ -	پاویہ یا مفلس - بیفائدہ کہنے والا -	مسلطہ - غالب -
گرم رو - تیز رفتار -	پاویہ گز میں چٹکل میں رہنے والے -	افسردہ - بند ہونا -
ارواکے - سیراب کرنا -	شمولاً - شامل ہونے کی صورت	ارتکاب - کسی کام کا شروع کرنا -
بطون - پوشیدہ ہونا -	استقلالاً - یعنی خود مطیع ہو کر -	کسی چیز پر سوار ہونا -
مستفیض فیض حاصل کرنا -	الشیام - ملانا -	طریق - طریقہ کی جمع - راہ -
مرسل - بھیجا ہوا -	صدر - صدر کی جمع - سینہ -	ارتفاع - بلند کرنا -
لیل و نہار - رات دن -	ایثلاف - باہم موافق آنا -	وفور - زیادتی -
مہر آگین - محبت بھرا ہوا -	قلوب - جمع قلب - دل -	مصاعب - جمع مصعب -
نگہت - خوشبو -	مبذول - خرچ -	سخت دشوار کام -
تسطیر - لکھنا -	مستقر - ٹھہرنے کی جگہ -	اشتیاق - مضبوط پکڑنا -
تخائیل جمع تمثال - پیکر -	رایات - جمع رایت - جھنڈے -	صفیہ ۲۲
مراد خطوں سے ہے -	منصورہ - فتح مند -	استدراو - مدد طلب کرنا -
صفیہ ۲۲	طرز وال - واقف -	ائمہ - جمع امام - پیشوا -
جلوہ استحصال واو پسند آیا -	بساط عزت - عزت کا فرش	طیبہ - پاک -
صادر و وارد - آنے جانے والا -	کنایہ ہے دربار سے -	معصومین - جمع معصوم بچے گناہ
محاربات - جمع محاربہ - لڑائی -	مہم - ضروری سخت دشوار کام	مرور - گزرنا -
فسحت - کشادگی -	استخلاص - رہائی دلانا -	سلام ... اجمعین - خدا کا سلام
تفرد - سرکشی کرنا -	سکنہ - ساکن کی جمع - رہنے والا -	ان سب پر ہو -
تجبر - ظلم کرنا -	ایادی - جمع ایدی	ہر ایک میں شکر - اچھے طریقے سے

<p> مامن - جاے پناہ - ارفع - بلندتر - موطن - رہنے کی جگہ (موطن جمع) توسل - ذریعہ بنانا - تقدیم - کسی رسانیدند - بجا نہیں لاتے تھے - نفیم - نعمت - مال - بہشت - حواشی - جمع حاشیہ - کنائے - محظور حواشی باطن بعبود میں تھا طیبین - طاہرین - جمع طیب و طاہر - پاک ۱۲ امانوں سے مراد ملزم - لازم کرنے والا - مرکوز خاطر - دل کی بات - جیوش - جمع جیش - لشکر - قرة العین - آنکھوں کی ٹھنڈک چونکہ شاہ عباس والی ایران اکبر سے عمر میں چھوٹے تھے اس لیے اس لقب سے یاد کیا ہے - مشیمہ - شک پیدا کرنے والا - منصرف گشت - باز رہی - عواطف - جمع طفت - مہربانی </p>	<p> علیین - غرقہ بہشت - شاہ علیین مکان سے مراد شاہ عباس مرج - اختلال - درہم برہم نظارگی - دیکھنے والا - دیار - جمع دار - گھر - شہر - روبا طینان اور توسلی ہوئی حقیقت تائیس حقیقت کہ بنیاد رکھنے والے شایاں - لائق - آئین - طریقہ - مروت - مردی - فتوت - جوانمردی - کمک - مدد - صفحہ ۳۳ تکاسل { سستی کرنا تقاعد مکارہ - جمع مکروہ - سختی - رخ استطلاع - آگاہی چاہنا - عیار - اندازہ لگانا - چاندی سونے کی چاشنی لینا - قطعاً - یقیناً - </p>	<p> خارا - سخت پتھر قلع - اکھیرنا - احجار - جمع حجر - پتھر - قطع - کاٹنا - اشجار - جمع شجر - درخت - بدطولی (لبا ہاتھ) پوری مہارت تفتیح - توسیع - کشادہ کرنا - الویہ - جمع لوا - جھنڈے - استظلال - سایہ طلب - عشرت آباد - آرام کا مقام محدود - نئی - پگلی - دستور و نونوں مقام کا نام سیع - سیع کی جمع - ورنہ - قطاع - رہن - مشرود - آنے جانے والا - مادیب - سزا دینا - بہائم - جمع بہیمہ - چوپایہ - ثعالب - جمع ثعلب - لوٹری خدعیت - مکر (خدائع جمع) استظراؤ - شامل ہونا - سنوح - ظاہر ہونا - </p>
---	---	--

کیش - طریقہ - مذہب -
اصلح - نیکتر -

حرب - لڑائی -

حق طویت - پیچ سے لپٹی
ہوئی یعنی سچی -

از مبادی - شعور - ہوش
سنہالنے کے ابتداء سے -

افراق - جدائی -

مشارب - جمع مشرب گھاٹ
محاذ مذہب -

ظلیت عظمیٰ - بڑا سایہ ہوتا

بادشاہ کو سایہ خدا سمجھا جاتا ہے

مرہ بعد آخری - یکے بعد دیگرے

مشاہد - ملحوظ دیکھا گیا -

صفحہ ۳۵

عازم جرم - پکارا وہ کڑوا لے

انتہا غرض - کوچ کرنا -

اولیاء و ولی - کے

ہوا خواہ - ارکان سلطنت -

سمت ظہور یا بد ظاہر ہوئی

نشانی پائے (ظاہر ہو) -

تواتر تو آسانی پے در پے -

محبت طراز - دوستانہ -

ہلاو - جمع بلد - شہر -

سمت - نشان - نقش -

مذکر - یاد دینے والے -

گمہد - ہلائیوالا -

موسس - مضبوط کرنے والے

لاحق - ملا ہوا - کنایہ ہے موجود

ناموں اکبر - حکام الہی حضرت جبریل

قسطاس - رومی زبان میں

ترازو کو کہتے ہیں -

بیضا - روشن -

عجب - طرف -

تدارک - تلافی - درستی -

اختلال - بد نظمی -

قرار و ادخال - دل میں ٹھانی

ہوئی بات -

صفوف تراو - برگزیدہ خاندان

صریح - کھلم کھلا -

بامول - امید -

مہر گزیریں - محبت اختیار کرنے والے

مسلوک و شستہ - جاری رکھ کر -

ایلاغ - پہنچانا -

نقاوہ - خلاصہ -

اصلاب - جمع صلب - پشت

نقاوہ - کرام - بزرگوں کی اولاد

چہرہ بلیغ - پوری کوشش -

جرم - ہوشیاری -

تسویل - ظاہری بنا و سنگار -

ارباب بعض - دشمن -

کاؤب جمع کذب - جھوٹی باتیں

مفسد - فساد کرنے والے -

مشوش - پریشان

اغماض - چشم پوشی -

زلات اقدام - کنایہ ہے گناہوں

موروثی - قدیمی -

کرمیہ - بزرگ -

ارباب اخلاص کمرے کو -

سچے دوست

اصحاب نفاق - دشمنوں -

زنگ زوا - رنگ مٹانے والا -

ظلمت - تاریکی -

صفحہ ۳۴

خود کام - خود غرض -

خونابہ - سر کیا ز خون - آب یعنی آتش

اصل - موت -

تحریب - ویران کرنا -

مراقبہ - نگہبانی -

ضمائر جمع ضمیر یعنی پوشیدہ

دل کی بات -

موقور - زیادہ -

مبذول - صرف -

مستعار - مانگی ہوئی -

نشاء عرفانیمہ - فنا ہونے والا

عالم یعنی دنیا -

اشفاق - کسی پر ترس کھا کر

مہربانی کرنا -

تالیف قلوب - دلوں میں

الفت پیدا کرنا -

ہرچہ ثنائی - پوری طور پر

نصیب العین - پیش نظر

مختلف المشارب - الگ

الگ مذہب والے -

مطلون الاحوال - رنگ برنگ

حال والے -

پویشیت خدا ہونا -

نشاء ظاہری - عالم ظاہری (دنیا)

واوار - خدا کا ایک نام -

عرض - آبرو -

ناموس عصمت

عرض - بالفتح - سامان

مستدام - ہمیشہ -

مستشرد - راہ سے تطلب کرنا والا

صفحہ ۳۵

استیلا - غلبہ

روائی - رواج -

بنیان - بنیاد -

ضمین - اندر

منطوی - لپٹا ہوا -

حریم - گھر کی چار دیواری -

رکاب سعادت اختصاص

نیک رکاب وہ رکاب جس پر

سعادت نے چنگ مارا ہے -

طہم - الہام کرنے والا -

نصرت منش - وہ جن کی فتحندی

طبیعت ہے - فارج -

طاغیہ - سرکش

قدوم - آنا -

مہبط - اُتوںے کی جگہ -

معاودت - لوٹنا -

نصرت قرین - فتحند -

استسجاد - سعادت حاصل کرنا

صفحہ ۳۶

مشار الیمہ - وہ جسکی طرف اشارہ کیا جا

ایمن - بے خوف -

اقتباس علم یا نور کا حاصل کرنا

کلمات خیریت اقتباس

وہ کلمے جن سے نیکی حاصل کی جائے

تقویٰ - سوچنا -

خلوت - تنہائی -

سوغات - تحفہ -

مروجہ - اُسید -

شمال - جمع شدہ خصلت

اصطفا - ارتضا - اجتناب -

پسندیدگی - برگزیدگی -

مرکائد جمع مکیدہ - مکاری -	اکلیل - تاج -	وقوف - آگاہی -
آخر الزماں - آخر زمانہ قریب	مراسلت - خط و کتابت کرنا -	ویدہ وری - باتوں کو سمجھ لینا -
قیامت میں دنیا کے اندر طرح طرح	صفوت کردہ - خانہ برگزیدگی -	مناسب طور پر نظر ڈالنا -
کے فتنہ اور فساد پیدا ہون گے -	بے حیایانہ - بے تکلفانہ -	منتقح (ع) صاف کیا ہوا یعنی
مصنوعون - محفوظ -	استغفار - قوت - مدد -	تحقیق کیا ہوا -
غیب الغیب - عالم ذات	سنگ - بزرگ -	آویزش - لڑائی - جھگڑا -
حق -	جو تبار - ندی -	صفحہ ۴۰
موید - مدد کیا ہوا -	مورو - اترنے کی جگہ -	معدلت پڑوہی - انصاف کرنا -
نامہ حضرت شاہنشاہی	گیتی کشا - جہان فتح کرنے والا -	وانایان حکمت اندوز - حکما و علما -
بوالی ولایت کاشغر -	مسامح - جمع مسموع - کان -	تحریرہ کار - آزمودہ -
نزدہنگاہ - سیرگاہ -	درینولا - اسی عرصہ میں -	جنگجوریان نفس و فتنون -
نڈیرا - قبول کرنے والا -	حوادث زدہ - مصیبتیں کا مارا -	مرتاض فقیر - مکار نفس سے
شکرت انجن - کنایہ از دنیا	حجاز - ایک ملک کا نام -	رٹنے والا -
شکوہ - شان - دیدہ -	جلال - جمع جلیل - بزرگ -	افاضت - فیض دینا -
کرامت - بخشش -	مکارم - جمع مکرم -	کیش - مذہب -
مہین - بزرگ -	جزائل - جمع جزیلہ -	ہنر پر دار - ہنرمند -
بے ہمال - بے مانند -	پرتوئی و پیر - ظاہر ہوتا ہے -	ناورہ کار عجیب کام کرنے والا
گزیدگی - پسندیدگی -	طرز دانان محفل ہمایوں	جہاز کار بیکر -
خیر سگالی - ہوا خواہی -	سبارک محفل کے ہم نشین -	غایت بخشش - نادر -
چشم داشت - امید -	ختا - چین کا ایک شہر	غازہ - اُپٹن -
صفحہ ۴۹	دوچہ - بڑا درخت -	بازار گاہ - سوداگر -

گمان کیا جاتا ہوں۔	عجزہ۔ جمع عاجز۔ مجبور	جہاں تورو۔ دنیا کو طے کرینو
اورار۔ روزینہ۔	فقرا۔ جمع فقیر	نامہ حضرت شاہنشاہی
تسع۔۔۔ مائے۔ نوسونو آسی۔	میسور۔ مقدور۔	بشر فاعل کرام مکہ معظمہ صانہا
جادو۔ شاہراہ۔	موائد۔ جمع مائدہ۔ کھانے سے	اللہ من ذمائم النفس والآفاق
فیہ باغینہ۔ سرکش گروہ۔	بھرا ہوا دسترخوان۔	صانہا۔۔۔۔۔ والآفاق۔ اللہ
تخلیص۔ رہائی۔	واقفہ۔ بہت۔	اسکو عالم افراح اور عالم اجسام
نامتناہی۔ بے انتہا۔	مفوع عن۔ ہم مفعول سے ہوا۔	کی برائیوں سے بچائے۔
اقبال۔ میل کی جمع۔ ہاتھی۔	محظوظ۔ حصہ پایا ہوا۔	الحمد۔۔۔۔۔ الحنفی۔ تمام تعریف
سراوق۔ معرب سرپردہ۔ پڑاخمیہ۔	متلذذ۔ مزہ پانے والا۔	خدا کے لئے ہیں اور وہ کافی ہے
خبث۔ بُرائی۔	خیر البلاد۔ شہروں میں بہتر	اور درود ہو مجتہد اور مصطفیٰ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم)
پوشیدگی۔	متوطن۔ رہنے والا۔	پر اور ان کے ان بندوں پر
قبح۔ بُرائی۔	حسن البقاع۔ جگہوں میں	برگزیدہ ہیں خاص کر حنیفوں
بکتم عدم رفت نیستی کے پردہ	سب سے زیادہ اچھی جگہ۔	کے شریفوں کی گروہ پر۔
میں کیا (یعنی مر گیا)۔	موقف مقام۔	منعم نعمت دینے والا خدا کا نام
مرحم۔ جمع مرحمت۔	صفحہ ۲۱	جلالت نعمادہ۔ بزرگ ہیں
جہلیہ۔ پیدائشی۔ عشتی۔	متکین علی الاراک	اس کی نعمتیں۔
جرائم۔ جمع جرمیہ۔ گناہ خطا	تختوں پر تکیہ لگانے والے۔	مرفہ الحال۔ خوش حال۔
احیا۔ زندہ کرنا۔	فیوض۔ فیض کی جمع۔	منشع البال۔ خوش دل
ترفیہ۔ آرام دینا۔	بناء علی ہذا۔ اسی بناء پر۔	مواظبت۔ ہمیشگی۔
جدوجہد۔ کوشش۔	بجز حسین ظن متصف بودہ	بوجہ من الوجوہ۔ وجہوں
سختی۔ سرکشی۔	جس کی نسبت بہت زیادہ اچھا	میں سے کسی وجہ سے۔

شہادت کسی کی تکلیف پر خوش ہونا	بہتان - جھوٹ -	صد مہ - ٹکڑے کھانا - تکلیف پہنچ
حیرات میرات - پاکیزہ اور نیک	طغیان - حد سے گزنا - محاذ جنگ	ماموں - امن میں -
حرمان - ناکامی -	نفسوں کی بُرائیوں سے خدا	نظمہ - تپانچہ مارنا -
طومار - دفتر خط -	نفسوں کے ساتھ پناہ مانگتے ہیں -	فضا - میدان - کشادگی -
قضات - جمع قاضی بھائی	شرہ - جمع شریر - بد -	اقطاع - جمع قطعہ - ٹکڑے -
کرنے والا -	فجر - جمع فاجر - بدکار -	ابداع - نئے سرے سے پیدا کرنا -
مشارکت - باہم ساجھی ہونا	حسد - جمع حاسد - ڈاؤ کرنا	لامکاں - وہ مقام جو
احدے - کسے	غزوہ - جمع غریہ - سرکش -	فلک الافلاک سے بالا ہیں -
بالسر والکتمان - پوشیدہ	بلہ - جمع ابلہ - نادان -	مدبر - تدبیر کرنے والا -
اور پوشیدہ -	صییاں - جمع صبی - لڑکے -	مقدر - اندازہ کرنے والا -
صفحہ ۲۲	تصدیق - سچ ماننا -	طنطنہ - برلا اور رو کی آواز کرونا
مشارک الیہم - وہ جن کی طرف	اصفا - سننا -	امتزاج - ملنا -
اشارہ کیا جائے -	صد د - در پے -	استیناس - محبت و الفت کرنا -
معہود - مقررہ -	اکمنہ - جمع مکان -	معاشر - جمع معشر - گروہ -
ابتیاع - خریدنا -	ادعیہ - جمع دعا -	اصوب - زیادہ سیدھی -
تعیین - مقرر کرنا -	ٹاورہ - وہ بات جو رسول اللہ	طرق - جمع طریق - راہ -
فجار - جمع فاجر - بدکار -	علم سے نقل کی جائے -	سبل - جمع سبل - راہ -
الانیت - ذلیل کرنا -	صفحہ ۲۳	ارباب بھارت - بصیرتوں والے
موشح - معنوں -	مفاوضہ حضرت شاہ ہفت شاہی	بھارت و بصیرت کی جمع دانائی
اظہر - پاک ہر -	بدانایان فرنگ -	دل کی بینائی - زیر کی -
افتر - جھوٹ -		مقتبس - نور حاصل کرنے والا -

متجلی - روشن ہونے والا -	عظمیٰ - بہت بڑا -	جزیلہ - بزرگ -
اشعہ - جمع شعاع - کرن -	لواعتش - جمع باعث -	اعمار - جمع عمر -
دراپت - دانائی -	احراز - جمع کرنا - حاصل کرنا -	استحصال - حاصل کرنا -
عالم تاسوت - عالم انس و	خلعت - پچھے آنے والا -	صورہ - ظاہری -
اجسام - عالم سفلی -	قائم مقام -	مقاصد - دنیوی مقاصد
مرآت - آئینہ -	قطن - دانائی -	مستلذات - سریع الزوال
عالم لاہوت - عالم ذات حق	ذکا و ذہن کی تیزی -	وہ فرے جو جلد زائل ہوئی والے ہیں
بعض عالم لاہوت کو عالم صفات	نائب مناسب - قائم مقام	مشقیہات قریب الانتقال
اور عالم ذات کو عالم ہاہوت کہتے ہیں	مجادبہ - آپس میں ایک دوسرے	وہ خواہشیں جو قریب ہی جاتی ہیں
صفحہ ۴۴	کو جواب دینا -	مغفل - تجوہ ہونے والا -
آب - جاگے پناہ -	علی التوالی والتواتر - پے درپے	منہک کسی کام میں کوشش کرنے والا
قباب - جمع قبہ - گنبد	آمال - جمع امل - آرزو -	ہدایت لم یزلی - ہمیشہ کی
محی - زندہ کرنے والا -	مبین - ظاہر کرنے والا -	رہنمائی (یعنی خدائی رہنمائی)
الغنی ... والتوصیف - جو	مفسر - ظاہر -	عوائق - جمع عائق یا عائقہ -
تقریف اور توصیف سے بے پروا	نشاء میں - دونوں عالم -	رکاوٹ -
تفوق - زیادتی -	مشخص - مقرر -	صفحہ ۴۵
جواو - پڑوس -	مدلل - وہ بات جو دلیل سے ثابت کی جائے	استصرنا - خوشنودی طلب کرنا
انشرق مقصیات - سب	چہ قدر وارد - کس مرتبہ کی	ماہو الحق - وہ جو حق بات ہو
خواہشوں میں زیادہ بزرگ	نشاء معنوی اخروی -	مسرہمہ مطالب - تمام مطالب
تالف - اُلفت حاصل کرنا -	عالم عقیقہ -	کی ابتدا -
سائنس - اُنس حاصل کرنا -	کبرا - جمع کبیر - بزرگی -	تاریب - جمع ترب - حاجت -

ربطہ - رستی کا حلقہ	اوقات طیبہ - پاک وقتوں	نشان حضرت شاہنشاہی
تقلید - بلا تحقیق کے پیروی کرنا -	ادیان - جمع دین -	بکوان تخت والا نیراد شاہراہ
آقارب - جمع اقرب - رشتہ دار	مستفید - فائدہ حاصل کرنے والا -	مراد در وقت مراجعت
آپا - جمع اب - باپ و ادا -	مستفیض - فیض حاصل کرنے والا -	از کشمیر
معارف - جمع معروف جان پہچان	تباہی - جدا جدا ہونا -	مراجعت - لوٹنا -
والے -	السنہ - جمع لسان - زبان -	قرہ - ٹھنڈک - پھرہ - آنکھ
نشوونما - بڑھنا - پرورش	تعمیر - جدا جدا ہونا -	غزہ - پیشانی کی سپیدی -
علت غالی - علت چار طرح	کتب سماوی - آسمانی کتابیں	ثاویبہ - پیشانی - نو صبی جمع
کی ہوتی ہیں -	توریت - یہ آسمانی کتاب	ورۃ الثلج - وہ موتی جو تاج
اول علت غالی - جیسے برقی	حضرت موسیٰ پر نازل ہوئی تھی	میں ہوتا ہے
اور لکڑی -	زبور - حضرت داؤد پر -	واسطۃ العقد - وہ پیراموتی
دوم علت ہاوی - جیسے لکڑی کے	انجیل - حضرت عیسیٰ پر نازل	جو ہار کے درمیان میں ہوتا ہے
تختے اس کے واسطے -	ہوئی تھی -	صاحب السدا و الرشاد
سوم علت صوری - جیسے	تمام - پورا -	راستی اور سیدھی راہ والا -
تخت کی ہیئت مجموعی چوتھی	صداق العقیدہ والا خلاص	یورش - حملہ -
علت غالی جیسے تخت پر بیٹھا	سچے عقیدہ اور اخلاص والا -	عنفوان - آغاز -
کہ تمام علتوں کی اصل مقصود وہی	پالشاہ - رویہ -	معدلت روائی - انصاف
ہے یہ علت تصور میں تمام علتوں	والسلام - ہدی -	کو جاری کرنا -
سے مقدم ہوتی ہے اور فعل کے	اور اس پر سلامتی ہو جس نے	قلاوڑی - رہبری -
اختیار کرنے کا یہی سبب ہوتی ہے	ہدایت کی پیروی کی -	توانندہ پر پروہ پہنچ سکے
اور وجود میں آئے آخر میں ہوتی ہے	صفحہ ۴۶	ہیں -

<p>برسات میں پیدا ہو جاتے ہیں سہیل کے نکلنے پر تمام برساتی کیڑے مکوڑے مرجاتے ہیں۔ لوہی۔ بازاری۔ فاحشہ عورت۔ نابالایتکیمہا۔ نامناسب باتیں۔ سرمی زند۔ ظاہر ہوتی ہے۔ اخلاص اندیش۔ مخلص۔ سلاک۔ لڑی۔</p>	<p>بدائع عجیبہ۔ عجیب۔ انوکھی باتیں۔ کل۔ گنجہ۔ بخت پر گشتہ۔ بد نصیب۔ غرائب عجیبہ۔ بڑی بڑی عجیب باتیں۔ یاوگار۔ کنایہ ہے بیٹے سے۔ ملہم غلیبی۔ غیب کا الہام کرنا۔ کنایہ از خداوند تعالیٰ۔ باریافتہ۔ وہ جس کو اجازت ہو معلیٰ۔ بلند۔</p>	<p>داوار منصف۔ اللہ تعالیٰ کا نام شمہ۔ ایک بار سونگھنا۔ مجازاً تھوڑا سا۔ وسعت آہاد۔ کشادہ مقام عطایا۔ جمع عطیہ بخشش۔ مواہب۔ جمع مہرب۔ بخشش سرگرداں۔ پریشان۔ صلالت۔ گمراہی</p>
<p>نسلاک۔ پروٹی ہوئی۔ ترکمان۔ ترکوں کا ایک گروہ جو اور ترکوں کو ذلیل سمجھتے ہیں۔ مخذول۔ ذلیل۔ خوار۔</p>	<p>حاشا وکلا۔ یہ دونوں کلمے انکار اور کسی چیز سے بری ہونے کے لئے مستعمل ہوتے ہیں۔ مشیت ایزدی۔ خدا کی مرضی صفحہ ۴۸</p>	<p>صفحہ ۴۷ امداد۔ ایک شمس مہینہ ہندی میں اشد او۔ سختی۔ کسب سال۔ بدھی۔</p>
<p>گو۔ گڑھا۔ بگو عدم ضرورت۔ مرنا۔ اہل محاسبہ۔ حساب لگانے والے شہر لور۔ ایک شمس مہینہ اس وقت آفتاب صبح سنبلہ میں ہوتا ہے (ہندی مہینہ کنوار)۔</p>	<p>مخذول الخاقیہ۔ ذلیل انجام والا۔ سہیل یانی۔ یہ ستارہ زمین کی طرف نکلتا ہے اس لئے اس کو اہل سہیل یانی کہتے ہیں اس کی روشنی میں چہرہ رکھنے سے خوشبودار ہو جاتا ہے۔</p>	<p>نشان می داوند بتاتے تھے جہان کشا۔ جہان فتح کرنے والا۔ رخصت۔ اجازت۔ خاقانی۔ شاہی۔ سجن سرا۔ بات کرنے والا۔ ناطامنی۔ ناموافقت۔</p>
<p>ہاویہ۔ دوزخ۔ جہنم۔ مستقر۔ ٹھہرنے کی جگہ۔ زمستان۔ جاڑے کا موسم۔</p>	<p>بے چوں۔ بے مانند۔ ولہ الزنا۔ حرامی بچہ۔ شعرا میں مشرات الارض جو</p>	<p>ایزو۔ خدا۔ مسامع۔ جمع مسمع۔ کان۔ بہ مسل مع قبول۔ نیا پسند نہیں آتی</p>

الہام ترجمان - الہام کا ترجمہ	جشن منایا تھا۔	اعتماد - بھروسے کا۔
کرائے والا۔	جشن - عیش و خوشی۔	فصل - نگینہ۔
ترجمان - ایک زبان کو دوسری	نکس - چھپنے کی جگہ (مکان جمع)	خاتم - انگوٹھی
زبان میں بیان کرنے والا۔	از نکس - ... ظہور آید۔	مختیاری - خوش نصیبی۔
صفحہ ۴۹	چھپنے کی پوشیدہ جگہ سے ظاہر ہونے	سیف - تلوار سیوف جمع۔
معسکر - خیمہ گاہ۔	کے چہرہ پر آئے یعنی پوشیدگی	مسلول - کھنچی ہوئی۔
پرووت - ٹھنڈک۔	سے ظاہر ہو	مختیزہ - ارمح جمع۔
گرم سیر - گرم ملک۔	مواہب عظمیٰ بہت بڑی بخششیں	مصقول - صیقل شدہ۔
اہل غواہت - گمراہ۔	مسرت پر اسے خاطر - دل	دشمن کا ہی - دشمن کو گھلانے
بدرقہ - رہبر۔	کو خوش کرنے والا۔	سریر - تخت۔
وے - ایک شمسی مہینہ اس وقت	منشور حضرت شاہنشاہی	مخزن - خزانہ (مخازن جمع)
آفتاب برج جدی میں ہوتا ہے	خانگاہان سپہ سالار و لہ محم	معرکہ - لڑائی کا میدان محارک جمع
دہندی ماگہ۔	بیرم خاں کہ در واقعہ راجہ	مقدمہ پیش - ہراول۔
خرسندی - خوشی۔	بیربر۔	تقدمہ پیش - خوشی کا پیشوا
نوروز - کا ذکر پہلے آچکا ہے	اعتناء خلافت و فرماں	مخافل - جمع محفل۔
نوروز دہوتے ہیں ایک نوروز	روانی - بادشاہت اور سلطنت	وحدت سرا - خلوت کامکان
خاصہ ماہ فروریس کا پہلا دن	کا قوت بازو۔	محرم - رازدار۔
(فروریس بیساکہ کو کہتے ہیں)	بیربر - ہمیشہ داس نام تھا	سرا - جمع سریرت - پوشیدگی
اس وقت موسم بہار شروع	بیربر خطاب - ایک بھاٹ تھا	دل کی بات۔
ہوتا ہے دوسرا نوروز فروریس	بسیب لطیفہ گوئی کے اکبر نے	صفحہ ۵۰
کی چھٹی تاریخ اس وقت جمشید نے	اس کو اپنا مصاحب بنالیا تھا۔	وارا ملک - پایہ تخت۔

حرفیت ہم صحبت۔	نوید۔ خوش خبری۔	مثال۔ فرمان۔
رحیق۔ خالص شراب۔	انعامتہ۔ جمع افغان۔	نخامند۔ یاغبان۔
بیت الممور۔ آباد گھر۔ مجازاً	ملاعتہ۔ جمع ملعون۔	حق گزاری۔ حق ادا کرنا۔
میخانہ کیونکہ زندہ اسکو آباد گھر سمجھے ہیں	میار الدین۔ دین کے بارے	نقش بند۔ نقاش۔
تیرساتویں سمان پر ملائکہ کا کعبہ ہے	میں لڑنے والا۔	معنی آفرینی۔ معنی پیدا کرنا
دل کشائی۔ خوشدلی۔	خلال۔ درار۔ شکاف۔	نکتہ پوچھنا۔ باریکی ملائے والا۔
خلف الصدق۔ پیوت بیٹا۔	جبال۔ جمع جبل۔ پہاڑ۔	واقیقہ یاب۔ باریکی سمجھنے والا۔
اعظم۔ اعظم کی حج۔ بزرگ تر۔	متوازی۔ پوشیدہ۔	رہرشناس۔ بھید بچانے والا۔
اعالی۔ اعلیٰ کی جمع۔ برتر۔	رؤس۔ جمع راس۔ سرداران۔	صیقل نما۔ جلا دینے والا۔
مفاخر۔ جمع مفخر۔ فخر کرنا۔	حرم۔ احتیاط۔ ہوشیاری۔	جلیس۔ ہم نشین۔
مطرح۔ ڈالنے کی جگہ (مطرح جمع)	بقتل و نہب۔ سانیدہ۔	انہس۔ ساکھی۔ دوست۔
انظار۔ نظر کی جگہ۔	قتل اور لوٹ مار کر کے۔	درباختہ پوو۔ ہار چکا تھا۔
اعطاف۔ مہربانی کرنا۔	زمام۔ باگ (ازمنہ جمع)	آزادگی۔ آزاد ہونا۔
سرایت۔ پھیلتا۔ اثر کرنا۔	شعاب۔ جمع شعیب۔ پہاڑی راستہ	خاکدراں۔ ظلمانی۔ تاریک مقام
قدوہ۔ پیشوا۔	صعاب۔ جمع صعب۔ سخت و دشوار	کنایہ از دنیا۔
خوانین۔ جمع خان۔ لقب	توزک۔ (ترکی) بند و بست۔	رحمت۔ پرست
شاہان ترکستان۔	کٹل۔ بست پہاڑ۔ مٹی کا اونچا ٹیل	کھرنے کا سامان باندھا (یعنی
برخوردار جس سے فائدہ	بقدر۔ ذرا۔ تھوڑا سا۔	روانہ ہو گیا) (یعنی مر گیا)
حاصل کیا جائے۔ مجازاً بیٹا۔	سر اسیمہ۔ پریشان۔	قالیب غصہ۔ کنایہ از بدن
الہام نوش۔ الہام سننے والا۔	ومساز۔ ساتھی۔	سلوک۔ چلنا۔
چشم زخم۔ نظر بد	عنوان۔ آغاز۔ سرخی۔	ناگزیر۔ ضروری۔

اختفا - چھپنا -	نشہ فریب - پیاسوں کو	تراکیب - جمع ترکیب - ملانا -
جلیاب - پردہ -	وہو کا دینے والا -	مجاور عالم قدم - قدیم عالم کا پڑوسی
سپہر مشاکل - آسمان کا شعلہ	عاقبت - انجام - عواقب جمع	یعنی عالم ارواح کا رہنے والا مرد
مکدر - گدلا -	ایلی - قاصد -	عناصر - جمع عنصر -
منقص - ناخوش گردانیدہ شد	چشم صورت - ظاہری آنکھ -	موالید - جمع مولود پیدا کیا ہوا
خاطر دریا مقاطر - دریا جیسے	صفیہ ۵۲	موالید تین ہیں جمادات - نباتات
قطرہ رکھنے والی طبیعت یعنی	عطوفت - مہربانی -	حیوانات -
بہت بڑی فیاض طبیعت	ایں گرہ دردل ماند - یہ گانچ	عذیم المثالی - بے نظیر ہونا -
معراج - سیڑھی (معارج جمع)	دعوت دل میں رہی -	آثار - جمع اثر - نشانیاں -
کنایہ ہے مرتبہ کی یلندی سے	تو وہ خاک (یعنی دنیا)	تامل - رنجیدہ ہونا -
گرم رو - تیز چلنے والا -	تیرہ معاک - اندھیرا گرہا -	عکس - حسرت کرنا -
چشم داشت - امید -	پُر کردنی - بھرنے کے قابل	تعبیر - بیان کرنا -
سیراموں - گرد -	انپا ستنی - پاٹنے کے قابل	دیدہ سریرت - چشم باطن -
خمخانہ در آلود پچھٹ سے	پیوند - علاقہ - تعلق -	باصرہ بصیرت - دیدہ ظاہر -
آلود شراب خانہ (دُنیا)	کشیدنی - پینے کے قابل	مشہود - ظاہر -
ہلاہل - وہ ہلاک کرنے والا	شیخ سیما بی - پارہ جیسا بقیار	انچہ از کتم عدم وجودی آید -
جس کے اثر کو تریاق بھی دفع نہ کر سکے	ڈھانچہ (یعنی بے تاب بدن)	جو نیستی کے پردہ سے وجود میں آتا
سراب نکھاری مٹی جو دور سے	کالبد خاکی - خاکی بدن -	ملا - محاسن -
پانی کی طرح معلوم ہوتی ہے -	بدائع شمائل - نادرا اور انوکھی	متکفل نظام کل سبک کام
خمار - وہ تھوڑا سا نشہ جس میں	نصلیتیں -	کی درستی کا ضامن ہے -
درد سر اور اعضا شکنی پیدا ہوتی ہے	عالم بشریت - عالم انسانی	مستقیم - سیدھا -

مصابرت - صبر کرنا -	فرشتوں کی طرح تیز رفتار اور بکے	بوضوح پیوست - ظاہر ہوا -
پیش گرفتہ - اختیار کر کے -	ارادہ والا ہے -	استحسان - پسندیدگی -
از ارادہ خود گزشتہ یعنی اپنا	براصل - قرار واقعی -	اسرع - زودتر - بہت ہی جلد -
ارادہ (یعنی رونادھوتا) چھوڑ کر	درجوزہ تسخیر در آورده فتح	صفحہ ۵۴
ساز و موافقت کرے - صبر کرے	کرنے کے احاطہ میں لائے	بطرز مسئلوی - بطور سوال -
پے می برند - پہنچے ہیں -	(یعنی فتح کر لی)	بدرجہ تعلق متعلق گردید -
وظائف - جمع وظیفہ -	مہام - جمع مہم -	قبولیت کے درجہ تک آگے
بہرہ وافی - پورا حصہ -	فارغ - مطمئن -	چلنے والی ہوئی -
وجود با جو - بختنے والا وجود -	وارا خلافت العالمیہ - بلند	منشائیر - منشور کی جمع - فرما -
پیشتر و قافلہ فنا یعنی مراد الایمان	پایہ تخت -	اصدار - صادر ہونا -
محل اقامت بر بندو -	مخیم - خیمہ گاہ -	فراخور - لائق -
اس رنج کے گھر سے ٹھہرنے کا کچا	متوزع - پریشان -	نزول اجلال داریم - قیام
باندھے یعنی مرے -	مطاوی - جمع مطوی -	کریں گے -
عنائم - قیمت کی جمع -	شماکم - جمع شمیمہ - خوشبو -	تجہیر - سامان کرنا -
ایر پیوند - ہمیشہ رہنے والا -	فارح - خوشبودینے والا -	دودمان معلی - بلند خاندان -
نائبہ - سختی - مصیبت - حادثہ	مجاوی - جمع محوی - مضامین -	اخبار - جمع خبر -
(لوائب جمع)	نسائم - جمع نسیم -	معاودت - لوٹنا
سجورج - ظاہر ہونا -	عبودیت - بندگی -	شقوق - جمع شق - قسم -
و فو و کوچ کرنا - ارادہ کرنا -	اصفا - سنا -	بعد - دوسری - بعد جمع -
تدبیر تامل -	اطفا - بچھانا -	صفحہ ۵۵
جنود و فو و - وہ لشکر ہو	نواثر - نائرہ - شعلہ -	منشور حضرت شاہنشاہی

انظار و جمع نظر۔	اوائل۔ جمع اول۔	بہ خانخانان سپہ سالار
تجدید۔ نیا کرنا۔	اعتدال۔ برابری۔	اعتضاد الممالک اعظمی
آبائے علوی (ہندی کے باپ)	صنوف۔ جمع صنف۔ قسم۔	اعتاد الخلائف الملک
سے مراد آسمان یا سات سپاہی	مصدر۔ صادر ہونے کی جگہ۔	طرعی سلطنتوں کا قوت بازو
امہات سفلی (نیچے کی باتیں)	لطائف۔ لطیفہ کی جمع۔	طرعی سلطنت کے پھروسے
سے مراد زمین۔ ارض عناصر۔	طراوت۔ تراوٹ۔	کا آدمی۔
انشاق۔ کام کی ترتیب اور	تراہت۔ خرمی۔	رکن۔۔۔۔۔ القاہرہ۔ زیر ست
درستی۔ مجازاً بندوبست۔	ایتسام۔ کھلنا۔	سلطنت کا ستون۔
ارضی۔ ارض کا آسم شسوب زمین	اہتراز۔ ہلنا۔	عضد الدولہ الباہرہ۔
اجرام سماوی۔ آسمان کے بدن	نشوونما۔ بڑھنا۔	روشن دولت کا قوت بازو۔
شائے چاند سورج وغیرہ۔	کوس۔ نقارہ۔	ذی الخصال الرضیہ بندہ
صفوحہ ۵۶	طنطنہ۔ آوازہ۔	خصلتوں والا۔
ابداع۔ نئے سرے پر کرنا۔	گنبد دوار۔ سے مراد آسمان ہے	والشمائل المرصیہ۔ پسندیدہ۔
قواب نامیہ۔ بڑھنے کی قوتیں	روح نباتی۔ وہ روح جو گھاس	عادوں والا۔
جن سے پختہ آگے اور پڑھتے ہیں	پات میں پائی جاتی ہے۔	صاحب۔۔۔۔۔ والمعنویہ
کارخانہ تلوین سے مراد درستی	نوبادہ۔ پودا۔	ظاہری اور باطنی خوبیوں والا۔
یاد نیا کا کارخانہ۔	عالم آب و گل۔ کنایہ از گیہا۔	بیج۔ خوش۔
صومعہ عبارت غایہ رسلان گیہا	آوز۔ موسم بہار کا شمسی مہینا۔	نجستہ۔ مبارک۔
صومعہ داران حلقہ۔۔۔۔۔ ریا	نور سیدگان شکر بہار سے	اواخر۔ جمع آخر۔
سے مراد ظاہری مکار۔ گوشہ	مراد پودے اور درخت۔	خوب۔ بارہواں بیج اس وقت
نشین عابد۔	شست و شو واوہ۔ نہلاؤ ہلا کر خطاب می کند۔ باتیں کرتا ہے۔	ہندی مہینہ چیت ہوتا ہے۔

نذر ق۔ مکر۔ ریا۔ دکھاوا۔ پا افشردہ۔ پانوں جاتے ہوئے نابیش۔ گرمی۔۔ افسردہ۔ جاہوا۔ پڑمردہ۔ غفلت گزار غفلت میں بسر کرنے والا۔ تعب۔ سختی۔ عنا۔ رنج۔ مترانہ۔ راگ۔ موتروں۔ باوزن۔ بہبود۔ بہتری۔ انحصار۔ جمع غنیمت۔ شلخ۔ آتش ہے وہو۔ حرارت آفتاب حلوائے آتش ہے وہو۔ صبح۔ شمع۔ دترتوان سے بیٹے میوے مراد کیا۔ صبح۔ نقطۂ اعتدال یعنی۔ وہ جگہ جہاں آفتاب موسم بہار کے شروع میں آتا ہے۔ اس وقت راستہ دن برابر ہوتے ہیں۔ مقدیمان عالم بالائے مراد	ملائکہ و ارواح۔ غبار آلودگان خطہ خاک سے مراد آدمی وغیرہ۔ خطہ۔ وہ محدود زمین جس کو خط کھینچ کر آباد کیا جائے۔ راقت۔ مہربانی۔ مفسر۔ زاری کرنے والا۔ عہد بیت۔ بے نیازی (پہلا) ذات الہی سے مراد ہے۔ سبح۔ تسبیح۔ خضوع۔ گڑا گڑاٹا۔ عالمیاں۔ عالمی کی جمع۔ دنیاوی اعتقاد۔ سسنا۔ طرح کے۔ صبح۔ شمع۔ نقطۂ اعتدال یعنی۔ وہ جگہ جہاں آفتاب موسم بہار کے شروع میں آتا ہے۔ اس وقت راستہ دن برابر ہوتے ہیں۔ مقدیمان عالم بالائے مراد	مشام۔ دماغ۔ قوارح۔ جمع قوارح۔ خوشبو۔ بشارت نموش۔ خوشخبری سننے والا مجامع۔ جمع مجمع۔ مجلس۔ صفیہ ۵ نفائس۔ جمع نفیس۔ تحفہ۔ جمع تحفہ۔ دیوان بیگی۔ کیوتروں کی ایک قسم جن کا رنگ ہمردونوں بازو دم اور سر سپید ہوتے ہیں۔ سلطان حسین مرزائی۔ کیوتروں کی ایک قسم جنکے پلے کا سلطان حسین مرزا کو بہت شوق تھی۔ ملاہوا۔ ساتھ ساتھ۔ چرخ۔ کیوتروں کی قلابازی عشقپاز۔ کیوترباز۔ عربی طبیعت میں طبیعت کا ماننے والا (اس میں اضافت بیانی ہے) روح حیوانی۔ وہ روح جو جانوروں میں پائی جاتی ہے۔ صطلاح اطباء میں وہ لطیف بخار جس کا خاص محل دل
---	--	---

اور شراٹن ہیں۔	مساوات۔ برابری۔	رہز۔ اشارہ۔
شماخ در شماخ۔ رنگارنگ	مہجور۔ جدا۔	ایکا۔ اشارہ
انساب۔ جمع نسب۔	تخصیص۔ خاص کرنا۔	ایراز۔ ظاہر کرنا۔
قل علی۔ ایک کبوتر باز کا نام۔	فرح۔ خوشی۔	واقع۔ دور کرنے والا۔
اند جان۔ ترکستان کا ایک شہر	ملکوت ناظر۔ فرشتوں کے	سہر کی۔ ایک کبوتری کا نام ہے۔
قالب۔ بدن۔	عالم کو دیکھنے والے۔	المشہور۔۔۔۔۔ الاوصاف
مروار۔ اڑان۔	منہسط۔ فرحناک۔ خوش۔	وہ اطراف اور اطراف میں مشہور ہے۔
حمام۔ کبوتر۔ خاتمہ قلم	خلال۔ درمیان۔	اور وہ صفوں سے بے پروا ہے
بال۔ بازو۔	زیرک۔ ہوشیار۔	مستعد۔ سعادت حاصل کرنے والا
ظاؤس۔ مور (طیسان جمع)	ایجا بالہ۔ مساتھم۔ اُن کی	عشق الیقین۔ عشق سے ملا ہوا۔
برتا۔ جوان۔	غریبوں کے قبول کرنے کو۔	اینا۔ جمع ابن۔ بیٹے۔
خوشہ پرویں۔ یہ چہ ستائے	رقم زدہ۔ لکھا ہوا۔	مورٹ۔ پہچاننے والا بخشنے والا۔
برج ثور میں ہیں۔	پرنگالا۔ کبوتر کا نام۔	انشراح۔ خوشی۔
گوئے پروہ در باری۔	پرکار۔ چالاک۔ ہوشیار۔	ارتیاح۔ آرام پانا۔
باری میں سبقت لے گیا۔	آرمیدہ خاطر۔ وہ شخص جس کا	کلتیر۔ ایک قسم کا کبوتر جس کے
صفیہ ۵۸	دل مطمئن اور آرام سے ہو	گلے میں شہید پیدا ہوتی ہے۔
اولیٰ جتہ۔ بازو والے صفت	(اہل اللہ۔ فقیر)	کم پر۔ ایک قسم کا کبوتر۔
فرشتوں کی کلام مجید میں آئی ہے	قائد۔ کھینچنے والا۔ رہتا۔	سکبار۔ پلے بوجھ والا۔ وہ شخص
آستیانہ۔ گوندلا	وعائے سحری۔ وہ دعا	جس کے تعلقات کم ہوں۔
طیران۔ اڑنا۔	جو صبح کو مانگی جائے۔	سپاک خیر۔ جلد اٹھنے والا۔
معلق زمان۔ بازی کھیلنا۔	صفیہ ۵۹	صفیہ ۶۰

شعل کلاں - ایک کبوتر کا نام ایک کو صفری دوسری کو کبری کہتے ہیں	شواخ - شامخ کی جمع - بلند -
جسک دم میں کئی سپید پڑتے ہیں - حرم - چار دیواری - مجازاً خانہ کعبہ	لیور - جمع طائر - اڑنے والا
بالاروی - اوپر جانا - بلندی میں	مکان نو - نیا بجہ
اڑنا -	صفحہ ۱۱
سپید دم - یہ بھی ایک قسم کا کبوتر	منشور حضرت شاہنشاہی
لعبت - گڑیا	بحکیم ہمام - الخ
چتر نگار بہت بیل بوتے والا -	
کنارہ دار - نام مادہ کبوتر کا	حکمت مایہ - کنایہ اور حکیم -
باز و سپید ہو -	ایاب - اوتنا -
زرہ پائے - پنچنی -	فطانت ایاب - دانائی کی جگہ
خلخال - جھا بھن -	مجازاً دانا -
اصالت - اصل ہوا -	معارف - جمع معرفت -
انصاف - کوئی صفت رکھنا	مسالک - جمع مسلک - راہ -
اتفاق وارند - ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں	اجمال - جمع اجمال - بزرگ تر -
بادام - ہمیشہ -	مستظہر - قوت پانے والا -
عشائر - جمع عشیرہ - قبیلہ خویشاں	مستبشر - خوش خبری حاصل
بام - چھت -	کرنے والا -
بنات لغش - سات پریشان	جولان - گھومنا -
ستارے کے چار جناح کی صورت	سجود - سجدہ کرنا -
کے ہیں اور دوسرے تین کونہات	مخلو - بھرا ہوا -
اکتے ہیں اور ان دو شکل میں سے	مشحون - بھرا ہوا
	نیم - جمع نیمہ -
	نیلاب - دریائے اٹک -
	التذاو - مزہ حاصل کرنا -
	حظ - حصہ -
	یکران - وہ گھوڑا جس کی طرف کسی شخص سوار ہوتا ہو - اصل گھوڑا
	منعطفت - پھرنے والی -
	مفارق - جمع مفرق - مانگ مری
	دمشور - بابا حسن ابدال
	عسری - مقاموں کے نام ہیں

مرداد۔ ہر شمس جینے کا ساتواں دن	اسہال۔ دستوں کی بیماری۔	واب۔ طلقہ۔
ماہ الہی۔ چونکہ اکبر شاہ اپنے	ارتحال۔ کوچ کرنا۔	دل بستگان عالم صورت
آپ کو آگہ کھلاتا تھا۔ اس لئے	فراق صوری۔ ظاہری جدائی۔	دنیا کی عادتوں میں مبتلا ہونے والے
ابتدائی جلوس کے سال میں	ہیکل غصری۔ جسمانی صورت۔	تقدیرت خداوندی۔ حکام الہی
اور تاریخ وغیرہ کا لقب الہی	قالب خاکی۔ بدن	رضا بقضا حکم خدا پر خوش رہنا۔
رکھا تھا۔	شماثل روحانی۔ روحانی عادتیں	طول حیات۔ زندگی کی درازی۔
بیدار دل۔ ہوشیار دل۔	لطائف ذاتی۔ ذاتی خوبیاں	تقدیم۔ مقدم کرنا۔
شبستان۔ رات بسر کرنے کی جگہ	بارکاتیں۔ خدائی بھید جاننے والا	متاعب۔ جمع تعب۔ رنج۔
ضما ئر۔ جمع ضمیر۔ دل کے بھید	عالم تقدس۔ عالم غیب۔	غصہ۔ رنج۔
ہوشیار مقرر انجمن سرائے شہید	نشاء قانی۔ دنیا۔	شدائد۔ جمع شہید۔ سخت۔
باتوں سے خبردار	عالم باقی۔ عالم ارواح۔	مصائب۔ مصیبت کی جمع۔
مستشار وہ جس سے مشورہ	صفیہ ۳۶	علامہ۔ بہت بڑا جاننے والا۔
چاہا جائے۔	ظلمت خائے خاک۔ گناہ از بدین	روزوں۔ ہر شمس جینے کا ایک دن
ابد مقبول۔ ہمیشہ رہنے والا۔	عالم اسباب۔ دنیا۔	فہامہ۔ سمجھنے والا۔
مؤمن۔ امانت دار۔	وقائش۔ وقادار۔	علامۃ الزمانی۔ میرے زمانہ کا
مقرب الحضرة السلطانی۔	پوچھ آگم۔ پورے طور پر۔	بہت بڑا جاننے والا۔
شاہی درگاہ کا نزدیک۔	نفس واپس۔ آخری دم۔	فہامۃ الدورانی۔ میرے زمانہ کا
سرے فانی۔ فنا ہونے والا گھر	حیات مستعار۔ مانگی ہوئی زندگی	بہت بڑا سمجھنے والا۔
تنگنائی ظلمانی۔ تاریک نگ	خرع۔ گریہ وزاری۔	تذکرہ۔ یادگار۔
جگہ ان دو ٹوں لفظوں سے	فرع۔ گھبراہٹ۔	مشائین۔ وہ حکیم جو کوشش کر
مراد نیا ہے۔	عوام الناس۔ عام لوگ۔ جاہل آدمی	جل پھر کر علم حاصل کرتے ہیں۔

تیسرہ۔ بنیا کرنے والا۔

قدما۔ جمع قدیم۔ پرانے۔

متحرکین۔ متحرک کی جمع۔ دریا

جیسے علم والا۔

مجموعہ۔ جمع کیا ہوا۔ مجازاً کتاب

جامعہ۔ جمع کرنے والا۔

شرف الہی۔ جمع شریف۔

جرائد۔ جمع جریدہ۔ دفتر۔

ملکات۔ جمع ملک۔ تختہ عادت

مورد۔ اُترنے کی جگہ۔

کشاف۔ کھولنے والا۔

معاقد۔ جمع معقد گرہ مجازاً مشکلات

نقاد۔ پرکھنے والا۔

محسوس۔ سے مراد مجازاً الفاظ

و عبارت

مفہوم۔ سے مراد معانی۔

عصہ الدولہ۔ دولت کا قوت بازو

ظلمت و قیام۔ دنیا۔

تشر۔ آزر و گی۔

تاسفت۔ افسوس۔

مغفور۔ بخشا ہوا۔ یہ صفت

مردہ کے واسطے بولتے ہیں۔

صفحہ ۶۴

مشیت ازلی۔ خدا کی خواہش

ارادت لم یزلی۔ خدا کی مرضی

ارتضا۔ خوش ہونا۔

اصطبار۔ صبر کرنا۔

تبعیت۔ پیروی کرنا۔

استلام۔ پتھر کو ہاتھ یا لب

سے بوسہ دینا۔

فرمان حضرت شاہنشاہی

یا اعظم خان کو کلتاس۔

احراز۔ حاصل کرنا۔

کو کلتاس۔ دودھ شریکا بھائی

مستحسن الخدمت۔ اچھی

خدمت کرنے والا۔

استرضاء۔ رضا طلب کرنا۔

صفحہ ۶۵

مشر۔ بھل دینے والا۔

نکو ہیدہ ترین۔ بہت ہی بڑی

اخطار۔ جمع خطر۔ خوف۔

نتیجہ۔ نتیجہ دینے والا۔

مشروبات۔ جمع مشروب۔ نیکی کا بدلہ دینا

خسراں۔ گھماٹ۔ ٹوٹا۔

واہمہ۔ بڑا خیال۔

معزول۔ بیکار۔

خمول۔ گمنامی۔

بارقمہ۔ روشن۔

خاطر۔ وہ بات جو دل میں

گزرے۔ مجازاً دل۔

کتف۔ پناہ۔

غیبت۔ غایت ہونا۔

رزیں۔ پختہ۔

صفحہ ۶۶

طوائف کسی چیز کے چاروں طرف گھومنا

طنیان۔ حد سے گزرنا۔

رافتہ۔ مہربانی۔

نہجی۔ اکبر اپنی دودھ پلانہولی

کو کلتا تھا۔

غریب۔ پردیس۔

مطعون۔ طعنہ لیا ہوا۔

غریبیت۔ ارادہ۔ عزائم۔ جمع

وبال۔ پنج۔ نکال۔ عذاب

صفحہ ۶۷

دستور العمل حضرت شاہنشاہ
عممال ممالک محروسہ۔

دستور العمل۔ کام کرنے کا قانون
عممال۔ جمع عامل۔ گورنر۔

متصدی۔ ذمہ دار کام کا
پیشکار۔ کارکن۔

نومین شہزادہ۔ باشاہوں کے اعزاء
مشہور الادب۔ ادب کا فن

منبع۔ سرچشمہ۔ (مناہج جمع)
معدن۔ کان۔ (معدن جمع)

منظمان۔ جمع نظم۔ بندوبست
کرنے والا۔

اخلاص منش۔ مخلص۔
امصار۔ جمع مصر۔ شہر۔

قریات۔ جمع قریہ۔ گائوں۔
کترات۔ کٹر کی جمع۔ ہندی

لفظ ہے۔
صحرا گریں۔ جنگل میں

رہنے والے۔
ماندوبور۔ رہتا سہتا۔

طب روحانی۔ وہ طب جو روح
کی اصلاح کرتا ہے۔

اخلاق ناصری۔ خواجہ نصیر الدین
طوسی کی تالیفات سے ہے۔

منجیات۔ منجی کی جمع۔ نجات
دینے والا۔

مہلکات۔ جمع مہلک۔ ہلاک
کرنے والا۔

احیاء العلوم۔ امام غزالی کی
عربی میں کتاب ہے۔

کیمیائے سعادت۔ فارسی
میں امام غزالی کی کتاب ہے

یہ دونوں کتابیں علم اخلاق میں
ہیں امام غزالی نے احیاء العلوم

کے مضامین کو دو قسم پر تقسیم کیا
ہے ایک مہلکات ہیں دوسری

منجیات۔
ثنوی مولوی روم۔ مولوی ہمت۔ دعا۔

جلال الدین رومی کی تصوف
اور علم اخلاق میں ثنوی ہے

تسویل۔ چکنی چٹری باتیں
بنانا۔ مکاری۔

تزویر۔ مکر۔ خداع۔ فریب

ارباب تزویر و خداع
مکاروں اور دھوکا دینے والوں

ازجائے زور۔ دھوکا نہ کھائے
نشاء تعلق۔ دنیا۔

صفحہ ۶۸
مجر و ننگ۔ تنہا۔

اصطلاح صوفیہ میں مجر وہ
شخص جو مرتبہ تجرید پر پہنچا

ہوا ہو۔ جب سالک مرتبہ
تجرید پر پہنچتا ہے تو خبر خدا

کے اور کوئی علم نہیں رہتا اس
درجہ میں سالک اپنے کو بھی بھول

جاتا ہے۔ فارسی میں اس کو
ہے ایک مہلکات ہیں دوسری

خروج۔ نکلنا۔ دخول۔ داخل ہونا

میران۔ ترازو۔ میا زین جمع۔
پاداش۔ بدلہ۔

اغماض۔ چشم پوشی۔
متحرو۔ سرکش۔

ورشی - سختی -

رہنمائی - راستہ بتانا -

تباہی مدارج - تفاوت مراتب -

پوست کندن - کھال اڑھینا -

کبار - جمع کبیر - بزرگ -

اشرار - پرہیز کرنا -

است - مارنا کوٹنا -

صفحہ ۶۹

احیانا - کبھی کبھی -

سند - دیوار - مجازاً مانع -

مستنع - شہنہ والا -

بابہ مصیبت -

کبریت - اکر سرج گندہک -

اکیر اور نایاب - ہر وقت مشہور -

نام ساختہ - نادرست -

دیوان - پکری -

اسامی - جمع اسم - نام -

واو طلب - واو خواہ -

شعاب زرگی - بھلدی -

سخت سار - باتیں بنانے والا -

مفتری جھوٹ بولنے والا -

صحت - خموشی -

متہم - وہ شخص جس پر تہمت لگائی جائے -

اجلاط - جمع جلف - کینہ -

مسخرو - بیباک -

صفحہ ۷۰

استمالت - اچھی باتوں سے کسی کو -

اپنی طرف مائل کرنا -

نقاوی - یعنی نورانی - اصطلاح

کاشتکاران میں وہ روپیہ جو

رعایا کو دیا جائے تاکہ وہ سامان

خریدیں اور زراعت کریں -

رعایا کے پرزہ - ادنی رعایا -

خبر وگ - ناموافق باتوں سے

طبیعت کا پریشان ہونا -

شک - غصہ - شہر مندرگی -

آزروگی -

متکفل - ضامن -

تلائی - بدلا -

صفی ۷۱

کیش - مذہب -

معرض - تعرض کرنے والا -

چھپر چھپا کرنے والا -

تعرض - سامنے آنا چھپر چھپا کرنا -

فرا ترک - ذرا اونچا -

شہید العداوت - سخت دشمنی -

زندانی - قید خانہ -

بشریت - آدمی ہونا -

خرخشہ - بیجا جھگڑا -

ہزل - مسخرانہ -

جاسوس - حالوں اور خبروں

کو ڈھونڈنے والا -

شہرت گزین - مشہور -

صفحہ ۷۲

چرب زبان - تیز زبان -

چکنی چٹری باتیں بنانے والا -

مشغلہ - کاروبار (مشاغل جمع)

استعداد - کسی کام کے واسطے

تیار ہونا - مجازاً قوت -

ورار نفسی - بکواس زیادہ

باتیں بنانا -

ضائع - برباد -	صواب دید - راس - مشورہ -	نرخ - اجناس کی قیمت -
تربیت - پرورش کرنا -	وقائع - جمع واقعات - حالات -	ذخیرہ - جمع کیا ہوا -
سراق - سامان جنگ -	سرزند - ظاہر ہو -	مروار - درجہ بدرجہ - تھوڑا تھوڑا کر کے
مشغوف - فریفتہ -	خوار - ہرکارہ -	اردی بہشت - شمشیدی پسر مہینہ
ورزش - مشق -	دور بینی - فرست - دانائی -	اس وقت آفتاب برج ثور میں
نشاء تعلق - دنیا -	پروی نماید - تلاش کرے -	ہوتا ہے (ہندی جیٹھ)
غلہ - اناج -	کاوش - جستجو -	خور داد - شمسی تیسرا مہینہ آفتاب
انبار - اناج کا ڈھیر -	پیرایہ - زیور - زینت -	برج جوزا میں ہوتا ہے (ہندی)
طلوع - نکلنا -	پیرایہ انتظام - بندوبست کا بیجہ	اساڑھ -
نیر نور بخش - روشن کرنیوالا	سرایہ - مجازاً سبب - واسطہ	پیر - چوتھا مہینہ آفتاب برج
ستارہ (آفتاب)	اخذ - لینا - چر - کھینچنا -	سیطان میں ہوتا ہے (ہندی)
تحوّل - آفتاب کا ایک	اخذ و جر - مجازاً رشوت -	ساون -
برج سے دوسرے برج میں جانا	علام - بتلانا - خبردار کرنا -	مروار - پانچواں مہینہ آفتاب
سرو ہند - چھوڑیں -	بالع - بچنے والا -	اسد میں رہتا ہے (ہندی بھادو)
جمہور انام - تمام خلقت -	صفیہ ۴۶	شہر لور - چھٹا شمسی مہینہ (کنوار)
عرائض - جمع عریضہ -	بتاراج روو - لٹ جائے -	ہندی) آفتاب برج سنبل
ترویج - جاری کرنا -	غائب - گم شدہ -	میں ہوتا ہے -
روستایانہ - گنواروں کی طرح	متوفی - مردہ -	مہر - ساتواں مہینہ برج میزان
صفیہ ۴۷	نوم - زمین -	میں آفتاب ہوتا ہے (ہندی کاتک)
در قید کتاب اور لکھ لے	مشارع - پھیلا ہوا -	آبان - آٹھواں مہینہ (ہندی)
اتصال - ملنا -	عبرت - نصیحت -	آفتاب برج عقرب میں رہتا ہے -

آفر نواں مہینہ (پوس) آفتاب	افضال بخشش کرنا۔	حراست۔ نگہبانی۔
برج قوس میں رہتا ہے۔	وظائف۔ جمع وظیفہ۔ وہ کام	رتق و تق۔ بستن و کشادن
وسے۔ سوال مہینہ (ماگہ)	جو روزانہ کیا جائے۔	مجازاً بتدو بیت کرنا۔
ہندی (آفتاب برج جدی میں ہوتا ہے)	از و یاد۔ زیادہ ہونا۔	قبض و بسط۔ مجازاً انتظام
یمن۔ گیارہواں مہینہ (ہندی)	طب اللسان۔ تریبان۔	معموری۔ آباوی۔
یہاگن (آفتاب برج ولوی میں ہوتا ہے)	عذب البیان۔ شیریں بیان	تکثیر۔ زیادہ کرنا۔
اسفند اوتد۔ بارہواں مہینہ	مکامن۔ جمع مکمن۔ پوشیدہ جگہ	مزارع۔ جمع مزرعہ۔ کھیتی
(چیت ہندی) برج حوت میں	موطن۔ جمع موطن۔	مرمت۔ درستی۔
آفتاب رہتا ہے۔	عدالت نراو۔ منصف۔	تقویت۔ قوت پہنچانا۔
متعارف۔ معمولی۔	محک۔ کسوٹی۔	متکسران۔ جمع متکسر۔ ٹوٹے ہوئے
چراغ۔ روشنی۔	اقطار۔ جمع قطرہ۔ کنارہ طرف	خالصہ۔ وہ رعیت کے ملک
صفوہ ۷	سامیہ۔ باند۔	جو سرکار میں ضبط ہو جائیں۔
فرمان حضرت شاہنشاہی	ارتقا۔ اوپر چڑھنا۔	استقلال۔ تنہا کسی کام میں
بہ شہساز خاں کہنو۔	اعتلا۔ بلند ہونا۔	قیام کرنا۔
عبدال گزیں۔ انصاف پسند	عمدۃ الملک۔ ملک کا ستون	علوفہ (ترک) خوراک
معتدلت آئین۔ منصف۔	یا بھروسہ کا آدمی۔	قلع۔ اکھڑنا۔
جلوس۔ بیٹھنا۔	ہیہ۔ روشن۔	تاہیان۔ جمع تلمین۔
چتر۔ چھتر۔	واقرالاعتماد۔ بہت بھروسے والا۔	تاہدار۔ نوکر۔
جل جناب کبریاء۔ بزرگ	کامل الاعتقاد۔ پورے عقائد والا	احسائی جمیلہ۔ اچھی کوشش
بے اس کی ولیمز۔	صفیہ ۸	وصل می شدہ یا شدہ
ظلال۔ جمع ظل۔ سایہ۔	تاہایت۔ اب تک۔	پہنچتا رہے۔

چار و پنجار۔ وقت بے وقت۔	الہام موارو۔ وہ طبیعت جس پر	صفحہ ۷۸
اہمال۔ چھوڑنا۔	الہام وارو ہوتا ہو۔	سایح۔ ساتواں۔
اید مقرون۔ ہمیشہ کا۔	سعادت قرین۔ نیک	قرن۔ سے مراد ۳۰ سال ہیں
حکم جہاں مطاع۔ وہ حکم جو	موائب۔ جمع موکب۔ لشکر۔	ایتساح۔ شکفتہ ہونا۔
جہان کے لئے قابل اطاعت ہو۔	انجم۔ ستارے۔	عنوان۔ سرنامہ۔
شائبہ۔ آمیزش	ثواب۔ جمع ثاقب۔	بروز۔ ظاہر ہونا۔
نفاذ۔ جاری ہونا۔	روشن۔ داخل ہونے والے۔	شعشعہ۔ چمک۔
شریف نفاذ یافت۔ جاری ہوئی بزرگی	انجم ثواب۔ ایسا لشکر جو	ناموس اکبر۔ قانون کلی یہاں
پائی یعنی جاری ہوا۔	ستاروں کی طرح داخل ہونے والا۔	شرعیات سے مراد ہے۔
استصواب۔ درستی چاہنا	تعدی۔ ظلم کرنا۔	قانون اعظم۔ بڑا قاعدہ۔
نصب فرمائیم مقرر فرمائیں۔	قضا۔ حکم خدا۔	اید پیوند۔ ہمیشہ کے۔
صفحہ ۷۹	امضا۔ جاری ہونا۔	جل جلال قدس۔ بزرگ ہے
منسلک۔ آراستہ۔	قضا امضا۔ قضا کے مانند	اس کی پاکی کی بزرگی۔
طبیح۔ رواں۔ جاری۔	جاری ہونے والا حکم۔	حکمت بالغہ۔ رسا داتائی۔
ایواہر۔ جمع امر۔ حکم۔	ضطر اب۔ بے چینی	سلسلہ حبیبیاں۔ زنجیر ہلانیوٹا
اساس۔ بنیاد۔	رباہیت۔ بہبودی	فرمان حضرت شاہنشاہی
بنیان۔ کسی چیز کے چاروں	در منع زکوۃ	کناہ۔ از یاعت و مقتضا۔
ظرف کی دیوار۔	زکوۃ۔ سے مراد سائرات کا حاصل	عالم ایجاو۔ دنیا۔
اشاعت۔ ظاہر کرنا پھیلانا	سعادت نظام۔ سعید۔	وزیر۔ حکومت۔ جنگ۔
رکن۔ ستون (ارکان جمع)	نیک۔ جلوس۔ بیٹھنا۔	تعبیہ پرواز۔ آراستہ کرتے والا
قصر۔ محل (قصور جمع)	جہان بینی۔ بادشاہت۔	ترتیب دینے والا۔
اعلا۔ بلند کرنا۔		کن کن۔ سے مراد امر و نہی

عمرہ کون و فساد - دنیا -

سیاست - انتظام -

ن - جمع مدینہ - شہر -

مہاجر - ہجرت کرنے والا مسافر -

مصلحت - بھلائی -

مکھرنے والا -

مکھرنے والا -

مستحار - ہر روز -

ویدہ پانی - نگہبانی -

وجوہ - جمع وجہ - ذریعہ -

خراج - وہ روپیہ جو زمین کی

پیداوار پر بادشاہ لیتا ہے -

ہزار علیہ - وہ پیر میں کوئی پیر -

جمع و شری - بیچنا - خریدنا -

چار سو - چوراسہ -

چون و چرا - پوچھ گچھ -

چار سو - چون و چرا -

مراود دنیا -

حیانت - حفاظت -

انقود - جمع نقد -

نقاد - صرف -

اجناس کوئی - وہ جنس جو

تدبیر سے پیدا ہوں -

اجناس الہی - وہ جنس جو خدا

قوت الہی سے پیدا ہوں -

مقوم - قیمت لگانے والا -

اعراض - جمع عرض - وہ سب

جو چاندی سونے کے علاوہ ہوں -

انقسی - روحانی -

اقواتی - جسمانی -

مفسد - مفسدہ کی جمع -

محار - خدمت کی جمع - تعریف

وامم - ذمہ کی جمع - برائی -

انصاف - انصاف -

عدالت مناکر - منصف -

علاوت - دلیری -

جلالت مہواطن - دلیر -

بریت - بوزن و معنی عریض خلیق

امضاء - روشن کرنا -

لوامع - جمع لامع - روشنی -

توسعه - کشادہ ہونا -

معاشر - روزی -

تکملہ - پورا کرنا -

نافذ - جاری -

ایراوت وارو کرنا -

جیوبات - جوب کی جمع - جوب

حب کی جمع -

وانہ - مونگ - چنے وغیرہ -

انقذیہ - جمع غذا -

اوویہ - جمع ووار -

کر پاس - ریزی - موٹا کپڑا -

عطریات - عطر کی جمع -

اسباب شمیمہ - مکمل وغیرہ

ادوات جمع ادوات - آلہ -

ادوات چرمینہ - سے مراد چرم

کاسمان حبیب مشک - ڈول بکھال

آلات مسلیہ - تانبے کے برتن -

ظروف چوب - لکڑی کے برتن

ہیمہ - لکڑی -

امتعہ - جمع متاع - پونجی -

ملاک - کسی چیز کی اصل جس سے

وہ قائم ہو -

معاشر - روزی -

معیشت - زندگی بسر کرنا -	قبولیت وار - وہ جو کسی جمع کو اپنے	فطرت سلیم - درست شریت
اسلمہ - سلاح کی جمع - ہتھیار -	وہ بالمقطع قبول کرے -	خطائے - دانائی -
قماش - نفیس کپڑے خواہ	خدا بطلہ - نگہبان - چوکیدار -	یقین - یقین دلائے والے
اونی ہوں خواہ شہمی -	مسالک - مسالک کی جمع - راہ -	صفحہ ۸۸
تمغا - محصول راہ داری -	لازم الاتباع - وہ جس کی پیروی	زائچہ - وہ شکل جس کو طالع ہی
باج - وہ مال جو بادشاہ حق	ضروری ہو -	والے بچہ پیدا ہونے والے دل کھینچنے
حفاظت میں وصول کرتا ہے -	صفحہ ۸۰	ہیں اور اس سے بچہ کے نیک و بد
مرفوع القلم - وہ جس سے حساب	فرمان حضرت شاہنشاہی	طالع کو دریافت کرتے ہیں -
اور مواخذہ کا قلم اٹھا دیا جائے	بہ لاجی علی خانی -	ویساچہ - کتاب کا آغاز -
نطاوول - دست درازی - ظلم -	مختص - وہ جو کسی بات کی	شقاوت - بد نصیبی -
اقویا - جمع قوی - طاقتور -	خصوصیت رکھتا ہو -	طلایہ - چوکیدار -
ضعفا - جمع ضعیف - کمزور -	آلاف - جمع الف - ہزار -	مقدمہ - ہر اول -
اقطار - جمع قطر	وافر الصدق - بہت سچا -	وحوش - جمع وحش - جنگلی جانور -
اکناف - جمع کنف	راشح البراءت - قوی دلیل آوی	افاعثہ - جمع افغان - پٹھان -
تتق - پرورہ -	اصناف - جمع صنف - دو گنا -	تراویپ - سزا دینا -
منعم حقیقی - سچا نعمت دینے	مستظهر قوی پشت ہونے والا -	بلوچ - ایک قوم ہے -
والا (یعنی خداوند تعالیٰ)	مستبشر - خوش ہونے والا -	مرآت جہاں نما کے عینی
موفورہ - بہت -	فخیم - بزرگ -	عالم غیب کو دکھانے والا آمینہ ہے
معمورہ - آباد -	اقتضال - حکم ماننا -	انکسار - ٹوٹنا - مجازاً عاجزی -
مستثنیٰ - وہ چیز جو کسی سے نکالا جا	ایالت - سرداری -	حضرت صاحبقران - سے مراد
مقاطعات - جمع مقاطع -	مطاعہ - قابل اطاعت -	تیمور مہدی - جو شاہ صفی سے

ایک بار ملے تھے اور تمیور نے
اُن سے اپنے حق میں دعا کرائی
تھی۔

استمداد۔ مدد طلب کرنا۔

استطلاق۔ چھڑانا۔

تیروی۔ طاقت۔

جنت آشیانی سے مراد ہمایوں

صفحہ ۸۲

کار۔ مجازاً مشکل۔

فتوت۔ جواہر دی۔

ید طولی۔ کنایہ از کار نمایاں۔

اقصا۔ دور کا کنارہ۔

عرصہ۔ میدان۔

لطافت سرشت۔ خوب۔

نازک۔ پاکیزہ۔

طرح۔ نقشہ۔ انداز۔

حصن حصین۔ مضبوط قلعہ

متواقرہ۔ بہت سی۔

حلقہ بندی و رکوش

کشیدہ۔ اطاعت اختیار

کرنی۔

صفحہ ۸۳

خیال۔ جمع جمل۔ رتی۔

منتخب۔ چنا ہوا۔

بلند بیناں زوایا سے تہائی

پوشیدہ گوشوں کی بلندیوں کو

دیکھنے والے یعنی بخومی یا اہل شد

مختار۔ برگزیدہ۔

مختار و قایق شناسان جدال

آسمانی سے مراد بخومی ہیں۔

مقدم۔ آنا۔

بتازگی۔ از سر نو۔

مسافت۔ دوری۔

صفحہ ۸۴

تشریح خاطر و سرور بل۔ خوشدل

رسوخ۔ مضبوطی۔

ناموس عصمت۔ آبرو۔

مستمر الاحوال۔ ہمیشہ دستی رکھنے

فتور۔ سستی۔

مقتدا۔ پیشوا۔

آشر۔ نشانیاں۔ نیک کام

محرمیت۔ بازوانی۔

صفحہ ۸۵

صمیم القلب۔ صاف دل۔

جامع المعقول والمنقول۔

علوم عقلی و نقلی کا جامع۔

فروع۔ مثل مسائل دین۔

اصول۔ قوانین کلیہ

کما ہی۔ جیسا کہ وہ ہے۔

صفحہ ۸۶

حقایق تبیان حقیقتوں کو

ظاہر کرنے والا۔

عنایت مشحون۔ عنایت آمیز

انتہاء۔ خبردار کرنا۔

المنظار۔ جمع نظر۔

برہان۔ نظام الملک کا بھائی

و کلا۔ جمع وکیل۔

افاضت پناہ سے مراد فیضی ہے

مومی الیہ۔ جسکی طرف اشارہ کیا جائے

انجلیح۔ پورا کرنا۔

در معرض قبول و انجلیح

مقرون خواہد بود۔ وہ بات

منتظر ہوگی اور پوری کی جائے گی

در طلب یکے از فضلا سے	سے مراد اطاعت ہے۔	صفحہ ۸۷
شیراز	حرز۔ پناہ۔	راہوار فراخ نگام گھوڑا۔
ابتسام۔ ہنستا۔ مجازاً	متلین۔ مضبوط۔	کافل۔ ضامن۔
صبح کا ظہور۔	تہنیت۔ مبارک ہادی۔	آمال۔ جمع ال۔ آرزو۔
صفحہ ۹۰	فرط۔ بہت۔	مذاقت۔ ہوشیاری۔ کسی
اعوام۔ جمع عام۔ برس۔	صفحہ ۸۹	کلام میں ماہر ہونا۔
اربعین۔ چالیس۔	ساری۔ پہلی ہوئی۔	مستعد۔ قابل۔ ہنرمند۔
عنقوان۔ آغاز۔	گریز شاعر۔ مکاروں کی طرح	لمحق شونہ۔ یمن۔
ریعان۔ آغاز۔	جنتیش یا سے تہ بند۔ وہ	انصرام۔ تمام ہونا۔
ملکی انتظام۔ آسمان پر نکل	عاقبت اندیش اور دور میں نہیں	ملکوت نماظر۔ فرشتوں کے
مارنے والے یعنی بہت بلند۔	ہوتی ہیں۔	عالم کے دیکھنے والے۔
معرفت۔ پانی چلو میں لینے والا	افساد۔ فساد برپا کرنا۔	فرمان حضرت شاہنشاہی
یعنی پانی پینے والا۔	اخلال۔ خلل پیدا کرنا۔	بیرہان نظام الملک۔
بحار۔ جمع بحر۔	قضا جریان۔ قضا کے موافق	مہبط نظر کی جگہ۔ متعالی۔ بلند
حکم۔ جمع حکمت۔	نصائح یقینان نصیحتوں	مفتخر۔ فخر کرنے والا۔
علی الدوام۔ ہمیشہ۔	کو ظاہر کرنے والا۔	صفحہ ۸۸
مکمل۔ باکمال۔	ایراد۔ وارد کرنا۔	امجد۔ جمع امجد۔ بزرگ تر۔
حواشی جمع حاشیہ۔ گرداگرد۔	سوالف۔ جمع سالفہ۔ گزے ہوئے	اسوہ۔ پیشوا۔
جریان۔ جاری ہونا۔	ہجوم۔ ہلڑ۔ انہوہ۔	راہنمائی۔ راستہ بتانا۔
مطالب انشی۔ انسلٹی یا	معاودت شمال۔ نیک۔	مباہی۔ فخر کرنے والا۔
انشر و محبت کے مطلب۔	فرمان حضرت شاہنشاہی	ہونگندی اور حقیقت شنائی

محفوظ - گھرا ہوا - مفاخر - جمع فخر بزرگی - معالی - جمع معلو - بلندی - صمیمیت - آوازہ - کیسی - وہ بات جو انسان کو کوشش سے حاصل ہو - وہی - وہ جو بلا محنت و کوشش	محض خدا کے فضل سے حاصل ہو اقاوت اقصاف - فائدہ پہنچانے والا - مرضی الشائل - پسندیدہ خصلتوں والا - قائد - کھینچنے والا - مجازاً رہنما سایق - پیچھے سے ہانکنے والا	محکم - کجاوہ - محکم لبتن - کنایہ از سفر - فائض السور - خوشی کا فیض پہنچانے والا - مستسعد سعادۃ حاصل کرنا سعادۃ منش - نیک طبیعت ختم شد قمرنگ و فزول
--	---	--

فرہنگ و فزول دوم

صفحہ ۹۱ حضرت شاہنشاہی عرضداشت کمرین بندہ الفضل - غزوت فروش گنبد کرنے والا - بادا فراہ - جرم کی سزا عذاب روز خور - گیارہویں تاریخ ماہ شمسی کی ملتئم - پیالہ - انتور تینوں مقام کے زام ہیں - قولنامہ - عہد نامہ - روزگوش - ماہ شمسی کی	بچو دھویں تاریخ - چاندنی بی - دکن کی ملکہ ساختہ ناگزیر شاہزادہ - شاہزادہ کے مرنے کا واقعہ - شکشات - دریافت کرنا اتفاق بہم رسید متفق نہیں ہوئے جز لغار - فوج کا بایان حصہ بر لغار - فوج کا دایاں حصہ صفحہ ۹۲ سہیل - یہ ستارہ کنوارے مہینے میں مین کی طرف نکلتا ہے اسی وجہ سے اس کو یانی کہتے ہیں - ولی و حوصلہ - ستارہ جرات جاوید طرانیہ - ہمشہ رہنے والے جزوی - تھوڑا سا - حضرت شاہنشاہی عرضداشت کمرین الفضل بندہ باالفضل عزیمت - ارادہ - سجود - سجدہ کرنا - روزگوش - ماہ شمسی کی
--	--

کروہ۔ تین کروہ کا ایک کوس ہوتا ہے۔ آہو پرہ۔ ایک مقام کا نام ماتدو پودو۔ رہنا سہنا۔ توتہال۔ نیا پودہ۔ ظلال۔ جمع ظل۔ سایہ۔ پراق۔ سامان جنگ۔ ضبط۔ نگہبانی۔ انتظام۔ صوری و معنوی۔ ظاہری و باطنی۔	بار۔ بوجھ لاونا۔ منارل۔ جمع منزل۔ خیمے۔ برخی۔ بعضے۔ مقصود حقیقی۔ سے یہاں مراد شاہی ملازمت۔ بہ بیدار نجات والا قیال شامہزادہ و انبیال۔ جاوید طراز۔ ہمیشہ رہنے والے بہجت۔ خوبی۔ کامروا۔ کامیاب۔ گرامی۔ عزیز۔ حصید۔ شکار۔ شالیستہ۔ مناسب۔ پاسخ۔ جواب۔ چارہ گر۔ تدبیر یا علاج کرنے والا۔	صفحہ ۹۳ نشیب و فراز۔ پنج اوچ۔ احدی۔ وہ سپاہی جو گھڑیٹ شاہی روزینہ کھاتے ہیں او بردقت ضرورت کے بطور محصل وغیرہ کے جاتے ہیں اور بدون کامیابی کے نہیں لوٹتے۔ معتد۔ بھروسہ کے۔ قلاع۔ جمع قلعہ۔ درکار۔ ضرورت۔ برجا۔ مناسب۔
پیشکش۔ نذر۔ ورخوڑ۔ لایق۔ واخی۔ کشادگی۔ کارا گاہ۔ ہوشیار۔ قالب۔ رکابی۔ بدام کشیدہ اند۔ بول میں پھانسا ہے۔ واقعات باہری۔ باہر کے حالات میں تاریخی کتاب ہے۔ برسبت۔ قاعدہ۔ رسم۔ پیش نہاد۔ ملحوظ خاطر۔ نیایش گری۔ دعا مانگنا۔ ایزدی۔ خدائی۔ سحر۔ جادو۔ مجذوب۔ وہ جن پر خدا الہی محبت کا طاری ہو۔ کنج نشیں۔ گوستہ میں بیٹھنے والا۔ استدراو۔ مدد چاہنا۔ کیفیات۔ جمع کیف۔ نشہ لانے والی چیز میں۔	صفحہ ۹۴ روسے واو۔ ظاہر ہوئی۔ اغماض۔ چشم پوشی۔ علانیہ۔ کھلم کھلا۔ الوش۔ جھوٹا کھانا۔	

گنہگار بندہ اند۔ چھوڑ دیا ہے۔	پاستا نیان۔ قدام۔	صلاح وید مصلحت۔
خیر اندیشی۔ بھلائی چاہنا۔	نامزد۔ مقرر۔	دل نہاؤ۔ دلپسند۔
صفحہ ۹۵	بکار آید۔ کام کی ہو۔	ایوہ۔ ہجوم۔
سہ کروں پاکیزہ کرنا۔	عبرت پذیری نصیحت قبول کرنا۔	مکتوبات قدسی۔ پاک
بہ شامہراوہ عالمیاں انیا۔	طرز ذاتی۔ ڈھنگ جاننا۔	دلی باتیں۔
عزراشت خیر خواہ حقیقی	شنوائی۔ سننا۔	جریدہ۔ تنہا۔
ابو الفضل	کلاتان۔ جمع کلات۔ بڑے آدمی	نیچ۔ ڈھنگ۔
توانا۔ قادر۔	سرمایہ۔ سبب۔	صفحہ ۹۷
شادابی۔ تروتازگی۔	بدست افتد۔ ہاتھ پڑے۔	گنجائی۔ گنجائش۔
ہوشیار خرمی۔ ہوشیاری سے چلنا	رہزن۔ ٹیڑھے۔	بتمازگی۔ از سر نو۔
کار شناسی۔ کام جاننا۔	رہزمان درونی۔ فاسد خیالات۔	نفرک۔ خوب۔
مسلک دوستی۔ انصاف پسندی	رہزمان برونی۔ مفسد لوگ۔	ساحل۔ کنارہ۔
بخت بیدار۔ خوش نصیب۔	چہرہ دوستی۔ غلبہ	یوالا نرٹاوشا ہرن میسرا۔
سعادرت آموز۔ نیکی۔	صفحہ ۹۶	والا نرٹاؤ۔ بلند خاندان۔
قسمت۔ تقسیم کرنا۔	ایضاً بہ شامہراہ	نہیرہ۔ پوتا۔
ناگزیر۔ ضروری۔	مہانت جمع مہم۔ بڑا کام	مضمین۔ شامل۔
پالیند۔ مناسب۔	صورت نگرفت۔ پوری نہیں	محاسبہ۔ حساب لینا۔
پیکر استخوانی۔ جسم لاغر۔	ہوئی۔	ملائم۔ مناسب۔
منتظم۔ درست۔	سہ سال۔ آغا سال۔	برداشت۔ تحمل۔
خوابیدگی۔ غفلت۔	قرار و مدار میں مدار بطور تابع	مسامع جمع مسمع۔ کان۔
لحنت۔ تھوڑا سا۔	موصوع کے ہے۔	ہمایوں۔ مبارک۔

مستحسن افتاد۔ پسند آیا۔	سایہ کو دراز کرے۔	نشاء و صوریہ۔ ظاہری عالم۔
مقصر۔ کوتاہی کرنے والا۔	برنجیکہ۔ جس طرح پر۔	جسم (دنیا)۔
حفظ الغیب۔ کسی کو پیچیدہ	متکفل۔ ضامن۔	اقباب۔ جمع ثقب۔ تھکن۔
پیچھے یاد کرنا۔	نظام۔ کام کی درستی۔	آلایم۔ جمع الم۔ رنج۔
مجلس معلیٰ۔ بلند مجلس (یعنی	خبیر۔ آگاہ۔	مشاق۔ جمع مشقت۔ دشواری
شاہی مجلس)۔	قدیر۔ قدرت والا۔	قوق الطاقہ۔ طاقت سے زیادہ
العاقبتہ بالخیر۔ انجام بخیر ہو۔	رحیم۔ مہربان۔	تامل۔ فکر۔
یہ مقتدا ہے خدا شناسان	کریم۔ بخشش والا۔	تخسر۔ افسوس۔
عارف کامل شیخ مبارک۔	شدت۔ سختی (شدائد جمع)	محسوس۔ وہ جس پر حسد کیا جا۔
مقتدا۔ پیشوا۔	رخاء فراخی۔ عیش۔ خوشحالی۔	لوازم سپاہگری۔ سپاہگری
کاشفان۔ جمع کاشف۔ وہ	مستوجب۔ واجب کرنے والے۔	کی ضروری باتیں۔
لوگ جو صاحب کشف و کرمیت ہوں	منغمس۔ ڈوبا ہوا۔	صاحب۔ مالک۔ مراد اکبر سے ہے
صفحہ ۹۸	مقتضیات۔ جمع مقتضی	مرئی۔ پالنے والا۔
قدوہ۔ پیشوا۔	خواہشیں۔	تعجب۔ رنج۔
زبدہ۔ خلاصہ مجازاً سردار۔	خاشاک۔ کوڑا کرکٹ۔	صفحہ ۹۹
رموز۔ جمع رمز۔ بھید۔ اشارہ۔	امکان۔ ہو سکتا کسی بات کا	بائے حال۔ بہر حال۔
باریکی۔	ہوتا نہونا۔ بخوری نہونا۔ مجازاً حد	نشاء عنصری۔ عالم زندگانی۔
دقائق۔ جمع دقیقہ۔ باریکی۔	چون و چرا۔ دلیل و حجت۔	عالم نفسانی۔ عالم روحانی۔
عارف۔ خدا کو پہچاننے والا۔	نفس۔ روح۔	نفس الامری۔ حقیقی۔
موقف۔ جگہ۔ (مواقف جمع)	تصدیق۔ تکلیف۔	بدو۔ شروع۔
مدظلہ العالی۔ اللہ اس کے بلند	استعلاج۔ علاج طلب کرنا۔	یوغم التیمیر۔ سن تمیز۔ ہوش

سنبھالنے کا وقت۔	اور مخلوق کی طرف بہت حکم	شرائع عامہ۔ شریعت کی
منشیہ و کجور۔ اندھیری رات۔	کرنے والا۔	عام باتیں۔
تزویر۔ دھوکا۔	مجمل۔ مختصر طور پر	مندرج۔ لکھی ہوئی۔
بعلائبہ۔ کھلم کھلا۔	اصول صلیہ۔ اصلی اصول۔	واطم یکن الخ۔ جب اصل
سلطان۔ غلبہ۔	اصلی قاعدے۔	مال ہی نہ ہو تو نفع کیسے حاصل کیا جا
خان خان۔ گھربار۔	اخلاق حسہ۔ اچھی عادتیں۔	سوالک رہو۔ راستہ چلنے والا۔
تتایج بروہ۔ لوٹا یا ہے۔	بہرہ۔ حصہ۔	مسالک۔ جمع مسالک۔ راہ۔
کالبر الخاطف۔ کوندنے	فروع جمع فرع۔ شاخ۔	طریقہ۔ راہ۔ اصطلاح صوفیہ
والی بجلی کی طرح۔	سراب۔ وہ مٹی جو دور سے	میں ترکیب باطن کو کہتے ہیں۔
اقاوتہ کا۔ ذرا ہوش میں آنا۔	پانی کی طرح چمکے۔	تاپیس۔ دھوکہ میں ڈالنا۔
دستہ می وہر۔ حاصل ہوتا۔	بیدا۔ میدان۔ جنگل	معالجہ۔ علاج کرنا۔
سالت۔ گزرا ہوا۔	رعوت۔ خود آرائی۔ گھمنڈ۔	وامغیشاہ۔ اے فریاد کو
تجرو۔ تنگا ہونا حجاز ترک دنیا	یقین۔ یقین کیا ہوا۔	پہنچنے والا۔
تجرو نشی۔ ایسی طبیعت	مظنون۔ گمان کیا ہوا۔	واغوشاہ۔ اے فریاد رس۔
رکشا جس کا تعلقات دنیاوی	مشوب۔ آمیختہ۔ ملی ہوئی۔	تصدیر۔ در و سر دنیا یعنی
سے کچھ واسطہ نہ ہو۔ دنیاوی	دنیہ۔ کینہی۔	تکلیف پہنچانا۔
تعلقات سے الگ ٹھلک رہنا	اعمال بدینہ۔ وہ کام جن کا	صفحہ ۱۰۰
متقال۔ بات چیت۔	بدن سے تعلق ہے جیسے روزہ۔	ملاطفات۔ جمع ملاطفہ۔ مہربانی
مندرج۔ جمع خدیجہ۔ مکر۔	نماز وغیرہ۔	مرۃ بعد اولی۔ ایک بار اول
یدایج۔ جمع بدیعہ۔ نادر۔	ظواہر۔ جمع ظاہر۔	کے بعد۔
نفس امارہ۔ ممنوعہ فانی لذائذ	شرائع۔ جمع شریعت۔	کرۃ بعد آخری ایک بار دوسرے

کے بعد	مخدوم الی نام وہ جس کی خلق	شطر لکڑا۔ مجازاً تھوڑا سا۔
عطوفت۔ مہربانی۔	خدمت کرے۔	تلخ کام۔ خلق کروا کرنے والی
بہی نوع۔ نوع قسم۔ اصطلاح	می ضمیر متکلم۔ میرا۔	جیسے
منطق میں وہ کلی جن کا ان فلول	والدہ۔ ماں۔	نشا طبعی عنصری۔ عالم شست
پر اطلاق ہو چکی ایک حقیقت ہو	ماجدہ۔ بزرگ۔	جسمانی۔
جیسے انسان زید۔ عمرو۔ یکسب کو	معفورہ۔ معاف کئے ہوئے	کارخانہ تلوین وایکجاو۔
کہہ سکتے ہیں۔ یہاں بہی نوع سے مراد فوج	میرورہ۔ پاک۔	پیدا کرنے اور بنانے کا کارخانہ
تعارف۔ جان پہچان۔	خاکدان کدورت۔ مجازاً دنیا	مجازاً دنیا۔
الصال۔ پہچانا۔	زندگیاں ظلمانیٹ۔ کنایہ از دنیا	صفحہ ۱۰۱
مشارکت۔ साथی ہونا۔	شہرستان ضیا۔ روشنی کا	مدوح تحیر ہوش سنبھالتے کی
متحقق۔ ثابت۔	شہر۔ مجازاً آخرت۔	صبح کے آغاز سے۔
میرمن۔ مدلل۔	گلستان نورانیٹ۔ نورانیٹ	وجدانی المطلب۔ مطلب
الحمد للہ والمنة۔ خدا کا شکر	کا باغ۔ کنایہ ہے عقیقی سے۔	کو اپنے دل سے پالینا۔
واحسان ہے۔	جرع۔ بے صبران۔	تندباو۔ آندھی۔
خرو خوردہ ہیں۔ باریک باتوں	شرع۔ ڈرنا۔	حادثہ عقل۔ بہت بڑی
کو دیکھنے والی عقل۔	متوجہ شدن۔ نورانیٹ	مصیبت۔
اربعہ کاملہ۔ پوری چار۔	یعنی والدہ کا دنیا سے آخرت	گرومی شستہ باشد۔
یہ قدوہ ایزدپرستان	کی طرف انتقال کرنا۔	کوئی گرو نہیں بیٹھی ہوگی یعنی
شیخ مبارک۔	سہ گرواں۔ پریشان۔	کچھ رنج نہیں ہوا ہوگا۔
مخدوم۔ وہ جس کی خدمت	ہیچمدان۔ کچھ نہ جاننے والا۔	مواقف۔ جمع موقف
کی جاوے۔	بے خرومی۔ بے عقلی	جگہ۔

درمواقف رضا و تسلیم بود	خیرت اقراسے۔ دانائی	ہنس مکھ۔
خدا کی مرضی پر خوش ہونے اور اپنے	بڑھانے والا۔	ارتحال۔ کوچ کرنا۔
کام خدا پر چھوڑنے کے حکموں میں	انفاس قدسیہ۔ پاک سانسوں	ملک مقدس۔ عالم آخرت۔
رہ کر یعنی رضا اور تسلیم کے پابند رہ کر	معروف و مشہور۔ صرف کرنا۔	سلوک۔ چلنا۔
رضا۔ خدا کے حکم پر خوش ہونا۔	مسافر عالم قدس۔ عالم	جاوہ۔ شاہراہ۔
تسلیم۔ خدا کے حکم پر گردن	آخرت کا سفر کرنے والا یعنی مردہ ہونا	غیر مرضیہ۔ تالپند۔
جھکانا اور اپنا کام خدا کے حوالہ کر دینا	ابوالفضل کی والدہ سے مراد ہے۔	سراسر۔ جمع سرسیرت۔
نشیب بستی۔ گو۔ گرہا۔	ملت۔ پیچھے مذہب۔	مشیت۔ خدا کی مرضی۔
فرورفتہ اند۔ دھس گئے ہیں۔	نمکت۔ جھوٹا مذہب۔	صفحو ۱۰۲
رفت۔ مہربانی۔	محققان ملت و خلعت	حاشا و کلام۔ یہ کلمات نفی کی ہیں
علم الیقین۔ وہ علم جو کسی کے	کتاہے علماء سے۔	کے واسطے آتے ہیں۔
شک میں ڈالتے کے باعث زائل ہوا	ایکا۔ اشارہ کرتا۔	انجمن آفرینش۔ خلعت کی
تو وہ۔ ڈھیر۔	تصریح۔ بات کو صاف کر کے	مجلس۔ کنایہ ہے دنیا سے۔
قد لبت۔ خوار می۔	بیان کرنا۔	استغراق۔ محویت۔ ڈوبنا
انباء۔ ڈھیر۔	مسافر قدسی منزل۔ عالم	شرف۔ گہرا۔
ہواں۔ ذلت۔	آخرت کا سفر کرنے والا۔ بیان	قضیہ۔ جھگڑا (قضایا جمع)
دل بستنی۔ دل لگانے	ابوالفضل کی والدہ سے مراد ہے	تذکرہ۔ نصیحت۔
کے قابل۔	منتسبان جمع منتسب۔ رشتہ دار	دریوزہ گری۔ بھیک مانگنا۔
سیاح۔ سیر کرنے والا۔	معاونت۔ باہم مدد کرنا۔	نزدت گاہ۔ سیر کرنے کی جگہ۔
جانکاه۔ جان گھلانے والا۔	چشم۔ امید۔	فرغ خاطر۔ خوشدلی۔
عیار گیر۔ آزمائے والا۔	سبکدوش۔ بے تکلف۔ خوش مزاج	مفاوضہ۔ کنایہ از خط۔

قبور۔ جمع قبر۔	پرہم زل۔ برباد کرنے والا۔	مستفعلن فعلین اور دوسرے
ملک معنی۔ ملک حقیقت۔	طیابیت۔ علاج کرنا۔	مصرعہ میں آخری کون فعلین آئیگا
قاطعان قیانی جنگلوں کے	باویہ۔ جنگل۔ باووی جمع۔	ترجمہ خوش خبری ہو البتہ پورا
قطع کرنے والے۔	باویہ و جوہ کتایہ ہے دنیا سے	کر دیا ہے اقبال نے اس بات
قیانی۔ جمع فیفا۔ کشادہ جنگل	ما من۔ جلسہ امن۔	کو جس کا وعدہ کیا تھا اور
اطلال۔ جمع طلل۔ پیرانی	صفیہ ۱۰	بزرگی کا ستارہ برتری کے
دیوار۔	تفویض۔ اپنے کام خدا کو سونپنا۔	آسمان کے کنارہ سے بلند
عاکف۔ جمع عاکف۔ گوشہ نشین	خروش۔ ٹھلنا۔ چلنا۔	ہوا ہے۔
مساعدا۔ مددگار۔	ذات الکمال۔ خوبیوں والی۔	قائمت (آغاز فواتح جمع)
مواقف۔ جمع موقف۔ جگہ مقام	نشاء صوری۔ عالم ظاہری	حلقہ بگوش۔ کن پھڑا۔ مجازاً
طواف۔ گردش کرنا۔	(دنیا)	غلام۔ مطیع۔
آب و گل۔ سے مراد بہان قمریں	انجاح۔ حاجت پوری کرنا۔	مقرون۔ ملا ہوا۔
ملاؤی۔ میری جلسہ پناہ۔	یہ شیخ مبارک	الوف۔ جمع الوف۔ ہزار
لم۔ علت۔	مستہام۔ غمگین۔	مشحون۔ بھرا ہوا۔
خوض۔ غور کرنا۔	یگانہ آفاق۔ دنیا کا یکساں	صنوف۔ جمع صنف۔ قسم۔
العاقبۃ بالخیر۔ انجام بخیر ہو۔	ممرور۔ سردار	مشہور۔ ظاہر۔
یہ شیخ مبارک	یہ مقدمۃ الجیش معارک	خطیر۔ بزرگ۔
وامت برکاتہ۔ ہمیشہ رہیں	جہاں ستانی خانخانان	نور۔ روشنی۔
اس کی برکتیں۔	مقدمۃ الجیش۔ ہراول۔	حدقہ۔ آنکھ کا ڈھیلا۔
فجیعت۔ سیلا۔ سخت درد۔	معارک۔ جمع معرکہ۔ لڑائی کا مینہ	آنکھ کی پتلی۔
حیرت۔ وقت۔	جہاں ستانی۔ جہاں فتح کرنا۔	تختیاری۔ خوش نصیب۔
	بشری الخ۔ وزن بیت مستفعلن	

صفحہ ۱۰۴

حقیقہ۔ بلغ (عدایق جمع)

اللہم الخ۔ بار خدایا انا تو اسکی

امیدوں کو حاصل کر اور اس کی

ملاقات کو آسان کر۔

نور (ع) شگوفہ۔

تھرت۔ مدد۔ فتح۔

ملاظم۔ موجوں کا بلا تم تھپڑے

مارنا۔

توالی مسرات۔ خوشیوں کا

پے درپے آنا۔

تراکم۔ جمع ہونا۔ اوپر ملے

بیٹھنا۔

تکثر۔ بہت ہونا۔

صورت بست۔ ظاہر ہوا۔

بظہور پوست۔ ظاہر ہونا۔

آب رفته در جوئے آمدن

(محاورہ) گئی ہوئی دولت کا دسپنا

اللہم کما نور الخ۔ خدایا

تو نے دنیا کو اس کی مدد سے روشن

کیا ہے ویسے ہی اس کی عمر کی

درازی سے روحانی ملک کو روشن کر

نگرانی۔ انتظار کرنا۔

قائم۔ سست۔

قامت۔ قد

ہاویہ۔ دوزخ۔

بعد المشرقین۔ (دو مشرق

یعنی مغرب اور مشرق) کے درمیان

ضمیمہ۔ (ع) ملا ہوا۔

کثیر الاختلال۔ بہت پریشانی

امتداد۔ درازی۔

پر ملائت۔ رنج بھرا۔

شما تہ۔ کسی کی برائی پر

خوش ہونا۔

مقالات۔ جمع مقال۔ بات چیت

لا طائل۔ بے فائدہ۔

اشقیاء جمع شقی۔ بد نصیب

کئی باللہ شہید۔ خدا

گواہ کافی ہے۔

تشتت۔ پریشانی۔

توزع۔ پریشانی۔

مہارت۔ مہارت۔

تفوق۔ برتری رکھنا۔

ہمہما۔ افسوس۔

ہرزہ درانی۔ یہودہ یگواس۔

صفحہ ۱۰۵

قوافل۔ جمع قافلہ

عساکر۔ جمع عسکر۔ لشکر۔

لطیفہ غیبی۔ پوشیدہ مہربانی خدا کی

لازیمی۔ شک نہ کرنا۔

اسرع۔ بہت جلد۔

شدائد۔ جمع شدت۔

تلافی۔ بدلہ۔

نکایت۔ دشمن کو نقصان

پہنچانا۔

آلام۔ جمع الم۔ رنج۔

مہجوری۔ جدائی۔

فرزانگی۔ ہوشیاری۔

وسعت۔ قدرت۔

میان من۔ جمع مین۔ برکت۔

محاسن۔ جمع محسن۔ خوبی۔

تطاؤل۔ درازی ہونا۔

کنگش۔ مشورہ۔

شطرے - تھوڑا سا -	طوبیت - پیچیدہ - مجازاً باطن	قباہ - جمع قباہ - گنبد -
مکاتیب - جمع مکتوب -	مجمع مرج - ایسے موقع پر کہتے ہیں	صحیفہ - خط - کتاب (مجالس جمع)
صوب - طرف -	کہ کوئی ناموافق بر خلاف جماعت	مذبذب - تردد -
صواب اٹھا - درستی سے نسبت	کام کرے اور جس کے ہاتھ سے جو	مذبذب اٹھا - مذبذب
رکھنے والا -	کام ہو سکے وہ کر گزرے -	بارقہ - روشنی -
منعطف - موڑنے والا -	غبار - گرد - مجازاً رنج	واہب العطا یا الخ بخشش
تحقیف - ہلکا کرنا -	صفحہ ۱۰۶	کا بخشنے والا - بزرگ - بڑا -
ایلقار - راتوں رات سفر کرنا -	اتکا - بھروسہ کرنا -	بقتہ - یکا یک -
اولیائے دولت قاہرہ -	خیابان - کیاری -	سلح - چاند رات - مہینہ کی آخری
غالب سلطنت کے ہوا خواہ	مواہب - جمع موہبت	غزہ - مہینہ کی پہلی تاریخ -
یعنی خانان اور اس کے ہمراہی	بخشش - قسم - حصہ -	نوید - خوش خبری -
و ماراز روزگار پر آوردن	وارشکی - آزادی -	مساوات - برابری -
ہلاک کرنا -	دانی - پورا -	صفحہ ۱۰۶
اشرار - جمع شرارے -	قسط - حصہ (اقساط جمع)	علی المرتضیٰ المذکور جس
فجار - جمع فاجر - بدکار -	اوقی - بہت ہی پورا -	طرح پر کہ نام ذکر کئے گئے ہیں -
مزول - ٹھہرنا - اُترنا -	ولا - دوستی -	جلاوت - چستی و چالاکی -
اجلال - بزرگی -	احتفاظ - حصہ پانا -	تہوّر - بہادری -
عارف - خدا کا پہچانتے والا -	دنیہ - کمیہ -	حسنیت - کلمہ تحسین -
بصیر - بینا -	نحو - طرح - طرف -	الحمد للہ الخ - تمام تعریفیں
مستبصر - بینا -	تبعیت - پیروی کرنا -	خدا کے لئے ہیں بے دریغ بہت
خبیر - داننا -	رفیع الدرجات - بلند	سی تعریفیں کرنا اور تمام شکر
	درجوں والا -	

خدا کے لئے ہیں۔ پے در پے
بہت سے شکر ادا کرنا۔

فوق۔ اوپر۔

مساہم۔ شریک۔

مقارن۔ پاس رہنے والا۔

ایسر۔ بہت آسان۔

چلتا۔ جا رہا ہو۔

فتنا۔ اٹھنا۔

مستعجب۔ دور۔

عالم اسباب۔ دنیا۔

خدا م۔ جمع خادم۔ نوکر۔

بدرقہ۔ معرب بدرہہ۔ راستہ

بتانے والا۔ رہنا۔

مصدر۔ صادر ہونے کی جگہ

اصحاب نفس الامر۔ اہل حقیقت

اریاب عرت۔ معمولی آدمی۔

نیابہت۔ مرتبہ کی بزرگی۔

شعار۔ گرمی کا لباس۔ وٹار

سروی کا لباس۔ حجازیہ۔ دونوں

لفظ طریقہ سے معنی میں آتے ہیں

یدائع شعار۔ انوکھے ڈھنگ

والا۔

اقبال وٹار۔ خوش نصیب۔

محتجب۔ پوشیدہ۔

صفحہ ۱۰۸

اعتساف۔ بے راستہ چلنا

اقاصی جمع اقصى۔ بزرگ

اوالی جمع ادنی۔ چھوٹا۔

بالغ وجوہ۔ بہت ہی عمدہ

وجہوں سے۔

عرش اشتباہ۔ عرش کے

مانند بلند۔

انتباہ۔ خبردار ہونا۔

مصدع۔ درو سردینے والا۔

فولاد و لوانہ خیانتان غلام کھا

ور یوزگی۔ بھیک مانگنا مجازاً

ڈھونڈھنا۔

ملاطفہ نامہ۔ مہربانی نامہ۔

موشح۔ آراستہ۔

توفیع۔ وہ نشان جو خط

کے عنوان پر لکھتے ہیں۔

مطاوی۔ جمع مطوی۔ پیچیدگی

فجاوی۔ جمع فجوی۔ مضمون۔

انتشار۔ خوش ہونا۔

ارتیاج۔ آرام پانا۔

مالا کلام۔ جو بیان نہ کی

جاسکے یعنی بہت۔

مقتضی المرام خاتمہ کلام

بات کے خاتمہ مقصد حاصل کر کے

امعان۔ غور کرنا۔

مخدرہ۔ پردہ نشین۔

احتجاب۔ چھپنا۔

کشف عطا۔ پردہ دور کرنا۔

صفحہ ۱۰۹

ناگرم کروہ جاتھوڑی پیرہ کر

متکفل۔ ذمہ دار۔

احبا۔ جمع حبیب۔ دوست۔

مورث۔ پیدا کرنے والا۔

استعجاب۔ اچنبھا کرنا۔

استغراب۔ عجیب سمجھنا۔

جسیم۔ بڑا۔

خدا م جالینوس الزمانی

سے مراد حکم بہام۔

انتشا۔ پیدا کرنا۔

منیر۔ روشن۔

کسوت - لباس -	گفت - پناہ (اکناف جمع)	احیال - حیلہ پیدا کرنا -
سداو - درستی -	مشوش - پریشان -	روزگار کم فطرت - بے وقوفت
راجہ سے راجہ ٹوڑ مل مراد ہے -	مکارم - جمع مکرم - خوبی - بزرگی	زمانہ واسلے -
بعض الخ - خداوند تعالیٰ کی عزت	اشفاق - جمع شفقت -	ناتوان مٹی - حسد کرنا -
کی قسم اور بیشک یہ قسم اگر وہ جان	معمور آباو - آبادی -	تکثر - زیادتی -
لیں تو بہت بڑی ہے -	لفوہ - جمع نقد -	مشائل - جمع مشغلہ -
متعذر - دشوار -	عمود - جمع عہد -	منطوق لازم الوثوق - وہ بات
عالم کون و فساد - دنیا -	اعتنا - توجہ کرنا - پروا کرنا -	جس پر بھروسہ کرنا ضروری ہے -
آراے - جمع راے -	ضمیمہ - چکے -	توفیر - زیادتی -
عملہ - جمع عامل - کام کرنے والا -	جشن نوروزی - کا حال پہلے	لا یعنی سبب ثائیدہ -
مستدعی - چاہنے والا -	دفتر میں لکھا جا چکا ہے -	مالا ید رکاح جس کا تمام حاصل نہ
صفحہ ۱۱۰	صفحہ ۱۱۱	لیا جائے تو اس کے کل کو چھوڑ بھی نہ جائے
تفرقہ - پریشانی -	عامرہ - آباد -	کلسترہ - پیراگندہ - بیہودہ -
انقسام - پریشانی	رجا - امید -	جائزہ التقریر - وہ جس کا بیان
مبادی علیہ سے مراد فرشتے ہیں -	والتق - بختہ - مضبوط -	کرنا جائز ہو -
اعلام - بتانا -	ناطور - معشوقہ -	محکم التحریر - وہ جس کا لکھنا ممکن ہو
مہب - ہوا چلنے کی جگہ -	حرقہ - جنم -	شواغل - شاغل کی جمع -
حدائق - جمع حدیقہ - باغ -	کربت - سختی - رنج -	ورار نفسی - طوالت کلام -
مملکت جلالی - سلطنت اکبری	غربت - مسافرت -	صفحہ ۱۱۲
نفحات - جمع نفحہ - خوشبو -	انسداد - بند ہونا -	بادی نظری - ظاہری -
نساکم - جمع نسیم	محر - گزرگاہ - مجازا سبب	انضمام - ملنا -
		انقسام - شاعر طبع کا پریشان ہونا

مقصود من - سامنے آنے والا

بے سرو ولانہ - بے توجہانہ -

موسس - بنیاد رکھنے والا -

شیم - جمع شیم - عادت -

مکارم شیم - بزرگ عادتوں والا -

طومار - دفتر -

طویل الذیل - دراز دامن -

ارتسام - متعش ہونا -

کمالات ارتسام - کمالات سے

نقش حاصل کرنے والا - کامل -

مہیاری - اونٹ والے جوانوں کا

علاج وغیرہ بھی کرتے ہیں

علی الرزم - برخلاف

یار غار - وفادار سپاہ دوست

حصار - محاصرہ کرنا - قلعہ -

مستند - دکھیا -

تضییع مضمیہ - پسندیدہ بات -

ملا علیین - جمع ملعون - خدا کی رحمت

سے دور کیا ہوا - یہاں سلطان

منظر گجراتی سے مراد ہے -

صفہ ۱۱۱

سرو و قواوی - دل خوشی -

تکبیل اللہ - الحج - خوشی کے پورا

کرنے کے لئے اور مسرت کے تمام

کرنے کے لئے -

جواو مطلق - بے قید بہت بخش والا

مسئول - مانگا ہوا -

بلطفہ و عطفہ - اُس کی مہربانی

اور مہربانی سے -

صانہ اللہ الحج - اللہ تعالیٰ اُس کو

ہفتوں سے اور بلاؤں سے بچائے -

دواوی - جمع دواویہ - بلا -

کماؤ کیفا - کتنا اور کیسا ہونے

سے (یعنی مقدار میں بہت ہے اور

کیفیت میں بھی اچھا ہے) -

سرا و جھرا - پوشیدہ اور ظاہر -

خلوة و جلوة - تنہائی اور مجلس میں

مجالس - جمع مجالس -

مخافل - جمع محفل -

قدس - پاک -

انس - الفت -

جلال - جمع جلیلہ - بزرگ -

مشراف - جمع شریف -

شامل - جمع شمولہ - خصلت -

کلفت - رنج -

کرات - جمع کرة - بار بار -

مرات - جمع مرة - بار بار -

فراخور - لائق -

تفقدات - جمع تفقدہ مہربانی -

صفہ ۱۱۲

عطوفت نشان - مہربانی کا

نشان رکھنے والا -

محموی - گھرا ہوا -

صدوت - جمع صنف قسم -

منطوی - پٹا ہوا -

اُلوٹ - جمع الف ہزار -

الاہم قالاہم - اول بہت ضروری

کام پھر اُس کے بعد ضروری کام

(یعنی پہلے بہت ضروری کام انجام

دیا جائے اُس کے بعد جو بہت ضروری

ہوں اُن کو انجام دیا جائے)

رسوم - جمع رسم - طریقہ -

بتقدیم رساندن - ادا

کرنا -

شریف و وضع - بڑے چھوٹے	حصول - حاصل ہونا -	یعنی ہم عصر لوگ -
نوروز - آفتاب جب برج حمل میں	یستوی الخ - اُس کے نزدیک	غریبہ - انوکھا -
۱۹ درجہ پر آتا ہے تو اُس روز	امیر اور فقیر دونوں برابر ہیں -	لکال - عذاب -
ایرانی عید نوروز مناتے ہیں -	بزرگ ہے اُس کی قدرت -	وہال - سختی - مصیبت -
مائدہ - کھانے سے بھر ہوا دسترخوان	قبائح جمع قبیحہ - بری باتیں -	خسر الدنیا والآخرہ - دنیا اور
ضمیمہ الحال - حال سے ملا ہوا -	روائل جمع رذیلہ -	آخرت کا ٹوٹا اٹھانے والے -
سجیہ - خصلت - (سجایا جمع)	ارباب دول - دو اتمند لوگ -	فلنت - دانائی -
معائب جمع معیوب - بڑائیاں	محر - مجازاً سبب -	خبرت - آزمائش - جاننا -
نقائص جمع نقیصہ - عیب -	اشتغال - مشغول ہونا -	طرق - جمع طریق - راہ -
ازالہ - دور کرنا	صوری - ظاہری -	بطن - پیٹ -
صفحہ ۱۱۵	انہماک - دھنسا - مجازاً	مشہور - ظاہر -
منقصت اتما - نقصان سے	مصروف رہتا -	اقتفاء الخ - اس بلند گروہ
نسبت رکھنے والا -	مستلذات - وہ چیزیں جس سے	کے پاؤں کے نشانوں کی پیروی
مخاطرہ - خطرہ -	لذت حاصل ہو -	کے لئے اور اُن کی خوشی حاصل کرنے کے لئے
زمام - ہاک (ازمہ جمع)	منقصت - کمی -	اصحاب خبرت و انتباہ - دانا
ظائفہ - گروہ -	فواصل - جمع فاصلہ -	اور ہوشیار لوگ -
دنیہ - کینہ -	تاویل -	عمدہ - سردار -
ہمس - ارادہ -	ابنائے روزگار - زمانے والے	محالست صوری ظاہری ہنسنی
نفاق - دشمنی - ظاہر میں	الذ - زیادہ مزہ دار -	شطر - تھوڑا سا -
دوستی اور دل میں دشمنی -	رؤسا - جمع رئیس -	رخسہ - اسباب -
محر - گزرنے کی جگہ - مجازاً سبب	انخوان الزماں - زمانہ کے بھائی	اسماع - سنانا -

اصفا - ستانا -

تیکہ اندری بھلائی حاصل کرنا

نکمن - جگہ -

پرور - ظاہر ہونا -

صفحہ ۱۱۶

انجمن - خوب - اچھا -

پیشہ کریمہ - بزرگ خدمت -

مرطارحہ - بات بات ڈالنا -

مجازاً مباحثہ -

مسلموں - جاری -

میتنی - بنیاد رکھا گیا -

فصل - یعنی چند فقرے -

حکمت طوطیہ علم خوشحالی -

علم سلوک و علم اخلاق -

درسلک عبارت درآوردہ

لکھ کر -

مترجم سازو - لکھ دے -

مقصود بالذرات - وہ چیز کہ

اس کی طرف قصد کرنا کسی اور چیز کے

واسطے ہو بلکہ خود ہی مقصود ہو

منسوخ - مٹایا ہوا -

خاطر خلیہ - بزرگ طبیعت -

بطلان - جھوٹ -

خذلان - ناکامی -

مطالعہ - دیکھنا -

تقویم پارینہ - پرانے سال

کی خستری -

عنقوان - آغاز -

شعور - سمجھنا - ہوش سنبھالنا -

تصدیق - درودینا -

مجازاً تکلیف پہنچانا -

تمیز - تمیز کرنے والا -

بے حجابانہ - بلا کسی پردہ اور

روک ٹوک کے -

سین - جمع سن - برس -

شہور - جمع شہر - مہینہ -

ماضی - گزرا ہوا -

محال - وہ بات جس کا ہونا

ضروری ہو -

خلال - گراہی -

محصور - گھرا ہوا -

غریب - ڈوبا ہوا -

حریق - جلا ہوا -

ابتلا - بلا میں پھنسا -

صفحہ ۱۱۷

کرہا و جہا - چار و ناچار -

مطرح - گریلی جگہ (مطلوع جمع)

مطاعن - جمع طعن - طعن کرنا

برائیاں کرنا -

لشام - جمع لیشم - تالائق -

رابطہ معنوی - محبت -

کشتاں کشتاں - کھینچتا ہوا -

نشاء کثرت - دنیا -

منہماک - مصروف -

خدا صفا الخ - حوصات ہو سکے

لے جو گدلا ہوا سے چھوڑے -

لشیں - دانا -

لشیں - پوشیدہ مشتبہ -

جلت عکس - اس کی حکمت بزرگی

حکیم علی الاطلاق - بے قید

عقل مند -

عالم صغیر - بدن افسانی -

عالم کبیر - دنیا -

منوط - متعلق -	حوزه - احاطہ -	ثقات - جمع ثقہ - بھروسے
مربوط - وابستہ -	حراست - نگہبانی	کے آدمی -
قوائے طبعی - قوت نامیہ -	مبانی - جمع مبنی - بنیاد -	حاضر یکدہ یکدہ - ایک دوسرے
ماضیہ - واقعہ - مولدہ وغیرہ -	مستاصل - جر پیر سے اکھڑا ہوا -	کے حال سے خبردار -
قوائے حیوانی - حواس خمسہ -	مستہلک - ہلاک -	مقالات - جمع منزلہ - لغزش -
ظاہری و باطنی -	ادول - بہت ہی کم -	فروست - ماتحت - محکوم -
رویت - فکر و تدبیر -	لغو و بالہ و لجاج - میں خدا سے	انماض - چشم پوشی کرنا -
نہج - طریقہ -	پناہ مانگتا ہوں زیادتی کے بعد	درگزر کرنا -
استقامت - برابری -	نقصان سے یعنی توانگری کے	از جان و رو - غصہ نہو -
مال - انجام -	بعد اقل اس سے -	عظم - بزرگی -
زرانیت - مضبوطی -	تقیہ - باقی رہنا -	منظور شد شلش - پسند نہ کرنا -
متحلی - آراستہ -	صفحہ ۱۱۸	ابتدال - ذلیل سمجھنا - خواری -
سویت - تشدید یا - برابری -	مربوط - وابستہ -	تجلیں - برا اور عیب دار بنانا -
خواطر - جمع خاطر -	حاضر بودن - واقف ہونا -	انخوان - جمع اخ - بھائی -
جبر - احاطہ -	قطمیر - وہ سپید نقطہ جو دانہ	حواسج - جمع حاجت -
تسخیر - گھیرا ہوا -	خرما کے پشت پر ہوتا ہے جس سے	انجاح - حاجت پوری کرنا -
شوارو - جمع شارد - وحشی -	دخت خرمایدا ہوتا ہے مجازاً تھوڑا سا	سلوک - چلنا -
اوضار - جمع وضع - طور -	نقیر - وہ گڑھا جو دانہ خرمایدا ہوتا ہے	نقص - طرز ارسی -
مہام - جمع مہم -	بے مجاز بہت -	رفق - نرمی کرنا -
انام - خلقت -	نقیر و قطمیر سے مراد اسباب	مدارت - صلح کرنا -
روابط - جمع رابطہ -	ہے -	شکشاف - دریافت کرنا -

مستبصر۔ بینائی طلب کرتا۔	معتد بہ۔ معتبر۔ بہت۔	شرمندگیوں سے بہت ہی بُری۔
وما علی الرسول الخ۔ نہیں	مہذب الماخلاق۔ وہ شخص	صفی ۱۲۰
ہے پیامبر پر۔ لیکن مالک کا	میں کی عادتیں بہت اچھی ہوں	علماک ناقصک۔ ادھر علم
پیام پہنچانا۔	نیک۔ پرہیزگار۔	(ک تصغیر کا ہے)۔
صفی ۱۱۹	بسر۔ یکسر اول۔ بھید۔	ہوا جس۔ جمع با جس۔ وہ
امثال۔ حکم ماننا۔	سنت اللہ۔ خدا کا طریقہ۔	خطرہ اور وسوسہ جو دل میں پیدا ہو
وستیاری۔ مدد۔	وصول (خدا تک) پہنچنا۔	وساوس۔ جمع وسوسہ۔
خارستان۔ کانٹے کی جگہ (مٹی)	خزف۔ ٹھیکری۔	ایلمہ۔ جمع جلیل۔ بزرگ۔
تکلیف کا محل،	ورخلال۔ درمیان۔	فج۔ بُرائی۔
ارم۔ عاد کے شہر کا نام جس کا	تشتہ (پریشانی)	اتحلا۔ جمع خلیل۔ دوست۔
ذکر کلام مجید میں آیا ہے۔	توزع (توزع)	خالص۔ بضم الف جمع خالص
ذخیرہ۔ جمع کی ہوئی چیز	اتحاف۔ تحفہ دینا۔	اصدقا۔ جمع صدیق۔ سچا دوست
(ذخائر جمع)۔	گزرانہ۔ دور رکھے۔	مدحت۔ وصف۔
مہذب۔ آراستہ۔	روائت۔ بُرا ہونا۔	محررت۔ شتا۔ تعریف۔
بیس کلمہ۔ بات ختم کرے۔	وناءت۔ تالایقی۔ کینہ پن۔	سمت۔ نشان۔
عاوت اللہ۔ خدا کی عادت۔	مطاع۔ پوہنجی۔	جوہر زواہر۔ روشن جوہر۔
کلمات صدق آیات۔	مطارحات عرفیہ معمولی مشہور	الی متالی۔ روشن موتی۔
سچی باتیں۔	بات چیت۔	معدن۔ کان۔
حقیقت سمات۔ سچی باتیں	منصبغ۔ رنگا ہوا۔	اعتضاد الانامی۔ میرا خلقت
ماوام۔ جبک۔	انصباع۔ رنگنا۔	کاقوت بازو۔
حدود۔ صادر ہونا۔	انج افرا و خجالت۔ سب	موسوم نقش کیا ہوا۔ نامزد

پا بلخ و چوہ - بہت اچھی دھون سے مور دی - پتیا نے والا - عمر خشت - بیہودہ - گراں بہا - بھاری مول - ورر جمع در - موتی مور - روشن - ایلیا - خریدنا - بچنا - خج - مضبوط - تلاقی بقدر - تھوڑا سا ہلا - کم قطری - شرت کی کمی - دون سہمی - پست ہمتی - حکمت شراقیہ - وہ حکمت جو روشنی قلب سے حاصل ہوتی ہے جس کو دل کی صفائی حاصل ہو جائے وہ اور لوگوں کو خواہ وہ دور ہوں یا نزدیک نور قلب سے تعلیم کر سکتا مہجور - جدا - غرق - ڈوبا ہوا - بحار - جمع بحر - سمندر - مقولات - جمع مقول - گفتگو - مکالمہ - باہم گفتگو کرتا -	بڑا گروہ - باہم ذکر کرنا - رقیمہ الوداد - دوستی کا خط - پوٹلوں - ایک جانور ہوتا ہے جو طرح طرح کے رنگ بدلتا ہے مجازاً رنگ برنگ - پوٹلوں - رنگ برنگی - صفحہ ۱۱۱ بہم رسیدن - نہ ملنا - بے بضاعتی - بے پونجی ہونا - مفلسی - بے استطاعتی - بے مایگی - مفلسی - مستقر - غرضت کرنے والا - مستادتی - اذیت پانے والا - فقرات - گم ہونا - تخلایا - پوشیدگیوں - مسلوک - روش - فی حد فائدہ - اپنے ذات کے حد پرست - نشانہ - سہ ماہ - جمع سہم - تیر - ملاص - ملاصت کرنا -	املا - لکھنا - شمس - ایک بار سورنگھنا - مجازاً تھوڑا سا - الاصم - جمع الم - سنج - استقام - جمع سقم - مرض - اندوہ پر غصہ - سنج سے بھرا ہوا - لا یعنی - بیہودہ - عبد الہی - خدا کا بندہ ہونا - عبد الطبیعی - طبیعت کا بندہ ہونا عیال و بالادہ - پناہ بخدا - عبد الدراہمی و الدناہمی درمیں اور دنیا و دل کا بندہ - محاربات - جمع محاربہ - لڑائی کے تور کاہ - بے استطاعت - ششکشی - کھینچ تان - ابتداء سے زمانہ - واسطے - بعبارت و آوروہ بیان کیا استظہار الانامی - میرا خلقت کا پشت پناہ - نیز کے - تھوڑا سا - تبا غرض - باہم دشمنی رکھنا -
---	--	---

تجاربہ - باہم لڑنا -

نقا و پیرکھنے والا -

وقا و روشن -

اعتناء و الکراچی - میرا بزرگوں

کا قوت بازو -

صفحہ ۱۲۲

افاقہ - ہوش میں آنا -

ار و اسکے - سیراب کرنا -

غلیل - جلن - پیاس -

غلیل - بیمار -

ایراڑ - ظاہر کرنا -

کمال - تھکن -

نشاط آباؤ - کنایہ ہے خوشدل

نعرہ زدن - آواز بلند کرنا -

عی گزرا نہ - روکتا ہے -

اعراض - منہ پھیر لینا -

مستودعات - جمع مستودع

وہ چیز جو ناست سوئی گئی ہے -

مستودعات - منیر - کنایہ ہے

دلی خیالات سے

رقمزدہ - لکھا ہوا -

سلیم دلی - سارہ دلی - بے عقلی

طرفی - عجیب بات -

خرسندی - تناسل -

منشیان عقل و کیا است

عقل و انانی سے نسبت رکھنے والا

(یعنی عقلمند اور دانا لوگ) -

منہی - خیر وینہ والا -

غیب و شہادت - باطن و ظاہر

منہیان غیب و شہادت سے

مراد عقلا و حکما ہیں -

سہراؤ - درستی -

راش - سر - رئیس - سردار

سبیل - راستہ (سبیل جمع) -

ارشداد - رہنمائی -

سائر الناس - عام لوگ -

مسامع علیہ - بندہ کان -

خدا مشہر ہے - اللہ واسطے -

اہل باطن خدا شناس -

عالم ووقتی - عالم و مدت کی

ابتدائی خواہش -

عالم مشہور - عالم و مدت کے

مشاہدہ کی ابتدا -

دریا کشان - کشنہ آب -

برقم سخن یعنی علمائے اعلام و مشہر

مردہ و لال زندہ تن - پاک

در ویش یا مطلق اہل دنیا -

انچہ تحقیق و توضیح ہو سکتے

جوابات تحقیق سے واضح ہوتی ہے

واجب الوجود - وہ ذات جس کا

ہونا ضروری ہو وہ خدا کی ذات ہے

مترہ - پاک -

اویال - جمع ذیل - دامن -

صفحہ ۱۲۳

تصفیہ - مانتہ -

محو اسکے - مضمون

غرا - روشن -

جلیل القدر - بڑے مرتبہ والا -

خلق و ایا خلق اللہ خدا

کی عادتوں کے موافق عادت

اختیار کرو -

سمع - سنا - مجازا کان -

اصحوا - سمجھنا -

حقایق کو شہ - موجودات -

صحت - زیادہ سخت -

مچرو تنہا - تنگ اصطلاح

صوفیہ میں وہ جو بحر خدا کے سب	ہیولی۔ اہل اللہ کے نزدیک وہ	طاہر۔ جمع طہیر۔ پھینک دینا
کو بھول جائے۔	بیزیر جس میں صورت ظاہر ہو۔	لذائذ۔ جمع لذت۔
مساک۔ جمع مسک۔	اس کو متعلق اشیاء کہتے ہیں	حظوظنا۔ جمع حظ۔ مزہ۔
حقیقت۔ مولانا روم نے فرمایا	اس کو مادہ کہتے ہیں۔	حمار۔ کسی کام میں محنت کرنا
کہ ایک شخص نے علم طب پڑھایا	معجون ہیولانی سے جسم مراد	اعتیاد۔ عادت کرنا۔
شرعیہ ہے۔ طریقت عمل ہے	احسن۔ بہت ہی ذلیل۔	جمل۔ اٹھانا۔
حقیقت عمل کا اثر ہے۔ یا شریعت	مساہم۔ شریک۔	انقال۔ جمع ثقل۔ بوجھ۔
ایک شمع جو راستہ بتاتی ہے جب	ایضاح۔ واضح کرنا۔	انباب۔ سختی سہنا۔
تو راستہ میں آیا تو یہ تیرا چلنا	اولی البصار۔ بصیرت والوں	افساد۔ بگاڑنا۔
ہے اور جب تو مقصد پر نہ چا تو	ما سبق۔ پہلے کی۔	عباد۔ جمع عید۔ بندہ۔
یہ حقیقت ہے۔	اخیار۔ جمع خیر نیک۔	صفی ۱۲۴
اتحاکم۔ جمع نحو۔ اتسام۔	ایرار۔ جمع پر۔ نیک۔	اعوجاج۔ پیڑھا ہونا۔
ازمہ۔ جمع زماں۔	تقصیر۔ ضد۔	بوالفضولی۔ بیہودگی۔
مفرو۔ تنہا۔ اصطلاح صوفیہ	مخائر۔ خلاف	بوالہوسی۔ لالچ۔ ریس۔
میں وہ جو غیور کو بھول کر	تشاء۔ عالم۔	جیاو۔ جمع جید۔ کھرا۔
مقام فرویت میں رہے۔	مستلذات۔ وہ چیزیں جس سے	لغز۔ کشادگی۔
یقین۔ وہ جس کا یقین کیا جا	حال کی پاس۔	اور عمدہ مضامین
مظنون۔ وہ جس کا گمان کیا جا	مشارب۔ جمع مشرب۔ پینے	لوانج۔ جمع لاج۔ ولی جلفن۔
مکیب عشری۔ بدن	کی چیزیں۔	افراق۔ جدا۔
معجون۔ مرکب۔	مشائخ۔ جمع حکم۔ کھانے کی	شواہد۔ جمع شاہد۔
نہی الی۔ ہم نسوین ہیوئی کا	چیسٹریں۔	مشرک۔ جمع مشرک۔

شمارع - عام راست	قللح - جمع قلعه	سندھ - جمع سداں - خادم بیت
مشعارک - مجتمع	وارلامن - امن کا گھر	سندھ - درگاہ - چوکھٹ
مشرکم - جمع	وسستہ اوپڑ - ذریعہ	شرہ - شدت حرص
مبتزل - ذلیل	مشکفل - ذمہ داری - ضمانت	ملاطفہ - مہربانی نامہ
قواقل - جمع قافلہ	انصہام - ملنا	مراحم - مقصد
وقار - برہماری - تکبر	ایصال - پہنچانا	معاطفہ - باہم پیٹنا - مجازاً خط
غم مداں - غم نہ جاننے والا	خدایم - جمع خادم - نوکر	کیونکہ خط بھی پیٹنا جاتا ہے
فلک ور - آسمان کو پھاڑنے والا	صفہ ۱۲۶	بغایت القابیت - بعد نہایت
عرش گذار عرش کو گھلانے والا	شرمت تفاویض - جاری	صفہ ۱۲۷
والا -	ہونے کی بزرگی پائی دینی	امعان - زیادہ دور جانا
تکلیات و ترشیات بڑے	جاری ہوا	مجازاً غور کرنا
چھوٹے	تسولیت - تاخیر	سکولیت - جمع غافیت - آخر
مشکفل - ذمہ دار	مٹی طیب و معائب - جس پر	وریائش - دریا کو پینے والا
مستعہ - ذمہ دار	خطاب و عنایہ کیا جاسکے	(یعنی فراخ) -
صفہ ۱۲۵	انصرام - تمام ہونا - درخوام پانا	دانش - اظہار - عقلاند
مقہور - مغلوب	مباہرہ - صوری ظاہری دور	فواخ - جمع فائخہ - خوشبو
منکریب - بد حال	مخلصان - منتظاری - گھر	رواح - جمع راکھ - خوشبو
عصارت - جمع عاص - گنگار	دوستوں کی پشت و پناہ	مضایق - جمع مضیق - تنگ جگہ
ظلمہ - جمع ظالم	ارقام - جمع رقم	عرش مساحت عرش جیسے پائش
فسقہ - جمع فاسق - بدکار	اقلام - جمع قلم	والہ در مجازاً کشادہ
بقاع - جمع بقعہ گھر - مقام	مخالصت - باہم خلوص رکھنا	مترسم - نقاش - مجازاً لکھنے والا

توزع۔ پریشانی۔ غنج۔ ناز۔ عشوہ۔ غم۔ دلال۔ ناز و کرشمہ۔ آزمائش۔ تھوڑی سی آزمائش کلفت۔ رنج۔ کلمات نفس الامریہ۔ وہ باتیں جو حقیقت میں ثابت ہو چکی ہوں ایراڑ۔ ظاہر کرنا۔ قرار داد۔ وہ بات جو مقرر کی گئی شائع۔ شاہراہ۔ مسدود۔ بند۔ صفر سن۔ تندرستی۔ تام۔ رنجیدہ ہونا۔ صفہ ۱۲۸ العاقبتہ بالخیر والظفر۔ انجام بھلائی اور کامیابی کے ساتھ ہو۔ (بہ خانخانان) الایاتیم الخ۔ خبردار اے صبح کی ہوا! تو میرا سلام اُس کو پہنچا جس پر میرا دل میری جان فدا ہے اور کہ اے	یکتا سے زمانہ! جب سے تو نایب ہوا ہے میں سا ڈو یا ہوا ہوں کرتے اپنے آنسوؤں میں اور جلا ہوا ہوں اپنے سوزش عشق سے اور میرے دل کا مقصد سوائے تیرے چہرے کے نہیں ہے اور تیری ملاقات میرا مقصد و او تیرا وصال میری آرزو ہے۔ داعی۔ بلائے والا۔ مستدعی۔ استدعا کرنے والا۔ (داعی اور مستدعی میں اضافت مجازی ہے۔ مترجم۔ لازم کرنے والا۔ کتمان۔ چھپانا۔ انحفا۔ چھپنا۔ قاصر البیان۔ کوتاہ بیان والا۔ ترجمان۔ وہ شخص جو ایک زبان کا دوسری زبان میں ترجمہ کرے لش عشق الخ۔ اگر ہم ملاقات کے زمانے تک جیتے تو البتہ ہم جدائی کے زمانے میں جو سختی	اٹھا چکے ہیں اُس کی شکایت مخلص سے۔ علم الیقین۔ کسی چیز یا کام کو بکمال یقین مع اُس کی کیفیت اور ماہیت کے جانتا کہ اُس میں کسی طرح کا شک و شبہ نہ ہو۔ مراسلات صوری۔ ظاہری خط و کتابت۔ صفہ ۱۲۹ اصابت پذیر۔ درستی قبول کرنے والا۔ مجازاً درست۔ محب۔ دوست۔ صدع۔ شروع ہونے کی جگہ مجازاً ذات حق۔ استعلام۔ آگاہی چاہنا۔ عامی۔ جاہل۔ الما مور معذور۔ جو حکم دیا گیا معذور ہے۔ غارہ۔ اُبتہ
---	--	--

نفس الامری - حقیقی -	سے مراد ہے یا ترکہ بضم اول کی	تشیبہ - چنگل مارنا -
جلوات - جمع جلوہ -	جمع اس صورت میں سپاہیان	اویال - جمع ذیل - وامن -
خلوات - جمع خلوت - پریشانی	سادہ کا بدل ہے -	محاسبہ - حساب لینا -
مرصیہ - پسندیدہ -	محترقہ - پیشہ ور -	مہا اکلن - بہا شک ہو سکے -
ثولیدہ مویاں - پریشان	قابل ایضا - کم پونجی	مقتاح - جمع مقبج - برائی -
بال والوں -	جہاز اقلنس -	رویت - حامل کرنا -
ثولیدہ مویاں بے سر یا	اطلال - جمع طل - ویران	احصاء - خبط کرنا -
سے مراد فقر اور غربا -	مکانوں کے کھنڈر -	تشیبہ - تشریف کرنا -
پر ہند پایاں محراب سے ابتلا -	مشاہد - جمع شہد - حاضر ہونے	تشیبہ - برائی بیان کرنا
مرصیت کے چنگل کے ننگے	کی جگہ -	رویت -
پاؤں والوں -	سجادہ - جاناتر -	رویت - برائی کرنا -
علیل - بیمار -	علائم - جمع علامہ -	شیانہ - پناہ بخند -
میزان - ترازو (میان میں جمع)	ارباب سجادہ و اصحاب	شہرہ - شہور سدا -
احترام - بزرگی -	علائم سے مراد باد و علماء ہیں	اخلاق نامہ - خواجہ نصیر الدین
نشاء کثرت - دنیا خلقت	قمار - ہوا	طوسی کی کتاب ہے -
مفردان نہر ہنگام و حیرت	کم عیار - کمینہ - نالائق -	اخلاق جلالی - فلا جلال الدین
سے مراد وہ عرفا جو غیر حق کو بھلا کر	صفحہ ۱۳۰	تفتازانی کی کتاب ہے -
مقام فرویت میں رہتے ہوں -	نسیہ - اُدھار -	خیرت - آگاہی -
بدیع - نادر - اُدھکا -	فقدان - کم ہونا -	اہل خیرت - آگاہ - دانا -
اتراک - جمع ترک بفتح اول	حاذق - دانا - ہوشیار	سواو - قابلیت -
یعنی خود سادہ ایسا سر سپاہیوں	(حذاق جمع) -	استعلاج - علاج طلب کرنا -

مفقہ والبدن - وہ جس کا بدن کھویا ہوا ہو۔	تڑپاٹ - بیہودہ باتیں۔	ابوالفضل وغیرہ دمنہ کہا کرتے تھے۔
معدوم العوض - وہ جس کا عوض نہ ہو۔	عنایم - جمع ضمیمہ۔	صفحہ ۱۳۲
عوض نہ ہو۔	متکشیات - جمع متمنی - آرزو۔	یہ خاٹھیانان
زخارف - جمع زخرف ٹیپ	درخانہ - دربار۔	دائرہ بے پایاں نشانی
ٹاپ - زینت۔	یار فروشی - دوست کی تعریف کرنا	دونوں جہان۔
تنگ - آبرو۔	تجرسوت - نفع اول و ثانی تشدید	دانت پیسے اور موٹے کپڑے
ناموس - عصمت۔	دانت پیسے اور موٹے کپڑے	تقاعدا - سستی۔
انجارج - پورا کرنا۔	پھاڑنے کی آواز۔	فتور - سستی۔
درر - جمع در - موتی۔	پرست - بوڑھن جرست وہ جو اپنے وہم و غور میں پھنسا ہوا ہو	ہوا جس نفسانی خطرات نفسانی
لاالی - جمع لولو - موتی۔	ان دونوں لفظوں سے مراد	سوداگروں سے محصول لیتے ہیں
صفحہ ۱۳۱	بیہودہ باتیں اور سخری کی حرکتیں	وخل - آمدنی۔
شکستہ بال - ٹوٹے ہوئے دل والا۔	مجاوعات - جمع مجادعت	غششہ - دسواں حصہ۔
نفس ناطقہ - یا اصطلاح حکما۔	دھوکا دیتا۔	عاشا - یہ کلمہ تاکید نفی کے واسطے آتا ہے۔
روت اور جان۔	واہیمہ - حادثہ - سختی زمانہ۔	تجر و گزیر - تارک الدنیا۔
متالم - رنجیدہ۔	(دوا ہی جمع)۔	بارگاہ تعلق - دنیا۔
قصوی - انتہا۔	عرقیہ - مشہور۔	سکروح - بے تکلف آدمی
منظنہ - گمان۔	مساعدت - مدد کرنا۔	ومنہ - ایک گیدڑ جس کا قصہ
صافی - صاف۔	انوار سہیلی میں ہے۔	ہنس مکہ - ظریف۔
سوالق - جمع سابق۔	تجاں سے مراد وہ جس کو خاٹھیانان	پیمانہ عنصری لبریر کشش۔
ذہول - فراموشی۔	مرگیا۔	

صفحہ ۱۳۲۷

سنگ - بڑا -

کامروائی - کامیابی -

اقتسام - شگفتگی -

متابعت - پیروی کرنا -

تعلقات - دنیا دار لوگ -

ارباب تقلید - پیروی کرنے والا -

ری - لباس -

متروک - چھوڑا ہوا -

ورقاب اتحاب کشیدہ - مرگیا -

قطرت - آفریش -

ناموس - عزت -

غول - چھلاوہ -

گرگس - گدہ -

صفحہ ۱۳۲۸

وانش پڑوہ عقلمند -

دیوہرا - دیو کا گھر -

حلہ - قیمتی لباس -

نیم کارہ - ناتمام -

حلہ نیم کارہ سے مراد جسم ناقص -

شورستان خیر - دل جوش خروش

عربہ - لڑائی جھگڑا -

وانتہہ - بتلانے والا -

کشیدہم - میں نے کتاب کیا -

صفحہ ۱۳۲۹

پر طرح اند آئی - تو نے چھوڑ دیا -

دشمن کامی - کام کا دشمن کے

خواہش کے موافق ہونا -

معنی ماضی - گزرا جو کچھ گزرا -

جو کچھ ہونا تھا ہوا -

صفحہ ۱۳۳۰

دل نہاد - مستند -

”بہ خاتمانان“

الہیت - قابلیت

صفحہ ۱۳۳۱

عالم عنصری - دنیا -

پوش - حملہ -

قرطاش - کاغذ -

تصنیع - بناوٹ -

منظنون - گمان کیا ہوا -

صفحہ ۱۳۳۲

ممتد - دراز -

جلت الایمان - جسکی نصیب ہو کر رہیں

رعونست - گھمٹ - غرور -

صفحہ ۱۳۳۸

طینت - سرشت

افتراق - جدائی -

ایضاح - ظاہر کرنا -

ازالہ - دور کرنا -

بالقول - بیودہ -

ناروائی - چلنے نہ ہونا -

عربہ ناچو - لڑنے جھگڑنے والا -

پیراسول گڑ - چاروں طرف -

عز و یوم - زمین -

صفحہ ۱۳۳۹

چھلکا - کچھ نہ جاننے والا -

تتاریک - پوشیدہ -

معاون - مددگار -

ارباب فہر - جھوٹ بولنے والے

احباب حسد - حاسد -

گائریہ - ضروری -

صفحہ ۱۳۴۰

حجاء - جاری -

مستاف - بعد میں -

<p>محرورہ - مقبوضہ - القیام - ملنا - صفحہ ۱۳۱</p> <p>منفردی - گوشہ نشین - تیرہ - تاریک - خدا لیج - جمع خدیجہ - قریب نگوش - برائی - ہتجار - طریقہ - احیاء - سے امام غزالی کی کتاب احیاء العلوم مراد ہے - صفحہ ۱۳۲</p> <p>اللہ پس واپس نہ ہوں - کافی ہے اور جو باقی ہے وہ ہوں بہ خانخانان قلمی شد قلمی شد - لکھا گیا - ہندی - ہدایت پایا ہوا - دیدہ وری - دور بینی - اہتدا - ہدایت پانا - خمول - گمنامی - استلام - پتھر کو ہاتھ یا ہونٹ سے بوسہ دینا - عقلم - چوکھٹ -</p>	<p>عروۃ الوثقا - مضبوط دستہ قائد - آگے کھینچنے والا - رہنما - لیڈر - پشت گرمی - درد - ساوہ لوح - بے وقوف صفحہ ۱۳۳</p> <p>آشتی - صلح - ارباب تجرد - تارک الدنیا - ارباب تعلق - دنیا دار - صفحہ ۱۳۴</p> <p>گواہ - گڑھا - خسیران - ٹوٹا - منفج - دھونکنی - خدمت فروش - خدمت کو ظاہر کرنے والا - ممتع - فائدہ اٹھانا - علف - ہری گھاس - کشاورز - کسان - صفحہ ۱۳۵</p> <p>انباء - ڈھیر - شور و غوغا - بد نصیب -</p>	<p>ارباب زرق - مکار - بہ خانخانان آژندہ پوش - پرانے کپڑے پہننے والا - طیاساں - چادر احول - بھنگا - سرو برگ - سامان - صفحہ ۱۳۶</p> <p>بہ خانخانان نقوش مصدور - تصویر بنائے بوسے نقوش - اعلیٰ - اندھا - اشتعال - بھڑکنا - منع - سرچشمہ - صفحہ ۱۳۷</p> <p>امیت بضم اول - آرزو - تذکار - بیان - صفحہ ۱۳۸</p> <p>پیکر - بدن - آہکا - بھروسہ کرنا - تکیہ کرنا - اہمال - چھوڑنا -</p>
---	---	--

ز راق خانہ - مکار خانہ -

وحید الدہریکاسے زمانہ

مسالمت - دریافت کرتا -

بہ خانخانان

نسخہ جامعہ کوشیہ النبیہ سے

شاہی فرمان تراوی ہے -

صفحہ ۱۴۱

کنجشاک - چین - شکن -

منقص - گدلا -

روز بازار - رونق -

شہدوع - شہرت -

پیشوا پالان معنی - علماء دین

پدرقہ - آل میں بدرہہ تھا

رہتا -

تشیہت - جاری کرنا -

صفحہ ۱۵۱

نفس مطہرہ - وہ جو

صفیات ذمیرہ سے صاف او

اطلاق حمیدہ سے متصف ہو کر قرب

الہی سے فائز ہو کر اطمینان تک پہنچتا

مکاسب و دود - دوز و مہویب -

دراشست - فریاد کر رہی ہے

حدیقہ سے مراد حدیقہ ستانی ہے -

ایرج - واراسہ - قمار لٹ -

خانخانان کے لڑکوں کا نام ہے

کافل - ذمہ دار - پورا کرنے والا

حاشیہ گروان بساط عروت

سے مراد نوکر ہے -

بہ خانخانان

رغم - برخلاف -

شیشہ - لڑائی - جھگڑا -

قدسی نثر او - پاک آمل -

استدرا - درازی -

صفحہ ۱۵۱

جہات شتی - مختلف جہت -

ہرہ گو - یہودہ کہنے والے

بستر - حاملہ -

کنج شاکال - کنج شایگان خمر

پرویز کا ایک خزانہ کا نام ہے

صفحہ ۱۵۲

مسموع - سنی ہوئی -

ارزو - لشکر

بہ خانخانان

حدیقہ سے مراد حدیقہ ستانی ہے -

ایرج - واراسہ - قمار لٹ -

خانخانان کے لڑکوں کا نام ہے

کافل - ذمہ دار - پورا کرنے والا

حاشیہ گروان بساط عروت

سے مراد نوکر ہے -

بہ خانخانان

رغم - برخلاف -

شیشہ - لڑائی - جھگڑا -

قدسی نثر او - پاک آمل -

استدرا - درازی -

صفحہ ۱۵۱

جہات شتی - مختلف جہت -

ہرہ گو - یہودہ کہنے والے

بستر - حاملہ -

کنج شاکال - کنج شایگان خمر

پرویز کا ایک خزانہ کا نام ہے

صفحہ ۱۵۲

مسموع - سنی ہوئی -

ارزو - لشکر

بہ خانخانان

حدیقہ سے مراد حدیقہ ستانی ہے -

ایرج - واراسہ - قمار لٹ -

خانخانان کے لڑکوں کا نام ہے

کافل - ذمہ دار - پورا کرنے والا

حاشیہ گروان بساط عروت

سے مراد نوکر ہے -

بہ خانخانان

رغم - برخلاف -

شیشہ - لڑائی - جھگڑا -

قدسی نثر او - پاک آمل -

استدرا - درازی -

صفحہ ۱۵۱

جہات شتی - مختلف جہت -

ہرہ گو - یہودہ کہنے والے

بستر - حاملہ -

کنج شاکال - کنج شایگان خمر

پرویز کا ایک خزانہ کا نام ہے

صفحہ ۱۵۲

مسموع - سنی ہوئی -

ارزو - لشکر

مستمر - ہمیشہ کا۔	مستمر - ہمیشہ کی خواہش	سجل - نامہ۔
روستما - دیہاتی۔	سلام لاک - تھکوسلام ہو۔	صفحہ ۱۶۰
طاعن - طعنہ کرنے والا۔	تھکواپہ - ساتھی۔	معانتت - عتاب کرنا۔
سیری - آسودگی۔	تازیانہ - کوڑا۔	امشال - حکم ماننا۔
صفحہ ۱۵۵	کنہ - حقیقت۔	بابہ الاعتراف - وہ بات
نثر - خرید و فروخت۔	مشرب - گھاٹ۔	جس پر اعتراف ہو۔
بہ خانخانان	غذیب - شیریں۔	بہ خانخانان
شور و غوغا - غصہ ہو رہا۔	تکوہش - ملاست۔	میا سبط - خوشی۔
صفحہ ۱۵۶	بہ خانخانان	طاعتت - ہنسی - مذاق۔
درا - جمع نزدیک۔	صفحہ ۱۵۷	مترصد - منتظر۔
دورو - متعلق۔	ذہول - غفلت۔	صفحہ ۱۶۱
در موقت او اور آید بیان	جراحت - زخم۔	تحریریں - برائے لکھنے کرنا۔
کیا جائے۔	صفحہ ۱۵۹	دقیقہ یاب - باریکی سمجھنے والا۔
معمورہ - آبادی۔	تخلت - باز رہنا - خلاف کرنا۔	فیروز مندی - فتحیابی۔
پے گم کردن - راہ بھولنا۔	فتون شتی - مختلف کام۔	بہ خانخانان
خرابہ - ویرانہ۔	سرفازدن - بات کرنے کا خیال۔	در لوزہ - بھیک مانگنا۔
ازو حمام - ہجوم۔	بہ خانخانان	ضلائت - گمراہی۔
رویہ بازی - مکاری - خریب	لقا - صورت۔	صفحہ ۱۶۲
تیرہ راسے - بے وقوف۔	ناموہنی - بے اعتمادی۔	معنی - حقیقت۔
صفحہ ۱۵۸	کون - ہستی۔	صورت - ظاہر۔
نیک سنگالی - نیک خواہی۔	طعم - مزہ۔	کوہ نور - پہاڑوں کو طے کرنا۔

کرپوہ - ٹیلا -	ملا - مجلس -	مشاق - جمع مشقت -
گرو اور وہ - جمع کیا ہوا -	کور باطن - سبب دل -	محس - جمع محنت - رنج -
کلیسہ پر - جیب کترا -	مثلا - خلوت -	ارتفاع - بلندی -
سمر گروائی - پریشانی -	رشمہ - قطرہ - چکیدگی -	سجایا - جمع سجدہ - عادت -
شفیق نہانہ - کنایہ ہے دنیا سے	خود کامی - خود غرضی -	لہوان - روشنی -
احرام فطری { ستارے	کشیدہ - بلند کیا ہوا مجازاً کو	سپلوت - جمع سیف - تلوار
اجسام غلوئی {	خسیران - ٹوٹا -	بارقہ - چمکتی ہوئی -
سیارے - جمع سیارے - درندے -	یہ خاتخانان	تیرو - لڑائی -
بہائم - جمع بیمہ - چوپائے -	چار - مخف پچارہ - علاج -	صدا ہے - درست -
سیرورونی - بے رحمی -	زیرک - دانہ - ہوشیار -	صفحہ ۱۶۵
جہانیاں - جہان واسے -	مواہلت - ملاقات -	بروز - ظہور -
یہ تقدیر - فوج -	سیری - ختم -	فتوت - جواغروی -
انتقال - بدلا لیتا -	صفحہ ۱۶۴	پیکار - لڑائی -
فکنون تعدی - وہ بات جو	تراوش می کند - ٹپکتے ہیں -	مقدسان عالم علوی -
دل میں مقرر کر لی جائے -	فرو - تنہا -	کنایہ ہے قرشتوں سے -
یکسر کہ قلم و سیاہی کا غدور	ختم اللہ بالحق والحق	آفریں گر - تعریف کرنے والا -
آرو - لکھی -	شیر کا میاں کے ساتھ ختم کر کے	لٹاؤ - جاری ہونا -
سجھو - نوہ -	طراوت بخش - تازگی بخشنے والا	نیکوے فروش - اپنی تعریف
کوہن - دونوں جہان -	مطرب - گویا -	آپ کرنے والا -
اعمال حسنہ - نیک کام -	سماج - راگ -	مسجل - جلدی کرنے والا
حاصل المثلین مضبوط رسی -	بنوایر گیسند - گانا شروع کریں -	درشوریش - پریشان -

بہ خانخانان

آوند - برتن -

صفیر - آواز قلم -

ہرزہ ورائی - بیہودہ بکتا -

جلباب - پردہ -

صفحہ ۱۶۶

استتار - چھپنا -

قلاپ - دغا باز -

سوواگر قلاپ - سے مراد وہ شخص

ہے جو دوستی کے بدلہ پر نظر رکھتا ہو

انہو وہ فروش - طبع کی ہوئی

چیز بیچنے والا - مراد اس دور کے

دوست سے ہے جو دوستی ظاہر کرتا

ہو اور حقیقت میں دوست نہ ہو

طہریم - لازم کرنے والا -

پیرایہ - زیور -

خرافت - نادانی -

اہلہ طرازی - بیوقوف سمجھنا -

دراز نفسی - طول کلام -

واویلا من فتون نفس

الآمارہ - نفس مارہ کے

وہو کوں سے فریاد ہے -

مناشیہ - جمع منشور - فرمان

بہ خانخانان

خضیع - ادنی -

شریعت - اعلیٰ -

باطل اساس - جھوٹے -

ہرزہ - بیہودہ -

دل بیچ مضطرب - وہ دل

ذرا سی بات سے گھبرا جائے -

صفحہ ۱۶۷

جدل - جھگڑا -

شور سے اندازو - کوئی نساو

برپا کرے -

بہ خانخانان

طراز - نقش -

وقع - اعتبار -

واہی - بیہودہ -

درشت - سخت -

درشتی - سستی -

صفحہ ۱۶۸

نکو ہیدہ است - جبرائے -

احرار - شہر قہ -

مزلتہا سے صوری - ظاہری -

ژندہ پوش - گذری پہننے

والا - مجازاً فقیر -

بہ خانخانان

مستمند - درو مند -

کارہ - کراہیت کرنے والا -

مستکارہ - کراہیت کرنے والا -

عظوفت - ہربانی -

خطیر - بزرگ -

کنجشک حوصلگی - تنگ حوصلہ

ہوتا -

بزرگ زاوہ قدسی نہاد -

سے مراد دل ہے -

پیر عاجز سے مراد آسمان یا دنیا

تکوین - آفرینش -

آفرینش - فطرت -

نثار - بچھاوہ -

حسن - کمینہ -

مکارہ جسمی - جسمانی تکلیفات

صفحہ ۱۶۹

نکوہش - برائی -

صفحہ ۱۶۱

پیشہ - اگلا -

اعتبار یافتہ - عزت پایا ہوا

پہلے سالار خان خانان

مشغل - جمع مشغلہ

مساکم - راستہ -

تشیاء و صورت - عالم ظاہر

مساکم - سستی -

صفحہ ۱۶۲

پر آمد کار - کلام پورا کرنا -

تشیاء و صورت - ولی ارادہ -

آویزہ - تعلق -

وہ و طاعت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

تشیاء و صورت - تہذیب -

چار سو - چوراس -

صفحہ ۱۶۱

محقرہ - ذلیل -

گالا - پونجی -

بکرا شام - سمندر کو پینے والا

استسقا - جلندہر - اس مرض

میں پیاس بے حد معلوم ہوتی ہے

جتنا پانی پیا جاتا ہے پیاس نہیں

بھگتی ہے -

خمار - وہ مستی اور تکلیف جو شراب

پینے کے بعد پیدا ہوتی ہے -

طل - پیانہ - آواز سپر

کفات - وہ مقدار روزی

کی جو کافی ہو -

یہ خان خانان

خس و خاشاک روزگار

زمانہ کا کور کرکٹ - کنایہ ہے

ظالموں سے -

معصفا - صاف -

حوصلہ کنجشک - مرا و حوصلہ

تنگ - تنگ -

لائیڈ - ضروری -

موت تصور - کامل محبت

تفصیل قسمی - پوری تفصیل

یہ خان خانان

عالم طبیعت - عالم بشریت

میرزا - مجازاً بے پروا -

بارک اللہ - سبحان اللہ -

یہ خان خانان

ضروری الدفع - وہ جس کا

دور کرنا ضروری ہو -

معطل - بیکار

عالم کون - عالم وجود

صفحہ ۱۶۰

بازگشت - واپسی

امثال المتقدمین - قدماء کی باتیں

امثال - دراز -

یہ خان خانان

خرابہ - ویرانہ

صدقیا - جمع صفتی - برگزیدہ

ازال باز کہ - جب سے کہ

بازار حدوشت - دنیا -

<p>رہن - گرو۔ ملاء علی - عالم بالا۔</p>	<p>یہ خاں خانان</p>	<p>مدارائی - صلح کرنے والا۔</p>
<p>حیات سے یہاں مراد عقل ہے۔ رموز و اشارات ملاء علی حیات</p>	<p>صفحوں ۱۶۴</p>	<p>ہرزہ سگال - بیہودہ۔</p>
<p>سے مراد فرشتہ اور انبیاء ہیں۔</p>	<p>حقیقات جہان - دنیا کی</p>	<p>تاہماری - نالایقی۔</p>
<p>آزم - شرم۔</p>	<p>پچھی ہوئی باتیں۔</p>	<p>کارستان تعلق - سے مراد دنیا</p>
<p>اصالت منش - اصل</p>	<p>سٹوخ - ظاہر ہونا۔</p>	<p>میان میں جمع مینت - برکت۔</p>
<p>قحبہ - فاحشہ عورت۔</p>	<p>ناملائم - نامناسب۔</p>	<p>گردار گزریں - پسندیدہ کام۔</p>
<p>مساعدت - موافقت</p>	<p>نامرضی - ناپسند۔</p>	<p>یہ خاں خانان</p>
<p>معائنہ - عتاب کرنے والا۔</p>	<p>کامل البصاعہ - پوری پونجی</p>	<p>صفحوں ۱۶۴</p>
<p>معائنہ - وہ جس پر عتاب کیا جا</p>	<p>والا۔</p>	<p>بد ہوشی - بیہوشی۔</p>
<p>مشکلی - شکوہ کرنے والا۔</p>	<p>منش - طبیعت۔</p>	<p>انگشت نہم - اعتراض کردن</p>
<p>بیدا - جنگل۔</p>	<p>مکتونات - دلی باتیں۔</p>	<p>شکر فی - عجیب کام کرنا۔</p>
<p>یہ خاں خانان</p>	<p>حل و عقد - بند و بست۔</p>	<p>سرگرائی - ناخوشی۔</p>
<p>یر گرفت - اٹھا دیا۔</p>	<p>معجب - مغرور۔</p>	<p>بہ ہمال - بے مانند۔</p>
<p>خلوتیان - مشتاقان</p>	<p>گرداوری - جمع کرنا۔</p>	<p>بہشتی - صلح۔</p>
<p>در گرفت - روشن ہو گیا۔</p>	<p>صفحوں ۱۶۴</p>	<p>بکشت - دیری۔</p>
<p>عطر آمود - ہکا ہوا۔</p>	<p>یہ خاں خانان</p>	<p>زبونی - مغلوبی۔</p>
<p>صفحوں ۱۶۵</p>	<p>ہوش قرین - ہوشمند۔</p>	<p>تیم - دشمن۔</p>
<p>جان داروے - تریاق۔</p>	<p>محاکات صوری - خط و کتابت</p>	<p>فلوکار - کام کی فرصت۔</p>
<p>قدوم - آنا</p>	<p>لطف صوری - مجازاً خوشامد۔</p>	<p>یا وہ درائی - بیہودہ بکنا۔</p>
	<p>اطلا - لکھنا۔</p>	<p>سداوہ لوح - احمق۔</p>
	<p>عذار - بے وفا۔</p>	<p>حوزہ - احاطہ۔</p>

نوید - خوشخبری -

تہو بندی - قوت -

درونی - دلی -

خوبی سے چہار گناہ - فضائل الہیہ

حکمت - عفت - عدالت - شجاعت

عالم پیکر - عالم جسمانی -

دستیار - مددگار -

ماہیچار - نالائق -

آہنگ - ارادہ -

خواہش روا نہ ہونے کی مثال والا

یا ملن گرفتہ - رنجیدہ دل -

پرگزراہم - بیان کردن -

نیرنگ ساز عجیب کام کرنے والا

بدگوہری - بد ذاتی -

برہم - زمین -

بچے - بچو کہنا -

سچ اس گزاری - شکر ادا کرنا -

ببا و آمد - برباد ہو جائے -

صفحہ ۱۶۸

نیایش گری - حمد و برتری -

بے ہمتا - بے ماتحت -

بہ خانخانان

بہجت آسمانی - خوشی سے ملی ہوئی

بہ غنا شہنائان

سرین الزوال - جلد زائل ہونے والا -

اخلاط - جمع خلط - چار خلط

ہیں - سودا صفر - بلغم - خون

داوار خداوند تعالیٰ کا نام ہے

منصف -

قرابادین - طب کی کتاب

معجون روحانی - طبیعتی

نفسانی - سے مراد خدا شناسی

کی نصیحت -

پہناویر - وسیع -

صفحہ ۱۶۹

بہ خانخانان

مہجور - جدا -

اندروزمان - فوراً -

ابتلا - مصیبت میں پھنسا -

الحمد معکم اینما کہتم - خدا تمہارا

ساتھ ہے جہاں تم ہو -

بہ خانخانان

پے پر وہ - جاننے والا -

راہ رقیہ - عمل نہ کرنے والا -

خالدواوہ - خاندان -

صفحہ ۱۷۰

کمرانی جسم - بیماری جسمانی -

سواویشیانی - سے مراد چود

کی حالت -

محاسبہ نفسانی - محاسبہ حساب

لینا کہ اس سے کہتے ہیں اچھے کام

سوز ہوئے ہیں اور کہتے ہیں

احیاء الممات - نظامہ نظامی

رسموں کا بندہ کرنا -

مصدقہ - تکلیف دینے والا

مفرح - خوشی کرنے والا

بہ خانخانان

افہیت - امان -

اہل تعلق - دنیا دار -

بہ خانخانان

بے ملاحظہ کی پاسے ترکات

معشوقانہ ظلم و ستم -

مہیر - بد نصیب -

<p>واقف - بہت -</p> <p>نگرانی - انتظار -</p> <p>کمال - رنج -</p> <p>یہ مستشار الدولہ و مہتمم سلطنت</p> <p>عظیم خاں کو کلتاش -</p> <p>دودھ شیر کیا بھائی</p> <p>سرخوش - خوش - شاد کام -</p> <p>عنصر - حمل -</p> <p>مسلوک - جاری -</p> <p>اہناس دنیا - دنیا دار</p> <p>محمول - گمان کیا ہوا -</p> <p>صفحہ ۱۸۴ -</p> <p>مشرمان روزگار - زمانہ کے</p> <p>رسموں کے پابند لوگ -</p> <p>سلاک - لطیف -</p> <p>مسلک - داخل -</p> <p>شعار - لباس -</p> <p>متکلمان رسم و عادت</p> <p>رسم و عادت کے موافق گفتگو کریں</p> <p>درہنولا - اس مدت میں -</p> <p>مدید - وراز -</p>	<p>صفحہ ۱۸۳</p> <p>بے آزمی - بے حیائی -</p> <p>برہنہ زگی - پریشانی -</p> <p>خالصہ - جاگیر -</p> <p>احدی - ایک قسم کا سپاہی</p> <p>جو گھڑ بیٹھے تنخواہ پاتے تھے ضرورت</p> <p>کے وقت وہ جس ہم پر بطور مشاوری</p> <p>کے بھیجے جاتے تھے بلا سر کے واسطے</p> <p>نہیں آتے تھے -</p> <p>دروگر - بڑھئی -</p> <p>اسیر - ایک قلعہ کا نام ہے</p> <p>وقوت - واقف ہونا -</p> <p>صفحہ ۱۸۴</p> <p>پار ارگال - سوداگر -</p> <p>خرنخشہ - چھکڑا - مجازاً غلاب شامی</p> <p>وودلہ - مترود -</p> <p>صفحہ ۱۸۵</p> <p>یہ خانخانان</p> <p>نامزد - وہ چیز جو کسی کے نام</p> <p>پر ہو - مقرر -</p> <p>احتفاظ - حظ پانا -</p>	<p>مقبول - خوش نصیب -</p> <p>صفحہ ۱۸۱</p> <p>یہ خانخانان</p> <p>سپری - تمام -</p> <p>تخیلات بدیع - سے مراد تکبر و غرور</p> <p>تروف نگاہ ہے غور سے دیکھنا</p> <p>کریوہ - ٹیلا -</p> <p>گرداب - بھتور -</p> <p>احیا - سے مراد احیاء العلوم</p> <p>یہ خانخانان</p> <p>شکریت کاری عجیب کام کرنا</p> <p>صفحہ ۱۸۲</p> <p>سرباری - وہ تھوڑا بوجھ جو بڑے</p> <p>بوجھ پر رکھا جائے مجازاً علاوہ -</p> <p>سنبھار - بے سہ سمجھنا -</p> <p>گنگش - مشورہ -</p> <p>اہراسے - بری کرنا -</p> <p>پیوند - تعلق</p> <p>مکلی - مددگار -</p> <p>مشہد - ذمہ دار -</p> <p>فروشدن - کنایہ از مردن</p>
---	--	---

رسائل جمع رسالہ خطا -	منکر بہ - بد حال -	تقصیر - بناوٹ -
عقدہ - گرہ - عقوبت جمع -	مذول - خوار -	مستندی - ہائیتہ پایا ہوا -
وخامت کسی چیز کا ناگوار ہونا	صنوف - جمع صنف - قسم -	صفحہ ۱۸۹
عاقبت - انجام -	عواطف - جمع عاطفہ - ہرانی -	ہوشیاری - ہوشیاری -
مقیاس - وہ جس سے کسی چیز	صفحہ ۱۸۶	کاروانی - ہوشیاری
کا اندازہ کریں (مقابلہ جمع)	مستندی - خواہش کرنے والا -	شائستہ - آئینہ (شوائستہ)
سوء - پرانی -	لطافت تدبیر - پاکیزہ تدبیر اعتدال - بلند کرنا -	اعلام جمع علم جھنڈی -
کیاں - پیانہ -	راج - جاری -	زکوۃ - سالانہ آدیں سے خرچ
حق گزار - حق ادا کرنے والا -	کاسد - ناقدر - کھوٹا -	کرنے کے بعد جو کچھ رہے اس کا
انقلاب - شرع کے روستے	مفسد - فساد کرنے والا -	بالیسواں حصہ خدا کی راہ میں صدقہ
عقل - عرفا - روح کی رو سے	عقلم خاں کو کھٹکاش	تقسیم - پورا کرنے والا -
سعی جمیل - بھلی کوشش	قیمہ - خط (رقائم جمع)	مہمانگن - جہانگیر ہو سکے -
مقتلح - کچی (مقتلح جمع)	صفحہ ۱۸۸	اشباح - مقصد پورا کرنا -
ظلم الہی - خدا کا سایہ بجا	تنگا پوسے - دوڑ و دوپ - تلاش	جگر - گوہ -
یاور شاہ -	اولیائے دولت - سلطنت	لازم البیان - وہ جس کا بیان
مواظظ - جمع مشغولیت - وضعت	کے ہوا خواہ -	کرنا ضروری ہو -
اشمال - حکم ماننا -	عیار - کمال -	صفحہ ۱۹۰
مشاور - مشورہ دینے والا -	نا تو ال میں - حاسد -	دور السور - بہت خوشی والا -
محاور - مصاحب - پاس	ثرارت انگیز - شہریر -	صفحہ ۱۹۱
ٹھکنے بیٹھنے والے -	تغیر - خفا -	ناشی - پیدا کرنے والا -
مبادی - جمع مبدیہ	شہور انگیز - مفسد -	مفوحہ - سونپا ہوا -

مظنکی۔ بد گمانی۔ مصدق۔ تصدیق کرنے والا۔ موبد۔ مدد کرنے والا۔ اطلا۔ لکھنا اجمال۔ بات مختصر طور پر بیان کرنا قلاوڑی۔ رہنمائی۔ صفحہ ۱۹۲ نامہ ہاسے باستانی۔ پرانی کتاہون۔ اجیرانہ۔ مزدورانہ۔ خیاط۔ درزی۔ بناء۔ متعار بابیہ۔ بلی جس سے کشتی چلا ہیں۔ کشتی۔ چمپر۔ چمپر کامفرس ہے۔ رہین۔ گرو۔ زیان مند۔ نقصان اٹھانے والا شورش۔ غصہ۔ دریافت۔ سمجھ صفحہ ۱۹۳ کوکہ۔ دودھ شربکا بھائی۔ مساہمت۔ شرکت	اعراض۔ روگردانی منہ پھیرنا سالف۔ گزرا ہوا۔ اگلا۔ کفو۔ ہمسر۔ (القاب جمع) صفحہ ۱۹۴ پیشینیان۔ قدم۔ مستولی۔ غالب۔ ارجمند۔ معزز۔ ظیقن۔ یقین کرنے والا۔ فراوانی۔ بہت۔ کونین۔ دونوں ہمان۔ خزوت۔ ٹھیکری توجیہ۔ وجہ بیان کرنا۔ راہنمونی۔ رہنمائی۔ ہستی۔ دنیا۔ صفحہ ۱۹۵ مسدود۔ بند۔ وفاو۔ روشن۔ میل۔ رغبت العاقدتہ بالخیر۔ انجام بخیر ہو۔ باعظم خاں۔ صفحہ ۱۹۶	مسیرت پیرا خوش کرنے والا۔ فطرتی۔ سرشتی۔ مصادقت۔ سچی دوستی۔ سپما۔ خاکہ۔ تعلقیان۔ دنیا دار لوگ۔ انجمن بدیع۔ ناو مجلس (دنیا) طیاسان۔ پیادہ۔ شیوع۔ رواج۔ بہرکن السلطنۃ زمین خاں کو کھٹاش ایزو۔ خداوند تعالیٰ۔ کام بخش۔ مقصد بخشے والا۔ القار۔ یورش جملہ۔ مخیم۔ نیمہ گاہ۔ سلواتی۔ نیمہ پردہ۔ صفحہ ۱۹۶ عیاذ باللہ۔ پناہ بخدا۔ برروسے کار آید۔ نکلا ہر سو۔ نہ ہمار۔ ہرگز۔ فروتنی۔ عاجزی۔ عبودیت۔ بندگی
---	---	---

کوہک - مدد -	ترک - چھوڑنا -	ملاقات -
غل - خیانت -	اتیان - لانا -	صفحہ ۲۰۲
نش - کینہ -	تمشیت - جاری کرنا -	آشنارو - ظاہری دوست -
صفحہ ۱۹۸	یلغار - شباشب - بہت جلد -	مہرسمان - دنیا دار -
ہرزہ کاری - بیہودہ کام کرنا -	موعدہ - وعدہ کرنے کا وقت -	پیشگی - علاج -
مستحسناات - بھلائی -	برزین خاں کوکلتاش -	دوست کام - وہ شخص جس کے
نشاء و صورت - عالم ظاہر -	وزن ہمالیوں - مبارک جسم -	کام دوستوں کی خواہش کی
بخش - حصہ -	کاتولنا - بادشاہ کا جسم سال -	موافق ہوں -
نفس ناطقہ - وہ نفس جو	میں ایک بار چاندی سونے وغیرہ	برزین خان
کلیات و جزئیات کا ادراک	سے تولا جاتا تھا -	مقیم - ٹھہرنے والا -
مکرتا ہے اور حق و باطل میں تمیز کرنا	معتمد - بھروسے کا آدمی -	متابعیت - پیروی -
ہیسی کا کام ہے -	صفحہ ۲۰۱	مشتبہ - وہ بات جس میں شک
بہمان آفرین - دنیا کو پیدا کرنا	شطرے - تھوڑا سا -	کالا - پونجی -
صفحہ ۳۰۰	مہاجرت - جدائی -	بہجت - خوشی -
مستتمہ - دردمند -	شرف - شریف کی جمع -	برزین خان
ہجرہ ساختہ - جدائی میں	دیرگاہ - مدت -	صفحہ ۲۰۳
بسر کیا ہوا -	برزین خاں کوکلتاش -	بابیت - لایت -
ورماں - علاج -	پیش صورتی - ظاہری	استعلام - طلب علم -
مستمع - سننے والا -	عیادت -	سوالف - جمع سالف -
مخاطب - سے فطرت اور	مشتے - تھوڑے سے -	مستعجل - جلدی کرنے والا -
مستمع - طبیعت مراد ہے -	تعارف صورتی - ظاہری	ثنایاں - مناسب -

معارفت۔ جدائی۔	علم فقہ و علم اصول فقہ۔	سائر۔ پھیلی ہوئی۔
اندر۔ نصیحت۔	معلول۔ بیمار۔	بہمی۔ چوپالیوں کی سی
سورہ۔ خالص۔	مستغرق۔ ڈوبا ہوا۔	سبعیت۔ درندگی۔
بزرگ منشاہ۔ بڑی طبیعت	مقہور۔ مغلوب۔	عوان۔ سپاہی
والوں کی طرح۔	تکوین۔ وجود۔	عوانان۔ جمع عوان۔
مطبوع۔ پسندیدہ۔	عجائز۔ عجوزہ کی جمع۔ بڑھیا۔	آزاروہ۔ ستانے والا۔
متغیر۔ نوا۔	صفحہ ۲۰۵	نازلہ۔ حادثہ۔
لسان الغیب۔ لقب خواجہ	فاقد البصر والبصیرۃ وہ جسکی	عطوف۔ مہربان۔
حافظ شیرازی۔	آنکھیں اور روشنی دونوں غائب	مغفورہ۔ معاف کئے ہوئے
صفحہ ۳۰۴	ہوں۔ بنیائی اور آنکھ دونوں	یہ صفت مردہ کی آتی ہے۔
ناروائی۔ چلن نہ ہونا۔	نہ ہوں۔	ققدان۔ گم ہونا۔
بہمن۔ رچے۔	خانوادہ۔ خاندان۔	تشبک۔ باہم انگلیوں کو
مستقیم۔ غنیمت	صلح کل۔ غم و شادی میں	ایک دوسرے میں ڈالنا۔
یہ تاظم در معقول و منقول	یکساں رہنا۔	انتساب۔ نسبت کرنا۔
شیخ ابوالفضل فاضل قیامی۔	رحمنا۔ خدا کی طرف سے جو آرام اور	صفحہ ۲۰۶
ناظم۔ نظم کرنے والا۔	تکلیف پہنچے اس پر خوش رہنا	خجولستان۔ گنہگار کی جگہ۔
معقول۔ علم حکمت و منطق وغیرہ	تسلیم۔ اپنے آپ کو خدا کے سپرد	نقشب خانہ۔ تہ خانہ۔
منقول۔ علم حدیث و فقہ وغیرہ	کزیٹا کہ وہ چوچا ہے کرے۔	رعونت۔ گھمنڈ۔
غالب۔ غوطہ لگانے والا۔	مجرور۔ زخمی۔	سد۔ روک۔
بحار۔ جمع بحر۔ دریا۔ سمندر	خاکساران تعلقی۔ دنیا دار۔	منزجر۔ دلفنک
فروع و اصول۔ سے مراد	مراۃ۔ جمع مرتع چراگاہ۔	حرف زدن۔ بات کرنا۔

ہنگامہ عامہ - عام ہجوم (دنیا)	سنگلاخ - پتھر ملی زمین - کہتہ - پرانا
مستاد - درازی -	شدائد - جمع شدت - سختیاں - کارخانہ ایجاد - دنیا -
فقر - گہرائی -	بلائیں - وثوق - بھروسہ
پرمیان می ٹیم - ظاہر کرتا ہوں -	طول المد عمرہ و رفع اللہ اہم الحواوش مصیبتوں کی
شیخ - برائی -	قدرہ - اللہ اس کی عمر دراز کرے - حجاز موت -
معدنا - باوجود اس کے -	اور اللہ اس کا مرتبہ بلند کرے لغات - نعمت کی جمع -
مزاولت - ہیشگی کرنا - عادت کرنا -	تشریف الوجود - بزرگ وجود - منتسبان - جمع منتسب -
سماہری - حضرت موسیٰ کے زمانہ	اخوت - برادری - بھائی چارہ - نسبت پائے ہوئے -
میں ایک جاو کر تھا -	وہابی - بخشے ہوئے - پاسے بند - قیدی -
سحر - جاو -	کبھی - حاصل کی ہوئی - میراث - نیکیاں -
طبع - پختگی - پکنا -	بروز - ظاہر کرنا - متفوق علیہ - وہ جس اتفاق
خصمانہ - دشمنوں کے ماتحت -	نحو - طرح - کیا جائے -
معائنات - زندگی بسر کرنا -	ص ۲۰۷
خسبہ - کہتہ -	سیرت - سیرتیں - سیرتیں - سیرتیں - سیرتیں -
اقتدا - پیروی کرنا -	نہج - آوینا -
قریب - پاک -	دوام - ہمیشہ -
مرفیہ - بے بہتہ پردہ	جزم - گھونٹ -
گرامت - بخشش -	مستیزہ - لطائی -
جمع عطیات - جمع عطیہ بخشش	برداشتی - غالی کرنے کے قابل
ص ۲۰۹	اقامت - ٹھہرنا -
واہب العطایا بخششوں کا بخشش	انگ و پو - کوشش -
	مسموم - وہ جسے زہر دیا گیا ہو
	وقور - زیادتی -
	سبوح - پختگی -

<p>دید - نظر -</p> <p>صفحہ ۲۱۲</p> <p>یہ شیخ فصیح فیاضی</p> <p>مترجم - اثر قبول کرنے والا -</p> <p>مترجم - ایذا پانے والا -</p> <p>فرز انگلی - دانائی -</p> <p>جیب - گریبان (جیب جمع) -</p> <p>سحر عجیب اندیشہ قزو پرند -</p> <p>غور و فکر کریں -</p> <p>ولی نعمی - میرا نعمتوں کا آقا -</p> <p>یہ شیخ ابوالخیر</p> <p>ملکات - جمع ملکہ یہ عادت -</p> <p>اور نچتہ قوت - جزو ال قبول -</p> <p>کریے اور قدر امور -</p> <p>فاصلہ - بزرگ -</p> <p>باب اللہ - خدا کا دروازہ -</p> <p>دل گرفتگی - ناخوشدلی -</p> <p>غالیے - اکثر -</p> <p>صفحہ ۲۱۳</p> <p>یہ شیخ ابوالخیر</p> <p>گیہان خدیو - جہان کا پادشاہ</p>	<p>ایجاد کرنا -</p> <p>تنوع - طرح طرح کا ہونا -</p> <p>نیروے - قوت -</p> <p>ساوہ لوح - بے وقوفت</p> <p>تفقد - مہربانی -</p> <p>بہ جان آفرینش و دیدہ و نش</p> <p>ویشش شیخ ابوالخیر</p> <p>آفرینش - خلقت -</p> <p>صفحہ ۲۱۱</p> <p>در آویزہ - علاقہ -</p> <p>تفاوت - فال لینا -</p> <p>برخاش جوے - لڑاکا -</p> <p>آشتی - صلح -</p> <p>فرار - بلندی -</p> <p>پیدا کی - ظاہر ہونا -</p> <p>ورزش - مشق -</p> <p>تکریر - دوبارہ کرنا -</p> <p>لاموثر شیخ - نہیں ہے وجود</p> <p>میں کوئی اثر کرنے والا ہے</p> <p>خدا کے -</p> <p>متوجہم - دہم کرنے والا -</p>	<p>تفویض - تسلیم - اپنے کام</p> <p>خدا کے حوالہ کر دینا -</p> <p>انگوش - بغل -</p> <p>شیخ ابوالفیض فیضی</p> <p>ضعفا - جمع ضعیف -</p> <p>کذاب - جھوٹا -</p> <p>مشاطگی - زینت - ہموار سطح</p> <p>نیرو - اطاعت -</p> <p>عجائی - بڑے -</p> <p>وامست برکاتہ - ہمیشہ اسکی</p> <p>برکتیں رہیں -</p> <p>طینی - خاکی -</p> <p>معمورہ - آبادی -</p> <p>یہ شیخ فصیح فیاضی</p> <p>اتصال - ملاقات -</p> <p>صفحہ ۲۱۰</p> <p>شیونات - جمع شیون -</p> <p>شیون جمع شان -</p> <p>عالم آرا - دنیا کا آراستہ کرتے</p> <p>والہ (خداوند تعالیٰ) -</p> <p>ابداً - نئے سرے کوئی چیز</p>
--	---	---

لحاج - جھگڑا -

دل نہاؤں - متوجہ ہونا -

محبوب - وہ شخص جس پر

محبت الہی کا جذبہ طاری ہو

اور اُس کو اپنا دوست نہ ہو -

نیایش - دعا -

ہمت - دعا -

بہ شیخ ابوالبرکات

تلاوت - جمع زکوٰۃ - لغزش

غلطی -

ارباب جرائم - مجرم -

مادام - جب تک -

تشیاب زدگی - عجلت - جلدی

از جان و د - غور نہ کرے - نہ ہیک

صفحہ ۲۱۳

بہ شیخ ابوالخیر

موفق - توفیق دیا گیا -

سیکسری - حماقت -

بغلیچہ - ایک مقام کا نام

بہ شیخ ابوالخیر

رقیمہ - خط - رقا ئم جمع -

بالمشافہ - رویہ -

بالمکاتیبہ - باہم خط و کتابت

کے ذریعہ سے -

مشقات - جمع مشقت -

معتاو - خوگر -

در کنار افتد - حامل ہو جائے

آن پرور - سستی -

رقبہ گردن - (رقاب جمع)

جل جلالہ - بزرگ ہے آسکی

بزرگی -

گرفت - انقباض - سرج -

منضم - ملا ہوا -

تشتت - پریشانی -

اللہم ارزقنا - اے خدا تو

ہمیں اُس کی روزی دے -

بہ عمدة الملک قاسم خاں

تبریزی دیوان شاہ مراد

جمعیت - جمع ہونا -

صفحہ ۲۱۵

بہ حوصلگی - پست جو صلہ ہونا

شینہ - بری

غبار - رنج -

وقار - آہستگی -

آگاہ دلی - ہوشیاری -

سروکرون - درست کرنا -

مضبوط کرنا -

اعتکاف - بندی -

صفحہ ۲۱۶

شیالان - امرکا دسترخوان کھانا

کشیدن - بچھانا -

الوش - جھوٹا کھانا -

یکہ جوانان کار - یکساں لڑاکا جوان

مسارک - جہری -

توزک - اہتمام -

درخانہ - دربار -

صاحب ہتھام - بندوبست کرنے والا

علم مرمیوں - لازم سمجھنا -

مستدین - خیر خواہ - دیندار -

تقاریر - جمع تقریر -

بہ مقصود پروں - مقصد

حاصل کرنا -

اہل ناموس - باعزت

ابلاغ - پہنچانا۔

عالی نہاد - بلند ذات۔

صمیم - پختہ۔

صفحہ ۲۱۷

مظنون - گمان کیا ہوا۔

مختور - خوش نصیب۔

بہ قاسم بیگ خاں تہریکا

مسبب - سبب پیدا کرنے والا۔

دیدہ وری - بینائی۔

ترقب - امید کرنا۔

سکروح - ہنس مکھ۔ بے تکلف

مساعدمی - موافقت۔

اکمیل - تاج۔

فارغ البال - خوشدل۔

ابدال - اللہ والوں کا ایک

گروہ جن کے وجود سے زمین

قائم ہے اور وہ ستر آدمی ہیں

حاصل آدنہی شام میں رہتے ہیں

باقی اور مقامات میں جب

ان میں سے کوئی جاتا ہے تو

آومیوں میں سے دوسرا اس کے

بدلے میں مقرر کر دیا جاتا ہے۔

بدلہ - بالضم اول و لفتح دال

اللہ والوں کا ایک گروہ۔ یہ

سات آدمی ابدال کے علاوہ

ہیں جب ان میں سے واقع ہو۔

کوئی مرجاتا ہے تو باقی آدمیوں

میں سے اس کے بدلے میں مقرر

کر دیا جاتا ہے۔

ابدالی اور بدلہ لائی۔ سے مراد

بزرگی و خوبی ہے۔

صفحہ ۲۱۸

بہ عمدة الملک قاسم بیگ

تخان تیرہ تری۔

نعتی - پوشیدہ۔

جلی - ظاہر۔

شایع - پھیلانے والا۔

ارباب خلافت - مخالفت

نگار - نقش۔

پیرایہ قبول یافتہ۔ قبول

ہونے کا زیور پایا۔ منظور ہوا۔

کا ہش انگیز پنج پیدا کرنے والا

تک نہیں پہنچتی۔

راسخ - مضبوط۔

یاستانی - قدیمی۔

صفحہ ۲۱۹

خطرہ - وہ بات جو دل میں

واقع ہو۔

راست معاملہ - خوش معاملہ۔

بے رضائی - ناخوشی۔

ظاہر سیرت - دنیا دار۔

مورد - وارد ہونے کی جگہ۔

کار فرمایاں ملاء اعلیٰ سے

مراہ فرشتے ہیں۔

کبار - جمع کبیر - بڑے۔

عزیزہ کشش الہی۔

صفحہ ۲۲۰

راج - غالب - اونچا۔

نعمت متعدی - وہ نعمت جو

ایک سے دوسرے کو پہنچتی ہے۔

نعمت لازمی - وہ جو صرف

کسی شخص کی ذات کے ساتھ

قائم رہتی ہے اور کسی دوسرے

تک نہیں پہنچتی۔

<p>عالم اسباب - دنیا - مسألت - دریافت کرنا - مانگنا - دعا کرنا - مرحوم دل - کنایہ - نادان وضع - رکھنا -</p>	<p>نہیں رہا ہوں - لباس تسلوق - دنیا داری - خدمت شاہی - بہین - بڑا - صفحہ ۲۲۳</p>	<p>صفحہ ۲۲۱ حفظ الغیب - پشت کسی چیز کا یہ عمدہ خوانین بلند مکان صاوق خاں خوانین - جمع خان سردار - دورو - مذاق - روش - ڈھنگ -</p>
<p>جلیب - حاصل کرنا - پیراموں - چاروں طرف - خلیفہ جانشین - خلیفہ اللہ سے مراد بادشاہ ہے - ہادی - راستہ بتانے والا - علم البقین - کسی چیز کو جان یقین کرنا -</p>	<p>جہڑہ - تر باز - قطاس - باضم قاف - چتور - چوپھاڑی گائے کے بالوں سے بنا تھیں یہ صاوق خاں نشاء خاص معنوی - عالم حقیقت ہوا - دوستی - فتور - سستی -</p>	<p>محشور - وہ جس کا چشمہ ہوگا مقصر - کوتاہی کرنے والا - ضروری الا علام - وہ بات جس سے خبردار کرنا ضروری ہو - صفحہ ۲۲۲ ابتلاات - الفت رکھنا - مراتب کونی والہی - دنیاوی اور دینی مرتبہ -</p>
<p>صفحہ ۲۲۵ اقتناع - باز رہنا - مراعات - رعایت کرنا - سعادۃ اتمثال - نیک مشکل - جگہ پکڑنے والا - ملحق - ملائے والا - پوشوچ پیوست - ظاہر ہو گئی مجا - جاری - یہ آصف خاں</p>	<p>یہ عمالک مدار جعفر خاں دیوان ملقب بہ آصف خاں منشرح - خوش ہونے والا - صفحہ ۲۲۴ ایما - اشارہ - شمنع - ہرا - کلید - کنجی بیت المقصود - مقصد کا گھر - مجاہد - جاری - یہ آصف خاں</p>	<p>صاحب الزمان - زمانہ کا ایک کتا بہت بادشاہ سے - تہذیب الا خلاق - عادتوں کی درستی - ارتفاع - بلند ہونا - معائنہ تدریجہ - میں پانچ مرتبہ تدریج - ظاہر داری -</p>

دعوات - جمع دعا -	دیر یاز - مدت -	پیر مکر - بہت -
صافیات - صاف -	صفحہ ۲۲۸	بخرج یافتہ بے صبر کی طرف
مشکی - تکیہ لگانے والا -	یہ قطب الملک حاکم گولکنڈہ	دورے ہوئے یعنی بے صبر -
ارائک - جمع اریک - آراستہ تخت	سعادت پر وہی - نیکبختی	مدیتہ - سے مراد دنیا ہے -
تکیان ارائک قدس	طلب کرنا -	سرگلوں و ایکاد سے مراد
پاک آراستہ تختوں پر تکیہ لگانے	نقاوہ - خلاصہ -	معرفت و عبادت خالق -
والے (یعنی قرشتے)	استصواب - درست چاہنا -	بہ مرزا یزدی بیگ حاکم
فوحات - جمع فوح - خوشبو -	مجازاً صلاح - مشورہ -	بلدا و بندر -
اہمراز - ہلنا -	اخلاص سرشت - مجلس -	اخلاص طراز - اخلاص کا
الہذاؤ - فرہ پانا -	شیمہ - نخلت -	نقش رکھنے والا - (مخلصانہ)
تحيات - جمع تحیہ - درود و سلام	صفحہ ۲۲۹	نصرت - کوچ -
وافیات - جمع وافیہ - پوری کام	نامحصور - بے شمار -	عبار - امتحان
مختلم - آراستہ کرتے والا -	گنجور - خزانچی -	بادہ پیمائی - شراب پینا -
سلاسل سلسلہ کی جمع - زنجیر -	فیروزی - فتحمندی -	حوالی - اطراف -
افس - الفت - محبت -	مدہوشی - بے ہوشی -	نزول - اترنا -
ہیوپ - ہوا کا چلنا -	صفحہ ۲۳۰	موبک - شکر -
نفحات - نفع کی جمع - خوشبو -	عمود - جمع عمدہ -	اجمن رارگولی مجلس مشورت
ایدا - بدیہ دینا -	براجی علی خان ولد مبارک	صفی ۲۳۱
احاف - تحفہ دینا -	شاہ فاروقی فرمانرواے	اعیان - جمع عین - سردار
مجد - بزرگی -	خاندان -	طنطنہ - آواز -
علا - بلند می -	جلال - جمع جلیلہ - بزرگ -	جنود - جمع جند - شکر -
		پیدائی - ظہور -
		مقوص - سونپا ہوا -

دودمان - خاندان -	عیاد - جمع عید - بندہ -	مامول - آرزو -
اجتباہ - چننا -	وسائل - جمع وسیلہ -	محب - دوست -
اصطفا - برگزیدہ ہونا	ایتلاف - الفت کرنا -	مجارسی - جمع مجرا -
دام محقوقا بالمکارم والمعالی	کافہ - گروہ -	استکشاف - دریافت کرنا -
ہمیشہ رہے وہ بزرگیوں اور	فواحش - جمع فاحشہ - آغاز	بہ راجی علی خاں
برتریوں کا گھرا ہوا -	رفیع الشان - بلند شان والا	اہتاج - خوشی -
انتظام بخش سے مراد	جیل المتین - مضبوط رشتی -	استظہار - مدد چاہنا -
خداوند تعالیٰ ہے -	اوٹاؤ - جمع وتد - میخ -	فتوت - جوالمردی -
انفس و آفاق - روحانی	خلو و - ہمیشگی -	سرآمد - بزرگ - حاکم -
اور جسمانی -	انتساب - نسبت رکھنا -	اعتناء و الخلافہ - سلطنت
از مہ جمع زمام - باگ - نیل -	استہپاک - باہم ملانا - مجازاً	کے قوت بازو -
نجاتیب - جمع نجیب - برگزیدہ	خوشی تعلق -	عرقہ - روشنی - گھوڑے کے
اونٹ - شارح نے گھوڑے	انتشار - خوش ہونا -	پیشانی کی سپیدی -
کے معنی لکھے ہیں -	انکدار - کدڑ ہونا مجازاً ناخوش	ناحیہ - پیشانی (نواحی جمع)
تلموب - جمع قلب - دل -	بواطن - جمع باطن - دل -	قمرہ - ٹھنڈک -
اعنہ - جمع عنان - اگام -	منظلمہ - تاریک -	مرشد - رہنما - پیر -
ضمانہ - جمع ضمیر - دل -	صفہ ۲۳۱	تذکار - یادگار -
مشیت - خواہش -	ذات الیرکات - برکتوں والا	کنف - پناہ -
بدایع - جمع بدیع - انوکھی -	سفیہ - بلند -	عرقہ - ڈوبا ہوا -
ذرایع - جمع ذریعہ -	ترقب - نگہبانی -	صفہ ۲۳۲
ترقیہ - آسانی -	ماثر - نتیجہ - آثار -	دواعی - جمع داعیہ - چاہندہ

مجاز کسی چیز کے وجود کے اسباب۔ جہلی۔ پیدائشی۔	آمال۔ جمع امل۔ آرزو۔ دست آویز۔ ذریعہ۔ روز بہاں۔ جمع روز بہ۔	انتہا۔ نسبت رکھنا۔ محبت انتہا محبت بھرا۔ لقدر۔ تھوڑی سی۔
ہارب۔ جمع ہارب۔ حاجت حرز۔ پناہ۔ تعویذ۔ مسماع۔ جمع مسماع۔ کان۔ مخاوف جمع مخوف۔ جلے خوف طرق۔ جمع طرق۔ راہ۔	وہ جن کا زمانہ بہتر ہو۔ مجازاً صاحب اقبال۔ رجال۔ جمع رجل۔ آدمیوں مرفہ الحال۔ خوش حال۔	شورش۔ پریشانی۔ بہار آوروں۔ ظاہر کرنا۔ صفحہ ۲۳۵ قوافل۔ جمع قافلہ۔ بہ قص خام شجاعت شہاب الدین احمد خاں قص۔ نگینہ۔ خاتم۔ انگوٹھی۔ بہناج۔ خوشی۔ صفحہ ۲۳۶
سنگ۔ بزرگ۔ تلون۔ رنگ برنگ۔ تسویل۔ چکنی چٹری باتیں۔ تواشی۔ جمع غاشیہ۔ پردہ۔ مدوکر۔	اشفاق۔ جمع شفقت۔ مہربانی وانش آمو۔ عقل سے بھرا ہوا (عقلمند)۔ اللہم خلدہ وایدہ۔ اے خدا تو اُس کو ہمیشہ رکھ اور اُس کی پرست۔ قاعدہ۔	بافرادہ۔ تنہا۔ اصحاب شعور۔ عقل مندوں۔ فرج۔ کشادگی۔ مخ۔ مغز۔ مواظبت۔ ہمیشگی کرنا۔ خواجہ شمس الدین خانی خواجہ شمس الدین کے باپ خواجہ غلام الدین شہر خاں
میرزا یوسف خاں لوہٹین۔ سردار۔ فرجام۔ انجام	بے سروولی۔ پریشانی۔ بہ شجاعت شعار میرزا علی بیگ اکبر شاہی۔	

<p>کے اُمر سے تھے۔ خواجہ شمس الدین در بار اکبری میں بہت ہی مہذب ایہن اور کار شناس سمجھے جاتے تھے۔</p> <p>احترام۔ عزت کرنا۔ سعادتِ اُمود۔ نیکیخت۔ نشانیں۔ دونوں جہان۔ بزرگداشت۔ عزت۔ خراج</p> <p>صفحہ ۲۳۷ ہتھار۔ عنخواری کامبد عنصری۔ عنصری بدن اقلید۔ پیروی۔ بارگاہ تعلق۔ دنیا۔ خواج۔ جمع حاجت۔ نصیبہ۔ حصہ۔ انجلیح۔ پورا کرنا۔ شوم۔ نحوست۔ مچدو۔ نیا۔</p> <p>صفحہ ۲۳۸ باعثضاوا الملک راجہ مان سنگ عموم۔ عام۔</p>	<p>حقایق اُمود پچی باتیں۔ غمز وا۔ غم دور کرنے والا۔ رخا۔ نرمی۔ مجازاً آرام۔ بے بدل۔ بے نظیر۔ مقلنون۔ گمان کیا ہوا۔ گرمی ہنگامہ۔ رونق مجلس میزائی دنیاوی۔ دنیاوی شان امارت۔</p> <p>صفحہ ۲۳۹ یہ راجہ مان سنگ پازی خوردہ۔ دھوکا کھائے ہوئے۔ درعیات۔ مظلومات۔ مرجوعہ۔ رجوع کی ہوئی۔ گرواوری۔ جمع کرنا۔ دہش۔ بخشش۔ کارا گاہانہ۔ ہوشیاروں کے مانند۔ دوریاب۔ دور کی بات سمجھنے والا۔</p> <p>صفحہ ۲۴۰ دور کی بات سمجھنے والا۔</p>	<p>پیشہج۔ خوش۔ یہ حکمت پشودہ شمس الدین علی ملقب بہ حکیم علی الملک حکمت پشودہ۔ حکیم۔ بغور۔ دوری۔ سقوط۔ ظاہر ہونا۔</p> <p>صفحہ ۲۴۱ عرصہ۔ میدان۔ وجوب۔ کسی چیز کے وجود کا ضروری ہوتا مدارک۔ جمع مدرک۔ دریافت کوئہ میں۔ کم عقل۔ مجمع انسی۔ عالم تاسوت (دینا) طلیغہ۔ چوکیدار۔ لشکر کا وہ حصہ جو دشمن کے حالات دریافت کرنے کے لئے لشکر پہلے روانہ کیا جاتا ہے۔ تیسرے سوئی۔ ترک تعلقات۔ دنیاوی رعونات۔ جمع رعونت۔ گھمنڈ برخوردار۔ فائدہ حاصل کرنے والا۔</p>
--	---	--

<p>بہ سلاستہ الکرام حکیم ہمام سلاستہ الکرام بزرگوں کی اولاد دقائق جمع دقیق ابارکیاں رقائق جمع رقیق ابارکیاں منظور پسندیدہ رسالت قاصدی علامتہ الوری - خلقت کا بہت بڑا عالم صفحہ ۲۲۲</p>	<p>حجاولات جمع مجادلہ - لڑائی جھگڑا شواشب جمع شائبہ - آئینہ شیون - ماتم - گریہ - فریاد منقبت - تعریف (مناقب جمع) حکیم الہی - سے مراد حکیم ابو الفتح ہے تعلقات رسمی - دنیاوی تعلقات تخفیف - ہلکا ہونا مملو - بھرا ہوا فیض مظاہر - جہاں فیض ظاہر ہوں - اکثاف جمع کثف - طرف بلموس - لالچی اکثرین محروم - لالچی محروم صفحہ ۲۲۳</p>	<p>بہ سلاستہ الکرام حکیم ہمام سلاستہ الکرام بزرگوں کی اولاد دقائق جمع دقیق ابارکیاں رقائق جمع رقیق ابارکیاں منظور پسندیدہ رسالت قاصدی علامتہ الوری - خلقت کا بہت بڑا عالم صفحہ ۲۲۲</p>
<p>محبوب القلوب - دلوں کا محبوب ارباب رسم - رسم و رواج کے پابند لوگ تنگنا - تنگ جگہ سویداسے - وہ سیاہ نقطہ جودل کے اندر ہے تخفایا - پوشیدہ باتیں تعبیر - بندہ ہونا محبت - دوست ہونا مخادعات جمع مخادع دھوکا - فریب</p>	<p>محبوب القلوب - دلوں کا محبوب ارباب رسم - رسم و رواج کے پابند لوگ تنگنا - تنگ جگہ سویداسے - وہ سیاہ نقطہ جودل کے اندر ہے تخفایا - پوشیدہ باتیں تعبیر - بندہ ہونا محبت - دوست ہونا مخادعات جمع مخادع دھوکا - فریب</p>	<p>محبوب القلوب - دلوں کا محبوب ارباب رسم - رسم و رواج کے پابند لوگ تنگنا - تنگ جگہ سویداسے - وہ سیاہ نقطہ جودل کے اندر ہے تخفایا - پوشیدہ باتیں تعبیر - بندہ ہونا محبت - دوست ہونا مخادعات جمع مخادع دھوکا - فریب</p>
<p>بہ سلاستہ الکرام حکیم ہمام سلاستہ الکرام بزرگوں کی اولاد دقائق جمع دقیق ابارکیاں رقائق جمع رقیق ابارکیاں منظور پسندیدہ رسالت قاصدی علامتہ الوری - خلقت کا بہت بڑا عالم صفحہ ۲۲۲</p>	<p>بہ سلاستہ الکرام حکیم ہمام سلاستہ الکرام بزرگوں کی اولاد دقائق جمع دقیق ابارکیاں رقائق جمع رقیق ابارکیاں منظور پسندیدہ رسالت قاصدی علامتہ الوری - خلقت کا بہت بڑا عالم صفحہ ۲۲۲</p>	<p>بہ سلاستہ الکرام حکیم ہمام سلاستہ الکرام بزرگوں کی اولاد دقائق جمع دقیق ابارکیاں رقائق جمع رقیق ابارکیاں منظور پسندیدہ رسالت قاصدی علامتہ الوری - خلقت کا بہت بڑا عالم صفحہ ۲۲۲</p>

وجود خارجی اور تعلق میں مادہ	فطرت - عقل -	متحقق - ثابت
کی محتاج نہیں ہوتی ہیں جیسے	ترصد - انتظار کرنا - امیدوار ہونا	تنگدلی - رنجش - ناخوشی -
باریتعالیٰ اور عقول	عواصفت - جمع عاصفہ - تیز ہوا	وحشت جاک کون - دنیا -
منسجہ جامع - پوری کتاب -	مجازاً حادثہ -	خواطر - جمع خاطر -
نماحہ - نوحہ کرنا -	بدرقہ - رہبری -	نیش - ڈنک - نشتر -
ہرزہ کار - بیہودہ کام کرنے والا	مامن - امن کی جگہ -	کنج خمول - گوشہ گمنامی -
عربہ آیاو - جھگڑے کی جگہ -	مرحوم - واجب الرحم -	آشتی صلح - دوستی -
مست فشو - مست نہیں ہونو	محل - سرمہ والی	غم درست - پوری سمجھ -
مدہوش - بے ہوش -	چسپین خاں پراور	زحیر - پیمپش -
کوٹہ دست - عاجز -	قاضی حسن	صفحہ ۲۴۶
پچھراں - کچھ نہ جاننے والا -	مستقیم حوال - وہ جو متلون	متوضیع - پریشان -
صفحہ ۲۴۵	نہ ہوں اور ہر بات سے متغیر نہ ہوں	بوجہ - کنایہ ہے تکلیف سے
مسرۃ الصدر - سینہ کی خوشی -	صفحہ ۲۴۶	آموزگار - سکھانے والا -
مطربا - گویا -	کسیبہ - حال کی ہوئی چیز	استاد -
توجہ گر - برونے والا -	وہیبہ - وہ چیز جو خدا کی بخشی ہوئی	رافت - مہربانی -
بہ قاضی حسن قزوینی	رہمونی - راستہ بتانا -	رموز وال - بھید جاننے والا -
بھیں - داہنا -	مکامن - جمع کمین -	کارخانہ تکوین - دنیا -
بیسار - بایاں -	حسناات - جمع حسنہ - بھلائی -	معرکہ - میدان جنگ -
چشمہ - مبارک -	حسن الذات - نیک ذات	غش - طبیعت -
نقاوہ - خلاصہ -	شوریدہ - دیوانہ -	شہادت کسی کی تکلیف
طہارت - پاکیزگی -	شورستان - پاگل خانہ -	پہ خوشی ظاہر کرتا -

تیرہ روزگار۔ بد نصیب۔

مہجور۔ جدائی کا مارا ہوا۔

آہن ریا۔ مقناطیس۔

جذبِ محبت۔ محبت کی کشش۔

بہمان نور و آگہی طلب۔

شیخ حسن علی موصلی۔

بہمان نور و سیاح۔

صفحہ ۲۴۸

استرخا ص۔ شخصت طلب کرنا۔

عالم معقول۔ عالم عقل۔

آباد معنوی۔ استاد مرشد۔

آباد عنصری۔ پایہ وادار۔

سارک۔ چھوڑنے والا۔

تہناتِ نصری۔ دنیاوی آرزو۔

بمیر شریف آملی۔

ہجرانِ بشری۔ ظاہری جدائی۔

حروان۔ ناکامی۔

نالش۔ روتا۔

سمائے آسمان۔

شوریدہ۔ پریشان کرنے والے۔

معموری۔ آبادی۔

معزولِ العمل۔ بیکار۔

صفحہ ۲۴۹

بمیر شریف آملی۔

خاطرِ پیچ فرود نیا۔

کسی بات پر دل نہ اترنے والا۔

تشریف الہی و کوئی خدا کی

معرفت کی حقیقت نفسانی کمال۔

منافی۔ نفی کرنے والا۔

سرگرم۔ مصروف۔

سربراہی۔ کام انجام دینا۔

ایں فشاء۔ اس دنیا۔

راہ۔ راستہ کا بت یعنی

گمراہی کا سبب۔

صفحہ ۲۵۰

بمیر شریف آملی۔

مجارسی۔ مجری کی جمع۔ گزرگاہ۔

قرنِ عاقبت۔ بخیریت۔

عقلِ معاش۔ دنیاوی عقل۔

خاکستان۔ سے مراد دنیا۔

ہزارم۔ ہزاروں۔

طیلسانِ صورتِ آرائی۔

دنیاوی کاموں کے سرانجام۔

دینے کی چادر۔

وخل۔ آمدنی۔

مستبصرانہ۔ بیناؤں کی طرح۔

معاذیب۔ عتاب کرنے والا۔

معاذیب۔ وہ جس پر عتاب کیا جا۔

مکوہش۔ میرانی۔

مشغلت۔ ملامت۔

کورنش۔ سلام۔

واگذاشت۔ مقرر کرنا۔

صفحہ ۲۵۱

بمیر شریف آملی۔

نشائیں۔ دونوں بہمان۔

جمعیت۔ جمع ہونا۔ یہاں

دنیا اور آخرت کے جمع ہونے

سے مراد ہے۔

برآمدہ ہا۔ ترقی کرنے والے۔

نشیبِ آباد۔ پست مقام۔

تجلیات۔ جمع تجلی۔ جلوہ۔

ظاہر ہونا۔

نشیب۔ پستی۔

قرار۔ بلندی۔

سولج کوئیا۔ حوادثِ دنیا۔

سرو برگ۔ دنیا داری کا سامان۔

گلہ بندی - شکوہ کرنا -

مجتنب - پرہیز کرنا -

بیمہ شریفی اعلیٰ

مترکبین سے مراد پیدا کر دینا

مضامیناد اکی معرفت اور عبادت

فارغ بال - خوشدل -

صائبہ - طریقہ (خواجہ جامع)

صفحہ ۲۵۲

ساختگی - بناوٹی -

مذہب الحال - وہ جس کا

حال مذہب ہو -

قائم آگے کھینچنے والا پیشرو -

دارالمقدس - پاک گھر -

بالرأس - بالذات -

بیمہ شریفی اعلیٰ

تخلیقیات مجازی - دنیا دار

اشتیان رشی - معمولی

دوستوں -

سرمشورش داشتہ باشند

سرمیشان کر دے گا -

راتبہ خوار - وظیفہ کھانے والا -

راتبہ داران این دو عالم

یعنی دنیا دار اور دیندار

صفحہ ۲۵۳

خط واقع - پورا حصہ -

بیمہ شریفی اعلیٰ

انداز - نصیحت -

مقارقت - جدائی -

قلم پر کاغذ نہاویں - لکھنا -

ساوہ لوح - بے وقوف -

خفایا - جمع خفیہ چھپی ہوئی بات

دل شورش - وحشت دل

کارخانہ مکان - دنیا -

لقمہ - ٹوٹا - حجاز روزی -

مہینہ - سستی

صفحہ ۲۵۴

نہج صواب - درست طریقہ

خیانت - دھوکا - تاری -

شیوع - ظاہر ہونا -

متغلب - غالب ہونے والا

تطاول - ظلم -

خرابہ - ویرانہ -

کشاورزی - کھیتی کرنا -

تخللات - جمع محتمل - وہ بات

جس میں شک ہو -

وجدان - پاتا -

منزہ - پاک -

محترقہ - پیشہ کرنے والا -

مکاسب - پیشہ کرنے والا -

پیک تو ال پرو - دریافت

کر سکتے ہیں -

معاوضہ - بدلہ دینا -

معاون - دگار

عالم عنصری - عالم اجسام

مکمل - پھرا ہوا -

کورائے خود خواہ - خود غرض

اندیشہ -

صفحہ ۲۵۵

اساس - بنیاد -

متضادہ - وہ جو ایک دوسرے

کے ضد ہو -

تباہ - جدا جدا ہونا -

مضمہ - پوشیدہ -

مناسبات معنوی - پوشیدہ مصلحتیں -	انجمن تعلق - دنیا حکمت پرور - دانا -	فضیلتوں کے مقابل میں حکمت کی طرف افراط میں
مربطات قوی - قوی اسباب قمران - حاکم -	بالغ نظر - دور بین - مستجمع - جامع -	سفا بجا فکر کرنا اور تفریط میں بلکہ (بیوقوفی) مقرر قرار دینا
سرپرست تخت -	ملکات فاضلہ - صفات پسندیدہ علت رابع - چوتھا سبب -	شجاعت کی طرف افراط میں تصور ایسے مملکوں پر قدم
حق بلویند - حق پستد -	حسرت - آرزو - صفیہ ۲۵۴	کرنا جو عقل و دانش کے خلاف ہو - شجاعت کی طرف تفریط
وحدت قہری - وہ وحدت جو قہر اور زور سے حاصل ہو -	وقوع - واقع ہونا - ذمیت - برائی -	میں حذر ہے ورنہ اسی باتوں سے ڈرنا - عفت
منازعت - جھگڑنا -	رفاہیت - بھلائی - یرایا - جمع بریہ - خلقت -	کی طرف افراط میں شر ہے نفس کا شہوات میں قدر احسان
اہمیت - شان و شوکت - ناورہ ذات - انوکھی -	ازمنہ - جمع زمان - وقت - تقاریر - جمع تقریر -	سے زیادہ غیبت کرنا طرف تفریط میں سکون نفس ہے باختیار خواہر و
ذات والا - یعنی بڑے مرتبہ والا - ارباب ثروت - مالدار -	متنوعہ - گونا گوں - قراست - ہوشیاری -	خلقت کے سستی اختیار کرے - ان ضروری
بارا - طاقت -	ملکات چہارگانہ - حکمت - عفت - شجاعت - عدالت -	اور تواضع - کی باتوں کی تلاش کرنے میں جن کو تفریط
فرمان نشنوی - فرمان نہ سننا - مستثنیہ - مضبوط -	ازالہ - دور کرنا - ملکات رویہ - سے مراد وہ	اور عقل نے نیک اور جائز سمجھا عدالت کی طرف افراط میں ظلم
مصلوٹ - بجا ہوا - یقین - مقرر کرنا -	آٹھ رویت ہیں چو چاروں اولیٰ عین لینا - طرف تفریط	زبردستی لوگوں کے حقوق آٹھ رویت ہیں چو چاروں
منوط - وابستہ - کیری - بڑی -	صدرتی - جان بچانا - صفحہ ۲۵۶	

ہیں ان ظالم ہے۔ ظالم کے ظلم
ذلیل نیکر سہتے رہنا۔
طائفہ گروہ۔

صفحہ ۲۵۸

آگاہ۔ درویش۔ عارت۔
ہمت۔ دعا۔

اصناف۔ صنایع کرتا۔

مطہون۔ جس پر طعنت کیا جائے۔

طوع۔ ملامت کیا ہوا۔

مجد۔ بیشدید و آل کوشش

کرنے والا۔

غیر مستعد۔ مستعد اور نہ رکھنے والا

مستعد۔ مستعد اور رکھنے والا

غیر مجد۔ کوشش نہ کرنے والا۔

تبدال۔ قید خانہ۔

کیمت۔ دشمنی۔

مطایبہ۔ خوش طبیعتی۔

ہرزہ کاری۔ بہودہ کام کرنا

عاشق سخن۔ سخن پرور۔

اپنی بات کی تصحیح کرنے والا۔

نجا جٹ۔ جھگڑا کرنا۔

اقل۔ بہت کم۔

محاسب۔ حساب لینے والا۔

کنارستان۔ بدالا۔

توسل۔ وسیلہ ڈھونڈنا۔

دامن شیب۔ آخر شب۔

حساب نگہ۔ قدر و قیمت نہ کرنا

کیفت۔ نشہ شراب وغیرہ۔

جاس۔ گرو۔ بہ قرار مست ہو۔

عام۔ عام لوگ۔

بیشمار لہٹ آشی

محاسبہ۔ اپنے نفس سے نیک

بد اعمال کا حساب لیتا۔

صفحہ ۲۵۹

تجدد شناس حق پرست

شیخ ضیاء الدین ولد شیخ

مجر غوث

شاید۔ تعریف کیا ہوا۔

مناج۔ احسان کرنے والا۔

اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے۔

خیر طراز۔ خیر و عافیت کا نقش

رکھنے والا۔

مستعدی۔ ذمہ دار۔

مبلغ۔ مقدار

قبض الحماطر۔ تنگدلی۔

تاشی۔ پیدا ہونے والا۔

انبساط۔ خوشی۔

اغلب نشی۔ اکثر اوقات

ناپائستہ۔ نالایق۔

صفحہ ۲۶۰

بہ شجاعت شاعر شیر خواجہ

مبارز۔ دلیر۔

توانا۔ قادر۔

بے ہمتا۔ بے مانند۔

ہنگی۔ تمام۔

یاور۔ مددگار۔

شمالیہ تنگی۔ خوبی۔ رستی۔

برآمد۔ پورا ہونا۔

تراہ۔ راگ۔

خلو۔ تنہائی۔

بے ہمال۔ بے مانند۔

مطاع۔ قابل اطاعت۔

نامیرہ۔ سے مراد خود ہوا افضل ہے

صفحہ ۲۶۱

ظلال - جمع ظل - سایہ -
معدلت - انصاف -مقارن - جمع مفرق - سر -
نامزد - مقرر -بند رنج - درجہ بدرجہ - آہستہ -
منحصر - سرکش -

نواحی - اطراف -

گزن - پسندیدہ - چاہوا
شور کشائی - ملک فتح کرنا -
پیش خانہ - پیش خیمہ -

صفحہ ۲۶۲

صوب - طرف -
مدار - صلح -بہ خضر خاں پور راجی علی خاں
فاروقی خاندانی

پور - بڑکا -

ورزش - مشق -

برسبت - قاعدہ - قانون -

کردار - عمل -

مقوطن - رہنے والا -

ناگریز - ناچار -

روش - طریقہ -

صفحہ ۲۶۳

بہ خضر خاں

تدارک - تلافی -

سعاوت پیوند - نیکی - سعید

یکے از خواہن عبد اللہ خاں

از یک سپہ سالار ملک توران

و کر جمیل - ذکیہ خیر -

صفحہ ۲۶۴

قلاوڑی - رہبری -

پیوند - تعلق -

تحقیق طراز - حقیقی -

ملک تقدس - آخرت -

اعلام - بتانا - آگاہ کرنا -

میر قوام الدین شہنشاہ

شہنشاہ کنایہ ہے تحصیلدار

شوق - یعنی نصف حصہ -

کاروانی - ہوشیاری -

آدم شناس - آدمیوں کو

پہچاننے والا -

نکتہ دریاب - باریکی سمجھنے والا -

استوار مضبوط -

خجالت زدہ - شرمندہ -

صفحہ ۲۶۵

قبایہ ہمت - جہلی مقصود سے مراد

مرئی - پرورش کرنے والا -

کافر نعمت - حق نعمت نہ پہچانتے والا

قصبہ - جھگڑا - مجازاً حال -

بچ نشین - گوشہ میں بیٹھنے والا -

خالوادہ - خاندان -

سرگرمی - مستعدی -

محال صالح - قابل زراعت

زمین -

رقابہ - رہبودی -

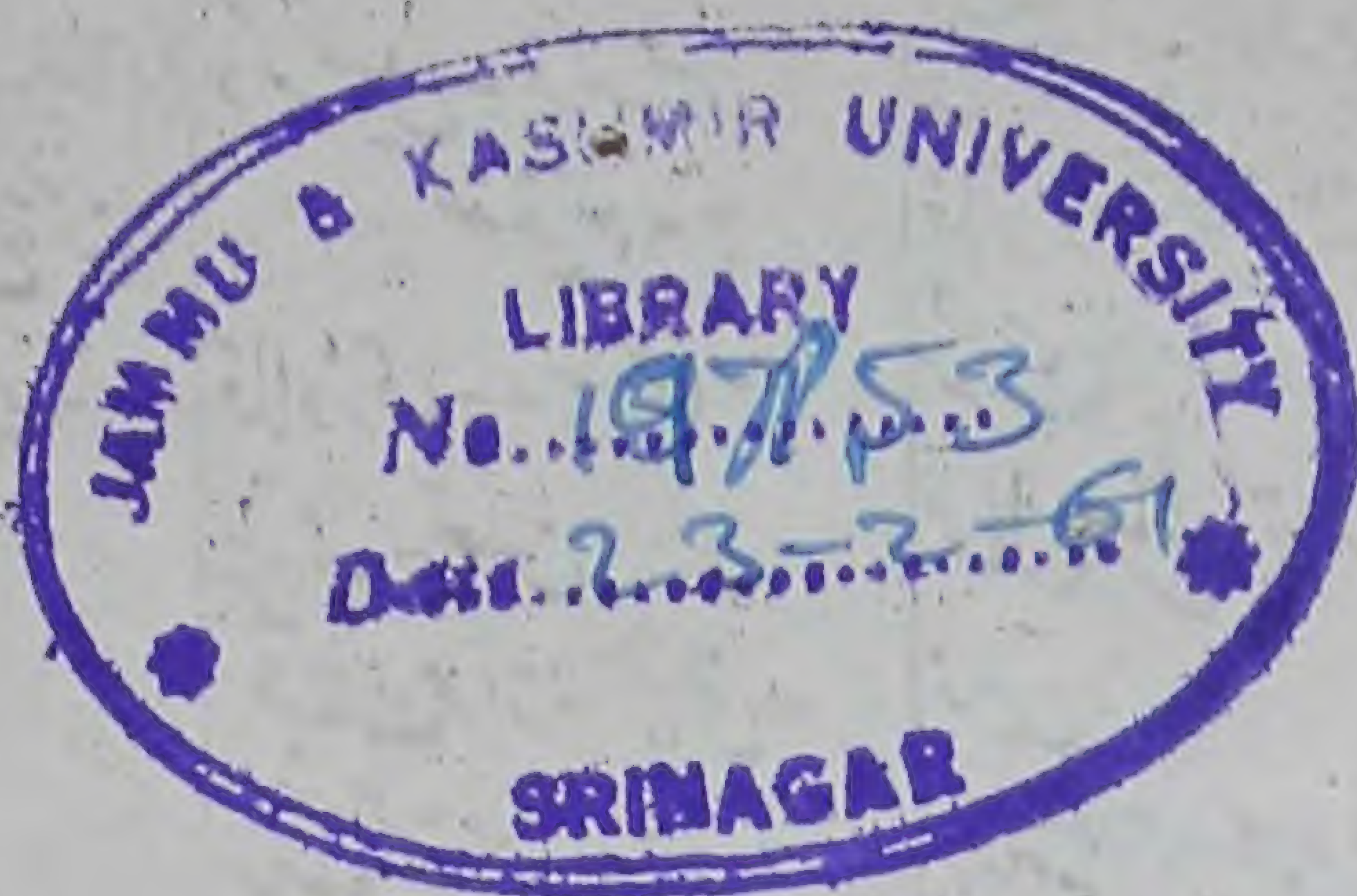
آراغی - جمع ارغی زمین -

اجتہاد - کوشش کرنا -

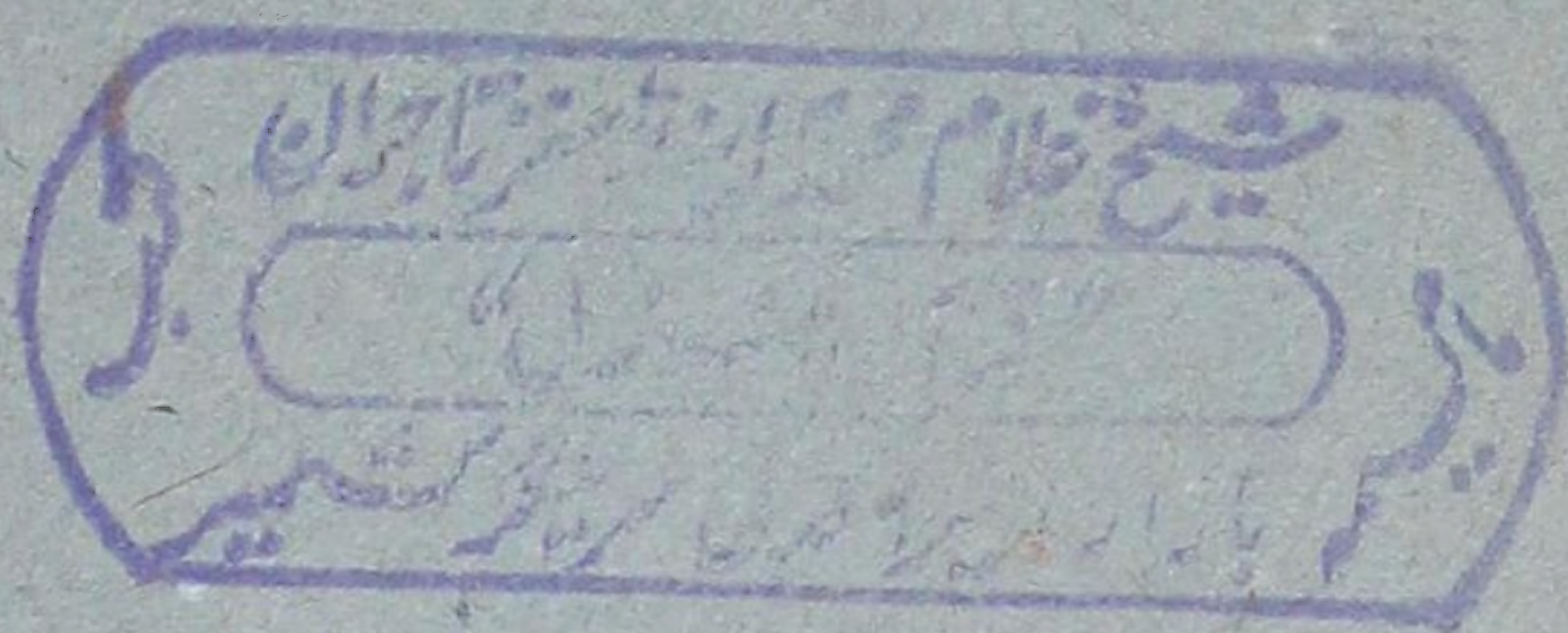
واصل - وصول شدہ روپیہ

تسائل - سستی -

اہل - لایق -







Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.

Handwritten text in a cursive script, possibly a signature or a short note.



Title رقعات ابوالفضل -

Author جلال الدین جعفری -

Accession No. ۱۹۷۵۹۵

Call No. _____

Borrower's
No.

Issue
Date

Borrower's
No.

Issue
Date

Jammu & Kashmir
University Library,
Srinagar.

1. Overdue charge of one anna per-day will be charged for each volume kept after the due date.
2. Borrowers will be held responsible for any damage done to the book while in their possession.

ARY
SHMIR
BOOK
N